در مطبع نصرت المطابع دہلی طبع شد

عبدالعزیز محمد عبدالرشید علی محمد
تاجر کتب بازار کشمیری لاہور
ہر قسم کی کتاب کا جابت ملسکے

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ احسانہ الحی القیوم والصلوٰۃ علی نبیہ سید الرسل والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ الہداۃ الراشدین

یارب نہ فہم ماہمہ اعلیٰ مکان تو
دارالسلام شہدیہ لامکان تو

ہر کس زما غریب کمر بستہ سفر
ہیچ یک یمین نیم الا مکان تو

اے خدا حمد وثنا صیحون مین تیرا انتظار کرتی ہے اور تجکو نذر ادا کیجائیگی
اے تو جو دعا کا سننے والا ہے سارے بشر تجھ پاس آوینگے (۵ ہزبور
۱ و ۲) مین بیگناہی مین اپنے ہاتھ دہوونگا تب مین اے خداوند تیرے مذبح کا

طواف کرونگا تاکہ مین تیری شکرگزاری بیان کرون اور تیری عجایب قدرتین بیان کرون اے خداوند مجکو تیرے رہنے کا گھر بہایا وہ مکان جہان تیرا جلال رہتا ہے خوش آیا (۲۶ زبور ۶-۸) مبارک ہے وہ جسے تونے برگزیدہ (یعنے مصطفیٰ) کیا اور اپنے حضور (معراج) مین بلایا تاکہ وہ تیری بارگاہ مین سکونت کرے ہم تیرے گھر ہان تیری ہی مقدس ہیکل کی خوبی سے سیر ہونگے (۶۵ زبور ۴) تیرے گھر کے رہنے والے کیا ہی مبارک ہین وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کرینگے (۸۴ زبور ۴)

عمارت کرے کون اُس سے زیادہ ہے اُسکی قصر آرائی کی شان	کہ بہرش صد بزار ایران حمد باد آرا بَیْنَنَا وَ قَلْمُ سَبْعًا شِدَادًا

آسمان خدا کا جلال بیان کرتے ہین اور فلک اُسکی دستکاری دکھاتا ہے ایکدن دوسرے دن سے باتین کرتا ہے اور ایک رات دوسری رات کو معرفت بخشتی ہے اُنکی کوئی لُغت اور زبان نہین اُنکی آواز سنی نہین جاتی ساری زمین مین اُنکا تار گزر گیا اور دنیا کے کنارون تک اُنکا کلام پہونچا ہے اُنمین اُسنے آفتاب کے لیے خیمہ کھڑا کیا ہے جو دولہ کی مانند خلوت خانہ سے نکل آتا ہے اور پہلوان کی طرح میدان مین دوڑنے سے خوش ہوتا ہے (۱۹ زبور ۱-۵) اُسکی بنیاد مقدس پہاڑون پر ہے یہوواہ (یعنے خدا) صیحون کے پھاٹکونکو یعقوب کے سارے مسکنون سے زیادہ پیار کرتا ہے اے شہر خدا تجھمین جلال والی باتین کہی گئین (۸۷ زبور ۱-۳) اے یروسلم یہوواہ کی تعریف کر اے صیحون اپنے خدا کی حمد کر (۱۴۷ زبور ۱۲) اُسکا غصہ ایکدم کا ہے اور اُسکے کرم مین زندگی ہے اگر رونا شام کو ہو

توصیع کو گانے کی نوبت ہوتی (۳۰ زبور ۵)

خداوندیکہ باب لطف اکرد زابراہیم تا احمد شیعان	بما افزون تر از عالم عطا کرد زصحن کعبہ تا اقصیٰ زما کرد

دعوت حضرت سرور انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا دل جوش مار رہا ہے میں اچھی بات کہتا ہوں میرے کام بادشاہ کے لئے ہوں میری زبان زود نویس کا قلم ہو تو بنی آدم میں ازحد حسین و جمیل ہے تیرے لبوں میں لطف اُنڈیلا گیا ہے اسلئے ابد تک خدا نے تجھے برکت دی ہے اے پہلوان اپنی تلوار کمر پر باندھ اپنے جلال اور اپنی حشمت سمیت اور اپنی حشمت میں سچائی اور فروتنی اور صداقت کے واسطے سوار ہو کر آگے بڑھ اور تیرا دہنا ہاتھ تجھے ہیبت ناک کام کی راہ دکھائے گا بادشاہ کے دشمنوں کے دلمیں تیرے تیر تیز کئے گئے ہیں امتیں تیرے تلے گریں گی (۴۵ زبور ۱-۵) صلی اللہ علیٰ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین جبکہ مرتبہ اس پیشین گوئی سے ثابت ہے دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالتا میرا برگزیدہ (یعنے مصطفیٰ صلعم) جس سے میرا جی راضی ہے میں نے اپنی روح اُسپر رکھی وہ قوموں پر عدالت ظاہر کرے گا (۲) وہ نہ چلّائے گا اور اپنی صدا بلند نہ کرے گا اور اپنی آواز بازار و میں نہ سنائے گا (۳) وہ مسلے ہوئے سینٹے کو نہ توڑے گا اور سن کو جس سے دھواں اُٹھتا ہے نہ بجھائیگا جبتک انصاف کو صداقت کے ساتھ انجام نہ دے (۴) وہ نہ کہٹیگا اور نہ ہمتیگا جبتک

کہ راستی کو زمین پر قایم نکرے اور جزیرے اُسکی شریعت کی راہ دیکھینگے (۵)
خداوند خدا جو آسمانوں کو خلق کرتا اور اُنہین تانتا جو زمین کو اور اُنہین جو
اُسمین سے نکلتے ہین پہیلاتا اور اُن لوگون کو جو اُسپر ہین سانس دیتا اور
اُنکو جو اُسپر چلتے ہین روح بخشتا یون فرماتا ہے (۶) مین خداوند نے تجھے
صداقت کے لئے بلایا مین تیرا ہاتھ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور
لوگونکے عہد اور قومونکے نور کے لئے تجھے دونگا (۷) کہ تو اندہونکی آنکھین
کھولے اور بندہوؤنکو قید سے نکالے اور اُنکو جو اندہیرے مین بیٹھے ہین
قیدخانہ سے چھڑادے (۸) خداوند مین ہون یہ میرا نام ہے اور اپنی
شوکت دوسرے کو نہ دونگا اور وہ ستایش جو میرے لئے ہوتی کھودی ہوئی
مورتونکے لئے ہونے نہ دونگا (۹) دیکھو آئندہ کی (یعنے گزشتہ) کی باتین
جو تہین سو وقوع مین آئین اور مین نئی باتین بتاتا ہون اُس سے پیشتر کہ واقع
ہون مین تمسے بیان کرتا ہون (۱۰) خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ تم جو
سمندر پر گزرتے ہو اور تم جو اُسمین بستے ہو اے جزیرو اور اُنکے باشندو تم زمین
پر سرتاسر اُسکی ستایش کرو (۱۱) بیابان اور اُسکی بستیان قیدار کے آباد
دیہات اپنی آواز بلند کرین چٹانون کے بسنے والے ایک گیت گائین پہاڑوں
چوٹیون پر سے للکارین (۱۲) وخداوند کا جلال ظاہر کرین اور جزیرون مین اُسکی
ثناخوانی کرین (یسعیاہ ۴۲ باب ۱-۱۲) اس پیشین گوئی مین پہلی بات
یہ ہے کہ عدالت ظاہر کریگا یہ تو خاص منصب حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا تہا اور حضرت عیسیٰ اگر تو خود زمین پر حکومت کی جگہ نہتی (متی ۸ باب ۲۰) دوسرے

چلائے گا (متی ۱۲ باب ۱۹ ایں ہے وہ جھگڑا اور شور نکریگا انتہیٰ یا یہ کہ لوگوں کے آگے اپنا تفاخر نہ کریگا یعنے فروتن ہوگا تیسرے وہ مسلے ہوئے سینٹے کو نہ توڑیگا اور سن کو الخ یعنے عاجزوں کا ہمدرد اور یہ صفت حضرت نبی اسلام کی عام نہی دیکھو میزان الحق چھاپہ لدھیانہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۵۶ ایں یہ عبارت در شان حضرت نبی اسلام صلعم کہ فقراء و مساکین پر مہربان الخ اور ڈین آف نارچ کی کرہا تسلیم سے ظاہر ہے کہ پیمبر نے اپنے ہموطنوں کے طعن و تشنیع کو حلم اور بہادری دلچسپ گفتگو اور اطوار سے گوارا کیا ادنیٰ اور اعلیٰ سے بامروت اور خوشخلق اور غریبوں پر مہربان اور سخی تھے (منقول از تذکرہ محمد تالیف پریڈوکس صفحہ ۱۹ از حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۴ و فقرہ ۲۰ مطبوعہ بریلی ۱۸۷۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈ فری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء چوتھے وہ نہ گھٹیگا یہ دین اسلام کی ترقی اور بزرگان اسلام کی کوششوں کی سب تعریف ہے پانچویں جزیرے اسکے شریعت الخ یہ صاف صاف دین اسلام کا حال کہہ دیا کیونکہ توریت کے بعد کسی نبی کو کوئی شریعت نہیں ملی ہے سوائے قران مجید کے جو کہ حضرت رسول اللہ صلعم پر نازل ہوا چھٹے تیری حفاظت کرونگا حقتعالیٰ اپنے نبی سے فرماتا ہے واللہ یعصمک من الناس (مائدہ ع ۱۰) ساتویں انہی شوکت دوسرے کو ندونگا الخ اسکا وقوع بت شکنی اہل اسلام خصوصاً بربادی بت ہائے مکہ معظمہ سے ثابت ہے آٹھویں انہی باتیں تبلاتا ہوں یعنے آئندہ کی خبر دیتا ہوں نویں قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کریں یہ اولاد اسمٰعیل کے لئے خوشخبری یعنے ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر ہے کیونکہ قیدار حضرت

اسمعیل کے ایک بیٹے کا نام ہے دیکھو پیدایش ۲۵ باب ۱۳۔ اور اُسمیں ایک بڑا بھید یہ ہے کہ دسویں اور گیارھویں آیتوں میں سمندر پر گزر نیوالے اور جزیرے اور بیابان اور چٹانوں کے بسنے والے مرقوم ہیں اور نام کسی شہر کا نہیں آیا سوا قیدار کے اس سے ظاہر ہے کہ قیدار کے لئے خصوصاً اور تمام جہان کے لئے عموماً یہ خوشخبری ہے اور یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ قبل لفظ قیدار کے بیابان کا لفظ ہے جو لفظ عرب کا ترجمہ ہے دیکھو خاتمہ دولت فاروقی کا باب اول اس سے ثابت ہے کہ یہ خوشخبری خاص اہل عرب اور اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام کیواسطے ہے

تا زیب عرب شد آن تن پاک	شد کاخ عجم نگون سر خاک
یک رکن زبارگاہ وحشش	لولاک لما خلقت الافلاک

پھر یہ کہ وہ فرماتا ہے یہ تو کم ہے کہ تو یعقوب کے فرقوں کے برپا کرنے اور اسرائیل کے بچے ہوؤں کے پھر لانے کے لئے میرا بندہ ہو بلکہ میں تجھکو غیر قوموں کے لئے نور بخشونگا کہ تجھ سے میری نجات زمین کے سب کناروں تک پہنچے خداوند اسرائیل کا نجات بخشنے والا اور اُسکا قدوس اُسے جسے انسان حقیر جانتا ہے اور اُسے جس سے اُمت کو نفرت ہے اور اُسے جو امیروں کا چاکر ہے یوں فرماتا ہے کہ شاہان تجھے دیکھیں گے اور اٹھ کھڑے ہونگے شہزادے بھی سجدہ کرینگے خداوند کے لئے جو صادق القول ہے اور اسرائیل کا قدوس ہے جسنے تجھے برگزیدہ کیا ہے انتہی (یسعیاہ ۴۹ باب ۶ و ۷) اسرائیل کے بچے ہوؤں کا یہ نجات صرف زمانہ اسلام میں ہوا کیونکہ مسیح کے زمانہ میں تو بنی اسرائیل فراوانی سے

اسکے بعد رومیونکی لڑائی مین تیرہ لاکھ قتل ہوے اور پھر برباد ہوتے گئے یہانتک کہ تمام دنیا مین صرف نوہ لاکھ رہگئے ہین اور پھر لانے کے لیے مستقبل سورۂ مائدہ رکوع ۹ مین فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (از شہادت قرانی مصنفہ ولیم میور صاحب مطبوعہ لکھنو ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۹۴ فصل ۱۲۶) اور بندہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ قوانین کے درجہ مین نہوگا غیر قومون سے مراد اسرائیلی قوم کے سوا جنکی قومین ہین جیسے انسان حقیر جانتا ہے الخ یہ آثار اسلام کی پست حالیان اور شدت عداوت یہود کما قال اللہ تعالیٰ (سورہ مائدہ آیت ۹۱) لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین آمنوا الیہود الخ (از شہادت قرانی صفحہ ۲۰۱ فصل ۱۲۸) اور اس پیشین گوئی مین امت کے لفظ سے بھی قوم یہود مراد ہے کیونکہ اس لفظ کا تثنیہ اور جمع نصارا اور اہل اسلام کے وقت مین ہوا اور امیر دنکا چار الخ ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۵۲ مین ہے کہ حضرت صلعم خدیجہ کے پاس جو مالدار تھے نوکر ہوگئے اور ایک بہت بڑے مشہور عالم گاڈفری ہگنس صاحب نے اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲ مین لکھا ہے یہی لڑکا محمد تھا اپنے چچا کی ملازمت مین بطور شتر سوار کے ۲۵ برس تک رہے بعد آپ نے ایک بیوہ خدیجہ کی نوکری کرلی (ازحایتہ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۶۳ء صفحہ ۹ دفعہ ۱۲ ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء) شاہان تجھے دیکھین گے الخ یہ اسلام کی اقبالمندی کہ جسے سب اچھی طرح جانتے ہین سجدہ کرین گے الخ یہ قدیم محاورہ ہے جیسے ارنون نکلا اور (داؤد) بادشاہ کے آگے جھک

زمین پر سجدہ کیا (۲ سموئیل ۲۴ باب ۲۰) اور برگزیدہ پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلعم کا ہر پیشین گوئی کے آخر میں صاف صاف نام بتلا دیا ہے

مسیح از مقدس فرخ پیامی		کلیم اللہ بہ جش خوش کلامی	
شب معراج در محراب اقصیٰ		صفوف انبیا را شد امامی	

الٰہی اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے سب آل واصحاب کی محبت ہمارے دلوں میں قایم کر خصوصاً حضرت رسولخدا کے یار وفادار صاحب وقار خواجہ ابرار حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؛

در جہان یار احمد مختار ؛		ہم مزارش شد و قرب مزار	
ماند ہر جا مصاحب شہ دین		ثانی اثنین اذ ہما فی الغار	

اور شاہنشاہ فلک بارگاہ ملایک سپاہ شرف اسلام عالیمقام حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ اور جامع قران کامل الحیاء والایمان رفیع المکان حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؛

دو بالا اوج عثمان غنی شد		کہ ذوالنورین از مہر نبی شد	
ازان دو دختر نیک اختر شاہ		چو مہر و مہ مکان پر روشنی شد	

اور جناب شیر خدا شاہ لافتا تاجدار اہل اللہ حضرت علی مرتضیٰ اور اونکے اولاد ائیمہ ہدیٰ علیہم السلام کا ہمین بیچا پیرو بنا ؛

چو آن شاہ لافتا پیدا شد		گشت در خانہ خدا پیدا	
قبلہ ما کعبہ ما شد		قبلہ از کعبہ بر ملا پیدا	

اما بعد عبدہ محمد ابو المنصور عفا اللہ عن شرارہ ہو ان جناب عظمت مآب

قبلہ صوری و معنوی کعبہ دینی و دنیوی صاحب مدارج بلند خداوند مراتب
عمایدپسند سید محمد علی صاحب مغفور نے بنظر ثواب یہ کتاب بہ یادگار جناب
قدس مآب حضرت سراپا برکت جناب جد امجد نابرگزیدہ ایزد متعال مرویش
باعیال قانع بے سوال جنید تمثال شبلی خصال مالامال ہرگونہ فضل و کمال
مسافر پرور سالک باخبر حضرت سید فاروق علی صاحب قدس سرہ العزیز
کو ذریعہ تفاخر خاندان و وسیلہ برکت اہل ایمان سمجھے تالیف کی ہے اور چونکہ
مقصود اسکی تالیف سے بیان شوکت اسلام تصرف مملکت یہودیہ و شام
حضرت صمصام خلیفہ عالیمقام مزین المنبر والمحراب رکن الثانی لقصر الخلافت
والاحتساب حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ہے
اسلئے بدو وجہ اسکا نام دولت فاروقی رکھا

بفرمایش یکے دجیب ؛	حبیب لبیب و ادیب اریب
جو تالیف ازین بطہر شد کتاب	بین ان ھذا لشیء عجیب
مولف شدم پیرا نصار حق	کنصر من اللہ فتح قریب
چہ ارزد و باین کاسد نے قماش	گر ان ربی قریب مجیب
خذاب است بہر شمائے حسود	کہ وما ترتقبوا انی معکم رقیب

خدائے واحد حقیقی جلشانہ اس تالیف و مولف دونوں کو برکت روح پاک
ان دونوں بزرگوار ہم اسم کی دونوں جہانمیں قبول فرمائے اور اسکے
پڑھنے اور لکھنے والوں دونوں پر دوچند برکت نازل ہو اور میری
غلطیوں اور خطاؤں کا مجھ سے حساب نہ لے ؛

رقم من عذاب علیہ	کرم علی کمتر خادم

قطعۂ تاریخ سنہ ۱۲۹۲ ہجری

کردم چو یہ یادگار جد امجد	اسطیر بیان شوکت فاروقی
در مرج عمر خلد بیدان دمق	افراشت لوائے نصرت فاروقی
فاروق عیست نام پاک مہتم	میزد کوس مہبت فاروقی
مقبول شو منصور ان ہر دو جناب	تالیف کلام عظمت فاروقی
منصور نوشت سال تالیف کتاب	آن ابرار دولت فاروقی
۱۲۹۲	

قطعۂ تاریخ سنہ ۱۸۷۵ ع

منصور تراست دولت فاروقی	انعام خداست دولت فاروقی
از ہست صحیح عیسوی سال او	وقتاے فقاست دولت فاروقی
۱۸۷۵ ع	

اس کتاب مین بارہ ابواب ہین اور تین محراب ہین اور ایک خاتمہ اور ہر محراب مین پانچ
ستون پس ہیکل اول کی شروع بنیاد سے اسکے غارت تک کا ایک محراب
مین بیان ہے اور دوسری ہیکل کی شروع تعمیر سے اسکے غارت تک کا
دوسری محراب مین اور تیسری ہیکل یعنے مسجد الصخرہ
کا تیسری محراب مین بیان ہے اور خاتمہ مین
دو باب ہین ایک باب مین انبیا کے اسماء اور
اور نامونکے معنے اور دوسرے باب
مین سنجاق قلم و فہرست وغیرہ

محراب اوّل

اسمین پانچ رکن ہین

رُکن اوّل

شہر یروسلم کہ جسکا معرب دار السلام اور ایکمدت سے دار الاسلام ہے قدیم سے مسکن انبیا بنی اسرائیل اور معدن اقتدار مراتب جزیل چلا آتا ہے اُسکی عظمت و دور دور تک مشہور اُسکی ہیکل نور جلال کبرائی سے معمور تھی (اوّل سلاطین ۸ باب ۱۰ و ۱۱) وہ شہر اُس ملک مین واقع ہے کہ جسکے اتنے نام ہین **کنعان** اسلئے کہ حام کے بیٹے کنعان نے اُسے آباد کیا تھا (پیدایش ۱۰ باب ۱۵ — ۲۰) **ملک یہودیہ** + **ملک فلسطین** اس سبب سے کہ فلستی اس ملک کے جنوبی اور غربی حصہ پر قابض تھے (خروج ۱۳ باب ۱۴) از جغرافیہ پاک کتاب مصنفہ ہاوری جو فن جیکب صاحب مطبوعہ کلکتہ ۱۸۴۱ء صفحہ ۳۰۴ **عبرانیون کا ملک** پیدایش ۴۰ باب ۱۵) **خداوند کی زمین** اس سبب سے کہ خداوند خاص طور پر اس ملک کا بادشاہ تھا (اوّل سموئیل ۲۶ باب ۱۹ و سیع ۹ باب ۳ احبار ۲۵ باب ۲ استثنا ۳۲ باب ۴۳ و دیگر تواریخ ۷ باب ۵ زبور ۱۰ و ۱۱ باب ۱ و ۲ باب ۱۰ یرمیاہ ۲ باب ۷ و ۱۶ باب ۱۸ پاک مین (ذکریاہ ۲ باب ۱۲ **خدا کی زمین** عبرانیون کا ۱ باب ۹) اسوجہ سے کہ اسکے دیکھنے کا

وعدہ اللہ رب العالمین نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب اور حضرت موسیٰ علیہم السلام سے بار بار فرمایا تھا (پیدائش ۱۷ باب ۸ خروج ۳ باب ۵ پیدائش ۱۵ باب ۱۸-۱۰ اور ۲۶ باب ۳) اسلئے وہ خاصکر وعدہ کا ملک کہلاتا ہے (اعمال ۷ باب ۵) چنانچہ خروج ۶ باب ۲-۴ لکھا ہے پھر خدا نے موسیٰ کو فرمایا اور اُسے کہا میں خداوند ہوں اور میں نے ابراہیم و اسحاق و یعقوب پر خدائے قادر کے نام سے تجلی کی لیکن اپنے نام یہوواہ کے نام سے اُنپر ظاہر نہوا اور میں نے اُنکے ساتھ اپنا عہد بھی باندھا ہے کہ کنعان کی زمین جو اُنکی غربت کی زمین ہے جسمیں وے مسافر تھے اُنکو دونگا انتہیٰ اور دیکھو پیدائش ۱۲ باب ۷ اور ۱۳ باب ۱۵ اور ۲۴ باب ۷-

واضح ہو کہ اہل یہود یہوواہ کا لفظ کہ خدا کا اسم ذات جانتے ہیں بے کامل طہارت کے زبان پر نہیں لاتے اور اُسکے عوض ادونای کہتے ہیں جسکے معنے خداوند اور یہوواہ کے معنے جو تھا اور جو ہے اور ہمیشہ تک رہے گا دیکھو رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۳۲ کالم ۲ یروسلم فلسطین یعنے کنعان کے علاقہ اور عربستان کے شمال مغربی میں (سیر الاسلام صفحہ ۱۱) ڈسی ہیل (یعنے بحر احمر) اور سیڈی ٹیرین کہاڑے کے بیچمیں پہاڑوں سے گہرا ہوا ایک اونچے میدانمیں اور تیس ہزار آدمیوں کی بستی ہے دیکھو اڈرن جاگرفی مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ صفحہ ۱۲۴ ملک یہود کا اصلی نام کنعان ہے کیونکہ حام بن نوح علیہ السلام کا چھوٹا بیٹا (کنعان نامی) وہاں جاکر رہا اور اُسنے اُس زمین کو اپنے گیارہ بیٹوں میں تقسیم کیا جسوقت خدا نے ابراہیم سے

وعدہ کیا کہ ین یہ ملک تجھ کو اور تیرے اسوت اسکی یہ حدین ہا مہین صحرے لیکر
فرات ندی تک (پیدایش ۱۵ باب ۱۸) یعنے پچھم طرف بحیرۂ روم اور پورب
عربستان اور دکھن دریاے مصر اور سن کا ریگستان اور اوتر کوہ لبنا
(گنتی ۳۴ باب ۲-۱۳) یہ ملک بنی کنعان کے قبضہ مین سات سو برس تک
رہا اور اُنکی طرح طرح کی بادشاہتین اور حکومتین تہین چنانچہ حضرت موسی
کے زمانہ مین اُسمین سات الگ الگ قومین تہین (از کتاب جغرافیہ رکسن
چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع) یعنے حوی جرجاسی کنعانی فرزی یبوسی اموری
حتی (یہوشع ۳ باب ۱۰) دینی و دنیوی تاریخ کے صفحہ ۱۴۴ مین ہے کہ جب
بنی اسرائیل کنعان مین داخل ہوے تب فلسطی عوالی ۔ عیانی ۔ اموی
۔ حایقی ۔ اودمی ۔ اُسکے چوگرد رہتے تہے بلکہ اُنکے بعضے لوگ ملک ہی
مین سکونت کرتے تہے ۔ اموی بحر موت کے دکھن پچھم کنارے پر اور حتی
دکھن طرف حبرون کے پاس اور یبوسی یروسلم کے پہاڑی ملک مین
اور جرجاسی یردن دریا کے پاس اور حوی کوہ حرمون کے چوگرد اور
فرزی وادی یزرائیل کی دکھن طرف رہتے تہے انتہی اس ملک کی
لبنان شہر وان سے لیکر کوہ لبنان کی جڑ پر تہا شہر بیرسبع تک جو
اسکے دکھن رُخ کے سوانہ پر تہا قریب سو کوس کے اور چوڑائی اسکی
بحیرۂ روم سے لیکر پوربی حد تک تخمیناً ستائیس ۲۷ کوس کے تہی (از مفتاح
الکتاب رومن چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۴۰) لیکن حضرت داؤد کے
زمانہ مین ملک کی سرحدین پچھم پورب بحیرۂ روم سے لیکر فرات ندی کے کنارے

اور اوترد کھن ملک فنیکیا سے لیکر دریاے فرات تک بڑھ گئیں تھیں
اسطرح وہ وعدہ جو ابراہیم سے خدا نے کیا تھا پورا ہوا (روس تواریخ
کلیسیا صفحہ ۱۹ پھر روس تواریخ کلیسیا مطبوعہ مرزا پور ۱۸۵۶ء حصہ اول
دوسرا مقدر صفحہ ۳۷۔ اہم لکھا ہے کہ ملک یہودیہ جسمین عیسیٰ مسیح نے جنم
پایا دوسیون سے ممتاز اور قابل نگاہ کے ہے پہلے کہ اُس زمین کے
نزدیک واقع ہے جسمین طوفان کے بعد حضرت نوحؑ اور اُسکا خاندان کشتی
پر سے اوترا اور جسمین سے انسان کی نسل دوبارہ سطح زمین کے اوپر
پھیل گئی دوسرے کہ جہانکے اُس نصف دایرہ کا جسمین زمانون سے
انسانکی آبادی ہوئی گویا مین مرکز ہے جسمین سے یورپ اور ایشیا اور
افریقہ کے دور اطراف مین سفر کرنے کے لیے عجیب تیاری بنی ہے کیونکہ
مثل مشہور ہے کہ سمندر ساری قومونکی شاہی سڑک ہے اور ملک یہود
کی پچھم طرف بحیرہ روم ہے جسکی راہ سے اُنہین اوتر اور پچھم کے سارے
ملکون مین پہونچنا آسان ہے اور دکھن طرف دریاے فرات ہے جس سے ہوکر
دکھن اور پورب کے ہر ایک اقلیم مین بڑی آسانی سے سفر کرسکتے ہین
اور سلطنتین اور حکومتین (بابل و نینوا و شوشن و شمریا وغیرہ) کے اسی
ملک کی چارون سرحدون پر مشتمل تھین ملک مذکور کی اوتر کی سرحد پر
ملک آرام یعنے شریا اور پورب طرف دریاے یردن اور بحر اسموت اور
دکھن طرف ملک عرب اور پچھم طرف بحیرہ روم واقع ہین اور دکھن پچھم
کونے پر ملک مصر ہے ملک یہودیہ کی لمبائی اوتر دکھن ملک سریا سے لیکر

عمالیقیون اور ادومیو کی زمین تک اشی کوس تھی اور اُسکی چوڑائی
پچھم پورب بحیرہ روم سے لیکر موآبیون اور امونیون کی زمین تک
چالیس کوس اور ترطرف کے ملک سریا مین سے پہاڑون کے دو بڑے
سلسلے تفاوت کے ساتھ تمام ملک یہودیہ کے بیچ دریائے قلزم تک چلتے
ہین پہلے دونون سلسلے برابر دکھن اور پچھم طرف چلتے ہین اور اُس
مقام پر لبنان کے نام سے مشہور ہین تھوڑی دوریون چلکر پچھم والا
سلسلہ قدیم شہور کے دو کوس اور ترطرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم
ہوتا ہے اور پورب والا سلسلہ اُسکی برابر اپنے مین سے ایک شاخ
نکالکر جو شہر سور کے دکھن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہے اور
آپ دو نئے سلسلے ہوکر سیدا دکھن طرف کو چلتا ہے۔ نئے سلسلون
کا پورب والا پہلے حرمون کے نام سے مشہور ہے یہ پہاڑ سب سے اونچا ہے
بعضے کہتے ہین کہ نو ہزار اور بعضے گیارہ ہزار فٹ اونچا ہوگا
اُسکی چوٹی پر برف ہمیشہ رہتی ہے اور اُسکی اور لبنان کی ترائی
پر شمشاد اور دیودار اور بلوط سرسبز رہتے ہین پھر یہ سلسلہ آگے
بڑھکر دریائے جلیل کے پورب طرف بسن نام سے کہلاتا ہے جو بلوط اور
چراگاہ کے واسطے مشہور تھا پھر اور آگے کو دریائے یردن اور بنی
عمون کی زمین کے بیچ کوہ جلعاد جو روغن بلسان کے واسطے مشہور تھا
اور بحرالموت کے نزدیک پیور جسکی چوٹی پر بلق نامی بعلعام کو بنی اسرائیل
اور موسیٰ پر بد دعا کرنے کے لیگیا (گنتی ۲۳ و ۲۴ باب) اور نیبو

جسکی چوٹی پسگہ نامی پر موسیٰ نے ملک کنعان کو دیکھکر وفات پائی (استثنا ۳۴ باب) کہلاتا ہے اور دکھن طرف کو موابیوں کی زمین مین ابریم کے پہاڑ اور مدیانیون کی زمین مین کوہ شعیر جسمین سے ایک کوہ حور نام کی چوٹی پر موسیٰ کے بھائی ہارون نے وفات پائی (گنتی ۲۰ باب ۲۵- استثنا ۳۲ باب ۵۰) کہلاکے دریائے قلزم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے اب پچھم والے سلسلہ کا ذکر تبلاتا ہے یہ سلسلہ اُس شاخ سے نکلتا جو بیان بالا کے موافق شہر صور کے دکھن طرف بحیرہ روم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے جب شاخ مذکور ملک کے بیچمین پہونچی اسمین سے یہ نیا سلسلہ شروع ہوکر اُسی کے ساتھ پورب والے کی برابر ملک کے بیچ دکھن طرف کو چلتا ہے

اسمین سے پہلے ایک شاخ پورب طرف کو دریائے جلیل کے پاس کوہ تبور کے نام سے ملتی ہے پھر اور آگے کو پچھم اور اوتر طرف پر ایک اور شاخ کرمل پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسکی لمبائی ۴- ۵ کوس اور اونچائی ایکہزار پانسو فٹ ہوگی کرمل لفظ کا ترجمہ باغ اللہ ہے اور اس سے معلوم ہوگا کہ اُسکی کیسی خوبصورتی ہوگی اُسکی چوٹیو پر بلوط اور دیودار اور اوترائی مین تیج پات اور زیتون کے درخت اور طرح طرح کے پھول پیدا ہوتے ہین اسکی ایک چوٹی پر جو سمندر کے پاس ہے الیاس نبی نے بعل دیوتا کے نبیون (یعنے پنڈتون) کا مقابلہ کیا تھا (اول سلاطین ۱۸ باب ۲۰-۴۰) اسکے اور تبور پہاڑ کے بیچ سمندر سے لیکر دریائے یردن تک بنی اسرائیل کی وادی ہے اسکی لمبائی چودہ کوس اور چوڑائی پانچ کوس

۱۸ باب ۱۹

اول سلاطین

ورا سکے بیچ قیسون ندی بہتی ہے جس مقام سے کنبل کی شاخ نکلتی اُس سلسلہ
کا نام کوہ قبلیہ ہے اور سیدھی دکھن طرف کو چلکر اسرائیل یا افرائیم کے پہاڑ
اور یہودیہ کے پہاڑ کے نام سے مشہور ہے اسرائیل کے پہاڑ دو ہین کوہ
عیبال اور کوہ جرزین جسکی چوٹی پر سامریون نے دوسری ہیکل تعمیر
کی اور یہودیہ کے پہاڑ دو ہین کوہ موریہ جسپر سلیمان کی ہیکل بنی تہی دو
کوہ صیحون جسپر داؤد بادشاہ کی گڈہی تہی اور کوہ زیتون واقع ہین
ہوڑا اور آگے یہ سلسلہ ملک کی دکھنی سرحد سے گزر کر اور پورب والے
سلسلہ کے اور نزدیک اگر اُسکی برابر ایسا چلتا ہے کہ اُن دونون کے بیچ
بحر الموت سے لیکر دریاے قلزم تک ایک تنگ وادی ہے جسکی بابت
بعضے گمان کرتے ہین کہ اگلے زمانہ مین دریاے یردن کا نالہ تہا اور
مین وادی الاربعہ کہلاتی ہے اُس مقام پر دریاے قلزم کی ایک
شاخ ہے جو داخلے مذکور سے ملکر بحر العقبہ کے نام سے مشہور ہے اس
شاخ کے پچھم کنارے پر سلسلہ مذکور کا کوہ حوریب جسکی جڑ پر خداوند کا فرشتہ
موسیٰ نبی کو دکہائی دیا اور کوہ سینا جسپر خداوند نے موسیٰ کو شریعت
دیکہلا کر دریاے قلزم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہے (خروج ۳ باب ۱ و ۲ و
۱۹ باب ۱ و ۲) ان دونون سلسلون کے بیچ اور ترطرف سے ملک کی دکھنی
سرحد تک ایک وادی ہے جسکے بیچ مین دریاے یردن بہتا ہے دریاے
مذکور کا چشمہ لبنان پہاڑ دو ہین تیلاتے ہین اور دو تین کوس کے
فاصلے پر اُسکے اور ندیون کے پانی سے میروم کی جہیل سماڑہے تین

لوس بھی اڑھائی کوس چوڑی بہتی ہے اس سے چھوٹ کے سیدھے دکھن
طرف چھ کوس کے فاصلے پر دریاے جلیل ملتا ہے اسکے دو اور نام بھی
ہین یعنے حضرت کی جھیل اور دریاے تبریاس اسکی لمبائی آٹھ کوس
اور چوڑائی ڈھائی کوس ہے اسکا پانی نہایت صاف اور میٹھا ہے اور
اسمین مچھلیان کثرت سے ہین چار و نطرف ٹیلے اور پہاڑ ہیں زرخیز
اور اُپر سے بہت سی چھوٹی چھوٹی ندیان جھیل مین اوترگئین ہین اور
سے نکل کے دریاے یردن بیتیس کوس اور دکھن طرف بڑھ کر بحر اموت
مین جا گرتا ہے یہ فاصلہ یردن کی ترائی کہلاتا ہے اور اسکے پچھم طرف
پر یریحو کا میدان مشہور ہے دریا کے کنارہ پر کرویرا اور بکعا اور بید
درختون کا ایک بڑا جنگل ہے جسکے سبب سے اکثر مگھوریان پانی چھپ جاتی ہے
بحر اموت کے پاس اسکی چوڑائی دو سو یا تین سو فٹ ۳۰۰ ہوگی یردن
سانون مین بحر اموت کے مقام پر ایک وسیع اور زرخیز میدان تہا جسمین
پانچ شہر جو آگ اور گندھک سے بھسم ہوے تھے اسی میدان مین اب بحر
کا پیندا لوٹ رہتا تہا اب بحر اموت جو دریاے شور اور میدا نکا دریا اور
پورب کا سمندر بھی کہلاتا تہا اور تر دکھن چوبیس کوس لمبا اور پورب
پچھم ساڑھے آٹھ کوس چوڑا ہے اسکا پانی یہانتک کہارا یعنے شور
ہے کہ جو چیز اسمین ڈوب جاے جب نکلتی تو نمک کے چھلکے سے ڈھکی ہوتی
ہوتی اس مقام پر یردن ندی کا میدان ختم ہوتا ہے پہر پچھم اور دکھن
اور بحیرہ روم کے پیچھین کوہ کرمل سے لیکر ملک کی دکھن سرحد تک ایک

بڑا میدان ہے جو علی الخصوص میدان کہلاتا اسکے پچھم اور سمندر کے
کنارے پر یافہ شہر آجتک موجود ہے وہان سے لیکر اوتر طرف کرمل
پہاڑ تک سرون نام سے مشہور تہا اور یافہ کی دکہن طرف ملک کے اصلی
باشندون کے کئی خاص شہر واقع تہے جنکا ذکر توریت مین دفعتاً ملتا ہے
اگلے زمانون مین اکثر ملک کی آب و ہوا موافق اور معتدل اور زمین بہت
سیراب اور زرخیز تہی مگر کئی وجہون سے ابکا حال آگے سے اور طرح
ہوگیا انتہی کوہ حرمون کے بائین اوتر شہر دمشق ہے اور اُسکے دہنے
پر بحر روم نظر آتا ہے اور اسمین جزائر کپرس اور کریتی اور سسلیا
دکہائی دیتے ہین حرمون کے اوتر پچھم کوچک ایشیا۔ اور کوچک ایشیا کے
پچھم طرف ایک چہوٹے سمندر پار یونان کا ملک ہے اور اسکے اوتر مین
ملک مقدونیہ واقع ہے وہانسے پچھم طرف چلکر اور ایک سمندر پار جاکر
ملک اطالیہ ملتا ہے جسکا دار السلطنت شہر روم ہے دریاے یردن کے
وار پار پہاڑون سے گہری ہوئی ایک وادی ہے جسمین گنا تیرا گلیل کی
جہیل اور یردن دریا اور بحر موت یعنے سدوم کی جہیل واقع ہے دریاے
یردن کا طول قریب سو کوس کے ہے۔ صوبہ گلیل مین کوہ کرمل کے
نزدیک ایک وادی ہے جو کئی ایک نام مثلاً اصدرایلون اور ازریل اور
مجدو ناموں سے مشہور ہے اور اس وادی کے پاس ثیلو نکے پچھم ناصرت
واقع ہے اس وادی مین اکثر لڑائیان ہوا کرتی تہین مثلاً دبورہ
اور برق اور جدعون اپنے دشمنون سے یہان لڑے تہے اور ساؤل نے یہان

فلسطیون کے ساتھ جنگ کیا اس وادی مین اخیاب شاہ اسرائیل شاہ آرام بن ہادد پادشاہ مصر یہودہ کے بادشاہ یوصیاہ پر ہیرین غالب آیا علاوہ اسکے اسوری اور فارسی اور عربی اور یورپ کے لوگ اس وادی مین لڑے ہین اور قومونکے اس میدان جنگ پر فرانس کے بادشاہ نپولین نے ملک آرام کو چھوڑنے سے پیشتر اپنے دشمنون کو مغلوب کیا (دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگستس بڑاڈہید مطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۷۴ء صفحہ ۶۹)

ملک کنعان کے اصلی باشندون کا حال

از روسن تواریخ کلیسیا حصہ اصفحہ ۲۴۲ و ۲۴۳

ملک مذکور کے اصلی باشندے کنعان بن حام بن نوح کی اولاد مین تھے اسلئے وہ ملک کنعان اور اُسکے باشندے کنعانی کہلاتے ہین علاوہ اسکے الگ الگ فرقون اور قومونکے موافق اُنکے کئی اور نام بھی تھے چنانچہ حتؔ بن کنعان کے نام سے حتّی ایک قوم جس سے ابراہیم نے قبرگاہ کے لیے ایک کھیت اور ایک غار خریدا (پیدایش ۲۳ باب ۳) اور یبوس سے یبوسی جو داؤد پادشاہ کے وقت تک شہر یروسلم مین رہتے تھے نکلے پھر کنعان کے پہلوٹھے صیدا نامی نے شہر صیدا کو جو آجتک موجود ہے تعمیر کیا یہ شہر ملک مذکور کی اور ترطرف بحیرہ روم کے کنارہ پر واقع ہے اُسکی طرف سے شہر صور بھی بسکے تیار اور آباد ہو گیا اسلئے نبیونکی کتاب مین بنت صیدا کہلاتا ہے

دونون شہر جہاز سازی مین مشہور ہوے اور یونانیون کی طرف سے انکا ایران پر حکم
کے شہر ونکے باشندونکا ایک اور نام یعنے فونیکی اور انکا ملک فونیکیہ کہا گیا یہ
نام تاڑ کے درخت کے یونانی نام سے نکلا کہ یہ درخت جو اس ملک مین پیدا ہوتا
ہے تحقیق یونانیونکو نیا اور عجیب معلوم ہوا پھر بنی ہو واہ کیطرف سے ایک اور
نام اکثر ملک کے باشندونکے لیے استعمال ہوا یہ نام فلسطی یعنے پردیسی ہے اور
ملک کا نام فلسطیا یا فلسطیہ اور اس نام سے انگریزی زبانین پلسٹاین کہلایا مگر
فلسطی نام کا ایک خاص استعمال بھی تھا چنانچہ جو قومین بحیرہ روم کے کنا
پر کرمل پہاڑ کی دکھن طرف کے میدانین رہتی تھین اور جنکی طرف سے یا
اور غازہ اور اشدود اور عسقلون اور یفہ وان وغیرہ شہر آباد تھے خاص
فلسطی نام سے مشہور تھین تواریخ کی رو سے اغلب ہے کہ ان لوگونکی اصل
ایک کوش والے فرقے سے تھی جو ابتدا مین پورب اطراف مین رہتی تھین
بعضے گمان کرتے ہین کہ یہ قوم اور کفتوری قوم ایک ہی ہین اور بعضے جانتے
ہین کہ انکے اور پورب طرف بلکہ ملک ہند سے قوم مذکور آئی ہوگی کہ ہندو
قتابونین پالی نام سے ایک گدڑیہ والی قوم کا ذکر ہے جسنے پچھم طرف کو جاکر
مصر ستان کو اپنے قبضے مین کیا مسیح سے دو ہزار برس آگے انہون نے ملک مصر
پر چڑھائی کرکے بعضے ملک پر قبضہ کر لیا مصر کی تواریخ مین انکا ذکر ہیکسوس
یعنے چوپان والے بادشاہونکے نام سے ملتا ہے اور خبر ہے کہ یوسف کے
ملک مصر مین جانے سے ۲۰۰ برس پیشتر مصریون نے انکو نکالدیا اس وقت
انہون نے ملک کنعانین جاکر شہر مذکورہ بالا کو آباد کیا پھر جب بنی اسرائیل

ملک مصر مین اسیر تھے (یعنے بعد یوسف کے یہی قوم دوبارہ ملک کے اوپر اپنی
مین حکمران ہوگئے تھے اور اُنکے عمل مین بنی اسرائیل کا خروج ہوا یعنے
حضرت موسیٰ کے وقت مین) اس بیان سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل سے
پیشتر کئی الگ الگ قومین ملک کنعان مین رہتی تھین اُنکی حکومتین الگ الگ تھین
بلکہ اکثر ایک ہی شہر پر ایک حکمران ہوتا اکثر اونکا پیشہ جہازرانی اور سوداگری
تھا کشتکاری اور چوپانی کم کرتے تھے اور دین کے معاملہ مین خاص و
عام ایک نجس اور ریاکار بت پرستی مین مبتلا تھے انتہی۔

حضرت موسیٰ دس معجزے دکھلاکر بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لائے پہلا معجزہ
تمام ملک کا پانی لہو بنگیا دوسرا معجزہ مینڈکونکا غول آیا تیسرا زمین کے
گرد جوئین بنگین چوتھا مچھرونکا غول آیا پانچوین حواشی مین مبا آئی
چھٹے انسان اور حیوان کے بدن پر پھوڑے اور پھپولے نکلے ساتوین بڑے
اولون کی بارش ہوئی آٹھوین ٹڈیونکا غول آیا نوین تین دن تک عجب
اندھیرا رہا دسوین سارے انسان اور حیوان کے پہلوٹھے ہلاک ہوئے
(ایضاً تواریخ کلیسیا جلد ۱ صفحہ ۵۰ اور خروج ۷ سے ۱۱ باب تک) دینی اور
دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰۷ مین ہے کہ اُسے (یعنے حضرت موسیٰ کو) قوت بخشی
گئی کہ تین قسم کے معجزے کرے انتہی یعنے سب وہ معجزے تین قسم کے تھے حضرت
موسیٰ کے بعد حضرت یشوع بن نون بنی اسرائیل کے پیشوا ہوئے اور جسطرح
حضرت موسیٰ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا اور خشک اُس پار اوترگئے اسیطرح
حضرت یشوع نے یریحو کے پاس یردن کو دو حصہ کیا تھا (یشوع ۳ باب ۱۶)

انکے بعد چودہ قاضی یا جوانمرد ایک بعد دوسرے کے بنی اسرائیل مین پیشوا ہوے حضرت سموئیل تک پھر بنی اسرائیل کی درخواست سے حضرت سموئیل نے قوم مین بادشاہی قایم کی اور ساؤل کو جسے قرائین طالوت لکھا ہے مسح کرکے بادشاہ ٹھہرایا بسبب طوالت قد کے ساؤل کا یہ نام ہوا طالوت کے بعد حضرت داؤد نبی (اعمال ۷ باب ۴۰) اُنکے بعد حضرت سلیمانؑ اور حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کے وقت مین دو بادشاہتین ہوگئین دو فرقون یہوداہ و بنی بنیامین نے اور کیتدر لیوی کے فرقے نے بھی رحبعام کا ساتھ دیا یہ یہودی کہلاے اور دس فرقون نے یوربعام کو جو حضرت سلیمانؑ کا غلام تہا اپنا حاکم بناکر افرائیمی یا اسرائیلی بادشاہت نام رکھا اور پہلے شکم دارالسلطنت ٹھہرایا (رومن تواریخ کلیسیا جلد ۱ صفحہ ۲۰۷) اور یوربعام نے اسلئے کہ لوگ یروسلم کی زیارت کو نہ جائین سونے کے دو بچھڑے بناکر اشتہار کیا کہ اے بنی اسرائیل تمہارا خدا یہ ہے ان بچھڑون مین سے ایک بیت ایل مین اور دوسرا دان مین کھڑا کیا (اول سلاطین ۱۲ باب ۲۸ و ۲۹) پھر جبکہ سن عیسوی سے سات سو اکیس ۷۲۱ برس آگے شالمنذر شاہ اسور نے اسرائیلون کو اسیر کرکے غیر ملک کے لوگونکو سامریہ مین بسایا یہی لوگ سامری کہلاے مسیح کے وقت مین یہ ملک دو حصون تقسیم ہوا ایک حصہ اوتر طرف جلیل کے نام سے اور دوسرا جو جلیل اور یہودا کے بیچ واقع تہا سامریہ یا سمرون کے نام سے مشہور ہوا (از رومن تواریخ کلیسیا حصہ اوّل صفحہ ۷۵) پس یہودی اور اسرائیلی دونون

سلطنت تنگ بادشاہوں کی فہرست یہ ہے

یہوداہ	مدت سلطنت	قبل مسیح	بنی اسرائیل	مدت سلطنت
حضرت داؤدؑ	۴۰	۱۰۷۰		
حضرت سلیمانؑ	۴۰	۱۰۳۰		
رحبعام	۱۷	۹۹۰	یوربعام	۲۲
ابیاہ	۳	۹۷۳		
آسا	۴۱	۹۷۰		
		۹۶۸	نادب	۲
		۹۶۶	بعشا	۲۴
		۹۴۳	ایلاہ	۱
		۹۴۲	زمری و عمری	۱۱
		۹۳۱	احاب	۲۲
یہوشفات	۲۵	۹۲۹		
		۹۰۹	اخضیاہ	۲
		۹۰۷	یہورام	۱۲
یہورام	۸	۹۰۴		
اخضیاہ	۱	۹۹۶		

حصہ اول

	مدت سلطنت	تاریخ سنہ عیسوی		مدت سلطنت
یہوداہ		۹۱۵	بنی اسرائیل	
آسا یاہ	۴۱	۹۱۵	یاربعام	۲۲
یہوسافط	۲۵	۸۹۴		
		۸۷۰	ناداب	۲
		۸۶۹	بعشا	۲۴
		۸۴۷	ایلا	۲
		۸۴۶	زمری	۷
		۸۴۶	عمری	۱۲
		۸۳۴	اخی اب	۲۲
		۸۱۲	اخزیاہ	۲
		۸۱۱	یورام	۱۲
		۸۰۰	یہو	۲۸
		۷۹۳	یہوآحاز	۱۷
		۷۷۱	یہوآس	۱۶
		۷۷۰	یربعام دوسرا	۴۱
		۷۶۰		
		۷۵۸		
		۷۵۷		
		۷۴۱		
		۷۳۸		
		۷۲۸		

	مدت سلطنت	تاریخ سنہ عیسوی		مدت سلطنت
یوتام	۱۶	۷۵۷	تخت خالی رہا	۲۲
آحاز	۱۶	۷۴۱	ذکریاہ و شلتم	۱
		۷۳۸	شلیم	۱۰
		۷۲۸	منحیاہ	۲
			فیکحیاہ	۲۰
			تخت خالی رہا	۱۰
			ہوسیع	۹

یہود اہ	مدت سلطنت	تاریخ سنہ عیسوی	بنی اسرائیل	مدت سلطنت
رحبعام	۱۷	۷۲۵		
ابیاہ	۳	۷۱۹		
آسا	۴۱	۹۷۶		
یہوشافاط	۲۵	۹۳۵		
یہورام	۸	۹۱۰		
اخزیاہ	۱	۹۰۳		
عتلیاہ	۶	۹۰۲		
یوآش	۴۰	۸۹۷		
امصیاہ	۲۹	۸۵۷		
عزیاہ	۵۲	۸۲۸		
یوتام	۱۶	۷۷۶		
آحاز	۱۶	۷۶۰		
حزقیاہ	۲۹	۷۴۵		
منسی	۵۵	۶۹۰		
آمون	۲	۶۴۱		
یوشیاہ	۳۱	۶۳۹		
یہوآحاز اور یہویقیم	۱۱	۶۰۸		
یہویقیم صدقیاہ	۱۱	۵۹۷		
اسیری بابل		۵۸۶		

سامریہ کا لے لینا تب سے انکا کچھ پتہ نشان نہیں ہے

از مفتاح الکتاب مطبوعہ مرزا پور مطبع ۱۲۸۳ صفحہ ۳۷۷ و ۳۷۸

فہرست تہائے ہفتگانہ مسلمات یہود و نصاریٰ و اہل اسلام

پہلی مدت

جسکا عرصہ دنیا کی پیدایش سے لیکر طوفان نوح تک ۱۶۵۶ برس کا ہے۔

دوسری مدت

جسکا عرصہ طوفان سے لیکر ابراہیم کے بلائے جانے تک ۴۰۴ برس کا ہے

تیسری مدت

جسکا عرصہ ابراہیم کے بلائے جانے سے بنی اسرائیل کے مصر سے خروج تک ۴۳۰ برس کا ہے

چوتھی مدت

جسکا عرصہ بنی اسرائیل کے مصر سے خروج کے کنعان میں داخل ہونے تک ۴۰ برس کا ہے

پانچویں مدت

جسکا عرصہ بنی اسرائیل کے کنعان میں داخل ہونے سے سلیمان کی ہیکل بنانے تک ۴۴۰ برس کا ہے (یعنے موسیٰ کی پیدائش سے قریب ۶ سو برس کے)

چھٹی مدت

جسکا عرصہ سلیمان کے ہیکل بنانے سے بابل کی اسیری تک ۴۱۵ برس کا ہے

ساتویں مدت

جسکا عرصہ بابل کی اسیری سے مسیح کی پیدائش تک چھ سو برس کا ہے

مقدس کتاب کا احوال صفحہ ۴۲۵

پس پیدائش حضرت موسیٰ سے ہیکل اوّل کی تعمیر تک تخمیناً چھ سو برس اور عمارت ہیکل اوّل سے حضرت عیسیٰ کی پیدائش تک چھ سو برس اور عمارت ہیکل ثانی حضرت نبی آخر الزمان صلعم کی وفات تک قریب چھ سو برس اور ہیکل سیوم یعنے مسجد الضرار کے اختتام تعمیر سے وقوع نار حجاز اور اختتام خلافت عباسیہ تک جسکی خبر رسول اللہ صلعم نے پیشتر سے دی تھی دیکھو صحیح بخاری و مسلم و ابو داؤد۔ چھ سو برس اور نار حجاز سے اختتام سلطنت اسلامیہ ہندوستان تک چھ سو برس ہوتے ہیں۔

یہودی بارہ فرقوں کے نام جو حضرت یعقوب کے بیٹوں کے نام سے	

(۱) یہوداہ	ماکا نام	لیاہ
(۲) اشکار	ماکا نام	لیاہ
(۳) زبلون	ماکا نام	لیاہ
(۴) روبین	ماکا نام لیاہ	یہ حضرت یعقوبؑ کا پہلوٹھا بیٹا تھا
(۵) شمعون	ماکا نام لیاہ	اسی بی بی سے یہ دوسرا بیٹا ہوا
(۶) جد	ماکا نام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تھی	
(۷) افرائیم	حضرت یوسف کا بیٹا	
(۸) منسی	حضرت یوسف کا یہ پہلوٹھا بیٹا پیدائش ۴۸ باب ۱۴	
(۹) بنیامین	ماکا نام راحیل اس بی بی سے حضرت یوسفؑ سے پہلے پیدا ہوا تھا	
(۱۰) دان	ماکا نام بلہا جو راحیل کی لونڈی تھی	
(۱۱) یسر	ماکا نام زلفہ جو لیاہ کی لونڈی تھی	
(۱۲) نفتالی	ماکا نام بلہا جو راحیل کی لونڈی تھی	

دان و نفتالی ایک لونڈی بلہا نام سے پیدا ہوئی یہ بی بی راحیل کی لونڈی تھی اور جد و یسر دوسری لونڈی زلفہ سے تھی جو حضرت یعقوبؑ کی دوسری بی بی لیاہ کی لونڈی تھی اور حضرت یوسفؑ کے نام سے کوئی فرقہ نہیں مگر انکے دونوں بیٹوں کے نام سے افرائیم و منسی کا فرقہ ہوا اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ کو منظور ہوا کہ حضرت یوسفؑ کو انکے بھائیوں سے دونا حصہ ملے پس افرائیم اور منسی کو متبنی کرنے کے سبب یوسفؑ کے فرزند کو دونا حصہ دیا گیا (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۹۳) اور حضرت یعقوبؑ کے

ایک بیٹے کا نام لیوی تہا (پیدایش ۳۵ باب ۲۲-۲۶) مگر اس قبیلے کے لوگوں کو جنہین حضرت موسیٰ و ہارون تہے میراث ملک کنعان نہین ملی اُس فرقے کے لوگ کہانت یعنے امامت کرتے اور سب فرقون سے دہ یکے دہ لیتے تہے اور میراث انہین بارہ فرقون مرقومہ فہرست کو ملی تہی مفتاح الکتاب صفحہ ۵۱ و ۵۲ مین لکہا ہے کہ وے لوگ شریعت کے مطالعہ مین مصروف رہتے تہے۔ اڑتالیس شہرونکے سوا انکی کوئی موروثی زمین نہی (یشوع ۲۱ باب ۴۱) کیونکہ خدا ہی انکی میراث ٹہرا اور اُسنے اُن کو مشنوں کے عوض جو انہون نے لوگون کے درمیان کین زمین اسرائیل کی پیداوار کا دسوان حصہ انکا حق ٹہرایا تہی

فہرست اسمار دوازدہ پسران حضرت اسمٰعیلؑ

(۱) نبیوت — یہ پہلوٹہا بیٹا تہا

(۲) قیدار — اس نام سے اکثر تمام قبائل بنی اسمٰعیل جو اُن سے پیدا ہوئے مراد ہوتے ہین

(۳) ادبئیل

(۴) مبسام

(۵) مسمع

(۶) دومہ

(۷) مسا

(۸) حضر

(۹) تیما

(۱۰) اطور — کو دطور انہین کے نام سے مشہور ہے اہل عرب اس پہاڑ کو اطور کہتے ہین

(۱۱) نفیش

(۱۲) قدمہ

یہ اسمعیلؑ کے بیٹے ہین اور اُنکے نام اُنکی بستیون اور قلعون سے ہین اور اپنی امتون کے باپ رئیس ہین (دیکھو پیدایش ۲۵ باب ۱۳-۱۶)

پانچوین صدی مین اُس تمام ملک کے تین حصے تھے یعنے یہوداہ اور سامریہ گلیل اور ترا کونیتس پیریہ اور ادوم فی الحال وہ سلطنت ترکی کے تحت مین ہے اور اُنہون نے اُسے دو حصون یعنے اکرا اور دمشق مین کر دیا (دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۱۵۸) اسی ملک کی بابت مسیحؑ کی شان مین لکھا ہے کہ داؤد کے تخت پر ہمیشہ تک سلطنت کریگا چنانچہ اعمال ۲ باب ۳۰ مین ہے سو اس سبب سے کہ نبی تھا (یعنے داؤد) اور جانتا تھا کہ خدا نے اُس سے قسم کھائی ہے کہ مین تیری نسل سے مسیحؑ کو جسم کی رو سے ظاہر کرونگا کہ تیرے تخت پر بیٹھے انتہی اور لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے کہ وہ (یعنی مسیحؑ) سدا یعقوب کے گھرانے پر بادشاہت کریگا (از روسن میل چاپہ لندن ۱۸۶۶ع) اس سدا کے لفظ سے جو لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے بعضون نے گمان کیا ہے کہ مسیحؑ کی نبوت صرف بنی اسرائیل کے واسطے تھی لیکن کئی دلیلون سے یہ گمان

رفع ہو سکتا ہے (۱) انجیل جسکی تعریف قرآنمین بار بار ہے اگر الہامی ہے تو
خدا کی سب مخلوق کے واسطے وہ خدا کا فرمان ہے (۲) مسیح انبیا بنی
اسرائیل مین سے تھے اور ان انبیائین سے حضرت یونس بحکم الہی غیر
کے لوگونمین نبوت کر چکے ہین پس حضرت عیسیٰ کی نبوت بھی صرف بنی اسرائیل
پر منحصر نہ تھی (۳) اعمال اباب ۸ مین مسیح نے حضرات حواریون سے
فرمایا کہ تم قوت پاؤگے اور یروسلم اور سارے یہودیہ اور سامریہ مین
بلکہ زمین کی حد تک میری گواہ ہوگے انتہی یہ ظاہر ہے کہ مسیح نے کبھی ایک
گھنٹہ بھی ملک یہودیہ پر حکومت نہین کی بلکہ مسیح کو خود دنیا مین سر
رکھنیکی جگہ نہ تھی (لوقا ۹ باب ۵۸ متی ۸ باب ۲۰) لیکن سب مفسر
انجیل کا اسپر اتفاق ہے کہ اس سے مسیح کی روحانی حکومت مراد ہے
نہ یہ کہ ظاہری اور دنیاوی جیسا کہ ظاہر ہی ہے اور مسیح نے خود فرمایا
کہ میری بادشاہت اس جہان کی نہین ہے (یوحنا ۱۸ باب ۳۶) اور
اس سدا کے لفظ سے بھی جو لوقا ۱ باب ۳۳ مین ہے یہی بات ظاہر ہے
کیونکہ کوئی دنیاوی سلطنت سدا قایم نہین رہتی لیکن روحانی سلطنت
تو ہمیشہ قیام ہے اور وہ سلطنت توحید اور ایمان ہے جو مسیح کے
ایماندار دین ہمیشہ تک بدستور جاری ہے ۔
یروسلم یعنے بیت المقدس سے مراد یہودی اور عیسائی اور اسلامی
محاورہ مین وہ عبادتخانہ جسے اگلے زمانونمین ہیکل سلیمانی کہتے تھے
(لوقا ۲۱ باب ۲۴) اور کبھی وہ تمام شہر اور کبھی صرف صیون تمام شہر

یروسلم سے مراد ہے (یسعیاہ ۱ باب ۲۷) شہر یروسلم چار پہاڑ و پر آباد ہے
ایک موریہ دوسرا صیحون تیسرا اکرا چوتھا بیتھا یہ شہر قدیم زمانہ مین سب کا
ایک ہی نام موریہ تھا (الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزا پور صفحہ ۱۹
سنہ ۱۸۶۰ع) کوہ صیحون اور اکرا پچھم طرف ہین اور موریہ اور بزیتھا پورب طرف
ہین (جاگرفی انڈرسن مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۳ع صفحہ ۲۴۴) حضرت داؤد کے
زمانہ سے وہ سب پہاڑ جنپر یروسلم آباد ہے صیحون کہلائے (از روی
تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف آدین صاحب مطبوعہ مرزا پور سنہ ۱۸۶۱ع
بر آیت ۶۸ زبور ۷۸ صفحہ ۳۰۹)

غالباً اموریون کے نام سے جو کہ اُس ملک کے قدیم باشندے تھے مشہور
ہو کر زمانہ قدیم مین یہ سب پہاڑ موریہ کہلائے اور اموریون کے ایک
بادشاہ صیحون کے نام پر اُنمین کا ایک پہاڑ صیحون کہلایا (۲ سموئیل ۵ باب
و ۱ تواریخ ۱۱ باب ۴ و ۲ تواریخ ۳ باب ۱) یا شاید اسکے بالعکس ہو یروسلم اور تپھر شیڈی ٹیرین
کہاڑی سے دو ہزار پانسو اکیاسی ۲۵۸۱ فٹ بلند ہے اور دکھن پچھم رخ دو
ہزار پانسو اڑتیس ۲۵۳۸ فٹ اُسکی بلندی سمندر کی سطح سے ہے یروسلم
میڈی ٹیرین کہاڑی سے ۳۲ میل اور اور دیرون سے اٹھارہ ۱۸ میل ہے
یروسلم سے جبرون دکھن طرف بتیس ۳۲ میل اور سامریہ اوتر طرف
چھتیس ۳۶ میل ہے (کوئی ورا السٹریٹڈ میگزین مطبوعہ لندن ماہ مئی سنہ ۱۸۶۳ع
صفحہ ۲۴۵ مصنفہ پادری چارلس ٹیل ایم اے) یروسلم دمشق سے دکھن
پچھم رخ ایکسو بتیس ۱۳۲ میل (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۴۷ کالم ۲) مقام ۳۳ سے جبعون صاحب مشہور موضع

رونی اپنی کتاب کے پچاسویں باب میں لکھتے ہیں کہ ممالک بیگانے نام چیز
واقع ہے (از سیر الاسلام صفحہ ۴) اور طرف آٹھ سو پچیس ۸۲۵ میل مدینہ
المنورہ سے چھ سو پچاس ۶۵۰ میل اس دہلی دار السلطنت ہندوستان سے
اور پچھم رخ دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ میل طہران پائے تخت فارس سے چھ سو
میل اصفہان سے آٹھ سو پچاس ۸۵۰ میل بغداد شریف سے چار سو پچاس ۴۵۰ میل
بخارا سے ایکہزار چار سو ۱۴۰۰ میل یارقند سے دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ میل کابل سے تخت
افغانستان سے ایکہزار آٹھ سو ۱۸۰۰ میل کوہ سینا سے دو سو ۲۰۰ میل موصل سے دکھن پچھم رخ
قریب چار سو ۴۰۰ میل قسطنطنیہ یعنی استنبول دار السلطنت یورپ سے دکھن
رخ نو سو ۹۰۰ میل (اٹلاس ڈاکٹر بٹلر صاحب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۳ع نقشہ افریقہ
و نقشہ ایشیا) بیر سبع یروسلم سے دکھن پچھم طرف پچیس ۲۵ میل تبلئی یا سکم
یروسلم سے اور طرف تیئیس ۲۳ میل یافہ جہاں سے سلیمانی ہیکل کے لئے لکڑیاں
آتی تھیں یروسلم سے دکھن طرف باسٹھ ۶۲ میل حبرون یروسلم سے اور
طرف اکیسو تیئیس ۱۳۲۳ میل عاقر یروسلم سے دکھن طرف پچیس ۲۵ میل ہے
یروسلم لندن سے دکھن پورب طرف دو ہزار دو سو تیئیس ۲۲۲۳ میل ہے
(ماڈرن جاگرفی انڈر سن کرکنڈ لیے صحیح کی ہوئی مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۳ع
صفحہ ۱۲۴ کو دتبورہ ۲۵ کوس یروسلم سے اور ست واقع ہے (الکتاب
کے مقامات المعروف صفحہ ۱۳) شامی انطاکیہ سے یروسلم ڈیڑھ سو ۱۵۰
کوس (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ع حاشیہ صفحہ ۳۲) یروسلم
بیت اللحم ۷ تخمیناً پانچ میل ناصرہ سے قریب ستر میل مصر سے قریب

دو سو ساٹھ میل اور افرائیم سے سترہ میل یریحو سے ۱۶ میل بیت عنیا سے
دو میل (از ہدایت السالکین مصنفہ پادری عماد الدین چھاپہ لاہور ۱۸۶۸ء
صفحہ ۲۲۶ و ۲۳۵) اور رامہ سے چھ میل اور کفیلا کے غار سے جہاں
حضرت ابرہام و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کے مزار ہیں بیس
میل کے فاصلہ پر ہے (از جغرافیہ پاک کتاب مؤلفہ پادری جوزف چیمب
مطبوعہ آگرہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۸۰ و ۱۹۰ و ۲۶۶) یروسلم سے پورب طرف زیتون کا
پہاڑ ایک سبت کی منزل یعنے پندرہ سو قدم دور ہے (اعمال اباب ۱۲)
اُسکے اور شہر کے بیچ میں ایک نالہ کدرون نامی حایل ہے جسمیں بارش
کے وقت پانی بہت ہوتا ہے مگر گرمی کے دنوں میں سوکھ جاتا ہے اس نالہ
کے دامن میں پچھم طرف یروسلم کے پاس ایک باغ گت سمنی نامی تھا
اور پہاڑ سے ملے ہوئے پورب طرف بیت فاگا اور بیت عنیا دو گانو
تھے (از رومن تفسیر اسکاٹ مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۶۰ اکالم ۲ متی ۲۱
باب ۱ کی تفسیر) یروسلم میں پیدا ہونا اور مرنا بڑی خلعت کا سبب
سمجھا جاتا ہے چنانچہ ۸۷ زبور ۵ و ۶ میں لکھا ہے اور صیحون کی بابت
کہا جاے گا کہ فلانہ فلانہ اُسمیں پیدا ہوا اور حقتعالی آپ اُسکو قیام
بخشے گا خداوند جسوقت لوگوں کے نام لکھے گا تو گن کے کہے گا کہ یہ شخص وہاں پیدا
ہوا تھا اتنی اور اسیطرح ۸۷ زبور ۴ و ۵ و ۶ میں بھی ہے اُس کی
خلعت کے بیان سے تمام کتب عہد عتیق بھری ہوئی ہیں دیکھو اشعیا
۱۲ باب ۱۴ و ۲۱ و ۲۶ - اول سلاطین ۸ باب ۲۹ - اور ۲ تواریخ

۶ باب ۹- اور ۷ باب ۱۲- اور ۱۲ باب ۱۳- اور ۸۴ زبور- اور ۸۷ زبور ۶۸- اور نہ صرف ہیکل بلکہ وہ تمام قرب وجوار برکتون اور خوبیون سے معمور ہے تینون قومین یعنے یہودی اور عیسائی اور مسلمان یروسلم کو مقدس شہر سمجھتے ہین خصوصاً یہودی اس خیال سے کہتے ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفات کی وادی مین مدفون ہوتا ہے وہ خوش قسمت ہے انتہی الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزاپور سنہ ۶۰ ع صفحہ ۲۲۰)

یہ مقام جس جگہ ہیکل یعنے مسجد حضرت سلیمان نبی تھے خدا ہی کا پسند کیا ہوا اور حضرت موسیٰ کو بتایا ہوا تھا (استثنا ۱۲ باب ۵ و ۱۱) یہودی لوگ جسطرح خدا کی قسم کہاتے اُسیطرح یروسلم کی بھی قسم کہاتے ہیں (دیکھو متی ۵ باب ۳۴ و ۳۵) یہ مقام تمام انبیاء بنی اسرائیل کا مسجود (۱۳۲ زبور ۲) اور آغاز اسلام مین قبلہ اہل اسلام بھی تھا اُسجگہ حضرت ابراہیم توریت کے بموجب اپنے بیٹے کو قربانی کرنے لیگئے تھے (مقدس کتاب کا احوال ۱۰ باب صفحہ ۱۰۱ اور الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزاپور سنہ ۶۰ ع صفحہ ۱۰۱ سطر ۱۰ اور ہندی تواریخ کلیسیا چھاپہ بپٹسٹ مشن کلکتہ سنہ ۶۰ ع صفحہ ۲۴ سطر ۲) اُسی سرزمین پر حضرت یعقوب نے خواب مین خدا سے قادر نے باتین کی تھین اور حضرت یعقوب نے اُس مقام کا نام بیت ایل رکھا یعنے خدا کا گھر (پیدایش ۲۸ باب ۱۰- ۲۲) اُسی جگہ حضرت داؤد نے خدا کا فرشتہ کہ جسنے اُنکی دعا سے دباکو روکا کھڑا دیکھا تھا اُسجگہ

(داؤد) بادشاہ نے خدا کے لئے ایک مذبح بنایا (۲ سموئیل ۲۴ باب) وہاں چڑھاوؤں اور سلامتیوں کو چڑھایا اور بعدہ خدا نے اُنکی دعا قبول کی اور وبا بنی اسرائیل کے درمیان سے دور ہوگئی اور اُسکے بعد اُسی مقام پر سلیمان بادشاہ نے ہیکل کو بنایا (از کیفیت نامہ مصنفہ پادری شیلر صاحب و ترجمہ پادری اسٹرنصاحب مطبوعہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۹۳) اُسی مقام پر ایک ابر کا جسے شکینہ کہتے سایہ کرنا خدا کی حضوری کا نشان تھا (۲ تواریخ ۵ باب ۱۳) اور اُسی جگہ عہدنامہ کا صندوق اور اُسپر سونے کا سپر پوش تھا جسے کفارہ کہتے تھے (خروج ۲۵ باب ۲۰) اور صندوق پر دونوں لوحیں عہدنامہ کی اور صن کا مرتبان اور حضرت ہارون کا عصا کہ جسمیں شاخیں پھوٹتی تھیں (عبرانیوں کا ۹ باب ۴) رکھا تھا اُسی جگہ حضرت عمر فاروق رضی کی بنوائی ہوئی مسجد اقصیٰ موجود ہے دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگسٹس بڑیڈ صفحہ ۱۹۰ میں لکھا ہے کہ گمان غالب ہے کہ موریاہ کے اوپر ابراہیم اضحاک کو ذبح کرنے کے لئے لیگیا وہی ہیکل تعمیر کی گئی اور فی الحال ایک مسجد جسے مسجد عمر کہتے ہیں وہیں واقع ہے انتہی ؛

اے یروسلم اگر میں تجھے بھول جاؤں تو میرا داہنا ہاتھ اپنا کام بھولے اگر میں تجھ کو یاد نہیں کرتا اور اگر میں یروسلم کو اپنی اول خوشی سے زیادہ تر عزیز نہیں جانتا تو میری زبان تالو سے لگجاوے ۱۳۷ زبور ۵ و ۶

نظم در مدح یروسلم یعنے بیت المقدس

با دا ہزار جان بہ نثار یروسلم	الحق کہ جانفزاست جوار یروسلم
اجسام انبیا چو بخاکش نہفتہ اند	نور مجسم است غبار یروسلم
پرواز جبرئیل بخاکش بسے چو ماند	اینک ہمو نفست بادِ بہار یروسلم
پشت و پناہ پشتۂ دیوار آن حرم	دین متین حصین حصار یروسلم
ظلمات راہ چشمۂ حیوان بن نمود	شد نور بار لیل و نہار یروسلم
مانند سجہ سلسلۂ انبیاے پاک	یکسر گسستہ شد بکنار یروسلم
ظل ہمایت سایۂ دیوار مسجدش	از ہار خلد نقش و نگار یروسلم
پا سر خرد ترا ز رہ گلرو شود براہ	گل بشگفد ز کاوش خار یروسلم
از فور سر کشد بفلک سبزہ زار رہ	بر سبزہ سبز پوش سوار یروسلم
یارب مقام بندہ منصور کن بخشت	از بہر مر مقیم دیار یروسلم
ہان در گزر تو از سر عصیان ما بخشت	از بہر ہر نماز گزار یروسلم

اسی کتاب میں جو انبیا پر سلام بھیجا ہے اسکا مصداق اور ہے

اگر نقل عبد قدیم ایسا ہے

بحث اول

نص میں ان کا جانا کسی نے نہیں لکھا

خدا اور خدا کے رسول کی جانب سے

اس آیت کا مصداق کعبہ ہے

قصہ سے کعبہ کی آیت

اسی آیت پر بحث

تیسرے خداوند نے ایک سوال کیا اور مین اسکا طالب ہون کہ مین جمیع خداوند کے گھر مین رہون اور خداوند کی خوشنودی دیکھون اور اُسکی ہیکل مین تحقیقات کرون کیونکہ مصیبت کے وقت وہ مجھے اپنے خیمہ مین چھپالے گا اپنے خیمہ کے پردے مین مجھے پوشیدہ رکھے گا اور مجھے چٹان پر سرفراز کرے گا (۲۷ زبور ۴ و ۵)

ہم اُسکے مسکن مین جائینگے اور ہم اُسکے پانون تلے کی چوکی کی برابر اُسکو سجدہ کرینگے (۱۳۲ زبور ۷)

رکن دویم

۲۹ مارچ ۱۸۲۵ء

توریت مین جسجگہ پہلے یروسلم کا ذکر آیا ہے وہ مقام کتاب پیدایش
کی ۲۲ باب ۱۴ - ۲۰ مین ہے کہ حضرت ابراہیم نے سالم کی بادشاہ
ملک صدق کو جو خدا کا کاہن تہا دہ یکی دی ہی اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس جگہ پر نہایت قدیم زمانہ مین بہی کوئی ذبح تہا مگر توریت سے یہ
اسکا ثبوت نہین ہے بعد اسکے خدا نے ابراہیم کو آزمایا اور اس سے کہا اے ابراہیم فرمبردار ابراہیم نے تب اسسے
کہا کہ تو اپنے پیارے اور اکلوتے بیٹے اسحاق کو لے اور موریہ کے
ملک مین جاکر وہان ایک پہاڑ پر جو مین تجہے دکہاؤنگا اُسے سوختنی
قربانی کے لیے ذبح کر تب ابراہیم نے بڑے تڑکے اُٹہکر اپنے گدہے
پر چارجامہ باندہا اور دو نوکروں کو اور اپنے بیٹے اسحاق کو ساتہ لیا
جب اُنہون نے تیسرے روز اُس مقام کو دور سے دیکہا ابراہیم نے
اپنے نوکرون سے کہا تم گدہے کے پاس یہان ٹہہرو مین اور
لڑکے کے ساتہ وہان عبادت کرنے جاتا ہون تب قربانی کی
لکڑیان اپنے بیٹے اسحاق پر لادین پر آگ اور چہری اپنے ہاتہ
مین لی اور دونون ساتہہ چلتے ہوے اسحاق اپنے باپ سے
کہنے لگا کہ اے باپ آگ اور لکڑیان تو ہین پر سوختنی قربانی کے
لئے برہ کہان ہے ابراہیم نے کہا کہ اے بیٹا خدا آپ برہ کی تدبیر کریگا
سو وے دونون ساتہ ساتہ چلے جب اُسجگہ پر آے ابراہیم نے ایک
مذبح بنایا اور اُسپر اُن لکڑیون کو چنا اور اپنے بیٹے اسحاق کو باندہکر
لکڑیون پر دہرا اور اپنا ہاتہ بڑہاکر چہری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے

دوہین خدا کے فرشتہ نے آسمان پر سے پکار کر اُسے کہا کہ اے ابراہیم
اے ابراہیم اپنا ہاتہ لڑکے پر مت بڑہا کیونکہ مین نے جانا کہ تو خدا سے
ڈرتا ہے کہ تو نے اپنے بیٹے اکلوتے کو بھی دریغ نکیا تب ابراہیم نے
اپنی آنکہین اُٹہائین اور میڈہے کو سینگون سے جہاڑی مین پہنسا
ہوا دیکہا اور اُسے اپنے بیٹے کے بدلے سوختنی قربانی کے لئے
ذبح کیا تمت کلامہ از مقدس کتاب کا احوال مطبوعہ لندن ۱۸۶۰ء
۱ باب پیدایش ۲۲ باب ؛

اہل اسلام کا اتفاق اسپر ہے کہ حضرت ابراہیم سرزمین مکہ معظمہ مین
بمقام منا قربانی کے واسطے حضرت اسمعیل کو لے گئے تہے اور مورخ
ابو الفدا نے لکہا ہے کہ جو لوگ حضرت اسحاق کی نسبت اس واقع
کا یقین کرتے ہین وہ مقام قربانی کا بیت المقدس قرار دیتے ہین
اور جو لوگ حضرت اسمعیل کی نسبت اس واقع کا یقین کرتے ہین
وہ مقام قربانی کا منا قرار دیتے ہین اور یہود و نصاری یہ دلیل
پیش کرتے ہین کہ منا ملک کنعان سے چالیس منزل دور ہے اتنی
دور ممکن نہا کہ خدا حضرت ابراہیم کو قربانی کرنے کے واسطے بہیجتا
مگر میرے نزدیک جبکہ حضرت اسمعیل اور اُنکی والدہ کا اُس بے آباد
ملک اور ریگستان بے آب و دانہ مین بے رفیق و مددگار پہونچ جانا
تینون مذہبون کی کتابون سے ثابت ہے تو حضرت ابراہیم کا بیٹے
کو قربان کرنے کے واسطے اتنی دور آنا کچہ تعجب کا مقام نہین ہے

کیونکہ اُسکے بعد ہی باپ اور بیٹے کے درمیان عرب سے کنعان تک برابر آمد و رفت
جاری رہی یہانتک کہ حضرت ابراہیمؑ کی وفات کے وقت حضرت اسمٰعیل
باپ کے پاس موجود تھے چنانچہ پیدایش ۲۵ باب ۸ و ۹ مین ہے تب ابرہام
جان بحق ہوا اور اچھی عمر درازی مین بوڑھا اور آسودہ ہوکر مرا اور
اپنے لوگون مین جا ملا اور اُسکے بیٹے اسحاقؑ اور اسمٰعیلؑ نے مکفلہ کے مغارہ
مین حتی صحر کے بیٹے افرون کے کھیت مین جو ممری کے آگے ہے اُسے
گاڑا انتہی

علاوہ اسکے موریہ پہاڑ پر یہ قربانی واقع ہونا سب نصرانی عالم اسبات
کی بابت قایل نہین ہین برعکس اسکے وہ کہتے ہین کہ موریہ کے بلوط (پیدایش
۱۲ باب ۶) کے نزدیک وہ عجیب ماجرا واقع ہوا البتہ عبرانی زبان مین
موریہ و موریاہ لفظ مین فقط تھوڑا تھوڑا فرق ہے (لغت کتاب مقدس
صفحہ ۳۱۰) اور سامری کہتے ہین کہ کوہ جرزین پر حضرت ابراہیمؑ نے وہ
قربانی گزرانی تھی (ایضاً صفحہ ۱۶۵ کالم ۲)

چونکہ اہل اسلام مین حضرت اسمٰعیلؑ کا نام اس قربانی کی بابت مشہور
ہے (دیکھو سورہ والصافات رکوع ۳) اور عیسائیون اور یہودیون
مین باوجود اقرار سہو کاتبان حضرت اسحاقؑ کا لیکن یہ اختلاف ایسا
بڑا نہین ہے جیسے سامریون نے اپنی توریت مین عیبال کی جگہ
جرزین لکھ لیا ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۶۵ کالم ۱) کیونکہ وہ بیت المقدس سے انکی
دگردانی کا باعث ہوگیا اور اسمین کچھ خدا پرستی کی بابت نقصان عائد

نہین ہوتا کیونکہ یہ صرف تواریخی بات ہے اسکے سوا اسی کتاب مقدس
کتاب کا احوال ۱۶ باب مین لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم کی چھیاسی برس
کی عمر مین حضرت اسمٰعیل (پیدایش ۱۶ باب ۱۶) اور سو برس کی عمر مین
حضرت اسحاق پیدا ہوے تھے (پیدایش ۲۱ باب ۵) اور خدا اُسکے یعنے
حضرت اسمٰعیل کے ساتھ تھا (پیدایش ۲۱ باب ۲۰) اس حساب سے چودہ
برس حضرت اسمٰعیل حضرت اسحاق سے بڑے تھے پس ممکن ہے کہ پہلوٹھے
کو حضرت ابراہیم نے قربانی کرنا چاہا ہو چنانچہ اسی دستور کے بموجب
خدا فرماتا ہے اگر کسی کی دو جورو ان ہون اور ایک محبوبہ اور
دوسری مبغوضہ ہو اور محبوبہ اور مبغوضہ دونون سے لڑکے ہون
اور پہلوٹھا بیٹا مبغوضہ سے ہو تو یون ہوگا کہ جب وہ اپنے بیٹون پر
مال کی تقسیم کرے تو محبوبہ کے بیٹے کو مبغوضہ کے بیٹے پر جو فی الحقیقت
پہلوٹھا ہے فوقیت نہ دی بلکہ وہ مبغوضہ کے بیٹے کو اپنے سب مال سے
دونا حصہ دیکر پہلوٹھا ٹھہراوے کیونکہ وہ اُسکی اوّل قوت کا ہے اور
پہلوٹھا ہونے کا مستحق وہی ہے (استثنا ۲۱ باب ۱۵ و ۱۶ و ۱۷) اب اگر
کوئی کہے کہ حضرت یعقوبؑ نے کیون اپنے بڑے بھائی عیسو کا حق
(پیدایش ۲۵ باب ۳۰) اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے عیسو کے پہلوٹھے ہونیکا حق
مول لیا تھا (پیدایش ۲۵ باب ۳۳) باوجود اسکے اپنے باپ سے یہ کہکر کہ مین عیسو ہون یہ
حق پایا تھا پس دراصل اُنکے بڑے بھائی ہی کو حضرت اسحاقؑ نے وہ برکت دی تھی
کیونکہ حضرت یعقوبؑ نے عیسو کے نام سے وہ برکت حاصل کی تھی (پیدایش ۲۷ باب ۱۹)

پس جبکہ منوحہ کے بیٹے کا پہلوٹھا ہونے کے سبب یہ رتبہ ہے تو خیر منوحہ
کے پہلوٹھے بیٹے کا پہلوٹھاپن کون چھین سکتا ہے یعنے وہ خداوند کے
نزدیک سب بھائیون سے اعلیٰ اور افضل ہے ۔

اور یہودیون مین بھی ہمیشہ یہ دستور رہا کہ ہر پہلوٹھا خداوند کے لئے سمجھا
جاتا تھا (لوقا ۲ باب ۲۳) چنانچہ خروج ۲۲ باب ۲۹ و ۳۰ مین خدا فرماتا ہے
تو اپنے بیٹون مین سے پہلوٹھا مجھے دیجیو ایسا ہی اپنے بیلون اور گوسفندون
سے کیجیو ساتوین اور خروج ۳۴ باب ۱۹ مین ہے کہ سب پہلوٹھے میرے لئے مقدس
کر جو کوئی بنی اسرائیل مین پہلوٹھا ہو کیا انسان اور کیا حیوان میرا ہے انتہی
پھر یہ کہ شاید اس قربانی گزرانے کے وقت تک حضرت اسحاق پیدا ہی
نہوے تھے اسکے سوا پیدایش ۲۲ باب ۱۶-۱۸ مین لکھا ہے پھر یہوواہ
کے فرشتہ نے دوبارہ ابراہیم کو پکارا اور کہا خدا فرماتا ہے مین نے اپنی
ذات کی قسم کھائی ہے اسلئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اکلوتا
بھی دریغ نکیا مین تجھے برکت پر برکت دونگا اور آسمان کے ستارون اور
دریا کے ساحل کی ریت کی مانند تیری نسل کو نہایت فراوانی بخشونگا
اور تیری نسل اپنے دشمنونکے دروازونکی وارث ہوگی اور تیری
نسل سے زمین کی ساری امتین برکت پاوینگی انتہی چونکہ اکلوتا
بیٹا (آیت ۱۶) سوا حضرت اسمٰعیل کے حضرت اسحاق کو نہین کہہ سکتے
اس سبب سے کہ حضرت اسمٰعیل اپنی پیدایش سے چودہ برس تک
اپنے باپ کے اکلوتے تھے اور حضرت اسحاق کی پیدایش کے وقت

تو حضرت اسمٰعیل چودہ برس کے موجود تھے پس حضرت اسحاق اکلوتے
کیونکر ہوے انہین کی یعنے اسمٰعیل کی بابت خدا نے فرمایا کہ دریغ نکیا
یعنے قربان کرنا چاہا اور آسمان کے تارون اور دریا کے ریت کی مانند
(آیت ۱۷) حضرت اسمٰعیل کی نسل کو خدا نے کیا کہ جسسے تمام عرب
اور ترکستان بھرا ہوا ہے اور یہودی تو دنیا مین صرف توّے لاکھ
رہگئے ہین اور انہین حضرت اسمٰعیل کی اولاد اپنے دشمنون کے
دروازونکی (آیت ۱۸) یعنے بیت المقدس کے وارث ہوے اور
اسی نسل سے زمین کی ساری امتین یعنے یہودی اور عیسائی
و مسلمان برکت یعنے ایمان پاتے ہین ایک اور بات بہی غور کرنیکے
لایق یہ ہے کہ زمانہ اسلام سے پیشتر اہل عرب مین دو قربانیان مقرر
تہین ایک عتیرہ یعنے وہ قربانی جو ماہ رجب مین کیا کرتے تہے اور دوسری
فرع یعنے پہلوٹہے بچے کا قربان کرنا (از دبستان مذاہب مطبوعہ منشی پریس آباد
بحکم نارتہ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی مشنری صفحہ ۲۹۰) پس اس فرع کی
اصل وہی قربانی حضرت اسمٰعیل کی ہے کیونکہ اہل عرب نسل اسمٰعیل
ہین اور یہ دستور انہون نے سنت آبائی سمجہ لیا ہوگا تاکہ آئندہ
پشتونکے لیے یہ بات یادگار چلی جاے کہ ہمارے آبا مین سے کوئی
پہلوٹہا قربان ہونے کے وقت یون مورد افضال الہی ہوا تہا
پس وہی سنت اہل عرب مین پشت در پشت جاری چلی آئی اور
یہ نشان اسکا ہے کہ ضرور صرف حضرت اسمٰعیل قربان ہونے گئے تہے

نہ یہ کہ حضرت اسحاق پر یہ کہ توریت کے اُس مقام مین کثرت سہو کاتبون سے جسکا عیسائی علماء کو اقرار ہے (ہارنصاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۱۴ مطبوعہ ۱۸۱۸ء) اسحاق لکھدیا ہوگا اور یہ تو عام دستور تہا کہ توریت بغیر نقطون کے لکھی جاتی تہی (انجیل کتاب مقدس صفحہ ۹ کالم ۱)

الغرض ان دونون بنی زادون مین سے جو کوئی اس قربانی کے لئے مخصوص کیا گیا ہو ہمارا عین فخر ہے اگر حضرت اسحاق علیہ السلام قربانی ہونے گئے تہے تو وہ کیا دشمن تہے ہمارے نزدیک جیسے حضرت اسمعیل علیہ السلام ویسے ہی حضرت اسحاق علیہ السلام جیسے محبت اور ادب ہمین حضرت اسمعیل کا ہے ویسا ہی حضرت اسحاق کا وہ بہی خدا کے مقبول اور یہ بہی خدا کے مقبول تہے وہ بہی ہمارے پیغمبر خدا صلعم کے اجداد مین تہے اور یہ بہی بلکہ جسطرح حضرت عیسیٰ کو بوسیلہ یوسف نجار نسل داؤد مین لکہا ہے (متی اباب) اگرچہ حضرت عیسیٰ کو جو بے باپ پیدا تہے حضرت داؤد سے قرابت تک نہ تہی چہ جائے انکا بنیت اور نہ کسی کتاب سے ثابت ہے کہ حضرت مریم نسل داؤد سے تہین کیونکہ وہ فرقہ ہی دوسرا تہا یعنے ایسیات کے رشتہ دار تہین جو کہ حضرت ہارون کی بیٹیون مین سے اور حضرت ذکریا کاہن کی بی بی تہین (لوقا اباب ۵ و ۳۶) پس اس بیان سے اگر مین صحیح کہتا ہون تو اعمال ۲ باب ۳۰ مین جو حضرت عیسیٰ کو نسل داؤد سے لکہا ہے صریح غلط ہو گیا۔

پہرہ کہ حضرت عیسیٰ نے آپ ہی نسل داؤد مین ہونے سے انکار
کیا ہے دیکھو متی ۲۲ باب ۴۵ پس جب داؤد اُسکو (یعنے مسیح کو)
خداوند کہتا ہے تو وہ اُسکا بیٹا کیونکر ٹہرا انتہیٰ غرض اسطرح حضرت
رسول خدا صلعم کا نسب حضرت اسحاق سے نہین بلکہ وہ تو حضرت
اسمٰعیل کی دوسری ماسے حقیقی بہائی تہے اور حقیقتاً حضرت رسولخدا
صلعم کے اجداد مین تہے اور اُسکی بابت اور بہی ثبوت ہین مگر اس
مختصر مین زیادہ گنجایش نہین ہے صرف فاتر صاحب کا قول اختتام
دینے مباحثہ صفحہ ۹۴ چاپہ اکبر آباد ۱۸۵۵ع یہان کافی ہوگا کہ لفظ جیٹا
عربی مین بن اور لفظ بہائی عربی مین اخ دونون زبان عبرانیمین
اور توریت کی بہتیری آیات مین خاص وعام دونون معنے سے آیا ہے
انتہیٰ پس اسیطرح جیسے حضرت اسمٰعیل ویسے ہی حضرت اسحاق دونو
حضرت رسولخدا صلعم کے اجداد مین سمجہنا چاہیے پہرہ یہ کہ حضرت بی بی
ہاجرہ کو جو اہل کتاب لونڈی کہکر اُنکی اولاد کا رتبہ حضرت بی بی سارہ
کی اولاد کی برابر نہین سمجہتے یہ صریح تعصب ہے۔ (استثنا ۲۱ باب ۱۵
و ۱۶ و ۱۷ کو جو مین ابہی لکہ چکا ہون پہر پڑہنا چاہیے اسکے سوا توریت
مین کہین یہ نہین لکہا ہے کہ حضرت بی بی ہاجرہ کو کسینے مول لیا ہو
یا جہاد مین آئی ہون یا یہ کہ کسی نے کسی کے آگے کنیز کی یا غلامی کا اقرار
کیا ہو اور یہی صورتین لونڈی غلام ہونے کی ہوتی ہین وہ نعوذ باللہ
ایسی نہ تہین جیسے راحاب اور روت موابی اُس مواب کی نسل مین

جیسے حضرت لوطؑ کی بڑی بیٹی جنی تھی اور رحبعام بن سلیمان کی مالعہ سے
اُس عمون کی نسل جو حضرت لوطؑ کی چھوٹی بیٹی سے تھے (۲ تواریخ
۱۲ باب ۱۳ متی ۱ باب ۷) اور اوریا کی جورو بت سبع
(۲ سموئیل ۱۱ باب ۲-۵) اور یہوداہ کی بہو تمر
(راحاب) یشوع ۲ باب ۱ (دختران حضرت لوطؑ) پیدایش
۱۹ باب ۳۰-۳۶ و ۳۷ (تمر) پیدایش ۳۸ باب ۱۸ (روت) کتاب
روت ۱ باب ۴- اور ۴ باب ۱۳- اور یہ سب عیسائی عقیدے کے بموجب
حضرت عیسیٰؑ کے بلکہ بعضے انمین سے حضرت داؤدؑ کی پردادیان انجیل
مین لکھی ہین (دیکھو متی ۱ باب) پس اگر یہ بیان درست ہو تو حضرت
اسمٰعیلؑ کا مرتبہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ بلکہ
تمام انبیا بنی یہوداہ سے کسقدر بلند تر سمجھنا چاہئے
رومیون مین یہ ایک خاص رسم تھی کہ جب ایک بیوی کو وفادار اور
نیک جانتے تو اُسکو درجہ بڑی بیوی کا دیتے تھے (اگرچہ وہ لونڈی
ہوتی) جسوقت وہ ایک لونڈی سے نکاح کرتے تھے اولاد اُس کی
برابر اولاد نکاحی بیوی کے متصور تھی اور قوانین مین حیثیت کی نسبت
کچھ فرق نہ تھا دونو کی اولاد برابر حق حصہ لینے کا باپ کے مال سے
رکھتے تھے لیکن اولاد کنیزی (یعنے رنڈی) کی بالکل اس حق سے
خارج تھی از سیر الاسلام صفحہ ۲۲۰ باب ۵ ترجمہ تنبیہ
مصریون مین پوجاریونکے سوا اور لوگون کو کئی نکاح کرنے کی عام

اجازت تہی اور عورت لونڈی ہویا ہو اُسکی اولاد صحیح النسب اور
آزاد سمجھی جاتی تہی یعنے لونڈی غلام نہ سمجھے جاتے تہے انتہی (از
قدیم تاریخ مصر مولفہ رولن صاحب ترجمہ سین لیفک سوسائٹی اور
مطبوعہ الہ آباد گورنمنٹ پریس ۱۸۷۳ء صفحہ ۱۴۱ نمبر ۱) پھر یہ کہ حضرت
یعقوبؑ کی اولاد دو بیبیون اور دو لونڈیون سے تہی (پیدایش
۳۵ باب ۲۵ و ۲۶) اور سب بارہون فرقے بنی اسرائیل کے انہین
کی نسل سے ہین پس جو فرقے کہ دونون لونڈیون یعنے بہاہ سے
دان اور نفتالی اور زلفہ سے جد اور اشر تہے ان چارون فرقو
کو کوئی لونڈی بچے ہونے کے سبب اور اسرائیلی فرقون سے کچھ
کم نہین سمجھتا ہے

قطع نظر ان باتون کے ربیون کی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت
بی بی ہاجرہ فرعون کی بیٹی تہین اور اُسنے انہین حضرت ابراہیمؑ کی خدمت
اور عظمت دیکھکر دیا تہا دیکھو کتاب بریشیث ربا باب ۱۸ اور بی شلوہ ہاکوہن
نے پیدایش ۱۶ باب کی تفسیر اسطرح لکہی ہے کہ وہ فرعون کی بیٹی تہین جب
دیکہا اُن کرامات کو جو بوجہ سارہ واقع ہوئین تو کہا بہتر ہے کہ رہی
میری بیٹی اُسکے گہر مین خادمہ ہو کر اس سے کہ ہو دوسرے کے
گہر مین ملکہ انتہی چنانچہ اُس تفسیر کی اصل عبارت عبری یہ ہے
بَتْ פַּרְעֹה אָמְרָה כְּשֶׁרְאֲתָה נִסִּים שֶׁנַּעֲשׂוּ לְשָׂרָה אָמַר טוֹב שֶׁתִּהְיֶה
שִׁפְחָה בְּבֵית זֶה וְלֹא גְּבִירָה בְּבֵית אַחֵר

پھر یہ کہ حضرت بی بی قطورہ جو کہ حضرت ابراہیمؑ کی تیسری زوجہ تھیں اور جنہیں توریت مین لونڈی نہین لکھا ہے اگر اولاد کے واسطے کہین توریت مین یہ بزرگی نہین ہے کہ خدا اُسکے ساتھ تھا مگر حضرت بی بی ہاجرہ کے واسطے یہ آیت توریت مین موجود ہے (پیدایش ۲۱ باب ۲۰) پس جب خدا نے حضرت اسمٰعیل کو یہ مرتبہ بخشا کہ جسطرح بارہ فرقے حضرت اسحاق کی اولاد مین اسیطرح حضرت اسمٰعیل کی اولاد مین قایم ہوئے (پیدایش ۱۷ باب ۲۰ اور ۲۵ باب ۱۳-۱۶) یہ اپنی اُمتون کے بارہ رئیس ہین (پیدایش ۲۵ باب ۱۶) اور آخر کو وہ ملک جسکا وعدہ بار بار حضرت ابراہیم سے فرمایا تھا (پیدایش ۱۷ باب ۸ اور ۱۵ باب ۱۸-۲۱) وہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد کو بخشا اور وہ مقدس مقام جہان قربانی گزرانے حضرت ابراہیم گئے تھے حضرت اسمٰعیل کی اولاد کا معبد ٹھہرایا تو خدا کے انتظام مین کسے دم مارنے کی مجال ہے پس جانو کہ جو ایمانوالے ہین وہی ابراہیم کے فرزند ہین (گلتیون کا ۳ باب ۷) پھر اگر حضرت بی بی ہاجرہ کا لونڈی ہونا مانع عظمت ہے تو یہودی لوگ جو حضرت عیسیٰ کے آبا و اجداد تھے بار بار حبست برستون وغیرہ کی غلامی مین رہے اسکا کیا جواب ہے چنانچہ مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲۴ و ۲۲۵ مین سے بعض مقام یہان نقل کئے جاتے ہین قولہ اسرائیلیون کا پہلے بار کوشن رستیم کی غلامی مین پڑنا (قاضیون کا ۳ باب ۸-۱۰) انکا دوسرے بار یجلون شاہ موآب کی غلامی مین آنا (قاضیون کا ۳ باب ۱۲-۱۴) تیسری بار انکا فلسطیونکا غلام بننا (قاضیون کا ۳ باب ۳۱)

چوتھی بار آرام کنعان کے ایک زور آور بادشاہ یعنی کوشن رشعتائم کے جو حسور مین سلطنت کرتا تہا غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۳ باب ۱-۳) پانچوین بار اسرائیلیونکا مدیانیون کی غلامی کرنا (قاضیونکا ۶ باب ۱-۱۰) اسرائیلیونکا چھٹوین بار فلسطیون اور عمونیونکی غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۱۱ و ۱۲ باب ۸) اسیر اسرائیلیونکا بت پرستی کے باعث ساتوین بار غلامی مین پڑنا (قاضیونکا ۱۳ باب ۱) تہا اسکے سوا کبہی بابل والون (۲ تواریخ ۳۶ باب ۲۰) اور کبہی مصریون (کیفیت نامہ ترجمہ پادری اسٹرنصاحب مطبوعہ الہ آباد شتیخ صفحہ ۲۲۴ شروع باب ۱۸) اور کبہی اسوریون (کیفیت نامہ ایضاً صفحہ ۲۰۷ شروع حصہ ۲) اور کبہی رومیون کے تو تہ بار بار وہ پشت در پشت بکتے اور غلام بنتے رہے یہانتک کہ دنیا کی کوئی قوم سوا حبشی غلاموں کے یہودیون کی طرح ہرگز پشت در پشت بار بار بکتے نہین رہے۔

پہر یہ کہ حضرات حواریون اکثر نفتالی فرقے کے تہے لغت کتاب مقدس مطبوعہ شتیخ صفحہ ۳۰۲ مین ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد نفتالی کا ایک پہر بسایا گیا تب اسطرح سے بیدین اسمین رہنے لگے یہانتک کہ مسیح کے آنے کے کامل تاریکی سب پر چہا گئی اسکے وہان رہنے سے اور انمین سے اپنے رسولون کو چننے سے انجیل کے سب پڑہنے والے جانتے کہ کیا فرق آگیا انہون حالانکہ یہ فرقہ نفتالی حضرت یعقوب کے اس بیٹے کی اولاد ہے جو حضرت راحیل کی لونڈی بلہا سے پیدا ہوا اور جسکا نام نفتالی تہا علاوہ اسکے حضرت حواریون مین سے سب اسرائیلی ہی تہے دیکھو متی ۱۰ باب ۴

شمعون کنعانی انتہی

اسکے سوا ماسٹر رامچندر عیسائی نے اپنی کتاب مسیح الدجال مطبوعہ ۱۸۶۳ء
صفحہ ۹۸ مین یہودیونکے عقیدہ کا ذکر کیا ہے یعنے یہودی سمجھتے ہین کہ یہ امر
کوئی بُری بات نہین ہے کہ یہ محمد قوم امی یعنے قوم بت پرست عرب سے
ہے نہ ہماری قوم بنی اسرائیل سے کیونکہ ہم لوگونمین بہت سے ایسے
بھی ہین کہ وہ اصل مین بت پرستون سے تھے انتہی

پھر یہ کہ حضرت ایوبؑ انبیائے بنی اسرائیل مین سے تھے ملکہ ابراہیم سے
بہت پیشتر تھے مفتاح الکتاب صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ ایوب کی کتاب سنہ ۲۱۸۶ قبل از مسیح
انتہی اور دو ہزار ایک سو تیس برس پیشتر تصنیف ہوئی انتہی لغت کتاب
مقدس صفحہ ۵۷ مین ہے کہ عرب ایوب کے رہنے کا مقام تھا انتہی۔
طامس اسکاٹ کی تفسیر انگریزی مین ہے کہ ایوب رہنے والا زمین
عوز کا تھا اور زمین عوز معلوم ہوتا ہے کہ ملک عرب کا ایک ضلع تھا انتہی پھر
ظاہر ہے کہ نبوت خاندان اسرائیل پر منحصر نہین ہے اور دلایل نبوت
حضرت ایوب کے یہ ہین کہ کتاب ایوب الہامی نوشتون مین شامل ہے اور
بقول طامس اسکاٹ مفسر انگریزی کتاب ایوب کا جو عربی مین تھی
حضرت موسیٰ نے عبرانی مین ترجمہ کیا تھا اور کتاب حزقیل ۱۴ باب ۱۴
و ۲۰ مین دو جگہ نوحؑ و دانیلؑ و ایوب کی فضیلت مذکور ہے۔ پس اگر
یہ سارا بیان صحیح نکلے تو وہ برکت کا وعدہ جو پیدایش ۲۲ باب ۱۸ مین
مرقوم ہے اولاد ابراہیمؑ مین ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلعم کی نسبت سمجھنا

چاہئے کیونکہ نصاریٰ درحقیقت نسل ابراہیم نہین ہین بلکہ حضرت یافث
بن نوح سے یہ اپنا سلسلہ ملاتے ہین اور یہودی تو اب آپ ہی برکت
پانے کے محتاج ہین صرف اولاد اسمٰعیل آج دنیا مین ساری قومون سے
برکت پانے کا وسیلہ رہگئی ہے اور یہ مسلمان ہین جو حضرت ابراہیم کا سا
عقیدہ توحید اور اتباع سنت ابراہیم رکھتے اور اپنے مذہب کو مذہب
حنیف کہتے ہین فاتبعوا ملۃ ابراھیم حنیفا (آل عمران ع ۱۰)
اور سب سے ضروری مسئلہ یہ حل ہوگیا کہ یہود و نصاریٰ مین قربانی کا
دستور ترک ہوجانے اور مسلمانون مین اسکا رواج باقی رہنے سے اچھی طرح
ثابت ہوگیا کہ بسبب قربانی حضرت اسمٰعیل کے مسلمان ہی خدا کے حضور
اس خدمت کے مستحق بصیرے اور سب کو معلوم ہوگیا کہ حضرت اسمٰعیل
قربان ہونے گئے تھے تب خدا نے مسلمانون کے لئے ابدی میراث اور
رسم دایمی ٹھہرا دیا اور یہود و نصاریٰ اس سے صریح باز رہے۔

پھر مقدس کتاب کا احوال باب ۱۵ ۱۶۔ اور پیدائش ۳۷ باب ۲۸
مین لکھا ہے کہ حضرت یوسف کو انکے بھائیون کے ہاتھ سے اسمٰعیلی قافلہ
بیس روپیہ دیکر مول لیا تھا انتہی پس بنی اسرائیل کی غلامی کی بنیاد
اور شروع حضرت اسمٰعیل ہی کی اولاد کے ہاتھ سے ہوا اور اس سے
بڑھکر یہ کہ حضرت یوسف کو اسمٰعیلی قافلہ نے مول لیا اور حضرت یوسف
کے آگے مصر مین انکے سب بھائی غلام بنے تھے چنانچہ حضرت یوسف
کے خواب کی یہی تعبیر تھی (پیدائش ۳۷ باب ۱۰) دوسرے یہ کہ

پیدایش ۴۲ باب ۱۰ مین حضرت یوسف کے حضور اُنکے سب بھائیونکا
قول یہ لکھا ہے اے خداوند تیرے غلام خورش مول لینے آئے ہین
انتہی یہ اُسوقت کا ذکر ہے کہ جب ملک کنعان مین قحط پڑا اور وہ سب
مصر مین یوسف کے پاس غلہ مول لینے گئے تھے اور اسیطرح پیدایش
۴۳ باب ۱۳-۱۸ اور ۴۴ باب ۱۶ و ۱۷ مین بھائیون نے حضرت یوسف
کے آگے غلامی کا اقرار کیا تھا پس اس حساب سے تمام بنی اسرائیل
حضرت یوسف کے غلام اور اولاد اسمٰعیل کے غلام در غلام ٹھہرتے
ہین شاید یہ سب سزا اللہ جلشانہ کی طرف سے اسواسطے ہوا کی کہ
یہودی لوگ حضرت بی بی ہاجرہ کو حقارت کی راہ سے لونڈی کہتے
تھے اب دیکھیے کہ تمام دنیا مین ایسی کوئی قوم نہ سُنی ہوگی کہ جسکی
ابتدا سے پشت در پشت غلامی ہی مین گزرتی رہی وہ یہود ہین اگرچہ
حبشی قوم غلامی کے لئے خاص ہے مگر یہودیون کی طرح تمام قوم
کی قوم بار بار غلام نہین بنی اور ایسی قوم بھی دنیا مین نہ سنی
ہوگی جو ہمیشہ سے غلامی کا تو کیا ذکر ہے کبھی کسی کے ماتحت حکومت
بھی نہین ہوے اور وہ اہل عرب ہین (دیکھو رسالہ کشف الآثار
فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری مریک صاحب چھاپہ
اڈن برگ ۱۸۴۶ء صفحہ ۴۳ باب ۱۲) چنانچہ قولہ فی الواقع ان
قبایل اولاد اسمٰعیل میباشند۔ وبگفتون تاریخ نویس نیز ہرچند سعی کردہ
کہ حق آنقول را (یعنے آزادے عرب بموجب کتاب اوّل توریت

۱۷ باب ۱۲) رد نماید لیکن آخر الامر اقرار کرد که با وجود اینکه بعضے از
قبائل عرب در زیر دست سلطنت قوم دیگر گاہے افتادہ باشند لیکن
کل عرب ہرگز مغلوب نشدہ اند و دیگر کہ قدرت لشکر اے سسطرس
(یعنے سیسا سطرس) بادشاہ ذوی القدر مصر و خسرو بادشاہ مجلل
ایران و پمپی و تراجن کہ یکے سردار مظفر و دیگرے بطور بزرگ اہل
روم بودہ پس لشکر اینہا تمامی قبایل عرب را نتوانستند مغلوب سازند
و با وجود آنکہ بعضے از طوایف عرب زیر سلطنت دیگر افتادہ لیکن قوم
مقدس در باب آزادگی ایشان حق شندہ بحدیکہ در ایام قدیم و تازہ
در بارہ استقلال عرب مثال گردید حالت آزادی کہ قبایل مزبور
الحال دارند دلیل شدہ کہ آن قوم ہرگز مغلوب نگشتہ اند انتہی
گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ ۲۵ مین لکھتے ہین کہ
اگر کلام برحق الہی مین مجکو کچھ اور تعلیم نہوئی ہوتی تو مین اکثر یہی خیال
کرتا کہ انصاف کے ساتھ مکافات صرف اہل عرب ہی کی قسمت مین
ہوئی جو اولاد حضرت اسمعیل کے ہین اور قسمت مین یہودیون سے
بمراتب اعلیٰ ہین کیونکہ یقیناً کوئی ترجیح نہ دیگا ان لوگون کی تقدیر دنیاوی
کو جسپر تک خدا کی مہر رہی قسمت پر جنگلی اور خود مختار اور بلند حوصلہ
اور مہمان پرور قومون ملک عرب کی جو کبھی مفتوح نہین ہوا اسمعیل
کی اولاد ونکے نام سے کل دنیا کو لرزہ آتا تہا اور انکے ہتیارون کو
سجدہ کرتے تہے مگر انہون نے نہ کبھی سجدہ کیا اور نہ لرزے اور مجکو

امید ہے کہ وہ کبھی نکر سکینگے ۔ اب دونون کی تقدیر اور اُسکے
خاندان کا حال جانکر مین خارج کیا ہوا اسمٰعیل ہوا چاہتا ہون
زنانہ پروردہ اسحاق جو مورث اعلیٰ اُن لوگون کے ہین جنپر خدا
کی مُہر ہے (حمایتہ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۶۳ء صفحہ ۳۶ و ۳۷ و
۵۲ ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء
اگرچہ برہما والون وغیرہ کو بھی اپنی آزادی کی بابت بھی دعویٰ
ہے لیکن ملک عرب کی طرح دنیا کے بڑے بڑے اولوالعزم بادشاہون
نے کبھی برہما وغیرہ پر فوج کشی نہین کی تھی اور تواریخ چین مصنفہ
جس کاکرن صاحب مطبوعہ ۱۸۶۵ء جلد ۲ دفتر ۱ باب ۷ صفحہ ۱۴۱ مین
لکھا ہے کہ ۶۶ء اور ۴۰ء کے درمیان فغفور چین کی فوج نے برہما
کے تخت گاہ کو جو اُسوقت اکوداگ کا شہر تھا فتح کیا تھا انتہی اور اہل
انگلستان نے برہما کا بہت سا ملک رنگون وغیرہ تک فتح کرکے اپنے
قبضہ مین کرلیا ہے اور رزیڈنٹ انگریزی اور اہل تجارت فراوان
وغیرہ برہما مین موجود ہین مگر عرب مین کسی غیر کو مطلق دخل نہین ہے
پھر کتاب مقدس کتاب کا احوال ۹ باب مین لکھا ہے قولہ یہ وہی
اسمٰعیل ہے جس سے بارہ رئیس پیدا ہوے اُسکی اولاد آجتک
اسمٰعیلی کہلاتی ہے اور اُسکے فرقون سے عربی و ترکی ہین (یعنے
عرب و ترک لوگ تمت کلامہ اسی سبب سے یروسلم پہلے عربونکے
اختیار مین رہا بعد اُسکے ترکونکے اختیار مین ہوا چنانچہ ابتک ہے

غرضکہ یہ وہی مقام ہے جہان توریت کی بموجب حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو قربانی کرنا چاہا تھا اسکے بعد حضرت یعقوب
نے اسی سرزمین پر خواب مین ایک سیڑھی زمین سے آسمان تک
دیکھی کہ فرشتے اُسپر چڑھتے اور اُترتے ہین اور خدا نے حضرت یعقوب
سے باتین کین تب حضرت یعقوبؑ نے اُٹھکر کہا کہ یہ کیا ہی مقدس
مقام ہے سچ مچ خدا کا گھر اور آسمان کا آستانہ ہے اور نشان کا
پتھر نصب کرکے اُسکا نام بیت ایل رکھا یعنے خدا کا گھر (مقدس
کتاب کا احوال ۱۴ باب اور پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) اس سے
پیشتر اُسکا نام لوز تھا دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۸۹

بعد اُسکے حضرت موسیٰؑ نے جب کوہ طور پر شریعت پائی تب بموجب
حکم الہی بیابان بنی اسرائیل کو جو کہ چھ لاکھ مرد ہتیار بند تھے
اور اس حساب سے تیس ۳۰ لاکھ سب مرد و عورت اور بچے تھے
(مقدس کتاب کا احوال ۲۴ باب خروج ۱۲ باب ۳۷) اور دینی و
دنیوی تاریخ صفحہ ۱۰۹ مین ہے کہ تخمیناً پچاس لاکھ ہونگے
ان سب کو اکٹھا کرکے ایک خیمہ عبادت بنایا کہ وہ خیمہ جماعت ہی
کہلاتا تھا (خروج ۳۱ باب ۷ اور ۳۹ باب اعمال ۷ باب ۴۴) اور
سب بنی اسرائیل کے لئے دستورات عبادت مقرر کئے اور حضرت
ہارونؑ اور اُنکی اولاد کہانت یعنے امامت کے واسطے مقرر ہوئی
مفتاح الکتاب صفحہ ۵۰ مین لکھا ہے اسرائیلیونکے درمیان سردار

کاہن سب کاہنونمین پہلا درجہ رکھتا تہا اسلئے کہ وہ ساری قوم کا
خدا کے حضور اُنکی طرف سے قربانی گزرانکر شفیع سمجہا جاتا تہا ہیکل
کیخدمت کا عہدہ پشت در پشت ہارونکی اولاد مین رہا اور اُنمین
کا پہلوٹہونکا پہلوٹہا اگر اُسمین کوئی شرعی عیب نہوتا ہمیشہ کاہن
ہوجاتا تہا وہ اس کام پر بڑی سنجیدگی اور شان و شوکت کے
ساتہ مخصوص کیا جاتا اور ہر روز قربانی کے وقت عمدہ اور چکدار
پوشاک پہنکر حاضر ہوتا تہا (یہودیونمین چکدار یعنے روپہلا لباس مرد
کو جائز اور سونہلا ناجائز تہا) خصوصاً کفارہ کے دن وہ ایک بیش
قیمتی کوٹ جسکی چپراس کے جواہرات مین اسرائیل کے بارہ فرقونکے نام
کندہ تہے اسلئے باندہتا تاکہ پاکیزترین مکانمین داخل ہونے کے وقت اُسکو
دیکہکر تمام قوم کو خدا کے حضور یاد کرے۔

یہودیونمین عام کاہن یہی ہارون کی نسل مین سے ہوتے تہے وہ چوبیس
صفونپر منقسم تہے اور ہر ایک صف والے اپنی اپنی باری پر ہفتہ بہر ہیکل
مین خدمت کرتے تہے از مفتاح الکتاب صفحہ ۵۰

پہر مفتاح الکتاب صفحہ ۵۱ مین لکہا ہے کہ باقی بنی لیوی جو ہارونکی
نسل سے نہ تہے وہ عہدہ کے باب مین (اگرچہ کیسے ہی ذی لیاقت ہوتے
مگر) کاہنون سے کمتر درجہ رکہتے تہے اور بیت المقدس (یا خیمہ جماعت)
کی متفرق خدمتونمین کاہنونکے مددگار رہتے ان زیر حکمونمین حضرت موسیٰ
کی اولاد بہی شامل تہی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُسنے (یعنے حضرت

نوشتی سنے) حوصلہ مندی کی راہ سے نہین بلکہ خدا کے حکم کیمطابق
دینی انتظام ٹہرایا انتہی
یہ طرز ہمارے پیغمبر صلعم سے کمال مطابقت رکھتا ہے چنانچہ حضرات خلفاے
راشدین رضی اللہ عنہم کے حال سے اسکا ثبوت ظاہر ہے
پھر مفتاح الکتاب صفحہ ۵۲ و ۵۳ مین لکہا ہے کہ عبرانی لوگون مہینونکا
انگریزونکے طور پر شمسی نہین مگر قمری شمار ہوتا تہا چنانچہ اُنکے مہینے ۲۹
۳۰ دنکے ہوتے تہے + انتہی
یہ دستور بہی صرف اسلامی دستور سے مطابقت رکھتا ہے چنانچہ سنہ
ہجری پر لحاظ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے +
یہودی مصری اسوری ویسی ہی چادر اوڑہتے تہے جیسا کہ اندون
ہندوستان کے لوگ کام مین لاتے ہین ان دنون ہندوستان کے
لوگ سے مراد مسلمان) نہیک جیسے کہ وہ جولاہے کے ہاتہ سے آئین
یعنے بغیر سلائی اور گوٹے کے یہ دستور خدا کو پسند ہوا اور اُسنے حکم
دیا کہ یہودی جہالر پر آسمانی رنگ کا ڈورا لگاوین سو اُنہون نے
ٹہرایا کہ خدا کی شریعت مین ۶۱۳ احکام ہین اسلیے ضرور ہے کہ ہمارے
دامن مین اتنے ہی ڈورے سوڑے جاوین (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۲۱۵
دنکا شروع یہودی قوم سورجکے ڈوبنے سے حساب کرتے تہے (پیدایش
اباب ۵ و ۸۔ احبار ۲۳ باب ۳۲) رات کا اول درجہ اس بات کی
یادگاری مین ہوا ہوگا کہ پیدایش کے وقت اندہیرا روشنی سے بیشتر تہا

(پیدایش اباب ۱) چنانچہ اُنہون نے یون فیصلہ کیا کہ سبت سورج کے
ڈوبنے اور تین تارہ کے نکلنے کے درمیان شروع ہوتا ہے انتہی
(لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۲۰) یہ دستور ہی اسلامی دستور کے مطابق ہے
کہ چاند دیکھکر ماہ رمضان شروع اور چاند دیکھکر ماہ رمضان ختم ہوجاتا ہے
(رومن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۵۸ مین لکھا ہے جب لاوی کا
فرقہ خیمہ مقدس مین خدا کی خدمت پر مخصوص ہوا تو یوسف کا فرقہ
اُسکے دو بیٹون یعنے افرائیم اور منسی کے فرقون پر تقسیم ہوا (حضرت
یعقوبؑ نے پہلے ہی حضرت یوسفؑ سے فرمایا تہا کہ افرائیم اور منسی
میرے بیٹے ہین دیکھو پیدایش ۴۸ باب ۵) اور یون لاویون کے سوا
بارہ فرقے بحال رہے اور ہر ایک فرقہ کا ایک ایک سردار یا شاہزادہ
تہا پہر ایک ایک فرقے مین الگ الگ خاندان تہے جو کسی سبب سے
مشہور تہے چنانچہ موسیٰؑ کے وقت مین ایسے اُنسٹھ ۵۹ خاندان تہے اور
اُنکے بھی جدے جدے سردار تہے پہر موسیٰؑ نے ساری قوم کو دس
اور پچاس اور سو اور ہزار کی جماعتون پر تقسیم کرکے ہر ایک کے اوپر
قاضی مقرر کیا جو مقدمہ دس والا قاضی فیصلہ نہین کرسکتا اُسکو
وہ پچاس والے کے پاس بہیجدیتا تہا اور یہ سو والے کے پاس علی ہذا القیاس
علاوہ اسکے نسب نویسون کا ایک عہدہ تہا پہر کمپو اور کوچ کا قواعد
جنگ کیطور پر ہر ایک بات مین بندوبست تہا چنانچہ جب خیمہ عبادت
کے اوپر سے بادل اُٹہکر آگے چلتا اُسوقت کاہنونکے تُرہی بجاتی جاتی

اور یہوداہ اور اشکار اور زبلون کے فرقے جنکا کمپو پورب سمت
کو تھا اپنا جھنڈا جسکے پھریرے پر یہوداہ کے شیر کی تصویر بنی ہوئی تھی
انہاکے آگے چلتے تھے تیسری کی دوسری آواز پر روبن اور شمعون اور
جد کے فرقے جنکا کمپو دکھن سمت کو تھا چلتے انکے پیچھے لاوے کا فرقہ
خیمہ مقدس کا سر انجام جو سارے فرقوں کے بیچوں بیچ استادہ تھا
اٹھا کر روانہ ہوتے تیسری کی تیسری آواز پر افرائیم اور منسی اور
بنیامین پچھم سمت سے بڑھ جاتی چوتھی آواز پر دان اور یشر اور نفتالی
اُنطرف سے کوچ کرتے انتہی

پھر لکھا ہے کہ خدا نے اپنی عبادت اور بادشاہی شان و شوکت کے
لئے جو ایک عظیم الشان خیمہ بنانے کا موسیٰ کو حکم دیا تھا اور بڑی
تکلف کے ساتھ اسکا پورا نقشہ بیان کیا خیمہ مذکور میں تین مکان تھے
اندرونی مکانین جو قدس الاقداس یا پاکترین کہلاتا ایک سونے کا
تخت کھڑا تھا اور اُسکے نیچے ایک سونے کا صندوق جسمیں دس
حکموں کی دو تختیاں دھری تھیں لیکن تخت نشین کوئی نہیں نظر آیا کہ جس سے
ہودیوں پر واضح ہو کہ انکا معبود اور بادشاہ غیر محسوس اور نادیدنی
اور روحانی ہے مگر جو بادل مذکور بالا کوچ کرتے وقت جماعت کے آگے آگے
چلا جب جماعت کسی جگہ مقیم ہوئے تو وہ قدس الاقداس کے اوپر ٹھہر گیا
انتہی (انطلوع آفتاب صداقت نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کیطرف سے
مطبوعہ مرزا پور سنہ ۱۸۶۰ع باہتمام پادری ایم اے شیرنگ صاحب صفحہ ۱۲۱

اور رومن تواریخ کلیسیا حصہ اصفحہ ۵۶) واضح ہو کہ یہ سوسائٹی وہ مجلس علماء تثلیث پرست کی ہے جسمین بڑے بڑے علماء دین نصاریٰ اپنے مذہب کی ہر دینی کتاب کو خوب جانچکر اجازت چھاپے جانیکی دیتے ہین اور دوسری کتاب جسنے تواریخ کلیسیا ایک جماعت علماء نصاریٰ کی تصنیف اور مشہور پادری میتھر صاحب کے اہتمام سے چھاپی گئی پس ان دونون کتابون مین خدا کے غیر محسوس اور نادیدنی اور روحانی ہونے کا صاف اقرار ہے اب حضرت عیسیٰ جو تینتیس ۳۳ برس دنیا مین رہے جنہین سب یہودیون نے دیکھا اور گرفتار بھی کیا کیونکر خدا ٹھہر سکتے ہین اور واقعی یہ کہ کوئی خدا نہین مگر ایک (اول قرنتھیون ۸ باب ۴) بقا فقط اسی کو ہے وہ اس نور مین رہتا ہے جس تک کوئی پہونچ نہین سکتا اور اسے کسی انسان نے نہ دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے (اول تمطاؤس ۶ باب ۱۶) چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے تو میرا چہرہ دیکھ نہین سکتا اسلئے کہ کوئی انسان نہین کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے (خروج ۳۳ باب ۲۰) اگر کوئی کہے کہ خروج ۲۴ باب ۱۱ مین لکھا ہے کہ انہون نے خدا کا مشاہدہ کیا اور کہا یا اور پیا انہی تو اسکا جواب یہ ہے کہ اسکے بعد خروج ۳۳ باب ۲۰ مین خدا نے موسیٰ سے فرمایا کہ تو میرا چہرہ دیکھ نہین سکتا الخ پس اعتبار اسی پہلی بات کا ہے اگر پیشتر خدا کو انہون نے دیکھا ہوتا تو نہ موسیٰ خدا کے دیکھنے کا سوال کرتے (خروج ۳۳ باب ۱۸)

اور نہ خدا اُنسے لن ترانی فرماتا دوسرے یہ کہ خدا روح ہے (یوحنا
۴ باب ۲۴) اور روح کو کوئی دیکھہ نہین سکتا تیسرے خروج
۲۴ باب ۱۱ کے اسی فقرہ کی تفسیر مین ترگوم یعنے تفسیر رشی مین
لکھا ہے۔ ہائیو مُستکلین بُو بیب تکاس بقوخ اخیلہ وشتیہ کاخ
بہد نماش تخوما یعنے تہے دیکھتے اسکو بڑے دل سے کہاتے اور پیچھے
کے زور سے جیسا کہ تخوما کی تحقیق مین آیا ہے یعنے بسبب اُس خورا
کی طاقت کے جو انہین دی گئی اپنے دل کی آنکھون سے دیکھتے تہے
نہ یہ کہ جسم کی آنکھون سے جیسا کہ تخوما نے بھی تحقیق کیا ہے (از ترگوم
رشی جلد ۲ مطبوعہ وارسو ۱۸۵۹ء پنجم پیدایش عالم) پس خدا ایک ہے
اور خدا اور آدمیونکے بیچ ایک آدمی درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے
(اول طمطاؤس ۲ باب ۵)

غرض یہ ابر جو خیمہ مقدس پر سایہ کئے رہتا تہا انہین اسے شگینہ
(جسکا معرب سکینہ) کہتے تہے اور یہی خدا کی خاص حضوری کا نشان
تہا مگر نہ یہ کہ خدا ظاہر طور پر حاضر رہتا اور اس ساری جماعت کو
خدا نے اپنی عجیب قدرت سے چالیس برس بیابانین ملک کنعانین
پہونچنے تک آسمانی روٹی یعنے من صبح کو جو ایک قسم کی شبنم تہی
اور سلوے یعنے بٹیرین شام کو مہیا کر پرورش کیا (خروج ۱۶ باب ۱۳)
مگر گنتی ۱۱ باب سے ظاہر ہے کہ سلوے صرف ایک مہینے تک بنی اسرائیل نے
کہائی تہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۴۱ مین ہے کہ روز بروز انہین

محراب اول

من دیا گیا اور بعضے ایام مین گوشت بھی انتہی یہان سے اعتراض
رفع ہوگیا جو ہدایت المسلمین صفحہ ۲۵۱ مین ان نصین علی طعام واحد
پر کرسکے لکھا ہے کہ کہانے دو ہی من وسلوی
دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری اگستس براڈ ہیڈ صاحب مطبوعہ
مشن پریس الہ آباد ۱۸۴۷ء صفحہ ۱۴۱ مین ہے کہ مسکن (یعنے خیمہ جماعت
مع اسکے سامان کے اُس کامل نمونہ کے مطابق جو خدا نے پہاڑ
پر موسیٰ کو دکھلایا بنایا گیا انتہی۔
الحاصل یہ خیمہ جماعت بیابان مین بنایا گیا لیکن خدا نے حضرت موسیٰ سے جسکا نام عمران اور ماں کا نام یوکبد تھا (لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۱۷) سے فرمایا کہ
جب تم اُس وعدہ کے ملک یعنے کنعان مین جسکا وعدہ مینے تم سے
کیا ہے پہونچ جاؤ تو تم اُسی مقام پر میرے حضور قربانی گزرانو کہ جسجگہ
کو مین نے پسند کیا ہے (استثنا ۱۲ باب ۵ و ۱۱) اور بار بار اسکی بابت
تاکید فرمائی چنانچہ استثنا ۱۲ باب ۱۴ مین ہے اُس ہی جگہ جسے خداوند
تمہارے فرقونمین سے ایک مین پسند فرمائے گا تو اپنے چڑھاوے وہان گزرانا
اور سب کچھ جو مین تجھے حکم کرتا ہون وہین کیجیو اور استثنا ۱۲ باب ۸ مین
ہے تجھ اور تیرے بیٹے اور بیٹی اور تیرے غلام اور لونڈی پر اور لاوے
جو تیرے درمیان ہے واجب ہے کہ اُن چیزون کو خداوند اپنے خدا کے آگے
اُسجگہ جسے خداوند تیرا خدا پسند فرمائے کہا ؤ اور خروج ۲۵ باب ۷ مین
حضرت موسیٰ نے خداوند کی حمد وثنا مین فرمایا کہ تو انہین لاوے گا اور

اور انہین اپنی میراث کے کوہ پر درخت کیطرح لگاویگا اُسجگہ پر جو خداوند
تو نے اپنے رہنے کے لئے بنائی ہے اور جائے قدس مین جو خداوند تیرے
ہاتھون نے برپا کی ہے پھر استثنا ۱۲ باب ۲۶ مین ہے تو مقدس چیزون کو
(یعنے صندوق عہد اور عصائے ہارون اور من کا مرتبان طلاق
اور اپنی نذرون کو اس مکان مین جسے خداوند پسند فرمائیگا لیجانا تو انہون
لیکن حضرت موسیٰ نے سرحد کنعان پہونچنے سے پیشتر موآب کی سرزمین
مین وفات پائی تھی اور کسی قبر اسیوقت سے کسی کو نہین معلوم کہ کسجگہ ہے
(استثنا ۳۴ باب ۱-۶) کیونکہ خداوند نے موسیٰ سے فرمایا کہ آباریم کے
پہاڑ پر نبو کی چوٹی تک جو موآب کی زمین مین یریحو کے مقابل ہے چڑھ جا
اور کنعان کی زمین کو کہ جسے مین اسرائیل کے ملک کرونگا دیکھ اور اُس
پہاڑ پر جسپر تو جاتا ہے مرجا اور اپنے لوگون مین شامل ہو جیسے تیرا بھائی
ہارون حور کے پہاڑ پر مرگیا اور اپنے لوگون مین جا ملا اسلئے کہ تم دونون
نے بنی اسرائیل کے درمیان دشت سین کے قادس مین میریبہ کے پانی
نزدیک میرا گناہ کیا اور تھے بنی اسرائیل کے درمیان میری تقدیس نکی
پر تو اُس سرزمین کو جو تیرے سامھنے ہے دیکھ لے لیکن اُس سرزمین مین
جو مین بنی اسرائیل کو عنایت کرتا ہون داخل نہوگا (استثنا ۳۲ باب ۴۸
-۵۲) اسکے بعد حضرت یشوع بن نون حضرت موسیٰ کے قائم مقام ہوکر اسطرح
حضرت موسیٰ نے بحر قلزم کو دو حصہ کیا تھا اسیطرح حضرت یشوع نے
رود یردن کو شہر یریحو کے پاس دو حصہ کرکے (یشوع ۳ باب ۱۲) اسکے

یعون پر یروسلم وغیرہ کے بادشاہون کو شکست دینے کے وقت آفتاب کو
دوپہر تک ٹھہرا کر (یشوع ۱۰ باب ۱۳) اور یریحو کی شہر پناہ نرسنگون کی آواز سے
گرا کر (ایضاً ۶ باب ۲۰) بنی اسرائیل کو ملک کنعان مین لائے اور تب سے
من بنی اسرائیل کو نہلا (یشوع ۵ باب ۱۲)

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۳۹ مین ہے کہ خداوند نے ساری سرزمین جلعاد سے
لیکے دان تک اُسکو دکھائی اور وہان خداوند کے حکم کے مطابق
مواب کی سرزمین مین ایک سو بیس برس کا ہوکر موسیٰ انتقال کر گیا اور
خدا نے اُسے دفن کیا مگر آجکے دن تک کوئی اُسکی قبر کو نہین جانتا اور بنی
اسرائیلونکے زمین کنعان مین پہونچنے کے بعد قاضیونکی عملداری مین خدا کا
خیمہ سیلا مین کھڑا رہتا تہا اور سیلا افرائیم کے علاقہ مین تہا چونکہ افرائیم
(کا فرقہ) اپنی حکومت کے وقت بے ایمان تہا اور تمام بنی اسرائیل اُسکے
تحت حکومت ہونے سے بت پرست ہوگئے تہے اس سبب سے خدا نے
اُسے یہ سزا دی کہ اپنے مقدس کو اُسکے علاقہ سے نکالکر یہوداہ کے
علاقہ مین مقرر کیا خدا نے پیشتر سے ارادہ کیا تہا کہ یہوداہ (کا فرقہ
تمام فرقون) اسرائیل مین حکومت کرے اور اپنے مقدس کو اُسی
کے علاقہ مین رکھے (پیدائش ۴۹ باب ۱۰) لیکن جب تک کہ خدا نے
افرائیم کے ایمانکے امتحان کے واسطے اُسے سلطنت پر رکھا تب تک
خدا کا یہ اول ارادہ ملتوی رہا جب سے فلسطی لوگ سیلا سے خدا کا
صندوق اُٹھا لیگئے (اوّل سموئیل ۴ باب ۱۱) تب سے وہ پہر افرائیم کے

علاقہ مین کبھی نہین آیا بلکہ ایکمدت تک نوب مین رہا (اول سموئیل ۲۱ باب ۱) اور اُسکے بعد جبعون مین (اول سلاطین ۳ باب ۴) جبتک کہ داؤد نے اُسکے لئے کوہ صیحون پر جو یہوداہ کے علاقہ مین ہے خیمہ نہین کھڑا کیا (۲ تواریخ ۱۵ باب ۱) استثنا ۱۲ باب ۱۱ مین لکھا ہے کہ خدا کا مسکن وہ مقام ہے جہان اُسکا نام رہے گا۔ مسکن بنانے سے خدا کی یہ مراد تہی کہ وہ اُسکے وسیلہ سے آدمیونکے درمیان سکونت کرے (خروج ۲۵ باب ۸) از تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف اوین صاحب چھاپہ مرزا پور ۱۸۶۱ء صفحہ ۳۰۷ بر آیت ۱ زبور ۷۸ یعنے ۸۷ زبور ۶۰ جن دنونمین کہ خیمہ جماعت سیلا کے مقام پر استادہ تہا ایک شخص اتامہ بن یروحام کی دو جورو ان تہین ایک صاحب اولاد اور دوسری بے اولاد اُس بے اولاد بی بی نے جسکا نام حنّاہ تہا خیمہ جماعت مین آکر اولاد کے واسطے دعا مانگی اور علی (اول سموئیل ۱ باب ۱۷) سردار کاہن نے اُس سے کہا کہ سلامت جا اسرائیل کا خدا تیری مراد جو تو نے اُس سے مانگی ہے پوری کرے اُسکے بعد اُس بے اولاد بی بی حضرت سموئیل نبی (اس نام کے معنے خدا سے مانگا ہوا) پیدا ہوئے جو نبوت کے درجہ مین اوّل اور شفاعت کے اقتدار مین حضرت موسیٰ سے مشابہ کی گئی (۹۹ زبور ۶ یرمیاہ ۱۵ باب ۱) اور جنسے اُنکی خردسالی مین خدا نے باتین کین تہین (اول سموئیل ۱ باب اور ۳ باب) اور سوال وجواب ترجمہ رومن پادری یونس سنگھ

وپادری دانش صاحب چاپہ الہ آباد ۱۸۶۵ء سوال ۴۸ و ۵۰ صفحہ ۱۲۰
اس سے ظاہر ہے کہ ایسے معزز و مقبول نبی کے باپ کے ایک ساتھ
دو جوروان تھین اور انھین مین سے ایک بی بی سے حضرت سموئیل
پیدا ہوئے پس اگر ایک سے زیادہ جوروان کرنا حرام ہوتا تو خدا انبیا
کو ایسی عورتون سے نہ پیدا کرتا اور یہی حال حضرت اسحاق اور
تمام بنی اسرائیل کا بھی ہے اب دو چار جوروان کرنے کے جوازمین
اس سے زیادہ واضح دلیل اور کیا چاہئے۔
اسکے بعد جب شہر نوب مین جمعیۃ جماعت استادہ تھا حضرت داؤد سابق
بادشاہ بنی اسرائیل کے خوف سے (کہ اُسوقت بارہون فرقے
بنی اسرائیل و یہوداہ کے ایکہی بادشاہ کے زیر حکم تھے) تنہا بھاگ
کر وہان گئے اور اخیملک سردار کاہن کے پاس جاکر کہا کہ بادشاہ نے
مجھے ایک بڑے کام کے واسطے بھیجا ہے اور مین نے اپنے ساتھیون کو
فلانی فلانی جگہ بھیجدیا ہے اور یہ سب جھوٹھ بولکر اخی ملک کاہن سے
روٹی جو تبرک کی رکھی تھی لیکر کھائی اور ایک تلوار بھی جھانسا
دیکر لی اور وہان سے بھی بھاگ کر جات کے بادشاہ اکیس نامے کے
پاس گئے اور مکر سے وہان دیوانہ بن گئے اور جب ساؤل بادشاہ نے
سُنا کہ اخی ملک کاہن نے داؤد کے ساتھ یہ سب سلوک کیا تو بادشاہ
نے پچاسی کاہنون اور شہر نوب کے سب مردون اور عورتون اور
لڑکون اور شیر خوارون اور بیلون اور گدہون اور بھیڑون تک کو

سموئیل اول ۲۱ باب ۱ تا ۹
سموئیل اول ۲۲ باب ۱ تا ۱۹
اور ۲۳ باب ۶

قتل کروایا اول سموئیل ۲۱ و ۲۲ باب انجیل مرقس ۲ باب ۲۶ مین
اسی اخی ملک سردار کاہن کی جگہہ پر ابیاتہر کا لفظ لکہا ہے وارڈ صاحب
نے اپنی کتاب اغلاط نامہ مطبوعہ ۱۸۱۱ع کے صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے کہ مسٹر
جویل اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ مرقس نے اخیملک کے عیوض غلطی سے
ابیاتہر لکہا ہے جیسے کہ متی نے غلطی سے ذکریاہ کی جگہہ پر یہویاہ لکہدیا۔
اسکے بعد جب بنی اسرائیل کا بادشاہ ساؤل فلسطیونکی لڑائی مین
قتل ہوا (اول سموئیل ۳۱ باب) اور حضرت داؤد بنی اسرائیل مین
بادشاہ ہوے تب حضرت داؤد نے جنکی قریب ستّو جورؤن کے تہے
(دویم سموئیل ۳ باب ۱۴ و ۵ و ۱۶-۱ اور ۵ باب ۱۳ و ۱۱ باب
۲۷-۱ اور ۱۵ باب ۱۶-۱ اول تواریخ ۳ باب ۱-۹ و ۱۴ باب ۳
اور اول سموئیل ۲۵ باب ۴۲ و ۴۳) وہ خیمۂ جماعت کوہ صیحون پر
نصب کیا کیونکہ خدا نے فرمایا کہ مین نے یروسلم کو برگزیدہ کیا کہ اسمیں
میرا نام ہووے اور داؤد کو برگزیدہ کیا کہ میرے اسرائیلی لوگونکا
پیشوا ہووے (۲ تواریخ ۶ باب ۶) پہر یہ کہ یہوواہ نے صیحون کو چن
لیا ہے اور چاہا کہ وہ اُسکے واسطے مسکن ہو (۱۳۲ زبور ۱۳) اور
اسیطرح ۷۸ زبور ۶۸ اور ۲ تواریخ ۱۲ باب ۱۳ اور ۷ باب ۱۲
اور اول سلاطین ۹ باب ۳ اور ۸ باب ۲۹ مین بہی ہے۔
اکتاب کے مقامات المعروف چہاپہ رومن مرزاپور ۱۸۱۶ع صفحہ چہا
و ۱۶ مین اسکا بیان یون لکہا ہے کہ شہر مذکور کا بانی ملک صدق

جسکا ذکر پیدایش کی کتاب کے ۱۴ باب ۱۸ آیت مین یون مسطور ہے
کہ ملک صدق سالم کا بادشاہ تہا اور اکثر سمجھتے ہین کہ یہی اس شہر کا
اصلی نام ہے آباد ہونے کے تقریبًا برس بعد اسکو قوم یبوسیون نے اپنے
قبضہ مین کر لیا اور شہر پناہ کو بڑہا اور کوہ صیحون پر ایک قلعہ بہی تعمیر
کیا پہلا نام بدلکر یابوس نام رکہا گمان غالب ہے کہ یہی نام اصلی نام
کے ساتہ شامل کیا گیا یعنے یبوسلم یا فصاحت کے واسطے یروسلم جیسا
کہ آجتک جاری ہے ایجاد ہوا یشوع کی کتاب ۱۰ باب ۱۳ آیت مین
مذکور ہے کہ جب یشوع نے ملک کنعان پر حملہ کے وقت اُسکے (یعنے
یروسلم کے) بادشاہ کو پکڑا اور قتل کیا اُسوقت سے داؤد کے زمانہ
تک یہودی اور یبوسی دونون ملے جلے رہنے لگے چنانچہ قاضیون کی
کتاب کے ۱ باب ۲۱ آیت مین ایسا لکہا ہے کہ بنی بنیامین نے اُن
یبوسیون کو جو یروسلم مین رہتے تہے دفع نکیا سو یبوسی آجتک یروسلم
مین بستے ہین انتہی +

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۶۱ مین ہے کہ خدا نے اجازت دی تہی کہ
کنعانیون کے بعضے فرقے اپنے ملک مین رہین انتہی ؛

پہر اُسی کتاب کے صفحہ ۲۰۱ مین ہے کہ اصلی کنعانی نہ تو ہلاک کئے گئے
نہ نکالے گئے مگر وہ مطیع اور صلحکار تہے اُس زمانہ مین وہ چار پانچ
لاکہہ لوگ رہے ہونگے فلسطی ادومی موابی عمونی اور ستیا عربی
بہی سلیمان کے خراجگزار رہتے صلح سے کامیابی حاصل ہوئی اور تجارت

اور آمدورفت برستی گئی انتہی لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۰۳ کا کلام
امین ہے کہ خدا کے حکم سے بنی اسرائیل کنعان میں داخل ہوتے وقت
یبوسیون سے اپنا ملک لے لیا اسوقت وہ ایسے ناپاک تھے کہ زمین نے
انہین اوگل دیا اور انکے نام بھی اور نفرتی ہوئی پرستش
دونون بعد وہ بیعزت نہین پر بڑا عزت دار نام ٹھہرا کیونکہ خاص وہیدار
یبوسی کہلایا جاتا تھا (ذکریاہ ۹ باب ۷) انتہی۔
یہان سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل کی لڑائیان کنعانیون کو محض
قتل ہی کرنے کے واسطے نہتین بلکہ جہاد کے شرایط اسمین موجود تھے
دیکھو استثنا ۲۰ باب ۱۰ امین ہے کہ جب تو قتال کے لیے کسی شہر کے نزدیک
ہو تو پہلے صلح کا پیغام کر اور گنتی ۳۱ باب ۱۰ امین باکرہ لڑکیونکو بچا کر
اور سب مدیانیونکو قتل کا حکم ہوا اور حضرت یشوع نے جبعون کے
لوگونکو انکے عجز پر رحم کر کے قتل نہین کیا دیکھو یشوع ۹ باب اور ۱۰
باب مین یہ مضمون کہ جبعون کے لوگون نے بنی اسرائیل سے صلح کی
اور امین رہے انتہی اور الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۵۰۲ مین
لکھا ہے جب ملک کنعان بنی اسرائیل کے بارہ فرقونمین تقسیم ہوا
سور شہر معہ سرزمین یسر کو عنایت ہوا معلوم ہوتا ہے کہ کسی سبب سے
بنی یسر نے اس زمین کو ضبط نکیا۔ خواہ یسر کی غفلت خواہ سور کی
توبہ سے مگر اتنا ظاہر ہے کہ توبہ بھی تو تھوڑی دیر کی رہی انتہی
یہ وہی سور ہے جسکے بادشاہ حیرام نے حضرت سلیمان کو جہاز بنانے

واسطے لکڑی بیچی تھی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۵۰)
اور حضرت یشوع نے راحاب فاحشہ کو یریحو مین معہ اسکے باپ کے
خاندان کے قتل نہین کیا (یشوع ۶ باب ۲۵) اور چونکہ حضرت عیسیٰ اسی
راحاب کی نسل سے تھے پس یہودا ہی کی غنیمت تھی جو عیسائیون مین نجات
دینے والا سمجھا گیا (دیکھو متی ۱ باب ۵)
معلوم ہوتا ہے کہ یشوع نے یروسلم بنیامین کے فرقے کو سپرد کیا لیکن
بسبب اسکے کہ شہر فرقہ یہوداہ کی عین سرحد پر تھا اور بنی یہوداہ
نے دوبارہ اسکو محاصرہ کرکے لیا تھا اسواسطے یروسلم کبھی بنیامین
اور کبھی یہوداہ کا کہلایا اور جب سے یہوواہ (یعنے خدا) نے یروسلم
کو اپنی ہیکل کے لیے چن لیا تب سے وہ تمام بارہ فرقونکا دارالسلطنت
مقرر ہوا اور کسی خاص فرقے کا حصہ نہ کہلایا۔ یہودی لوگ کہتے ہین کہ
شہر مذکور کی زمین تمام فرقونکی زمین تھی یہانتک کہ باشندون مین سے
بھی کوئی اپنے گھر کو اپنا نہ کہہ سکا اور عید کے ایام مین سب اپنے
پردیسی بھائیون کو بغیر کرایہ لیے مکانون مین ٹکاتے تھے انتہی
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۶۰
اسی مقام مین تمام ملک کے یہودی سالمین تین دفعہ حاضر ہوا کرتے
تھے (تواریخ ۸ باب ۱۳) ایک عید فصح مین کہ یہ عید قربانی گزرانے اور
فطیری روٹی کھانے کی فرعون کے ظلم اور مصر سے نکلنے کی یادگاری
مین سب بنی اسرائیل بموجب حکم الہی کیا کرتے تھے (خروج ۱۲ باب ۳
۲۸

احبار ۲۳ باب ۵ و ۶) دوسری عید جمعہ یہ عید مصر سے نکلنے کے بعد
چالیس برس بیابان مین رہنے کی یادگاری مین کیا کرتے تھے کہ پتون
اور ڈالیونکی جھونپڑیان بناکر سات دن میدان مین رہتے (احبار ۲۳ باب
۴۳) اسی عید مین حضرت عیسیٰ نے اپنے بھائیون سے کہا تھا کہ تم جاؤ
مین نہین جاؤنگا اور پھر چپکے سے چھپ کر گئے (یوحنا ۷ باب ۲ — ۱۰)
تیسری عید پنتکوست یہ لفظ یونانی ہے یعنی پچاسوان اور اس
عید کا اسواسطے یہ نام رکھا گیا کہ وہ فصح کے دوسرے روز سے
پچاسوین دن واقع ہوئی یہ عید مصر سے نکلنے کے پچاس روز بعد کوہ
سینا پر شریعت پانے کی یادگاری مین مقرر ہوئی (مفتاح الکتاب
صفحہ ۵۵ احبار ۲۳ باب ۱۵ — اعمال ۲ باب ۱) بنی اسرائیل مین یہی
تین سالیانہ عیدین تھین اور انمین حکم تھا کہ ہر ایک مرد جو بارہ
برس کے اوپر ہو خدا کے عبادتخانہ (یعنے بیت المقدس) مین خداوند
کے سامنے حاضر ہووے (مفتاح الکتاب صفحہ ۵۵ سطر ۱ — ۴) لغت
کتاب مقدس صفحہ ۲۰۰ کالم ۱ مین ہے کہ کیا ہر سال مین تین مرتبہ کسی
ملک کے سب مرد اپنے سب شہرون اور گانو کو ہفتہ بھر کے واسطے
چھوڑ سکتے ہین کیا اس پاس کی قومین یہ جانکر ضرور اسوقت حملہ کرینگے
پر اسکی بابت خدا نے وعدہ کیا اور موسیٰ کے دنون سے مسیح کی
پیدائش تک وعدہ کے مطابق ایکبار کا ذکر بھی نہوا کہ دشمنون نے
انکی زمین کا لالچ کیا ہو (خروج ۳۴ باب ۲۴) انہی یوسفس کا بیان ہے کہ نیرو قیصر کے دنون مین

ایک فصح مین ستائیس ۲۷ لاکھ برّہ ذبح ہوئے ہین انتہی (ایضاً صفحہ ۲۰۸)

لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۰۸ کالم ۲ مین ہے کہ اِن دنون بھی یہودی عید کو مانتے پر وہ ہیکل مین برّہ کو ذبح نہین کر سکتے اسلئے اُنہین نہین کہاتے مگر فقط بے خمیری روٹی کہاتے ہین — ختنہ کے وقت ایک چوکی الیاس کیواسطے ہمیشہ تیار رہتی کہ گویا وہ آنیوالا ہے — اور فصح کی عید مین اُسکی راہ دیکھکر وہ مے کا ایک پیالہ بھر دیتے اور دروازہ کھلا رکھتے ہین کہ وہ اندر آوے انتہی

عید فصح ماہ ابیب یا نیسان کے کہ یہی پہلا مہینا یہودی دینی سال کا ہے تاریخ ۱۴ — ۲۱ عید پنتکوست ماہ سیوان کی تاریخ ۶ تک عید خیمہ ماہ تسری یا اتہنیم کی تاریخ ۱۵ — ۲۲ مفتاح الکتاب صفحہ ۵۸ و ۵۹

اب بھی بیت المقدس مین ہیکل کی جگہ مسجد اور عید فصح کیجگہ عید الضحیٰ اور عید خیمہ کیجگہ عید الفطر اور پنتکوست کیجگہ شبرات مقرر ہے عید فصح اور عید خیمہ کی مشابہت عید الضحیٰ اور عید الفطر سے تو ظاہر ہے پنتکوست کو شب برات سے کامل مشابہت ہے کیونکہ پنتکوست کے دن اللہ رب العالمین نے توحونیز شریعت لکھکر حضرت موسیٰ کو دی اسیطرح شب برات کو قسمت بندگان جناب الٰہی مین مرقوم ہوتے ہین اُنکے سوا یہود یومین عید پوریم بھی تھی جسے فارس کے بت پرست بادشاہ اردشیر کی یہودن ملکہ آستر نے مقرر کیا یہ عید کچھ خدا کے حکم سے نتھی کیونکہ وہ ملکہ تو اُس بت پرست کے گھر مین بے نکاح

صرف پڑگئی تہی دیکھو آستر کی کتاب پس ایسی عورتونکے واسطے اہام
کہان سے ہوتا اسیطرح یعنے مسلمانونمین بہی عید نوروز وغیرہ کرتے
ہین الغرض یہ تینون عیدین تمام ملک کے یہودی یروسلم مین آکر
کیا کرتے تہے (خروج ۲۳ باب ۱۷ رومن تفسیر اسکا ٹھاصاحب صفحہ ۱۵۵
اور اسی جگہ توریت ہر ساتوین سال سب لوگون کو سنایجاتی
تہی (استثنا ۳۱ باب ۹ — ۱۳) یہ سال یوم السبت کیطرح سال سبت یا سال
یوبل کہلاتا تہا اسمین یوم سبت کیطرح زمین کی کہیتی کرتے نہ انگور ونکو آراستہ کرتے دوسرے یہہ کہ
سب قرضدار ونکو معاف کرتے اس باعث وہ خداوند کی رخصت
کا سال کہلاتا تہا (استثنا ۱۵ باب ۲ — ۹) چونکہ اُس سال زمین مین
بیج بونیکی اجازت نہی پس خدانے مہربانیسے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ
چھٹے سال اپنی برکت کو نازل کریگا اور زمین تین سال کا غلہ
دیگی (احبار ۲۵ باب ۲۰) اسکے بعد بڑا یوبل یا بڑا سبتی سال
پچاسوین برس یعنے سات چھوٹے سبتی سالون کے بعد آتا تہا
احبار ۲۵ باب ۸ — ۵۵) اسرائیلیونکے درمیان وہ عام رخصت
کا سال ٹہرتا کہ اسوقت نہ صرف سارے قرض معاف ہوتے بلکہ
سب غلام اور قیدی آزاد کئے جاتے اور سب کہیت اور مال
چاہے خریدے گئے چاہے گرو ہوئے لوگونکو واپس دئے جاتے تہے
اس خوشی کے سال کی خبر کفارہ کے دنکی قربانیونکے بعد شام
کیوقت دیجاتی تہی (دیکھو مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵۶ اسی جگہ وہ صندوق

عہدنامہ تہا کہ جسکے پاس جب کوئی اولاد ہارُون سے یہی بے طہارت جاتا فوراً مرجاتا تہا اور سوا حضرت ہارُون کی اولاد کے کسی دوسرے کو جانیکی ہرگز اجازت نہ تہی اور وہ بہی آپ کو خوب پاک وطاہر کرکے سال مین صرف ایکدفعہ (عبرانیونکا ۹ باب ۷) چنانچہ ایکدفعہ دو بیٹے حضرت ہارُون کے بسبب ادنیٰ بے احتیاطی کے وہان جاکر مرگئے (احبار ۱۰ باب ۱ و ۲) اسی جگہہ کوئی کاہن نشہ پیکر جانہین سکتا تہا (احبار ۱۰ باب ۹ و ۱۰) اسی جگہہ کُتّے کی قیمت اور فاحشہ کی خرچی سے کوئی چیز نذر کی خرید کرکے نہین گزرانی جاتی ہی استثنا ۲۳ باب ۱۸

اسی جگہہ جوتے اوتار کر جانا سب کا دستور تہا خروج ۳ باب ۵ یشوع ۵ باب ۱۵ اعمال ۷ باب ۳۳

اسی جگہہ عورت حایض اور جنب اور اسیطرح مرد بہی جانہین سکتا تہا احبار ۱۲ باب ۲ — ۵ و ۱۵ باب ۱۹

اسی ہیکل کے مذبح پر آسمانی آگ جلا کرتی تہی (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۰۵) اور یہ کوئی غیر کاہن بہی نشہ پیکر وہان جاسکتا تہا (اول سموئیل باب ۱۴)

اسی جگہہ کسی نامختون کا گزر نہونے پاتا تہا احبار ۱۲ باب ۳ پیدایش ۱۷ باب اعمال ۱۶ باب ۱ — ۳ یسعیاہ ۵۲ باب ۱

اسی جگہہ خدائے واحد کی عبادت بے عقیدہ تثلیث ہمیشہ ابتدا سے اور ابتک برابر ہوتی چلی آئی ہے یعنے حضرت عیسیٰ کے وقت تک تو برابر اسمین خدائے واحد کی پرستش ہوتی رہی اور بعد اُسکے جب

عیسائیونمین عقیدۂ تثلیث جاری ہوا تب خدانے یہ مقام مقدس اُن لوگون یعنے مسلمانونکے ہاتھ مین سونپا کہ جو صرف خدائے واحد کے پرستار اور عقیدۂ تثلیث سے منکر ہین اسمین اہل فہم کو خدا کے عجیب انتظام کا بھید معلوم ہوتا ہے اور یہودی ابتک تمام دنیا کے ملکون سے نماز و دعا کے وقت ہر جگہ سے یروسلم ہی کیطرف منہ کرتے ہین یعنے اگرچہ اسلامی مسجد اسجگہ پر تعمیر ہوئی تو بھی یہودیونکا قبلہ ابتک وہی ہے اور یہ عجیب بات ہے

پادری اگستس برڈشیڈ کا قول ہے کہ جو خیال اُن لوگون نے خدا کی بابت کئی اُن خیالونمین یہ ناکاملیت ہوئی کہ وہ تثلیث کی تعلیم سے کم واقفیت رکھتے تھے اور اسکا سبب یہ ہوگا کہ وہ اُن لوگون سے گھرے ہوے تھے جو جھوٹے معبودونکو مانتے تھے اور ضرور تھا کہ سب سے پہلے وہ خدا کی وحدت اور شخصیت اور پاکیزگی کو سمجھین کیونکہ اصلی اور بنیادی باتین یہی ہین (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۹۵) اس کم واقفیت کے لفظ سے پادری صاحبونکی صداقت کو پہچان لینا چاہیے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام یہودی قوم نے کبھی تثلیث کا نام تک نہ سنا تھا تو بھی پادریصاحب فرماتے ہین کہ کم واقفیت رکھتے تھے حالانکہ ابتک اہل یہود تثلیث کے نام سے گھبراتے ہین حالانکہ یہی پادریصاحب صفحہ ۱۱ مین لکھتے ہین کہ خدانے موسیٰ کے وسیلے اپنے ارادے کو انجام تک پہونچایا انتہی پس جب انجام تک پہونچایا تو ناکاملیت

اور کم واقفیت پر سب پادری صاحب کا خیال خام ہے۔

رُکن سیوم

ہندی تواریخ کلیسیا چھاپہ پب ٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۲۴ و ۲۵ مین لکھا ہے کہ تمام روے زمین پر کسی شہر نے یروسلم کی برابر عزت نہین پائی تھی وہ موریہ پہاڑ پر بنا تھا جس پہاڑ پر حسب ابراہیم نے اپنے بیٹے اسحاق کو چڑھایا تب صرف جنگل تھا جسوقت اسرائیلی لوگ ملک مصر کو چھوڑ کر نکلے اُسوقت ایک بستی اسی جگہ پر بسا سے گئے اور ملک کنعان جب اسرائیلیون مین بانٹا گیا تب وہ بستی یہوداہ و بنیامین کے فرقے کے حصہ مین آئی جو بستی اُسوقت مین آباد تھی وہ جلائی گئی لیکن یبوسیون نے اُسکو پھر بنا کر ایسا ایک قلعہ تیار کیا کہ حضرت داؤدؑ جب اُسپر چڑھائی کی تب یبوسیون نے گمان کیا کہ اس قلعہ سے اندھے اور لنگڑے بھی حضرت داؤدؑ اور اُنکے لشکر کو ہٹا سکتے ہین لیکن حضرت داؤدؑ نے اُس شہر و قلعہ کو فتح کر کے اپنا دار السلطنت بنایا اور مقدس کتاب کا احوال چھاپہ لندن ۱۸۶۶ء حصہ اول باب ۲۹ مین لکھا ہے کہ یشوع کی وفات کے تھوڑے دن بعد یبوسیون نے یروسلم کو بنی اسرائیل سے چھین کر اُنکی گڑھی کا یابوس نام رکھا سو داؤدؑ بادشاہ کے پہلے کامون سے یہ تھا کہ وہ یروسلم پر پھر قابض ہوا اُسنے حملہ کر کے اُسے لیلیا اور اُسکی ترقی کر کے اپنا پائے تخت بنایا

اور شہادت کا خیمہ اُسمین کھڑا کیا اور اُسکی مقبول عبادتین پیش
از سر نو قایم کین کیونکہ بہت دن سے کوئی عہد کے صندوق کیطرف
متوجہ نہ تھا انتہی

ہندی تواریخ کلیسیا چاپہ سیرامپور مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۴۲
مین لکھا ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان بادشاہون کے
عہد مین شہر یروسلم کی بڑی شان و شوکت تھی اور اُسکے باشندے
ایسے دولتمند تھے کہ چاندے کو مٹرک کے پتھرونکی برابر جانتے تھے
حضرت سلیمان نے وہان ایک عبادتخانہ کمال شان و شوکت کا
بنایا یہانتک کہ دنیا کے سب ملکون کے لوگ اُسے دیکھکر تعجب کرتے
تھے یہ عبادتخانہ اُس شہر کو نہایت رونق بخشتا تھا انتہی

رومن تفسیر اسکاٹھا حب صفحہ ۱۶۲ مین لکھا ہے کہ ہیکل جسمین اہل یہود
خدا کی عبادت کرتے تھے یروسلم مین موریہ پہاڑ پر واقع تھی اور
ایکہزار پانچ برس مسیح سے پیشتر سلیمان بادشاہ کے ہاتھ سے تعمیر
ہوئی (اول سلاطین ۶ باب) سات برس کے عرصہ مین وہ بنکر
تیار ہوئی (اول سلاطین ۶ باب ۳۸) سلیمان کے باپ داؤد نے اُس کا
بنانا چاہا اور بہت مال و اسباب اُسکے لئے اکھٹا کیا لیکن اس سبب سے
کہ وہ مرد جنگی تھا خدا نے اُسے اس کام سے منع کیا اول تواریخ
۲۲ باب ۱ — ۹ اول سلاطین ۵ باب ۵ یہ ہیکل بڑی شاندار
اور بہت ہی سونا اور روپا اُسمین لگایا گیا انتہی

مقدس کتاب کا احوال باب ۲۸ حصہ ۱ میں لکھا ہے کہ (کہ حضرت داؤدؑ نے اپنے بیٹے سلیمانؑ کو بادشاہت سونپی اور اُسکو حکم دیا کہ سب سے پہلے وہ عبادتخانہ بنا دے جسکے بنانے کا اُسنے خود قصد کیا تھا اور سب نمونے جو بنائے اور نقشے جو کھینچے گئے اور سونے اور روپے تانبے اور لوہے کا بیشمار خزانہ جو جمع کیا تھا اور سونے اور روپے کے بہتسے برتن جو بنوائے تھے اور بہتیری لکڑیاں اور تراشے ہوئے سنگ مرمر سلیمانؑ کے سپرد کئے اور ساری قوم خصوصاً بزرگون اور دولتمندون کو ترغیب دی کہ دے سونا اور چاندی اور دیگر بیش قیمت پتھر گزرانیں انتہیٰ اور کاہنون کے گروہ کو قرعہ کی رو سے چوبیس ۲۴ صف کیا جو بارے بارے ایک ایک ہفتہ خدا کی مقدس ہیکل کی خدمت کرتے تھے اور بعد اُسکے لاویون کو بھی درجے کے موافق عہدے اور خدمت مقرر کئے یعنے اُنمین سے چوبیس ۲۴ ہزار خدا کی بندگی کے خدمتگزار اور مددگار اور چار ہزار ۴۰۰۰ خدا کی مقدس ہیکل کے دربان اور دوسرے چار ہزار گانے بجانے والے انتہیٰ (از کیفیت نامہ جسے پہلے پادری مشیلر صاحب نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تھا اور اب اُسے پادری اسٹر صاحب نے ترجمہ کیا طبع الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ء نارتھ انڈیا سوسائٹی کے لئے صفحہ ۱۴) چنانچہ (داؤدؑ) بادشاہ کی عمر ستر برس کی ہوئی اور چالیس برس تک بنی اسرائیل پر سلطنت کی اور وہ صیحون مین مدفون ہوا اور ہزار

برس تک اسکی قبر سودرہی (از کیفیت نامہ صفحہ ۱۱۱)

واضح ہو کہ سنہ ۴۸۰ چار سو اسی ہجری موسوی مین حضرت سلیمانؑ نے ہیکل کی بنا ڈالی تہی (اوّل سلاطین ۶ باب ۱) یہودیونکا لگہبگ اتنا ہی بیان ہندی چھاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۵۵ع اہتمام ایل جی ہے صاحب پادری صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳ مین لکہا ہے کہ سلیمانؑ نے (جنکی سات سو جورو اور تین سو حرمین تہین اول سلاطین ۱۱ باب ۳) زندہ خدا کی بزرگی کرنے کو ایک معبد (یعنے ہیکل) ایسا شاندار کہ مثل اُسکے کبہی کسینے دنیا مین کوئی عمارت نہ دیکہی ہو نہایت خوب بنانے کا ارادہ کیا اس ضرورت کے لیئے صور کے بادشاہ حیرام نامے سے دوستی کی اور اُس بادشاہ نے کوہ لبنان سے شمشاد و صنوبر وغیرہ کی لکڑی حضرت سلیمانؑ کے پاس بہجوائی اور سلیمانؑ نے اپنے لوگون مین سے تین ہزار چہ سو کام دیکہنے والے اور ستر ہزار بار بردار اور تیس ہزار اسرائیلی (از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب چھاپہ آگرہ سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۵۷) اول سلاطین ۵ باب ۱۳ — ۱۸ اور ۲ تواریخ ۲ باب ۲) اور اسّی ہزار سنگتراش کہ پہاڑونمین سے پتہر گڑہ کر تیار کرین مقرر کئے چنانچہ اُنہون نے ہر کام کیموافق اسیطرح پیشتر سے سب پتہر تراش کر تیار کر رکہے کہ ہیکل بنانیکے وقت کلہاڑون اور ہتوڑون وغیرہ کسی اوزار کی آواز سُنی نہ جاتی تہی (اول سلاطین ۶ باب ۷) اور ہزارون آدمی

اول سلاطین ۵ باب ۱۳ سے اسی ہزار سنگتراش ۷۰۰۰ سات سو جورو اور تین سو حرمین تہین اول سلاطین ۱۱ باب ۳ زندہ خدا کی بزرگی کرنے کو ایک معبد (یعنے ہیکل) ایسا شاندار کہ مثل اُسکے کبہی کسینے دنیا مین کوئی عمارت نہ دیکہی ہو نہایت خوب بنانے کا ارادہ کیا اس ضرورت کے لیئے صور کے بادشاہ حیرام نامے سے دوستی کی اور اُس بادشاہ نے کوہ لبنان سے شمشاد و صنوبر وغیرہ کی لکڑی حضرت سلیمانؑ کے پاس بہجوائی اور سلیمانؑ نے اپنے لوگون مین سے تین ہزار چہ سو کام دیکہنے والے اور ستر ہزار بار بردار اور تیس ہزار اسرائیلی (از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب چھاپہ آگرہ سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۵۷) اول سلاطین ۵ باب ۱۳ — ۱۸ اور ۲ تواریخ ۲ باب ۲) اور اسّی ہزار سنگتراش کہ پہاڑونمین سے پتہر گڑہ کر تیار کرین مقرر کئے چنانچہ اُنہون نے ہر کام کیموافق اسیطرح پیشتر سے سب پتہر تراش کر تیار کر رکہے کہ ہیکل بنانیکے وقت کلہاڑون اور ہتوڑون وغیرہ کسی اوزار کی آواز سُنی نہ جاتی تہی (اول سلاطین ۶ باب ۷) اور ہزارون آدمی

اور کنے جو اور ضروری اسباب پہنچانے کے لئے مقرر ہوئے تھے خاص
ہیکل کی لمبائی ساٹھ ہاتھہ کی تہی اور چوڑائی بیس ہاتھہ کی اور اونچائی
تیس ہاتھہ کی اُسکے سامہنے کا ایک اوسارہ بیس ہاتھہ لمبا اور دس ہاتھہ
چوڑا تہا زیتون کی لکڑی کے تختون سے ایک اوٹ چہت سے زمین تک بنا
گئی جسکے دروازہ سونے سے مڑہے تہے اور وہ اوٹ ہیکل کے دونو
حصّونکے درمیان مین تہی اُسکے اندر کی ایک کوٹہری بیس ہاتہہ لمبی
تہی جسکو قدس الاقداس کہتے تہے اُسمین عہد کا صندوق تہا جسپر
دو کروبی پر پہیلائے ہوے بنے تہے اور دوسری کوٹہری چالیس
ہاتہہ لمبی تہی جسے قدس کہتے تہے اُسمین بخور دان اور سونے کے دس
شمعدان اور نذر کے روٹے رکہنے کی میز اور بہت سے عود سوز اور
کٹورے وغیرہ ظروف طلائی رکہے تہے کمرہ قدس اور قدس الاقداس
کے درمیان ایک مہین کتانی پردہ لٹکتا تہا وہ پردہ روپہلے اور سنہرے
تارون سے کڑہا تہا اور ہیکل کا فرش سنگ مرمر کا تہا اور دیوار اور
چہت خالص سونے کے پتّرون سے مڑہی ہوئی تہی اور اُسکے گرداگرد
تین منزلہ کوٹہریان بنی تہین اور ہیکل کے سامہنے والے صحن مین
پیتل کی قربانگاہ بنی تہی اُسکی اونچائی دس ہاتہہ لمبائی اور چوڑائی
بیس ہاتہہ تہی اور اُسی جگہہ دس بڑے بڑے برتن رکہے تہے کہ قربانی
کے جانور وغیرہ اُنسے دہوے جاتے اور کاہنونکے غسل کے لئے ایک
پیتل کا بڑا حوض تہا جسکا گہیرا تیس ہاتہہ اور پیتل کے بارہ بیلون

(یعنے نرگاوان) پر رکھا تھا (اول سلاطین ۷ باب ۲۳) حضرت سلیمان نے اس ہیکل کی بنیاد اپنی تخت نشینی کے چوتھے برس مین ڈالی اور گیارہوین برس مین جبکہ اُنکی عمر اکتیس ۳۱ برس کی ہوئی اُسے تمام کیا تست کلامہ

لغت کتاب مقدس صفحہ ۸۹ امین ہے پیتل کا حوض جو پاک چشمہ کے لئے مقرر ہوا تاکہ ہارون اور اُسکے بیٹے ہاتھ پانو دھوئین ۔ سلیمان نے ہیکل کے لئے دس حوض بنوائے اور اُنمین جو چیزین چڑھائی جاتین دھوئی جاتی تھین کاہنونکے لئے ایک الگ بحر بنا تھا ایک ایک حوض مین چالیس بط یعنے پانی کے بارہ سو سیر سماتے تھے (۲ تواریخ ۴ باب اول سلاطین ۷ باب ۲۷ — ۳۹) — سب سے بڑا حوض جسکو سلیمان نے بنوایا۔ اُسکی گنجایش دو ہزار یا تین ہزار بط تھی (۲ تواریخ ۴ باب ۵) گمان ہے کہ تین ہزار بط پانی سما سکتا پر اکثر دو ہزار یعنے ساٹھ ہزار سیر پانی اُسمین ڈالتے تھے انتہی

رومن تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۹۹ مین لکھا ہے کہ سلیمان کے عمل کے چوتھے برس مین ہیکل کی تعمیر شروع ہوئی اور تخمیناً بارہ برس کے عرصہ مین تیار ہوئی تب سلیمان نے عہد کا صندوق وغیرہ اُسمین رکھا انتہی۔ اس سے مراد یہ نہین ہے کہ بارہ برس مین وہ تیار ہوئی مگر یہ کہ حضرت سلیمان کے تخت نشینی کے بارہوین سال تمام ہوئی اول سلاطین ۶ باب ۷ مین جو لکھا ہے کہ جب یہ گھر بنا

باب اول

تو اُسمین ایسے پتھر لگائے گئے جو آگے سے ٹھیک اور برابر کر رکھے تھے ایسا
کہ گھڑتے وقت وہان مارتول اور کلہاڑی اور لوہے کے کسی اوزار کی
صدا سنی نہ جاتی تھی انتہیٰ اسکا ذکر اُس کتاب مین جسکا نام مجمات شلومہ
یعنے تصانیف سلیمان مین یون لکھا ہے کہ اشمیدائی بادشاہ اجنہ سے
حضرت سلیمان نے پتھر کاٹنے کی تدبیر پوچھی اُسنے جواب دیا کہ شمیر کیڑہ
مین یہ خاصیت ہے کہ جس پتھر مین وہ چھوجائے پتھر کو تراش ڈالتا ہے
مگر سوا نسر طایر کے اور کوئی اُس کیڑے کو لا نہین سکتا چنانچہ حضرت
سلیمان کے وزیر نے نسر طایر کے بچونکے نیچے شیشہ کا ایک حباب سا بنا کر
رکھہ دیا تاکہ باہر سے وہ بچے بخوبی نظر آئین اور اُنکے پاس تک کوئی
نجا سکے جب نسر طایر اپنے بچونکے پاس آیا اور دیکھا مگر انہین دانہ
نہلا سکا تب سمندر پار جاکر شمیر کیڑہ لایا اور اُس شیشہ کے حباب پر
اُسے رکھا کہ جس سے وہ حباب دو ٹکڑے ہو گیا اُسیوقت وزیر سلیمان
نے اُس نسر طایر کو مار کر وہ کیڑا لے لیا اور اُسے پتھر تراشنے کے کام
مین لایا اس سبب سے وہان پتھر تراشنے مین کسی لوہے کی اوزار
کی آواز سنی نہ جاتی تھی لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۶ کالم ۱ مین ہے کہ
سب سے کم حساب اس ہیکل کے مصارف تعمیر کا سات کروڑ روپیہ
ہے انتہیٰ
اور دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری اسمتھ صاحب وغیرہ مطبوعہ آگرہ
ارفن پریس ۱۸۶۶ء صفحہ ۸۰ مین ہے کہ چیونٹی کی حضرت سلیمان سے گفتگو

اور یہ کہ جنات اُسکے اختیار مین تھے ۔ پھر سلیمان کے مرنے کی بات
کہ ہیکل طیار ہونے کے ایک برس پہلے ہوا اور یہہ کہ جنات نے اُس سے
فریب کہا یاد کیجو قرآن کی سورہ سبا آیت ۱۴ یہ سب باتین یہود یونکی
کتاب تالمود سے نکالی گئین انتہی (اور دین جگی تحقیق مطبوعہ ۱۸۶۷ء صفحہ
ہیکل کی تقدیس کے وقت جو قربانی گزرانی گئی تھی اُنکا شمار بائیس ہزار
بیل ایک لاکھہ بیس ہزار بھیڑ ہے از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری
تجوز صاحب حصہ اوّل مطبوعہ آگرہ ۱۸۶۵ء صفحہ ۵۸ ۲ تواریخ
۷ باب ۵

نقشہ قربانگاہ ہیکل سلیمانی

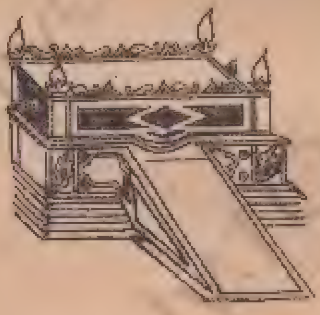

یہ نقشہ رومن تفسیر اسکاٹ صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۸۰ سے نقل کیا

بعضے لوگ سمجھتے ہین کہ اس توریت مروجہ سے تین جگہہ بت پرستی ہیودیون مین
فرض اور ایک جگہہ مسنون ثابت ہوتی ہے پہلے اُن دونون طلایی
گوسالون کی پرستش جو عہدنامہ کے صندوق پر پرسلاے ہوے تھے
(خروج ۳۲ باب ۷ — ۱۰) دوسرے اُس پیتل کے سانپ پر نگاہ کرنے
سانپون کے ڈسے ہوے لوگون کا چنگا ہوجانا جسکا ذکر گنتی ۲۱ باب ۹
اور یوحنا ۳ باب ۱۴ و ۱۵ مین ہے

ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۴ اسطرا — ۹ اور رومن تواریخ کلیسیا
صفحہ ۸۷ اسطرا وغیرہ مین لکھا ہے جسطرح اخذ بادشاہ کے دنون مین
یہودی لوگ اُس پیتل کے سانپ کی جسے موسیٰ نے بیابان مین بلند کیا تھا
پوجا کرتے تھے (۲ سلاطین ۱۸ باب ۴) اسیطرح اُسوقت کے (عیسائی)
لوگ (یعنے سنہ ۵ پانسو اور سنہ چھ سو وغیرہ عیسوی کے) عیسیٰ کے
مرنے اور جی اُٹھنے پر نہین بلکہ صلیب کے نشان اور مورت پر بھروسہ
رکھتے تھے انتہیٰ لیکن اور بھی تعجب یہہ ہے کہ میلن شہر کے ایک
گرجے مین پیتل کا سانپ اب موجود ہے جسکے سامہنے لوگ (یعنے عیسائی)
سجدہ کرتے اور جسکی بابت وہ یون فخر کرتے کہ ہمارا سانپ اُس
پیتل سے بنا ہے جسے موسیٰ کام مین لایا (لغت کتاب مقدس مصنفہ مسٹر
ہاری میتھیو مرتبہ پادری شیرنگ صفحہ ۱۴۱ اسکے بعد اُسی صفحہ مین یہہ
نصیحت ہے کہ پیتل کے سانپ کی قدر کا انکار نہ کرنا چاہیے کیونکہ وہ
مسیح کی ایک علامت تھا اور جیسے موسیٰ نے اُسے بلندی پر رکھا

ویسا ابن آدم اُٹھایا گیا انتہیٰ تیسرے کاہنون یعنے اماموں کے دھونے کیواسطے جو پیتل کا حوض تہا وہ پیتل کے بارہ نرگاؤن پر رکہا تہا (۲ تواریخ ۴ باب ۲ — ۴) اس سے بارہون فرقون بنی اسرائیل کی بابت یسعیاہ نبی کی یہ بات مناسبت رکہتی ہے کہ بیل اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور گدہا اپنے صاحب کے چرنے کو بنی اسرائیل نہین جانتے میرے لوگ کچہہ نہین سوچتے ہین (یسعیاہ اول باب ۳) اور یہہ بُت پرستی مسنون اسوجہہ سے ہے کہ انکے نبی اور افضل تر بادشاہ یعنے حضرت سلیمانؑ کا یہ فعل توریت مین لکہا ہے (اول سلاطین ۱۱ باب ۵ — ۸) پس طہارت مین بت پرستی برنجے نرگاؤن کے سبب اور عبادت مین بُت پرستی طلائی کروبین کے سبب اور حاجت مین بُت پرستی برنجی سانپ کے سبب اور تقلید مین بت پرستی حضرت سلیمانؑ کے سبب یہودیونکی نسبت اس توریت سے ثابت ہوتی ہے مصرع طفلی مین بی ہم کہیل جو کھیلے تو صنم کا۔ اسکے سوا اور بہی تصویرون ہیکل کی برتنون وغیرہ مین تہین چنانچہ اول سلاطین ۷ باب ۲۹ مین لکہا ہے اور ہر ترتون کے کنارے پر پیتل کے شیر اور بیل اور کروبی بنائے اور اسیطرح اسکا سرپوش بنایا اور اسکے اوپر اور نیچے شیر اور بیل (یعنے نرگاؤ) کے نقش اچہے اور مضبوط بنائے انتہیٰ اسی بنیاد پر رومن کاتہلک عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی تصویر کی پرستش کرنے لگے چنانچہ یہی دلیل اس بُت پرستی کے جواز کی باب

علمار رومن کاتہلک نے اُس رومن انجیل مین جو ۱۸۶۷ع مین
رومن کاتہلک کیطرف سے مطبوع ہوئی لکھی ہے لیکن نہین جانتے
کہ اُن کروبیون کے مُنہ خداوند کی طرف اور پشت انسانونکی طرف
تہی (خروج ۲۵ باب ۲۰) اس سبب سے لوگونکے سر خداوند کیطرف
سجدہ مین جھکتے تہے نہ یہ کہ کروبیونکی طرف اور حوض بیلونکے سر پر
خدا کے حکم سے ثابت نہین ہوتا دیکھو خروج ۳۰ باب ۱۸ و ۳۸ باب ۸
مگر یہہ حوض جو بارہ بیلون کے سر پر تہا اسکے بیل حوض کے نیچے تہے
نہ یہہ کہ سامنے اور پیتل کے سانپ پر اُن لوگون کو جنہین سانپ نے
کاٹا ہو نظر کرنے کا حکم تہا نہ یہہ کہ تندرستونکو اُسکی پوجا کرنے کا مان
یہ شکلین البتہ بنی تہین باوجود اسکے جبکہ حضرت عمر نے یروسلم کو فتح
کرکے اُسی ہیکل کی بنیاد پر مسجد بنوائی اُسمین کسیطرح کی بُت پرستی
کا نشان تک نہین ہے یہان سے ثابت ہے کہ دین اسلام کامل ہے
پھر کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے سلاطینون کا جسے پہلے پادری شیرصاحب
نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اُسی پادری اشٹرنصاحب
نے ترجمہ کیا مطبوعہ الہ آباد نارتہ انڈیا سوسائٹی کے لئے ۱۸۶۷ع صفحہ ۱۳۳
مین لکہا ہے کہ سلیمان بہی داؤد کے گورستان صیحون مین مدفون ہوا اور
یہ ہیکل اُسی نقشہ اور نمونہ پر بنائی گئی جیسا کہ خیمۂ جماعت خدا کے حکم سے
حضرت موسیٰ کی معرفت بنایا گیا تہا خروج ۲۵ و ۲۶ وغیرہ
مفتاح الکتاب صفحہ ۸۳ کے آخر مین لکہا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہیکل سلیمانی

وسیلہ ایک آسمانی نقشہ کے مطابق اور طرح طرح ملک کے نادر کاریگر دیکھے
بنی اور خدا تعالیٰ کے نام پر مخصوص کی گئی انتہی اور اردو تفسیر مکاشفات
مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ اکتوبر ۱۸۷۶ء میں جو پادری الیٹ صاحب
کی تفسیر سے لکھی گئی صفحہ ۹ میں لکھا ہے کہ عالم بالا پر ایک حقیقی ہیکل
اور خیمہ ہے جو مقدس سونکا اور خدا کا مسکن ہے جسکا نمونہ موسیٰ پر جو خروج
کی کتاب میں ظاہر کیا گیا ہے اور سلیمان پر بھی جسنے یروسلم میں اُس
نمونہ پر خدا کی روح سے ہدایت پاکر ہیکل بنائی تھی جسکا ذکر پہلے سلاطین
میں ہے انتہی پادری اگسٹس براڈ ہیڈ کا قول ہے کہ جو مسکن خدا کے
حکم کے مطابق نہیں بنایا گیا وہ اس بات کے سوا کہ ہیکل کا مقدار
مسکن کی مقدار سے دوچند تھا ہیکل کا ٹھیک نمونہ تھا (دینی و دنیوی
تاریخ صفحہ ۲۰۲

نقشہ ہیکل سلیمانی

رُکن چہارم

حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے نو سو اکہتر برس پیشتر سیسق شاہ مصر نے
رحبعام بن حضرت سلیمان کی سلطنت میں فوج کشی کرکے بادشاہ کے گھر
اور ہیکل کو لوٹا تھا اول سلاطین ۱۴ باب ۲۵ و ۲۶ پس حضرت سلیمان
نے اس ہیکل کو بنایا اور انہیں کے بیٹے رحبعام کے وقت میں کہ جسکی
اٹھارہ جورو ان اور ساٹھ حرمیں تھیں (۲ تواریخ ۱۱ باب ۲۱)

نقشہ ہیکل سلیمانی

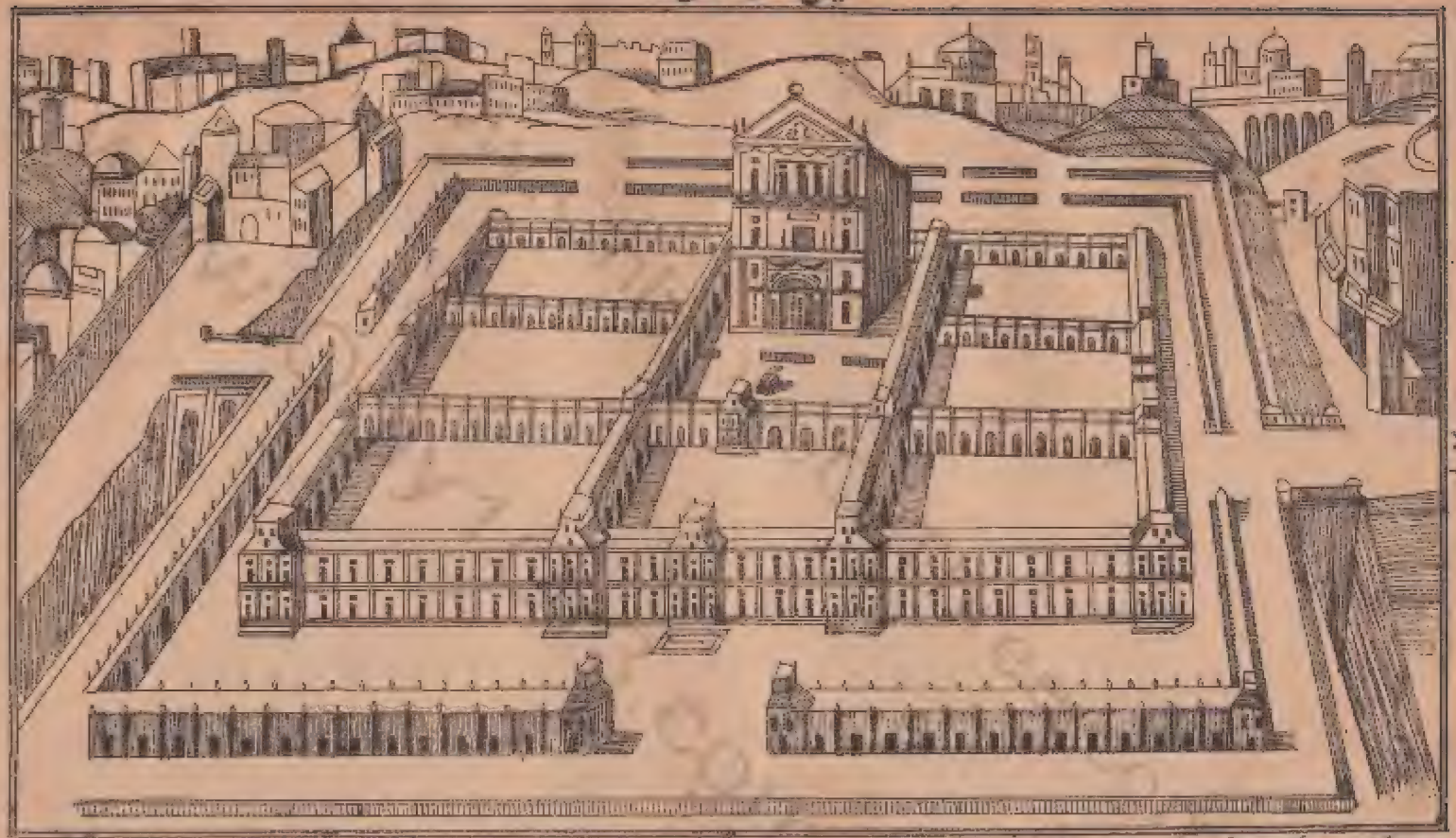

یہ نقشہ لف کتاب مقدس مصنفہ مسٹر ہاڈری میتھر صاحب و مرتبہ ہادری شیرباف صاحب مطبوعہ مرزا پور مشن پریس ۱۸۷۴ء صفحہ ۲۵۰ سے نقل کیا گیا

لوٹی گئی اور پھر تو اسکا تار بند ہگیا

اسی ہیکل مین حضرت ذکریاہ بنی کو یہودیون نے شہید کیا تہا جیسا کہ انجیل متی ۲۳ باب ۳۵ مین مسیح کا قول لکہا ہے تاکہ سب استباز کا خون جو زمین پر بہایا گیا تجہ پر آوے ہابل راستباز کے خون سے بارا خیاہ کے بیٹے ذکریاہ کے خون تک جسے تم نے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان قتل کیا انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ذکریاہ سب سے پچہلے تہے کہ جنہین یہودیون نے قتل کیا تو غالبا یہ وہ حضرت ذکریاہ ہونگے جو حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین تہے یعنے حضرت یحییٰ کے والد لیکن شہرۃ المشہور ربی عزریاہ بن یعقوب نے جو کہ یہودیو نکا ربی ہے مجہے اپنی عبرانی مطبوعہ کتب عہد عتیق مین دیکہا کہ یہہ ذکریاہ بن یہویدہ تہا اور انجیل مین جو ذکریاہ بن بارا خیاہ مندرج ہے غلط لکہا ہے اور واقعی ان کتب عہد عتیق مین یہی جو عیسائیون کے پاس ہین ذکریاہ بن یہویدہ لکہا ہے پس انجیل مین یہہ غلطی صحیح واقع ہوئی چنانچہ اس رومن میل سے جو لندن مین بہت صحت کے ساتہہ چھپا کر مع ترجمہ فرنس جسمین یہہ مقام نقل کیا جاتا ہے ۔ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ سے ۲۲ تب خدا کی روح یہویدہ کاہن کے بیٹے ذکریاہ پر چڑہی سو اسنے اوپر کہڑے ہوکر لوگون سے کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے تم کیون خداوند کے حکم سے باہر جاتی ہو تم ہرگز کامیاب نہین ہوسکتے اسلئے کہ تم خداوند کو چہوڑ دیتے ہو ۲۱ تب انہون نے (یعنے یہودیون نے)

اسکی مخالفت مین ہم قسم ہوکر بادشاہ کے حکم سے خداوند کے گھر کے
صحن مین اُسے پتھرمارے ۲۲ سو یوآس بادشاہ (یہودیہ) نے اُسکے
باپ یہویدہ کے احسان کو جو اُسنے اُسپر کیا تہا یاد نکیا بلکہ اُسکے بیٹے کو
قتل کیا اور مرتے وقت اُسنے (یعنے ذکریاہ بن یہویدہ) کہا خداوند
دیکھے اور انتقام لے ۲۳ اور بعد اُسکے اُسی سال کے آخر ایسا
ہوا کہ آرام کی فوج اُسپر (یعنے یوآس بادشاہ پر) چڑہ آئے اور وے
یہوداہ اور یروسلم پر آئے اور لوگون مین سے سارے امیرون کو
چُن چُن کر مار ڈالا اور اُنکا سارا اسباب لوٹ کے دمشق کے بادشاہ
پاس بہیجا انتہی

یہ واقعہ مسیح کی پیدایش سے آٹہہ سو چالیس برس پیشتر واقع ہوا
اور خوبی یہہ کہ متی ۲۳ باب ۳۵ مین جہان بارآخیاہ کا بیٹا ذکریاہ
لکہا ہے رفرنس مین بہی ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۱ مرقوم ہے
رومن تفسیر اسکا صاحب صفحہ ۱۰۲ اپنے متی ۲۳ باب ۳۵ کی بابت
یون لکہا ہے اس ذکریاہ کی بابت شبہہ ہے کہ وہ کون تہا بعضے سمجہتے
ہین کہ وہ ایک ذکریاہ تہا جسکا ذکر یوسف یہودی مورخ کرتا ہے
کہ جب رومیون نے یروسلم کو غارت کیا وہ سب سے پیچے مارا گیا
مگر مسیح یہان کہتا ہے کہ تنے اُسکو قتل کیا یعنے اُسوقت سے پیشتر وہ
قتل ہوچکا تہا اور بعضے سمجہتے ہین کہ وہ ذکریاہ یوحنا پیشوا
(یعنے حضرت یحیٰی) کا باپ تہا مگر اُسکے مارے جانے کا کہین ذکر نہین ہے

اغلب ہے کہ مسیح یہان زکریاہ بن یہویدہ کا ذکر کرتا ہے جو ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان مارا گیا تھا دیکھو ۲ تواریخ ۲۴ باب ۲۰ و ۲۱ اگرچہ وہ اُسجگہ یہویدہ کا بیٹا لکھا ہے نہ بارا خیاہ کا لیکن یہودیونکا اکثر دستور تھا کہ دو تین نام رکھتے تھے مثلاً متی جو لیوی اور لبی جو تھدی اور شمعون جو پطرس اور کیفاس اور ساول جو پولوس کہلاتا ہے اسیطرح سے کچھ تعجب نہین کہ یہویدہ کا دوسرا نام بارا خیاہ ہو

الحاصل یہہ ظاہر ہے کہ مسیح یہان کسی ایسے شخص کا ذکر کرتا ہے جس سے یہودی خوب واقف تھے کہ نبیونکے سلسلہ کے آخر مین تھا تت کلامہ

ایک ذکریاہ بن بارا خیاہ کا نام توریت مین پایا جاتا ہے (ذکریاہ ۱ باب ۱) جنکی کتاب کتب عہد عتیق مین شامل ہے اور ایک اور ذکریاہ کا نام ۲ سلاطین ۱۸ باب ۲ مین اور اُنکی بیٹی کا نام ابی لکھا ہے اور ۲ تواریخ ۲۹ باب ۱ مین بھی انہین ذکریاہ کا نام اور اُنکی بیٹی کا نام ابیاہ لکھا ہے اور اس اختلاف کا سبب یہہ کہ ان دونون اصل کتابونمین سے کسی ایک مین سہو کاتب ہوا لیکن ہیکل کے اندر اُنکے قتل ہونے کا کہین ذکر نہین ہے اور وہ نبیونکے سلسلے کے آخر مین بھی نہ تھے کیونکہ اُنکے بعد حضرت ملاکی اور یحییٰ علیہم السلام ہوے ہین از سوال و جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری والش صاحب

سوال ۱۷۰ صفحہ ۸۸ و مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱ اور بیرا مشہور بیرن بنقیوب
ربی کے بیان سے جیسا اوپر لکھ چکا ہون ثابت ہے کہ متی مین غلطی سے
ذکریاہ بن باراخیاہ لکھا ہے کیونکہ اگر یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ ہوتا
تو یہودیونکو پہلے اس سے واقفیت ہوتی اور عیسائیونکو ایسی باتین
صرف یہودیون سے معلوم ہوسکتی ہین پس جب یہودیون کو
نہین معلوم کہ یہویدہ کا دوسرا نام باراخیاہ تہا تو عیسائیونکو کہان سے
اسکی اطلاع ہوئی اور اگر متی مین صحیح لکھا ہے تو عہد نامۂ عتیق مین
غلطی سے ذکریاہ بن یہویدہ لکھا گیا کیونکہ یہ مشکل ہے کہ دو ذکریاہ
ایک ہی طور پر اور ایک ہی جگہہ یعنے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان
شہید ہوے ہون اس صورت مین ان دونون مختلف قولون سے
صرف ایک ہی بات سچی ہوگی

اور چونکہ حاشیہ مرقومہ رومن بیبل مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۶۶ء تواریخ ۲۴
باب کے بموجب سنہ عیسوی سے آٹھہ سو چالیس برس پیشتر کا یہ ماجرا ہے
تو ہرگز ممکن نہین کہ ذکریاہ بن یہویدہ کا مسیح نے ذکر کیا ہو کیونکہ اسکے
بعد کتنے ہی نبیونکو یہودیون نے شہید کیا تہا چنانچہ حضرت میکاہ نبی اور
اوریاہ بن سمعیاہ نبی کو مسیح کی پیدایش سے قریب سات سو برس پیشتر
یہودیون نے قتل کیا تہا یرمیاہ ۲۶ باب ۱۸ — ۲۴ اور اسیطرح
حضرت حزقیل اور حضرت یرمیاہ وغیرہ کو بھی کہ بابل کی اسیری تک
موجود تہے تو یہ ذکریاہ بن یہویدہ سب سے پچھلے مقتولون مین کیونکر ہوے

اور تعجب یہہ ہے کہ سب سے پچھلے مقولہ مین سے تو بموجب عقیدہ عیسائی
حضرت عیسیٰ آپ ہی تھے پس حضرت عیسیٰ نے پیشین گوئی کرکے اسجگہ اپنا
ہی نام کیون نہ لیا اگرچہ پکڑوانے والے یعنے یہوداہ اسکریوطی پر تک تو
افسوس اور ملامت کی (متی ۲۶ باب ۲۴) مگر یہودیون کو اپنے قتل یعنے
مصلوبی کی بابت کچھہ بھی ملامت نہین کی نہ صلیب پاکر جی اٹھنے کے بعد
اور نہ پیشتر پس اس سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ صرف گرفتار تو کئے گئے
مگر مصلوب نہین ہوئے نہین تو ضرور وہ ذکریاہ بن یاراخیاہ کیجگہہ اپنا
ہی نام لیتے اور یوسف یعنے یوسیفس مورخ کی تصنیف مین جو ایک
ذکریاہ کا نام لکھا ہے کہ وہ رومی فوج کے ہاتھہ سے سب سے پیچھے مارا گیا
یہہ فقرہ یوسیفس کی کتاب مین منجملہ اور اکثر فقرات الحاقی کے کہ جنکا
علماء عیسائی کو اقرار ہے درج ملایا گیا ہے مثلاً وہ جملہ جسمین حضرت
عیسیٰ کا ذکر ہے یوسیفس کی کتاب مین بیشک الحاقی مانا گیا ہے
جیساکہ لارڈ نے خوب محکم دلیلون سے ثابت کیا ہے اسیطرح یقیناً
یہ فقرہ بھی ملایا گیا تاکہ کسیطرح سے ذکریاہ مندرجہ متی ۲۳ باب ۳۵
کو ثابت کرین کیونکہ جس جگہہ لاکھون یہودی ایک یورش مین قتل
ہوے اسوقت اس قیامت کی سی ہل چل مین کون اُن سوی قاتلون
مین سے پہچان گیا کہ یہہ ذکریاہ ہے دوسرے یہ کہ کوئی ذکریاہ بنی مسیح
کے بعد رومی فوج کے یورش تک ایسا نامور ہوا بھی نہین ہے کہ جسے
یہودی قوم بھی خوب جانتی ہو چہ جائے انکہ رومی تیسرے یہہ کہ اسکا قتل

مفسر روسن نے یرمیاہ نبی کے بیان کئے ہوئے ذکریاہ کو یسعیاہ کے
قول مرقومہ متی ۲۳ باب ۳۵ کے ثبوت مین کافی ہی نہین سمجھا ہے
جیساکہ لکھہ چکا ہون
اسی ہیکل مین مرمت کرتے وقت خلقیاہ سردار کاہن نے سنہ عیسوی
سے چھہ سو چھبیس برس پیشتر توریت کی کتاب پائی تھی جو کہ اسکو پیر
ہسٹری یعنے مقدس کتاب کا احوال چھاپہ لندن مشتمل صفحہ ۱۱۱ کے
بموجب منسی بادشاہ یہودیہ کے وقت یعنے پچھتر برس سے کہوئی ہوئی تھی
چنانچہ مقدس کتاب کا احوال ۲۲ باب صفحہ ۱۱۵ — ۱۱۶ مین لکھا ہے
کہ یہودیہ کے بادشاہ شاہ اخاذ نے بعل (دیوتا) کے لئے یروسلم کے
گوشہ نشین مذبح بنا کے خداوند کے گھر کا دروازہ بند کیا ایسا کہ خدا کی
ہیکل بے وارث گھر کی مانند ہوگئی لیکن اس بیدین اخاذ کے دیندار
بیٹے حزقیاہ نے خداوند کے گھر کے دروازہ کو پھر کھولا اور یروسلم کو
بتون سے پاک کیا اور دسون فرقون کو بلوا بھیجا کہ آؤ اپنے باپ دادے کے
خدا کیطرف رجوع کرکے ہمارے ساتھہ عید فصح کرو اسکے زمانہ مین دسون
فرقے قید ہوکر اسور مین گئے اور بہت اسرائیلی یہوداہ کے ملک مین
بھاگ آئے اور اسکی آبادی بڑہائی (اسیوقت سے سارے دسون فرقون
بنی اسرائیل کا کہین دنیا مین پتا نہین ہے پس توریت کی بربادی کا
کیا شکوہ ہو جبکہ اتنی بڑی قوم ہی کا پتا نہین ہے) تب تگلت پلیسر نے جو
شالمنذر کے بعد اسور کا بادشاہ ہوا اپنا سردار فوج بھیجا جسنے یہوداہ کے

سب قلعونپر اپنا قبضہ کیا اور یروسلم کو گھیر لیا اور جب اُسنے حی القیوم
خدا کو ملامت کی تب حزقیاہ نے اپنا گریبان پھاڑکر اسرائیل کے خدا سے
دعا مانگی سو ایسا ہوا کہ خداوند کے فرشتے نے جاکر اسور کے لشکرگاہ مین
ایک لاکھ پچاسی ہزار[۵۸] سلاطین ۱۹ باب ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ یسعیاہ ۳۷
باب ۳۶ آدمی مارے ایسا کہ صبح کو سب سکان لاشون سے بھرے تھے
تب شاہ سخریب نے کوچ کیا اور نینوے[۵۹] مین پھر گیا اور جسوقت وہ اپنے
معبود نسروک کے گھر مین پوجا کرتا تھا تو ادرملک اور سارزر اُسکے
بیٹون نے اُسے تلوار سے قتل کیا[۶۰] اور نینوے مین حزقیاہ (بادشاہ)
بیماری سے قریب المرگ ہوا اور یسعیاہ نبی نے اُس پاس آکر کہا
خداوند یون فرماتا ہے کہ مین نے تیری دعا سُنی اور تیرے آنسو دیکھے
سو مین تجھے شفا دونگا اور تیری عمر پندرہ برس بڑہاؤنگا اور یسعیاہ نے
یہہ بھی کہا کہ انجیر کا ایک قرص لیکر بادشاہ کے پھوڑے پر رکھو اور اُنھون
نے ایسا ہی کیا تب بادشاہ تین[۶۱] دن مین چنگا ہو گیا اور ہیکل مین جاکر اپنی
تندرستی کے لیے خدا کا شکر کیا

حزقیاہ[۶۲] کے بعد اُسکا خلف بیٹا منسی بادشاہ ہوا اور اُسنے پچپن[۵۵] برس
بادشاہت کرکے اس عرصہ مین اپنے حادل باپ کے کامون کو برباد
کیا اور لوگون کو پھر بُت پرستی کی طرف لایا اور اپنی اخیر عمر مین قید
ہو کر بابل کو بھیجا گیا وہان پشیمان اور غمگین ہو کر خدا سے دُعا مانگی تب
خدا نے اُسکی سُن کے پھر اُسکی سلطنت اُسے عنایت کی تب اُسنے

یرحعام بت پرستی کو دور کیا پر اُسکے بیٹے عموں نے اپنے سب باپ دادوں سے
زیادہ بدی (یعنی بت پرستی) کی پر تھوڑے ہی دن رہا کیونکہ دو برس
بعد مارا گیا اور اُسکا بیٹا یوحیاہ آٹھ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا
سو پھر ایک مرد راستباز جو خدا کی مرضی پر چلتا تھا داؤد کے تخت پر
بیٹھا اور جب تک وہ بالغ ہوا سردار کاہن اُسکا نایب رہا پر جب یوسیاہ
برس کا ہوا اُسنے یروسلم اور تمام بادشاہت کو بت پرستی سے پاک
کر کے خداوند کے گھر کو پھر سدھارا اُس وقت ہیکل مین ایک کتاب
جو منسی کے وقت سے کھوئی اور بھولی گئی تھی پھر ملی وہ مقدس کتاب
توریت تھی اور جب بادشاہ کے حضور پڑھی گئی وہ اُسکے مضمون سے
یہانتک گھبرا گیا کہ اُسنے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے (۲ سلاطین ۲۲
باب سے ۲۳ باب تک

لیکن کتب عہد عتیق سے منسی کے وقت مین توریت کا کھو جانا ثابت
نہین ہے کیونکہ یروسلم کے بادشاہون مین صرف منسی ہے بت پرست
نہ تھا اور اپنی آخر عمر مین وہ نایب اور دیندار بھی ہوا تھا پس گمان
غالب ہے کہ جب سیسق شاہ مصر نے حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام
کی سلطنت مین بادشاہی محل اور ہیکل کو لوٹا اور سب کچھ لوٹ کر
اُٹھا لیگیا تب ہی سے توریت غایب ہوئی اور منسی کے پوتے یوسیاہ
بادشاہ کے عہد سلطنت مین خلقیاہ سردار کاہن نے کہا کہ مین نے
ہیکل مین توریت کی کتاب پائی ہے یا یہہ کہ یہوشفات کے بعد سے

جو نو سو چودہ برس مسیح سے پیشتر تہا (۲ تواریخ ۷ باب ۹) توریت غایب رہی اس مدّت مین چاہیے تہا کہ بعضے حصے اُس کتاب کے سالہاے دراز تک زمین مین پڑے رہنے کے باعث ضرور ضایع ہوگئے ہوتے مگر غضب تو یہ ہے کہ اہلکتاب اُسکے ایک حرف ضایع ہونے کا بہی اقرار نہین کرتے ۔

اب دیکہیے کہ ساڈھے تین فرقون بنی اسرائیل کا پتا نہین ہے اور صندوق عہدنامہ کا جسمین شریعت کی دونون لوحین وغیرہ تہین پتا نہین ہے بلکہ ہیکل ہی کا پتا نہین ہے بہت سی کتابون مشمولہ توریت کا جنکا ذکر توریت ہی مین موجود ہے (خروج ۲۴ باب ، گنتی ۲۱ باب ۱۴ یشوع ۱۰ باب ۱۳ ، ۲ تواریخ ۹ باب ۲۹ اور ۱۲ باب ۱۵ اور ۲۰ باب ۳۴ وغیرہ) پتا نہین ہے پہر توریت کے بچے رہنے کا باوجود اُسکے بار بار صدہا برس غایب رہنے کے کون یقین کرسکتا ہے

ہنری وغیرہ انگریزی مفسرون نے اسکی بابت اپنی تفسیر مین یون لکہا ہے قولہ مرمّت کرتے وقت ہیکل کی کتاب توریت خوش قسمتی سے پائی گئی اور اُسے بادشاہ کے پاس لائے وہ تہا اصلی نوشتہ پانچ کتابون حضرت موسیٰؑ کا جو اُنکے ہاتہہ سے لکہا گیا اور بعضے خیال کرتے ہین کہ وہ قدیم اور قدیم نقل (یعنے بعد حضرت موسیٰؑ کے اور دوسرے ہاتہہ سے لکہی ہوئی) اغلب ہے کہ وہ وہی نوشتہ تہا جو حکم سے حضرت موسیٰؑ کے رکہا گیا پاک مکانون ایسا سمجہا جاتا ہے کہ وہ تہا کہویا گیا

یا بھولا گیا خواہ بے پروائی سے ڈال دیا گیا کونے مین اُن لوگون سے
جو جانتے نہ تھے قدر اُسکی یا کہ وہ تہا کونہ سے چھپایا گیا بعضے بُت پرست
بادشاہون سے بعوض جلانے اور ضایع کرنے کے اُسے گاڑ دیا اس
امید سے کہ وہ پھر کبھی ظاہر ہوگا اور اکثر دنکا یہی قول ہے ؛
یا وہ تہی خبرداری سے رکھی گئی اُسکے خیر خواہون سے تا نہ پڑجاوے
دشمنونکے ہاتھ مین لیکن ہمین یقین ہے کہ وہی صحیح نقل ہی تمت کلامہ
یہہ آخری بات کہ ہمین یقین ہے الخ یہہ تو صرف عیسائی مفسّرکا عقیدہ
ہے اس سے کچھ غرض نہین اور باقی سب باتونکا مفصل بیان اس
کتاب مین جسکا نام نوید جاوید ہے مرقوم ہے یہان اُسکا موقع نہین
ہے مختصر تصفیہ ان سب باتونکا یہہ ہے کہ منسّی کے وقت مین توریت
کا کھوجانا انگریزی مفسّر کے قول سے جو ابھی بیان ہوا ثابت نہین
ہوتا اور نہ منسّی کے وقت مین کچھ ہیکل پر آفت آئے مگر زمانہ رحبعام یا یہوشفات
کے بعد توریت کا کھوجانا دو وجہ سے ثابت ہے اوّل یہ کہ رحبعام
کے وقت مین ہیکل اور بادشاہی محل دونون لوٹے گئے اور یہی
دونون مقام توریت رکھنے کے تھے (استثنا ۱۷ باب ۱۸ اور ۳۱ باب ۲۵
و ۲۶) لیکن خاصکر صرف ہیکل مین توریت رکھی رہتی تھی (استثنا ۳۱
باب ۹ — ۱۳ نحمیاہ ۸ باب) اور اگر ملک مین کہین اور بھی توریت
ہوتی تو پھر ہیکل مین اُسکی پانی کی خوشی کا کیا سبب تہا دوسرے
یہہ کہ رحبعام کے وقت سے زمانہ یہوشفات کیسوا یہودی قوم مین

بُت پرستی زیادہ شایع ہوئی چنانچہ الکتاب کے مقامات المعروف
صفحہ ۹۰۲ مین لکھا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے عہد مین خدا یتعالیٰ نے
بنی اسرائیل کی بابت یون فرمایا تھا کہ ملک کنعان تمکو میراث مین
عنایت کرتا ہون پر اگر وہ عہد و پیمان جو مین نے تم سے کیا ہے بھول
جاؤ اور تراشے ہوے بُت یا کسی چیز کی تصویر کی پرستش کرو تو فوراً
اس زمین پر سے فنا ہو جاؤگے اور یہوواہ (بدووا ویعنے خدا)
تمکو ساری قومون مین پراگندہ کریگا اور وہان تم تھوڑے سے رہجاؤگے
چنانچہ یہ وعدہ استثنا کی کتاب کے ۴ باب چھبیسوین آیت وغیرہ مین
مرقوم ہے پس یہہ دھمکی اُسوقت پوری ہونے لگی جسوقت بنی اسرائیل
اور بنی یہوداہ کے درمیان پھوٹ پڑی اور ایک بادشاہت کے
عیوض مین دو بادشاہتین مقرر ہوئین اُسی زمانہ مین بنی اسرائیل
کے درمیان بُت پرستی شروع ہوئی اور ترقی پر رہی انتہی پس
یہ دو بادشاہتین رحبعام بن سلیمان علیہ السلام کے عہد سلطنت مین
مقرر ہوئین تہین کہ یورلبعام بن بنات افراطی جو حضرت سلیمانؑ کا
غلام تہا (اول سلاطین ۱۱ باب ۲۶) اور حضرت سلیمانؑ سے باغی
ہوکر مصر کو بہاگ گیا تہا (اول سلاطین ۱۱ باب ۴۰) اُنکی وفات کے
بعد اگر بنی اسرائیل کے دس فرقونکا بادشاہ ہوا اور رحبعام کو دو
فرقون بنی اسرائیل یعنے فرقہ یہوداہ اور بنیامین پر سلطنت باقی
رہی تب وہ دس فرقے اسرائیلی اور یہ دونون یہوداہ کہلاے

(اول سلاطین ۱۲ باب) اُسی زمانہ سے بنی اسرائیل یعنے بارہون فرقون مین بت پرستی شروع ہوئی کیونکہ ہر ایک بلند پہاڑ پر اور ہرے درخت کے تلے خیمہ کھڑا کرکے مورتونکے سامنے لواطہ یعنے لونڈی بازی کرتے تھے

(اول سلاطین ۱۴ باب ۲۴) اور اس بُت پرستی کا سبب توریت کے مضامین سے ناواقف ہوجانا تہا غرض کہ مفسر کے قول سے جسطرح توریت کا کہو جانا فتنی کے وقت مین ثابت نہین ہوتا اُسیطرح توریت کی اصلیت سے بہی کسی کو آگاہی نہین ہے اور یہ طرح طرح کے قیاس جو انگریزی مفسرین عیسائی نے اُس پائی ہوئی توریت کی بابت کئے ہین میرے اس قول پر دلیل ہین کہ اصل حال توریت سے اُنہین ناواقفی رہی تب تو ایک بات منقح ہوئی

کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین کا جسے پہلے پادری شیل صاحب نے زبان جرمن مین تصنیف کیا تہا اور اب اُسنے پادری اسٹرنصاحب نے اردو ترجمہ کیا مطبوعہ شنشاہی مشن پریس الہ آباد نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کے لئے اُسکی فصل ۲ باب ۱۶ صفحہ ۲۲۳ مین لکہا ہے کہ اسور کی طاقت — زایل ہوگئی تہی اور اسکا حال ایسا بدل گیا تہا کہ جو چاہے قبضہ کرلیوے چنانچہ مصر کے بادشاہ فرعون نیکو نے چاہا کہ اُسے اپنے دخل مین لاوے اسلئے کشتی پر سوار ہوکر اپنا لشکر ہمراہ لے کنعان ملک کی سرحد مجدو نامی پر جنگ زن ہوا تاکہ وہان سے اسور کیطرف راہی ہو پر یوسیاہ (بادشاہ یہود سلم) نے اُسے روکا اور اپنے ملک کے

درمیان سے جانے نہ دیا کیونکہ اُسنے یہ سمجھا کہ اگر فرعون اسور کو قبضہ
مین کریگا تو ضرور ہے کہ یہوداہ کی آزادی بھی جاتی رہے گی اسلئے
یوصیاہ کو واجب ہوا کہ ڈوصورت کرے خواہ شاہ مصر کا تابعدار بنے
یا اُس سے مزاحم ہو آخرش یوصیاہ کو شاہ مصر کا مقابلہ کرتے ہی بن آئی
اور مجدو کے میدانین دونون ایک دوسرے سے مقابل ہوے سو
یوصیاہ نے شکست کہائی اور زخمی ہوکر تھوڑے عرصہ مین مرگیا
اس حادثہ سے تمام یہوداہ اور یروسلم مین بڑا واویلا پڑا اور یرمیاہ
نبی نے اسس نیک بادشاہ کی وفات کا نوحہ گایا اور وہ کتاب نوحہ اب تک
موجود ہے انتہی یہ مرثیہ علاوہ نوحہ یرمیاہ مشمولہ توریت کے ہے
بشپ پیرک صاحب کا قول ہے کہ یہ مرثیہ جو بعد وفات یوصیاہ کے
کہا گیا یقیناً وہ نہین ہوسکتا جو نوحہ یرمیاہ مشہور ہے اسلئے کہ یہہ تو
غارت ہونے یروسلم اور ہلاک ہونے صدقیاہ پر ہے اور وہ مرثیہ
موت یوصیاہ پر (از تفسیر ڈوائیلی مطبوعہ ۱۸۳۷ء جلد ۱ صفحہ ۹۳۶) پس یہ
بھی توریت مین شامل نہین ہے۔
پادری کریون صاحب فرماتے ہین (۲ سلاطین ۲۲ و ۲۳ باب ۲ تواریخ
۳۴ و ۳۵ باب) یوصیاہ بادشاہ کا لباس ہمین کتان اور زرد رنگ
کا تھا کیونکہ اُن دنونین یہودی لوگ ریشم کا کپڑا نہین پہنا کرتے تھے
(یعنے ریشمی لباس یہودی شریعت مین مرد کو حرام ہے) —
یوصیاہ نے اپنی سلطنت کے بارہوین سال بہت اسیرونکو تمام ملک مین

بھیجا کہ وے سب بُت پرست کاہنوں کو موقوف کرکے اُنکے قربان گاہوں کو
گرادین اور سب معبودوں کی مورتوں کو جو ہر جگہہ مین عمونکے حکم سے مقرر
کی گئی تہین ٹکڑے ٹکڑے کرڈالین اسیصورت سے اُس جوان سے
بادشاہ کی حکومت مین بُت پرستی نیست و نابود کی گئی تہی اور
سوا اُسکے اُسنے سچے خدا کی ہیکل کی مرمت کرنے اور بہی پرروئق اور
آراستہ ہونے کو حکم دیا کیونکہ اُسکے باپ عمونکے دنون سے خدا کا گہر گرادیا
گیا تہا اور اُسکی ساری چیزین بڑی خراب حال مین رہتی تہین
مگر یوصیاہ نے اُسکے پہر اُٹہانے اور مرمّت تنکست و ریخت کرنے مین بہت
نقدی صرف کی تاکہ خدا کی پاک عبادت اُسمین پہر مقرر کیجاے جب
خدا کی ہیکل پہر بن رہی تہی تب اُس جوان بادشاہ یوصیاہ نے
ایک بڑی دعوت کی اور ہیکل کی قربانگاہ پر چالیس ہزار بہیڑ اور بکری
کے بچون اور بہت بیلون اور گاے کے بچڑون کو بہی چڑہایا بہوڑی
دیر کے بعد جب لوگ ہیکل کے اندر کو صاف کرتے تہے اُنکو خدا کی کتاب کا
ایک نسخہ ملا تب یوصیاہ نے نہایت خوش ہوکر کاہنون کو حکم دیا کہ بہوتیرے
لوگونکی ساری قوم جمع کرکے اُسے اُنکو سناؤ اسیطرح اُسنے خدا کی
عزت اور پرستش کے لیے اپنی محبت دیکہائی اور ظاہر ہے کہ اُس سے
اُس پشت کے لوگونکو بہت برکتین ملین بلکہ وہ پشت در پشت کیواسطے
ایک صحیح نمونہ ہوا (از شمس الاخبار مطبوعہ امریکن مشن پریس لکھنؤ ۱۹ مارچ
۱۸۷۵ع نمبر ۲۶ جلد ۶ صفحہ ۱۰ و ۱۱ باہتمام پادری کریون صاحب)

رکن پنجم

بخت نصر بادشاہ بابل کے ہاتھ سے یروسلم کی غارت

سنہ عیسوی سے چھ سو ۶۰۰ نو برس پیشتر یہوا خاب یا یہوا خذ بن یوصیاہ بادشاہ کی سلطنت کے تیسرے مہینے فرعون نکوہ نے اسپر فوج کشی کی اور یہوا خاب بادشاہ کو زنجیرون سے باندہ کر مصر مین لیگیا کہان پہنچکر وہ مرگیا اور فرعون نے یوصیاہ کے دوسرے بیٹے الیقیم کو بادشاہ یروسلم بنایا اور اُس کا نام بدلکر یہویقیم رکہا اور اُسکے ملک پر لاکھ روپیہ اور ہزار اشرفی محصول ٹہرایا (مصر کی قدیم تواریخ مؤلفہ رولن صاحب ترجمہ حسین ٹیفک سوسائٹی مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۴ء صفحہ ۱۰۰ مین لکہا ہے کہ اُس ملک سے چار لاکھ چار ہزار تین سو اکیاون روپیہ بطور سالیانہ لینے ٹہرائے) ۲ تواریخ ۳۶ باب ۳ مین ہے کہ سو قنطار روپا اور ایک قنطار سونا خراج مقرر کیا سنہ عیسوی سے چھ سو ۶۰۶ چھ برس پیشتر بخت نصر نے یہوداہ کے ملک پر چڑہائی کی اور یروسلم کو فتح کرکے یہویقیم سے ایک خراج گزار بنے رہنے کے واسطے قسم لی اور مال مودود لوٹ کر اور بادشاہی خاندان کے لڑکون مین سے ایک گروہ کو اپنے ساتہ لیگیا کہ اپنے محل مین خواجہ سرا بناکر رکہے (عزریا و دانیل بنی اور اسکے تین رفیق تہے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۴۹) لیکن مسیح سے چھ سو ۶۰۰ چار برس پیشتر یہویقیم نے بدعہدی کرکے بخت نصر بادشاہ سے

دشمنی کی چونکہ اُسوقت مین بخت نصر اپنی ماکے انتقال اور اور سببون سے
یہویقیم کو اس بد عہدی کی سزا دینے کے واسطے آپ نہ آسکا اسلئے اُسنے یہوداہ
کے چوگرد کے رہنے والون سریانیون اور موابیون اور عمونی وغیرہ
قومونکو حکم دیا کہ یہویقیم پر چڑھائی کرین تب یہ سب قومین یہوداہ کے ملک
کو چار وناچار سے لوٹ مار کرا و جاڑنے لگین اور گیارہ برس تک یہویقیم
کو بڑی سختیون مین رکھا اور آخر یہویقیم کو مار کر اُسکی لاش یروسلم کے
پھاٹک کے باہر سڑک پر پھینک دی یہویقیم کے قتل کے بعد اُسکا بیٹا
یکونیاہ تخت نشین ہوا اُسکی سلطنت کو تیکے تیسرے مہینے بخت نصر نے
یروسلم پر فوج کشی کر کے یکونیاہ اور اُسکی ماد ربیگمون اور سردارون
اور ملک کے سب دولتمندون اور افسرونکو قید کر کے بابل مین لیگیا
اور یروسلم کے سب کاریگرون لوہارون اور سنگ تراشون کو بھی
لیگیا کہ بابل مین اُسکے محل کی تعمیر کرنے والونکے شریک ہون اور
یروسلم سے بادشاہی خزانہ اور ہیکل کے سب سونے کے برتنون وغیرہ
کو لوٹ کر لیگیا اور متنیاہ کو بچے ہوے لوگون پر یروسلم مین حاکم کر دیا اور
فرمانبرداری کے باب مین اُس سے قسم لیکر اُسکا نام صدقیاہ رکھا
جسکے معنے خدا کی سچائی یہ اسلئے کہ جب وہ عہدی کرے تو اپنے نام کے
معنے یاد کر کے یہ سمجھے کہ مین نے سچے خدا کو ضامن دیا ہے اپنی بد عہدی
سے پشیمان ہو
جیون ہی بخت نصر نے وہان سے مراجعت کی تیون ہے اموبیون

اور سوا بیون اور اور دیسون وغیرہ نے اس لاچار بادشاہ صدقیاہ
کے پاس اس غرض سے ایلچی بھیجے کہ بابل والون کی اطاعت چھوڑ کر
ہمارا شریک ہو تب صدقیاہ نے اپنی سلطنت کے نوین برس بادشاہ
مصر سے عہد و پیمان کر کے بخت نصر سے بدعہدی کی اور اس سے
باغی ہو گیا پھر بخت نصر نے یروسلم پر فوج کشی کر کے اسکا محاصرہ کیا
اور مصری لوگ صدقیاہ کی مدد میں بخت نصر کے سامنے شہر سے نکلے
اور اپنے ملک مصر کو لوٹ گئے تب صدقیاہ کی سلطنت کے گیارہویں
برس یروسلم کسدیون یعنے بابل والونکے ہاتھ فتح ہو گیا اور صدقیاہ
نے فوج بابل کے بیچ سے ہو کر جو گھیرے ہوئے تھے بھاگنے کا ارادہ
کیا لیکن پکڑ لیا گیا اور ملک ارمن یا آرام کے ربلہ شہر میں قید ہو کر
سجا پایا گیا وہان اسکے بیٹے قتل کئے گئے اور صدقیاہ کی آنکھیں نکال
گئیں اور زنجیر پہنا کر بابل کو روانہ کیا گیا کہ جہان پہنچکر وہ مر گیا بخت
نصر کے سپہ سالار نے یروسلم اور ہیکل کے سب مال و متاع کو اکٹھا کر کے
تمام شہر میں آگ لگا دی اور شہر اور ہیکل دونون کو جلا کر خاک کر دیا
اور دیوارون کو ڈھا دیا اور سب باشندون کو قید کر کے بابل میں
لیگیا تک کلام از مختصر تواریخ یہود یہ مو سومہ یہود یونکا لگھر اتہاس
ہندی چھاپہ الہ آباد مشنری مصنفہ پادری ایل جی ہے صاحب
صفحہ ۲۸۱ — ۲۸۹

اور جاداروں کا سردار ہو سردان زمین کے بعضے کنگالون کو چھوڑ گیا

کرتا کستانون کی باغبانی کرین اور کھیتی کرین اور پیتل کے اون
ستونونکو جو خداوند کے گھر مین تھے اور کرسیون کو اور پیتل کے بحر کو
جو خداوند کے گھر مین تھا اُنھون نے توڑا اور وہ سب پیتل بابل مین
لیگئے اور دیگین اور بیلچے اور گلگیرین اور لگنین اور چمچے اور پیتل کے
سارے برتن جو وہان کام آتے تھے وے لیگئے اور باسنون اور
انگیٹھیون اور لگنون اور دیگون اور شمعدانون اور چمچون اور پیالون
کو سب کو جو سونیکے تھے اُنکا سونا اور سب کو جو روپے کے تھے اُن کا
روپا جلودار ونکا سردار لیگیا دو ستون ایک بحر اور بیل
جو بحر کے نیچے تھے جنھین سلیمان بادشاہ نے خداوند کے گھر کے
لئے بنایا تھا ان سب برتنونکا پیتل بے تول تھا یہ ستون جو تھے
اُنمین کا ایک ستون اٹھارہ ہاتھ اونچا اور بارہ ہاتھ کی رسی اُسکے
گرداگرد تھی اور چار انگل موٹا تھا یہ کھوکھلا تھا اور اُسکے اوپر
پیتل کا چھاڑ تھا اور وہ چھاڑ پانچ ہاتھ اونچا تھا اُس چھاڑ پر گرداگرد
پیتل کی جالیان اور انار کی ٹکیان بنی ہوئی تھین اور دوسرے
ستون مین اُسیطرح کا کام تھا اور ہر طرف سے چھیانوے انار تھے
اور سب انار جالیون پر اُسکے گرداگرد ایکسو تھے یرمیاہ ۵۲ باب ۱۷ تا ۲۳
واضح ہو کہ اس پیتل کے بحر کو احاز بادشاہ یروشلم نے سنہ عیسوی
سے سات سو اونتالیس برس پیشتر پیتل کے بارہ بیلون پر سے
اوتار کر پتھر ونکے چبوترہ پر رکھا تھا (۲ سلاطین ۱۶ باب ۱۲ تا ۱۷)

اور اول سلاطین ۷ باب ۲۰ مین لکھا ہے کہ دو سو انار جہاڑ کے گرد بنائے
اور اسیطرح دوسرا جہاڑ بھی انتہی اور یرمیاہ ۵۲ باب ۲۳ مین اکیسو
انار لکھے ہین سبب اختلاف کا یہ کہ اصل کتاب عبرانی مین غلطی
واقع ہوئی الغرض بعد اس سبب قتل و غارت کے شاہ بابل کے
ملازمون نے حضرت یرمیاہ کو جو حد قیاہ کی قید مین تھے قید خانہ سے
نکالا اور اُنکے ساتھ بہت نیک سلوک کیا اور اجازت دی کہ جہان
چاہین رہین اور شاہ بابل نے باقی بچے ہوے کنگال یہودیون پر جدلیا
بن اخی قام بن سافن کو سردار مقرر کرکے مصفا مین چھوڑ دیا تب
اسمٰعیل بن نتنیاہ بن الیسمع نے جو نسل شاہی سے تھا اُسے بھی قتل
کیا مع اُن سب یہودیونکے جو جدلیاہ کے ساتھ تھے اور کسدیون کو جو
وہان حاضر تھے اور جنگی مردون سب کو تلوار سے قتل کیا اور آٹھہ
آدمیونکے ساتھہ بنی عمونکی طرف چلا گیا تب یوحنان بن قریح اُن بچے
ہوے یہودیونکا سردار ہوا اور حضرت یرمیاہ سے اپنے واسطے دعا مانگنے
کی گزارش کی اور جب حضرت یرمیاہ نے اُنکے واسطے دعا مانگکر
اُنہین خدا کا حکم سنایا کہ تم سب یہین رہو اور کسدیون یعنے بابل والونکے
خوف سے مصر کو نہ بھاگو تو تمہارا بھلا ہوگا تب اُنہون نے حضرت یرمیاہ
سے کہا کہ تو جھوٹھہ کہتا ہے یہ خدا کا حکم نہین ہے کہ ہم مصر کو بجائین
اور یوحنان بن قریح نے سب بچے ہوؤنکو مع یرمیاہ کے ساتھ لیا اور مصر کو
روانہ ہوا دیکھو یرمیاہ ۴۰ باب سے ۴۳ باب تک (یہان سے یہودی تاریخ

کہ اسوقت تک یہودیونکے نام اسمعیل ہوتے تھے یرمیاہ ۴۱ باب ۳ پس بابل
کی اسیری کے زمانہ مین ملک یہودیہ کا ایسا کوئی یہودی نہ تھا جو ملک مین
بچ رہا ہو یرمیاہ ۴۴ باب ۲ مین لکھا ہے رب الافواج اسرائیل کا خدا یون
فرماتا ہے کہ تمنے یہہ ساری بلائین جو مین نے یروسلم پر اور یہوداہ کے سارے
شہرونپر نازل کین دیکھین اور دیکھو وے آجکے دن ویران ہین اور
انمین ایک بسنے والا بھی نہین انتہی اور اسیطرح یرمیاہ ۱ باب ۴ مین بھی
ہے اور یرمیاہ ۱۳ باب ۱۹ مین ہے کہ یہوداہ سراسر اسیری مین لیجاتا
بالکل اسیری مین لیجاتا ہے انتہی اور مفتاح الکتاب صفحہ ۴۸ کے آخر مین ہے
کہ بنوکد نضر آیا اور یروسلم کو قبضہ مین کرکے ڈھا دیا اور ملک کے سب باشندے
اپنے ساتھ بابل کو لیگیا انتہی

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۲ مین ہے کہ اگرچہ لوگون سے یہہ وعدہ کیا
گیا کہ اگر وہ کسدیونکے مطیع رہین تو صحیح وسلامت رہین تو بھی اسمعیل نامی ایک
شخص نے جو شاہ کے گھرانے کا تھا بغاوت کی اور جدلیاہ پر حملہ کرکے اُسے مار ڈالا
بعد اُسکے اسمعیل مصر مین بھاگا اور یرمیاہ بھی جسنے خدا کیطرف سے اُسے یہودیہ مین رہنے کی صلاح
دی اپنے ساتھہ لیگیا اسکے چار برس بعد جو باقی لوگ تھے اور جنکا شمار صرف سات سو
پینتالیس تھا اسیری مین گئے اور کوئی باقی نرہا اسملک مین کسیسے تو آبادی نکی اور اگرچہ وہان
سیر کرنیوالے فرقے آتے جاتے رہے اور دکھن اطراف مین ادھی لوگ آبسے لیکن تو
بھی بہت بڑی آبادی ہوا اور ملک ویران رہا جسنے کہ یہودی اسیری سے لوٹکر اُسمین پھر داخل نہین ہوئے
پھر اُسی کتاب کے صفحہ ۲۴۴ مین ہے سنہ ۶۰۰ برس سے پیشتر سلطنت یہوداہ بابل کے تابع مین ہو

محراب دویم

اسمین پانچ رکن ہین

رکن اول

اگرچہ بہہ بابل مین غلامی کی مدت اہل یہود کے لئے ستر برس مشہور ہے لیکن مفتاح الکتاب رومن چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء صفحہ ۸۷ مین عزرا کی کتاب کے احوال مین اس فقرہ کو کہ (عزرا مسیح سے چار سو چھپن برس پیشتر بنی اسرائیل کا دینی بندوبست کیا) دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیڑھ سو برس شروع اسیری سے اسوقت تک گزرے تھے مگر اور دن نے اس کی مدت کو اور طور پر بیان کیا ہے چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن چھاپہ پادری والش صاحب وغیرہ چھاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۶۵ سوال ۱۸ کے جواب مین لکھا ہے کہ مسیح سے پانسو چھتیس برس پیشتر شاہ خسرو کے حسب فرمان یہودی یروسلم مین لوٹ آئے اور انہون نے فرنیکی کاریگرونکو اپنی مدد کے لئے مقرر کیا انہون نے اس دوسری ہیکل کو پہلی ہیکل کے مقام پر اور اغلب ہے

کہ پہلے ہی کے طرز پر بنایا وہ مسیح سے پانچسو پندرہ برس پیشتر ختم ہوئی انتہی
پس ان دونون مختلف بیانونکا تصفیہ اسطرح ہو سکتا ہے کہ یہودیون کو
آزادی کا فرمان صادر ہوچکنے سنہ شاید یہی ہونگے اور اُسکے بعد کچھ عرصہ
تک اُس سفر دور دراز کے لئے اور ٹھہرنے پڑا ہوگا جو کہ مع اہل وعیال
چلنا اور سالہاے دراز کا خان وماں بابل مین چھوڑنا تہا اسکے سوا پیشتہ
صرف ایک غول یہودیونکا بابل سے چلا تہا کہ جسمین زروبابل سردار سمجھا جاتا
تہا اور اُسی نے یروسلم کی پھر بنیاد ڈالی تہی سوال وجواب رومن ترجمہ
پادری یونس سنگھ[۱۱] و پادری والش صاحب (چھاپہ الہ آباد مشن پریس
۱۸۶۵ء صفحہ ۸۴ سوال ۲۵۲ و ۲۵۵) چنانچہ بیالیس ہزار خاندان یہودا
اور لیوی کے فرقے کے بشوع سردار کاہن اور زروبابل کے ساتھہ
روانہ ہوئی (مقدس کتاب کا احوال ۵۲ باب صفحہ ۱۲) اور بعد اسکے
پھر اور بھی یہودی بابل سے چلے آئے اور اکثر وہین رہگئے یعنے بابل ہی
مین کہ جنہون نے حضرت حزقیل نبی کو بابل مین شہید کر ڈالا تہا (سوال و
جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری والش صاحب چھاپہ
الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ء صفحہ ۵۶ سوال ۲۱۰) اور اس سے وہ قول جو
لوقا ۱۳ باب ۳۳ مین لکھا ہے کہ نہین ہو سکتا کہ نبی یروسلم کے باہر ہلاک ہو
یہ بڑا غلط ہوگیا
عبرانین مشہور ہے کہ حضرت حزقیل نبی شہید ہوکر سام بن نوح کی قبر مین
مدفون ہوے (از سوال وجواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری

دانش صاحب صفحہ ۵۰ سوال ۱۱۱) اور نہ صرف حزقیلؑ ہی بلکہ حضرت دانیالؑ بھی سے بھی کسدیہ یعنے بابل مین وفات پائی تھی (سوال وجواب ایضاً صفحہ ۵۷ سوال ۱۱۵ و صفحہ ۵۹ سوال ۱۲۵) اور حضرت برمیاہ بھی مصر مین مقتول و مدفون ہوے اور بعد عرصہ دراز کے سکندر ذوالقرنین نے اُنکی ہڈیون کو جو گمنامی کی حالت مین مدفون تھین نکلوا کر سکندریہ مین دفن کیا (سوال وجواب ایضاً صفحہ ۵۴ سوال ۲۰۳) لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۶۰ مین ہے کہ یونس کے شہر جات حضرؔ مین لوگ اسکی قبر دکھلاتے لیکن اور بیان ہے کہ موصل کے نزدیک وہ گاڑا گیا انتہی واضح ہو کہ یہ سب انبیاء کلان محاورہ اہلکتاب مین کہلاتے ہین (سوال وجواب ایضاً صفحہ ۶۱ سوال ۲۳۱) اور حضرت عزیرؑ یعنے عزرا کاہن کتاب دجلہ پر مدفون ہین چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری دانش صاحب صفحہ ۲۸ سوال ۱۷ اسکے جواب مین لکھا ہے کہ یہودی بعد موسیٰؑ کے عزراہی کو قابل تعظیم سمجھتے تھے دجلہ ندی پر ایک قبر ہے جسکو لوگ عزراؑ کی قبر قرار دیتے ہین انتہی ایک اور بات جو اس مقام مین تعجب کی معلوم ہوتی وہ یہ ہے کہ مقدس کتاب کا احوال یعنی ازسکرپچر ہسٹری ۵۲ باب مین لکھا ہے کہ ارتاکسرسز نے اپنی ساقی اور وزیر یحیاہ کی (جنہون نے بابل سے آکر یروسلم مین ہیکل کو پھر آراستہ کیا اور دستورات عبادت یہود یون پھر بحال کئے) منت سنکے اُنکی یروسلم کو روانہ کیا انتہی یہ اگرچہ زروبابل وغیرہ نے

یروسلم مین آکر ہیکل کی تعمیر کرلی تہی مگر حضرت نحمیاہ نے جو کہ اُسوقت تک بابل ہی مین تہے بادشاہ بابل سے رخصت لیکر یروسلم مین آکر اُسکی شہر پناہ بنوائی پس مقدس کتاب کا احوال ۵ باب مین حضرت نحمیاہ کو بادشاہ بابل کا ساقی و وزیر لکہا ہے اور جبسے تو حضرت نحمیاہ کا اس بت پرست بادشاہ کو صرف شراب ہی پلانے مین نوکری کرنا ثابت ہے (نحمیاہ ۲ باب ۱) اور کتاب نحمیاہ الہامی نوشتون مین شامل ہے اور حضرت نحمیاہ کے نبی ہونے کا اہلکتاب کو اقرار ہے دیکہو کتاب سوال و جواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگہ وغیرہ صفحہ ۲۹ سوال ۱۲۰ پس جب نبی نے بت پرستون کو شراب پلانیمین نوکری کی تو اُس نبی کے پیرو شراب خواری مین کسقدر ترقی کیئے ہوئے ہونگے

پس اس کتاب رومن سوال و جواب صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ کے سر سندر جہ شاید صرف تاریخ نفوذ قربان آزادی یہود سے علاقہ رکہتے ہین اور مصنف مفتاح الکتاب کے صفحہ ۸۰ کا قول زمانہ ترتیب توریت سے جو بزعم علماء عیسائی عزرا کے ہاتہ سے ہوئی علاقہ رکہتا ہے چنانچہ اسی کتاب سوال و جواب رومن صفحہ ۳۰ مین ہے کہ سوال ایکسو چھیالیس (۱۴۶) زبور کس نے بجمع کرکے مرتب کیا جواب اغلب ہے کہ عزرا سے یہ کام انجام پایا مسیح سے چار سو پچاس (۴۵۰) برس پیشتر انتہا پس جب اغلب ہے کہ عزرا نے زبور کو مرتب کیا تو یہ بہی اغلب ہے کہ توریت کو بہی زبور کے ساتہہ ہی مرتب کیا ہوگا اور اس سے پیشتر کسیطرح توریت کا مرتب ہونا ثابت نہین ہے

چونکہ یہہ اسیری سنہ چھ سو چھہتر برس پیشتر سنہ عیسوی سے وقوع ہوئی تہی
اس حساب سے ڈیڑہ سو ۱۵۰ برس بعد توریت مجتمع کی گئی اب کون یقین
کر سکتا ہے کہ اتنی مدت تک توریت ضایع رہکر بھی صحیح و سالم بنی رہی
اسیوقت سے اور غالباً بلکہ یقیناً اس سے پیشتر صندوق عہد نامہ کہ جسمیں
شریعت کی دونون لوحین تہین اور توریت اُسکے پہلو مین رہتی تہی
(استثنا ۳۱ باب ۲۵ و ۲۶) اور **صن** کا مرتبان طلائی اور حضرت ہارون
کا عصا کہ جسمین شاخین پھوٹی تہین غائب ہے اور اُسکا کچہ پتا دنیا مین
نہین ہے اور اسیوقت سے یہودیونمین متفرق فرقے ہوگئے یعنے یہودی
اور سامری اور اینمین سے بسینی اور بیرتنی اور جلونی اور فقیہ اور
فریسی اور صادوقی وغیرہ کہ اینمین سے ہر ایک اپنے عقاید مین
دوسرے سے تفاوت یا مخالفت رکہتا تہا اس کتاب مین ان سب عقاید
کی تشریح مجمل ہے مفتاح الکتاب رومن چاپہ مرزا پور ۱۸۵۳ع صفحہ ۲۲۶
— ۲۲۸ اور کتاب نوید جاوید لوح ثانی کلیسیا ۳ سکرمنٹ ۳ مین
دیکہنا چاہیے اسجگہہ صرف سامریونکا حال کہ جو حضرت موسیٰ کی پانچون
کتابون یعنے پیدایش سے استثنا تک کے سوا اور کسی کتاب کو مجموعہ
عہد عتیق مین سے نہین مانتے ہین ذکر کرنا چاہیے کہ اسیوقت سے سامریون
نے یہودیون سے علٰحدہ اپنے لئے جرزین پہاڑ پر ایک ہیکل بنائی اور
اور جرزین کا لفظ بجاے عیبال کے اپنی توریت مین داخل کیا اور
اور یہودی اور سامری دونون اس لفظ کی تبدیل پر ایک دوسرے کو

تحریف کا الزام دینے لگے اور اسی کی اصل حقیقت کو اُس سامری عورت نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا تھا مگر حضرت عیسیٰ نے وہ توہین نہ کسی کو سچا بتایا نہ جھوٹا (یوحنا ۴ باب ۱۹ — ۲۱) اگرچہ ممکن تھا کہ جسطرح حضرت عیسیٰ آپ ہیکل یروسلم میں آداب عبادات اور رسوم اعیاد وغیرہ ادا کرتے تھے (متی ۱۲ باب ۱ — ۱۶ اور ۲۶ باب ۱۸ لوقا ۲ باب ۲۲) سامریونکو بھی اس صحیح دستور سے آگاہ کر دیتے اگرچہ سکندریہ کے یہودیوں اور سامریوں میں جب اسی بات پر جھگڑا ہوا تو مصر کے بادشاہ نے بھی سامریوں ہی کے دعوے کی تردید کی تھی اور یروسلم کے معبد کو جرزین کے معبد پر ترجیح دی تھی سنہ ایکسو پچاس ۱۵۰ اور سنہ ایکسو چھیالیس ۱۴۶ قبل سنہ مسیحی کے درمیان یہہ واقع ہوا تھا یوسفیس مورخ کے بیان کے مطابق اسوقت مصر میں یہودیوں اور سمرونیوں کے درمیان بڑا مباحثہ ہو رہا تھا اور بحث یہ تھی کہ یہودیوں نے کہا کہ خدا کی پرستش کوہ موریہ پر اور سمرونیوں نے کہا اسکی پرستش کوہ گرازیم پر کرنی چاہیئے یہہ مباحثہ بادشاہ کے حضور میں پیش ہوا اور چونکہ سمرونی مغلوب ہوے لہذا سمرونی بحث کرنیوالے مارے گئے (دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۷۶)

مگر حضرت عیسیٰ نے بالکل اسکا فیصلہ نہیں کیا پس کیا غضب کا یہہ ایک لفظ تھا جسے صدر الدین صاحب نے اپنی کتاب نیاز نامہ مطبوعہ الہ آباد ۱۲۶۷ھ صفحہ ۱۷۹ میں جسکی وہ ضعیف بات بتاتے ہیں حالانکہ اسکے باعث ایک قوم کی قوم کہو آدمی گمراہ اور خدا کے نافرمانبردار پشت ہا پشت تک رہے پس اگر

یہہ چھوٹی بات ہے تو صفدر علی اپنا اسلام سے برگشتہ ہوکر عیسائی ہوجانا
اور یہی صرف کھیل ہی سمجھے ہونگے
اسکی تھوڑی سی تشریح یہہ ہے کہ سیخ سے ۷۲۱ سال پیشتر شاہ
شاہ اسور نے سامریہ کو لیلیا اور دس فرقون بنی اسرائیل کو جو کہ
یرعام بن سلیمان کے عہد مین جدا ہوگئے تھے) اپنے ملک مین اسیر کرلیگیا
(سوال وجواب ردمن ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری وانش
صاحب چھاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۵ء صفحہ ۲۴ سوال ۱۰۳)
دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۲۳۸ مین ہے کہ شالمنذر نے سمریہ پر قبضہ کیا
اور اسرائیلیون کو اسیر کرکے اسور مین لیگیا اور انہین خلح اور خابور
مین اور مادی کی بستیون مین بسایا اسکے پھر شاہ اسور نے اپنے ملک
وہان (سامریا مین) آدمی بھیجے (کہ وہ سامریہ مین آکر آباد ہوے
اور انکے اُن اسرائیلونکے ساتھہ جو وہان رہگئے تھے ملجانیسے ایکمن
آمیز قوم بن گئے جبکہ یروسلم کی ہیکل کی تعمیر مین یہودیون نے سامریون
سے مدد لینے کا انکار کیا تو انہون نے (یعنے سامریون) نے ایک لیوی
کو اپنا کاہن بنالیا اور اپنے نئے جرزیم کے پہاڑ پر ایک ہیکل تعمیر
کی انہون نے سچے خدا کی عبادت کے ساتھہ بت پرستی کو شامل کیا
سامری آجکے دن تک علحدہ ہین (۲ سلاطین ۱۷ باب ۲۴ — ۴۱
وجواب ایضاً صفحہ ۲۵ سوال ۱۰۴) دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۱۳ ۱۴ ہمین
گمان غالب ہے کہ مخیاہ کا دوسری بار یروسلم مین نائب ہونا اور

کے عہد سلطنت مین مسیح سے چار سو آٹھ برس پیشتر واقع ہوا بادشاہ مذکور سے سنبلت نے اجازت پائی کہ کوہ جرزیم پر سمریونکے لیے ہیکل تعمیر کرے اور منسی بن یوید وحیے نحمیاہ نے دور کیا تھا اس ہیکل کا سردار کاہن ہوا انتہی

تب سے سامریون نے اپنی توریت مین جبال کیجگہ جرزین کا لفظ بنایا مصرح ہن درون کعبہ کار صدر برہمن میکنم و اور وہ مقام جسمین یہ تبدیل ہوئی اسطرح ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰ سے فرمایا جب تم یردن کے پار جاؤ تو تم ان پہاڑون کو جنکی بابت مین تمہین آجکے دن حکم کرتا ہون جبال کے پہاڑ پر نصب کیجیو اور اوپر چونا پھیریو (استثنا ۲۷ باب ۴) چنانچہ حضرت یشوع نے ایسا ہی کیا (یشوع ۸ باب ۳۰) مگر سامریون نے جب جرزین پہاڑ پر اپنی جعلی ہیکل بنائی تب اسی جبال کیجگہ اپنی توریت مین جرزین کا لفظ لکھا اور دعوی کیا کہ خدا نے اس پہاڑ یعنے جرزین پر اُن پتھرون کو نصب کرنیکا حکم دیا تھا بلکہ ہنری کی تفسیر سے جو یوحنا ۴ باب ۲۰ پر لکھی گئی ثابت ہے کہ سامریون نے دعوی کیا کہ اسی جگہ پر یعنے جرزین پہاڑ پر خدا کی عبادت کرنا درست ہے نہ یہ کہ یروسلم مین انتہی پس کیا ہی بڑی مخالفت انہون نے خدا اور خدا کے گھر اور خدا کے کلام سے کی کہ عقیدہ مین تبدیل توریت مین تبدیل عبادتخانہ مین تبدیل کرنیسے نہ ڈرے (اصفہ کتاب مقدس مطبوعہ مرزا پور ۱۸۵۵ع صفحہ ۱۶۵ کالم ۲)

رکن دوم

منتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱ مین لکھا ہے کہ سکندر بادشاہ یونانی لشکر جرار لیکر
۳۳۳
بحر ہلل فارس پر چڑھگیا اور مسیح سے تین سو تینتیس برس پیشتر دارا بادشاہ
کی فوج کو کلکیہ مین شکست دی بعد اسکے تمام سریا اور فونیکیہ کو قبضہ مین لایا
اور اس سبب سے کہ یہودیون نے اُسکے دشمنون کو رسد پہونچاکر اُسکی
مددگاری سے انکار کیا تھا اُنپر بھی حملہ آور ہوا جب یدو نامی سردار کاہن
نے اُسکے آنیکی خبر پائی تب اُسنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتھ ہوکر
قربانی گزرانو اور دعا مانگو تاکہ خدا اس آنیوالی آفت کو ہمسے دور کرے
چنانچہ لوگون نے خدا کے سامہنے عاجزی کی اور یدو کو خواب مین حکم
ملا کہ وہ اور سب کاہن اپنے اپنے کاہنی لباس پہنکر سکندر سے جاکر
ملاقات کرین تب وے بڑی بہیر کے ساتھ جو سفید پوشاک پہنے تھے
ایک ٹیلہ صفانامی پر جہان سے ہیکل اور تمام شہر نظر آتا تھا پہونچکر ٹہہرے
جب بادشاہ اُنکے نزدیک آیا تو اُنکی عجیب شکل دیکھنے سے انکا رعب ایسا
اسقدر غالب ہوا کہ صف آرائی کا خیال چھوڑ آگے بڑہکر یدو نامی سردار
کاہن کو سجدہ کیا سب یونانی اُسکی اس عجیب حرکت سے متعجب ہوے
کہتے ہین کہ سکندر نے یروسلم کی ہیکل مین داخل ہوکر قربانی گزرانی
سردار کاہن نے اُسکو دانیال کی کتاب جسمین لکھا تھا کہ ایک یونانی
بادشاہ ملک فارس کو لیگا دیکھلائی اُسکے پڑہنے سے سکندر نے فتحیابی
کی زیادہ امید رکھکر دارا پر چڑہائی کی اور یدو کی سفارش سے اُسنے

یہودیونکو اجازت دی کہ اپنے دین وطریق پر بے روک ٹوک قایم
رہین اور ہر ساتوین سال جسمین شریعت کے بموجب بونے بونے کی
ممانعت تھی خراج دینے سے معذور رہین سکندر سے دارا کی بڑی فوج
پر فتح پائی اور دانیال کی پیش گوئیان فارسیونکے شکست ہونیسے
پوری ہوئین دانیال ۲ باب ۳۹ اور ۸ باب ۲ و ۵ و ۷ و ۲۰ و ۲۱
اور ۱۰ باب ۲۰ اور ۱۱ باب ۲ — ۴

واضح ہو کہ ہیکل مین قربانی گزرانا سکندر کی خداپرستی کا نشان نہین ہے
یونانی تواریخون سے اُسکی اور اُسکے سب رفیقونکی بُت پرستی ظاہر
ہے (اعجاز قرآن صفحہ ۵۰۷ و دین حقکی تحقیق صفحہ ۴۹) چنانچہ جب سکندر آدم شمس
امونیائی کیطرف متوجہ ہوا یہ سیر حاصل قطع مصر کے گوشہ شمال و مشرق
مین ریگستان کے اندر واقع تہا وہان مصریونکے دیوتا جوپٹر امین کا مندر
تہا اور زمانہ قدیم مین وہ جگہہ فال لینے کے واسطے بہت مشہور رہتے اُسکو
اس بادشاہ نے دیکہا تو وہان سے آواز آئی کہ سکندر فیلپس (یعنے
فیلقوس) کا بیٹا نہین ہے بلکہ امین دیوتا کا بیٹا ہے سکندر نے خود اس
امر لغو کی شہرت دینے مین کوشش کی کیونکہ وہ سبب اُسکے فخر کا تہا (حصہ دوم تاریخ یونان صفحہ ۹۳) یعنے اپنے فرمانونمین اور اپنی مہر پر بھی
اظہار کیا کہ سکندر بیٹا جوپٹر دیوتا کا (دین حقکی تحقیق مطبوعہ الہ آباد
آرفن پرنٹنگ صفحہ ۱۹۶ سطر ۱۹) جب یونانیون نے سکندر کو تمام لشکر کا سردار بنایا
تو اُسنے فرد اپر بجیانیونکی اڑائی جیسی قربانی چڑہائی (ایضاً)

شہر افسس مین جہان آرتمس دیبی کا عالیشان اور نامور مندر تہا
جسکا نام اردو تواریخ کلیسیا صفحہ ۵ مین ہر اشرتیس لکہا ہے کسی کمبخت
شخص نے اُس مندر (یعنے ارتمس کے مندر کو) دیکہکر خیال کیا کہ اس
مندر کے بنا نیوالے کا ابدالاباد نام رہے گا مین کیا کرون جو میرا ہی
دنیا مین نام رہے یہہ سوچکر جس رات کہ سکندر بادشاہ پیدا ہوا
اُس مندر کو پہونک دیا یہہ سمجہکر کہ جسطرح اسکے بنانے والے کا نام رہیگا
اسکے برباد کرنے والے کا بہی نام رہے گا چنانچہ مندر کے اسطرح جہتا
ہونے سے بعضونکے دلمین یہہ گمان پیدا ہوا کہ دیبی اپنے گہر کی حفاظت
نکرسکے پس حاکمون نے یہہ حذر نکالا کہ دیبی اولمپیس نامی یونانی
سیلہ کی ملاحظہ مین اسقدر مصروف رہے کہ اور کسی بات کا خیال
کرنے کی فرصت نہ پائی چندمدت بعد سکندر نے دوسرا مندر بنوانے کی
اس شرط کے ساتہہ گذارش کی کہ میرا نام اُسکے دروازہ پر کندہ کیا جاے
لیکن افسیون نے نمانا اور آپ ہی دوسرا مندر بنا والی تعمیر کی وضع
مطابق بنایا (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۶۶) فلیطرس جسنے
کرانیکس کی لڑائی مین سکندر کی جان بچائی تہی
دوستی کے اعتبار سے بے باکانہ فیلقوس کا شاکی ہوا اور اُسکو
سکندر پر بدگمانی دی اس بات سے سکندر کو اتنا غصہ آیا کہ ایک
برچہی اُس بیچارہ کے ایسی ماری کہ جگر کے پار ہوگئی
سکندر ذکبرا در عیاشی مین فارس کے بادشاہون کی تقلید کرتا اور

انہین کیطرح رعیت سے سجدہ کراتا اور شراب مین مخمور رہتا تہا (حصّہ
دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۶) سکندر نے اپنے مصاحب متوطن اثینی کی
صلاح سے بڑے رونق دار شہر پرسیپولس یعنے پائے تخت جمشید کو ویران
اور مسمار کردیا (حصّہ دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۵) آخر کو مینوشی اور
عیاشی کی کثرت کے سبب شہر بابل مین سکندر نے وفات پائی دیکھو حصّہ
دویم تاریخ یونان صفحہ ۹۸ پھر مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲ مین لکہا ہے کہ
سکندر نے یہودیونکی بڑی خاطرداری کی اور جب مصر کو قبضہ مین لاکر
شہر اسکندریہ کو تعمیر کروایا (چونکہ یہہ شہر سکندر ذوالقرنین عربی جمیری نے
آباد کیا تہا اس سکندر نے اُسکو سرنو رونق بخشی ہوگی) تب بہت یہودیونکو
وہان بساکر مقدونیونکی برابر حقدار ٹہرایا آخر وہ بزرگ فتح فصیب تیتیس ۳۳
برس کے ہن تک یہودیہ مین سے تین سو بتیس ۳۳۲ برس پیشتر مرگیا اور اُسکا
سارا خاندان بہی قتل ہوا پھر اُسکے چار سپہ سالارون نے اُسکے سارے
وسیع ملکونکو آپس مین بانٹ لیا (انہین دونون وہ جماعت جسے سینڈرم
کہتے ہین یہودیون مقرر ہوئی اسمین سردار کاہن اعظم اور ۷۰ ستر
آدمی شریک ہوکر ویکے بڑے مقدمونکا فیصلہ کرتے تہے (دیکھو تواریخ
کلیسیا صفحہ ستاسی جلد اول و دیکھو تفسیر اسکاٹ صفحہ ۴۹) بعضونکا قول ہے
کہ اسی مجلس کے حکم سے سپٹواجنٹ ترجمہ توریت کا ہوا تہا کیونکہ سپٹوا
کے معنے ہی ۷۰ ہین جو تعداد اس مجلس کے لوگونکی تہی یعنے بہتر (مفتاح الکتاب
صفحہ ۲۶) مصر بطلیموس لاگس کے حصّے مین پڑا اُسنے یہودیہ پر حملہ آور ہوکر

والے لوگوں میں سے ایک لاکھ آدمی اسیر کرکے بجا کر ظہر اسکندریہ میں
سے تین سو بیس تیس پیشتر ملک مصر میں بسائے اور چونکہ انھوں نے ان لوگوں کے ساتھ
بہت نیک سلوک کیا پس بہت اور یہودی بھی اپنے وطن کو جسمیں
لڑائیوں کے سبب نہایت خراب حالی تھی چھوڑ کر خوشی سے مصر میں جا بسے
شمعون یہودیوں کا سردار کاہن جسکا لقب صادق تھا مسیح سے دو سو بیالیس
برس پیشتر گزرا چاہئے کہ وہ نیکوکار و عاقل کاہن اُن اکہتر
آدمیوں میں جنکو عزرا (یعنے حضرت عزیر) نے یہودی کلیسیا کے آراستہ کرنے کے
واسطے مقرر کیا شامل تھا اور اُن سبھوں کے پیچھے رحلت پائی کہتے ہیں کہ
شمعون صادق نے پورانے عہدنامے کی کتابوں کو آخری اصلاح دی
اور انمیں تواریخ اور عزرا اور نحمیاہ اور استر اور ملاکی کو شامل کرکے
کتابوں کا شمار پورا کیا

جب مصر کے اکثر یہودی عبرانی زبان کو بھول گئے تب انھوں نے
پاک کتاب کو اپنے پڑھنے کیواسطے یونانی زبان میں ترجمہ کیا اور مسیح سے دو سو
چوراسی ۲۸۴ برس پیشتر موسیٰ کی توریت کی بلکہ ایک مدت بعد باقی سب
پاک کتابوں کی ایک نقل بطلمی فیلدلفس بادشاہ کے کتب خانہ میں
رکھی گئی پاک کتاب کا یہہ یونانی ترجمہ جو سپٹواجنٹ کے نام سے مشہور
ہے سب غیر ملکوں کے یہودی جماعتوں میں پڑھا جاتا تھا واضح ہو کہ جتنے ملکوں پر
سکندر فتحیاب ہوا وہاں یونانی زبان نے جو عمدہ اور وسیع اور صحیح ہے
بہت رواج پایا تھا انتہی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۲) پھر مفتاح الکتاب

صفحہ ۱۳۲ — ۱۳۵ مین لکھا ہے کہ یہودیون نے ایکسو برس سے زیادہ
تک سکندر کے جانشینون خصوصاً انتیوکس چہارم (رومن تواریخ کلیسیا
حصہ اول صفحہ ۸۸) کی ہمیشہ کی لڑائیون سے بہت اذیت اٹھائی وہ اپنے
تئین اپ افنش یعنے مستانگر اور لوگ اسکو اپ منش یعنے دیوانہ کہتے
تھے اسنے اُدمئس نامی یہودیکے دیندار سردار کاہن کو موقوف کیا
اور کہانت کا عہدہ اُسکے بھائی یسون کے ہاتھہ تیرہ لاکھہ پچاس ہزار
پر بیچا پھر تھوڑی مدت بعد اُس سے بھی لیکر اُسکے بھائی منلاؤس کے
ہاتھہ چوبیس لاکھہ پچہتر ہزار روپیہ پر فروخت کیا جب انتیوکس کے مرنے
کی جھوٹی افواہ ہوئی تب یسون کہانت پھر پانیکے ارادہ سے اکہزار
سپاہی ساتھہ لیکر یروسلم مین داخل ہوا اور جن لوگون کو اپنا مخالف
سمجھا انکو انواع اذیت سے مارڈالا جب انتیوکس کو معلوم ہوا کہ یہودی
میرے مرنیکی افواہ سنکر خوش ہوے تب اس خیال سے کہ اُس ساری
قوم نے مجھسے بغاوت کی ہے اُسنے مسیح سے ایکسو ستر برس پیشتر یروسلم
پر چڑہائی کرکے چالیس ہزار آدمیون کو جان سے مارا اور اُتنے ہی
لوگون کو غلامی مین بیچا اور ہیکل کا عمدہ قیمتی اسباب چار کروڑ اڑسٹھہ
لاکھہ ساٹھہ ہزار روپے کی مالیت کا لوٹ لیا بلکہ اسرائیل کے خدا کی
حقارت کرکے قدس الاقداس مین داخل ہوا اور قربانگاہ پر ایک
سور چڑہایا بعد اُسکے وہ فلپ نامی ایک بیرحم پرجی کو یہودیہ کا اور
اندرونیکوس نامی ایک کمبخت آدمی کو سامریہ کا حاکم اور من لاؤس

بیدیکو سردار کاہن مقرر کرکے لوٹ کی بڑی دولت لیکر انطاکیہ کو
پلٹ گیا (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۴۱ مین ہے
کہ انتیاکس چہارم نے سردار کاہن کا عہدہ روپیہ کے واسطے یکبارگی
یہود کو یہانتک ناراض کیا کہ اُنہون نے بغاوت کرکے اُسکے سپہ سالار
لوسیکل کے خزانہ مین مار ڈالا) جب اُسنے چوتھی مرتبہ مصر پر حملہ کیا تب
رومیون کی طرف سے کئی ایلچیون نے اُس پاس آکر کہا کہ اگر تو ہمارے
ملک پر نہ جائیگا تو ہمارا لشکر فتحیاب تجھ سے بدلا لیگا وہ رومیونکی حمایت سے
بہت ناخوش اور مکدر ہوکر اپنے لشکر سمیت یہودیہ کی راہ سے اپنے
ملک کو پھر گیا اگر اپلونیس نامی اپنے سپہ سالار کو یہہ حکم دیا تھا کہ بیس
ہزار سپاہی صاحبہ لشکر یروسلم کو غارت کرے اور سارے مردونکو قتل
کرکے سب عورتون اور لڑکون کو لونڈی اور غلام بنا وے چنانچہ
وہ اس حکم کو نہایت سختی کے ساتھ بہت سے روز جسوقت سب لوگ
عبادت کے لئے ہیکل مین اکٹھے ہوے تھے حملہ لایا یہانتک کہ اُن
لوگونکے سوا جو پہاڑ و پر بھاگ گئے یا سفار دیمن جا چھپے کوئی نہ بچا
اُن بیدین سپاہیون نے تمام شہر کا مال و دولت لوٹ کر کئی مقامونمین
آگ لگا دی اور شہر پناہ کی دیوار اور عالیشان مکانات کو ڈھاکر
اُنکے مصالح اور سامان سے کوہ اکرہ پر ایک قلعہ ایسا مضبوط اور
بلند جسپر سے ہیکل کو بخوبی دیکھ سکین بنایا اور وہانکے سپاہی اُسپر
مستعد تھے کہ جو لوگ ہیکل مین عبادت کے واسطے آنے کی جرات کرین

اُنکو جان سے مارین

جب انتیوکس انطاکیہ مین پہنچا تب اپنے تحت حکومت کے سب لوگونکو یونانیونکے مذہب پر چلنے کا حکم دیا اور اسیفیوس کو مقرر کیا تاکہ یہودیون کو بت پرستی کے رسومات سکھادے اور اُنمین جو لوگ اس سے انکار کرین اُنکو بڑی بڑی اذیت سے مارے جب وہ یروسلم مین پہنچا تب اُسنے چند بیدین یہودیون سے مدد پاکر روزروز کی قربانی کو موقوف کیا اور یہودیون کو جماعت یا خاندان کے ساتھہ دینی رسومات بجالانے سے باز رکھا اور خدا کی ہیکل کو اسقدر ناپاک کیا کہ لایق عبادت کے نرہے پاک کتابون کو تلاش کرکے (یعنے توریت کی تو ایک جلد صرف ہیکل مین رہتی تہی اُسکے تلاش کرنے کی حاجت کیا تہی مگر اور کتب عہد عتیق جیسے زبور و امثال وغیرہ کو) جسقدر پایا جلادیا اور یہوواہ (یعنے خدا) کی ہیکل کو جوپٹر اولمپیوس کی پرستش کے واسطے مخصوص کرکے اُس دیوتے کی سنگین مورت کو سوختنی قربانی کی قربانگاہ پر کھڑا کیا اور جنہون نے بادشاہ کے اشتہار کو نہ مانا اُنمین جتنے گرفتار ہوے قتل کئے گئے۔

اسمونی خاندان کا ایک بڈھا کاہن متاتیہس نامی اپنے پانچ بیٹون یوحنا شمعون یہوداہ ایلعاذر یونتان سمیت اُس ظلم و تکلیف کے باعث سے یروسلم کو چھوڑ اپنے وطن شہر مودین کو جو فرقہ داران کے حصے مین تہا گیا انتیوکس کے ایک عہدے دار اپلیس نامی نے

اُسکا بھالیا تا کہ بادشاہ کے حکم کی تعمیل اُن سے بجبر کرا وے جب
والے لوگ اکٹھے کئے گئے تب اپل لیس نے مت تا تھیس کو بڑی عزت
کا وعدہ دیکر اُسکو بت پرستی پر راضی ہونے کی کوشش کی مگر اُس
پیر کاہن نے اُس وعدہ کو رد کیا بلکہ ہر برگشتہ یہودی کو جو بُت پرستو
کی قربانگاہ کیطرف چلنے لگا قتل کیا پھر اُسنے اپنے بیٹونکے ساتھ بادشاہ
کے اُس کارندے پر حملہ کرکے اُسے اور اُسکے سب ہمراہیونکو جانسے
مارا اور بتون اور قربانگاہونکو توڑ کر پہاڑونکی طرف چلا گیا (یہودیو
مین جہاد کا جائز ہونا ان باتون سے ثابت ہے) جب بہت یہودی
جو اپنے مذہب پر قایم تھے اُسکے ساتھ ہوے تب یہودیہ مین سے
جاکر سب شہر و بتن بتونکی قربانگاہون کو ڈھا دیا اور ہتونکے پنڈونکو
اور برگشتہ یہودیونکو قتل کیا اور مسیح سے ایکسو ستر شتہ برس پیشتر
سچے خدا کی عبادت (ملک مین سوائے یروسلم کے) پھر جاری کی
اسکے دوسرے سال متا تھیس مرگیا اور اُسکا بیٹا یہوداہ جسکا
لقب مکابیوس تھا (یعنے اُسکی جوانمردی اور بہادری کے سبب اُسے
مکابیوس کہتے تھے جسکے معنے مارتول از رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۸۸
حصہ ۱) یہ اُسکا جانشین ٹھہرکر لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا اور بہت
لوگ جو خدا کی شریعت پر سرگرم تھے اُسکے لشکر مین شامل ہوے
وہ انیوکس کے کئی بہاری لشکرونکو جنمین بڑے دلیر سپہ سالار تھے
شکست دیکر یروسلم کو قبضے مین لایا اور ہیکل کو پاک کرکے خدا کی معبد

عبادت کوئے سرسے جاری کیا (چنانچہ قریب چار برس کے بعد وہ ظلم یروسلم سے دفع ہوا) اور مسیح سے ایکسو پینسٹھ سال پیشتر شہر کو جو کھنڈر ہوگیا تھا مرمت کروایا انتیوکس نے اپنے سپہ سالاروں کے شکست ہونیسے برہم ہوکر سارے یہودی قوم کو نیست و نابود کرنے اور یروسلم کو اُن سبھونکا مقبرہ بنانے کی دھمکی دی لیکن جب یہہ فخر کی باتین اُسکی زبان سے نکلتی تہین اُسیوقت قہر الہی اُسپر نازل ہوا وہ ایک بڑی بیماری مین پھنسا یعنے اُسکے انتڑیون مین ناسور پڑگئے جسمین کیڑے پیدا ہوے اور مسیح سے ایکسو چونسٹھ برس پیشتر مرگیا مسیح سے ایکسو اکسٹھ برس پیشتر یہوداہ مکابیوس لڑائی مین کھیت آیا اور اُسکا بھائی یونتان اُسکا جانشین ہوا اور اُسنے اپنے بھائی شمعون کے ساتھہ اپنی قوم کا انتظام بڑی دلیری اور دانائی سے کیا (اسی یہوداہ مکابیوس کی وہ دونون کتابین مکابیوس اول اور مکابیوس دویم عبرانی زبان مین تہین اور یونانی اور سریانی مین اب بھی اُنہین رومن کاتھولک عیسائی بائبل کے ساتھہ مجلد رکھتے ہین دیکھو تفسیر ڈوائیلی مطبوعہ ۱۷۳۷ء صفحہ ۹۶۷ و صفحہ ۱۰۱۷ جلد ۲)

دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۶۹ و ۳۶۹ مین پادری اگستس برادہیڈ لکھا ہے کہ اسی زمانہ مین رومی سلطنت بڑہتی گئی اسکی یہہ شہرت برابر تک پہونچی کہ جو ضعیف قومین ہین سلطنت مذکور زور آور قومونکے خلاف اُنکی مدد کرتی ہے یہوداہ نے یہہ جانکر کہ ایسے لوگون کے ساتھہ عہد کرنا

بہتر ہوگا دو امبر ونکے ہاتہہ سے رومی مجلس کے پاس سندیسہی مجلس مین
پہونچکر ایلچیون نے خبر دی کہ یہوداہ مکبی نے مع اپنے رفیقون اور کل یہودی
لوگونکے ہمین اسلیے بہیجا کہ آپ لوگونکے ساتہہ عہد و پیمان کرین اور ہماری
آرزو یہہ ہے کہ آپ لوگ ہمارے دوست اور شریک ہون رومی مجلس نے
اسکا جواب لکہکر بہیجا کہ رومیون اور یہودیونکو سمندر اور خشکی پر خیریت
اور سلامتی ہو اور اُنسے دشمن کی تلوار دور ہو قول و قرار یہہ ہے کہ
اگر رومیون یا انکے رفیقون پر کوئی دشمن حملہ کرے تو یہودی لوگ دل سے
اُنکی مدد کرینگے اور کسی صورت سے اُنکے دشمنونکو مدد نہ دینگے اور یہر
اگر یہودیونکے دشمن لڑنے کو آئین تو رومی لوگ اُنکی مدد کرینگے
اور اُنکے دشمنون کے ساتہہ لڑینگے علاوہ اسکے مجلس نے ڈیمیٹریوس
کو (جو انطیوکس کا قایم مقام ہوا تہا) اطلاع بہیجی کہ اگر وہ یہودیون پر
ظلم کرے تو مجلس فوج بہیجکر اُنکا بدلا لے

جب ایلچی عہد و پیمان لیکر یروسلم مین پہنچے تو یہوداہ مکبی مر چکا تہا اور
اُسکا انجام اسطرح ہوا کہ جب ڈیمیٹریوس نے سنا کہ نکانور (سپہ سالار
یہوداہ مکبی کے مقابلہ مین) مارا گیا اور اُسکی فوج مغلوب ہوئی تو
مین آکر اُسنے بکیدیس اور الکیمس کو بہیجا کہ یہودیون کو برباد کرین بکیدیس
بائیس ہزار جنگی مرد لیکر یروسلم کے سامہنے مقیم ہوا یہوداہ تین ہزار
آدمیونکے ساتہہ اُنسے جا ملا (یعنے مقابل ہوا) لیکن خوف کے مارے
یہودی بہاگے اسقدر کہ صرف آٹہہ سو باقی رہے جب یہوداہ نے اپنے

رفیقوں کو بھاگتے دیکھا تب دل شکستہ ہوا اکثروں نے اُسے بھاگنے کی صلاح دی لیکن اُسنے کہا کہ کبھی ایسا نہوگا کہ مین اپنی پیٹھ دشمنوں کو دیکھاؤن چنانچہ لڑائی مین وہ مارا گیا اور اُسکی فوج بھاگ گئی وہ موقعہ مین اپنے باپ دادوں مین دفن ہوا اور لوگوں نے اُسپر بڑا ماتم اور افسوس کیا جسسے غور و لحاظ ہے کہ شاید اُسنے خدا کی بہ نسبت رومیوں پر زیادہ توکل کیا اور اسی سبب سے شکست پائی انتہی

مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۶ و ۱۳۷ مین ہے کہ چونکہ سردار کاہن اونیس نامی مصر مین چلا گیا تہا پس یونتان نے یروسلم مین سوا حکومت کے کہانت کا بھی عہدہ اختیار کیا اور مسیح سے ایکسو اکسٹھ ۱۶۱ برس پیشتر رومیون کے ساتھہ عہد و پیمان باندہا جب یونتان تروفو کی دغابازی سے جو سریا (یعنے شام) کے تخت پر دست درازی سے بیٹھا تہا شہر بطولیمیس مین قتل ہوا تب مسیح سے ایکسو چوالیس ۱۴۴ برس پیشتر شمعون اُسکا جانشین مقرر ہوا اُسنے یروسلم کے انتظام کو درست کرکے یہودیونکو غیر قومونکی حکومت سے آزاد کیا جب وہ یہودیہ کے شہرونکے سفر سے جنکے انتظام و آسایش کی ترقی کیواسطے گیا تہا پہر اب اپنے داماد بطولمی کے قلعہ دوچس مین جو یریحو مین واقع تہا اوترا اُسوقت بطولمی نے دغابازی کرکے اُسکو اور اُسکے دو بیٹون یہوداہ اور متاتہیس کو ایکسو پینتیس ۱۳۵ برس مسیح سے پیشتر جان سے مارا

بعد اُسکے شمعون مرحوم کا بیٹا یوحنا ہیرکانس حاکم اور سردار کاہن ہوا

سے چند متصل سے صوبجات کو بھی اپنے قبضے مین کیا اور سلوکی ریگل
کو جو دو سو برس آگے کو وجزین پر تعمیر ہوئی تھی مسخر کیا اور یہودیون
پر غارت کیا اور ادومیون کو زبردستی یہودی مذہب پر لایا اور رومیون
کے ساتھ از سر نو موافقت کا عہد و پیمان باندھا آخر اپنے بیٹے ارسطوبولس
کو حکومت اور کہانت مین جانشین کر کے مسیح سے ایکسو سات برس پیشتر مر گیا
اس امیرزادے نے یہودیہ مین اگلے زمانہ کے موافق پہلا بادشاہت کا لقب اختیار
کیا اور اپنے حضرت داؤد کی قبر مین روپیہ بازیادہ تر یہوداہ کے
بادشاہون کا مدفون خزانہ پایا تھا ۱۰۳ قبل سنہ مسیحی مین) پھر اسکے مرنے کے
بعد سکندر جن نیوس نامی اسکا بیٹا تخت نشین ہوا اسنے مسیح سے ستاسی
برس پیشتر فلسطیون سے بحر یہودی مذہب کا اقرار کروایا اور ستائیس
برس تک حکمرانی کر کے آخر شراب خواری کے باعث مسیح سے اناسی
برس پیشتر مر گیا

جو راہ و رسم کہ یہودی لوگ رومیون سے رکھتے تھے اُس سے رومیون کے
انقلاب ہونے کے باعث یہودیون کو بہت تکلیف اور نقصان ہوا حکومت اور
کہانت کی بابت بشدت قضیہ ہوا اور جب اُس امر مین ارسطوبولس
نے اپنے بڑے بھائی ہرکانس کے برخلاف رومیون سے مدد چاہی
تب پمپیوس نے مسیح سے ترسٹھ ۶۳ سال پیشتر ہرکانس کو تخت پر بٹھایا
لیکن یہودیہ کو رومی بادشاہت کا ایک خراجی صوبہ ٹھہرایا بلکہ اپنے عہدہ دار

سمیت قدس الاقداس مین داخل ہوکے اُسکی بیحرمتی کی اور کرسی سونے
کی جو سُلیمان کا نواب تہا مسیح سے چوّن برس پیشتر ہیکل سے دس ہزار
قنطار روپیہ یعنے تین کروڑ پچہتر لاکھ روپیہ لوٹ لیگیا
پہر مسیح سے بہتر برس آگے انٹیپٹر جو ادومی کا ایک حیلہ گر امیر
تہا جیولیوس قیصر کی بدولت یہودیہ کا حاکم مقرر ہوا لیکن اُسکے تحت مین
ازرومن تواریخ کلیسیا حصہ اصفحہ ۹۰) ہرکانس سردار کاہن بنا رہا مسیح
سے چالیس برس آگے انٹپٹر مذکور مرگیا (ایضاً صفحہ ۹۰)
بعد اُسکے انٹپاٹر کے بیٹے ہیرودیس بزرگ نے ایک رومی حاکم انتونیو کی
مدد سے اور بہت خونریزی کرکے مسیح سے چالیس برس پیشتر بادشاہت
حاصل کی اگسٹس قیصر نے (جسکے معنی عزت آمیز اور ماہ اگست اسی کے
نام کا ہے ازطلوع آفتاب صداقت مطبوعہ مرزاپور ستنج صفحہ ۵۸ و ۵۹)
مسیح سے چھ برس پیشتر اُسکی بادشاہت کو بحال رکہا انتہی ہیرودیس
بڑا سنگدل تہا اُسنے اپنی جورو اور اُسکے دادا اور ماں اور بہائیون بلکہ
اپنے بیٹون کو بہی قتل کیا تہا رومن تواریخ کلیسیا حصہ اول صفحہ ۹۰
رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۰ مین لکہا ہے کہ ہیرودیس
بادشاہ کیوقت یہودیہ کہ یسوع (یعنے عیسٰی) اُس مین پیدا ہوا ملک روم کا
ایک صوبہ تہا چنانچہ رومیون نے یسوع کی پیدائش سے ترسٹہ برس
پیشتر اُسے اپنے قبضہ مین کرلیا تہا اور ہیرودیس یسوع کی پیدائش سے
چونتیس برس پیشتر یہودیہ مین تخت نشین ہوا اور اگرچہ اُسکا لقب بادشاہ

تبہاپر روم کے شاہنشاہ اگسٹس کا مطیع رہا اہل تواریخ نے اسکو ہیرو دیس
بزرگ لکہا ہے اسلئے کہ وہ جنگ مین بہادر اور اپنے ملک کے بندوبست
مین دانا اور ہوشیار تہا انتہی
پہر اُسی رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۲۹ مین لکہا ہے کہ یہہ ہیرو دیس
بڑا ظالم بادشاہ تہا مورخون نے اُسکی بدذاتی کا بیان بہت کچہہ لکہا ہے
چنانچہ سارا ملک اُسکے ظلم سے بہرا تہا خاصکر جب قریب مرگ ہوا اُسنے سب
ملک کے رئیسون اور عزت دار زنکو یریحو شہر مین جہان وہ صاحب فراش تہا
اکٹہا کرکے اپنی بہن سلومے اور اُسکے شوہر الفک سے کہا کہ مین اب
مرنیکے قریب پہونچا اور جانتا ہون کہ یہودی میرے مرنیسے خوش ہونگے لہذا
یہہ سب تمہارے قبضے مین رہین پس جسوقت میرا دم نکلے اُسیوقت ان سبہونکو
قتل کروا دیجیو اور اُنکے لیے رنج و ماتم جو لوگ کرینگے خواہ مخواہ گویا میرا ہی
ماتم ہوجائیگا بلکہ یہودی مورخ یوسیفس نامی یون بیان کرتا ہے کہ اُس
بدذات نے رو کر اُنسے التماس کیا کہ اگر تم میری محبت رکہتے اور خدا سے
ڈرتے ہو تو اس کام کے کرنے مین ہرگز غفلت نکیجو انتہی آخر مسیح کے عروج سے
تیس برس پیشتر مرگیا (از رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۱۹۲) اور اسکا یہہ حکم
پورا نہین ہوا دیکہو طلوع آفتاب صداقت چہاپہ مرزا پور مشنری صفحہ ۱۸۹
اسی ہیرو دیس بزرگ نے بہت سی دولت خرچ کرکے ہیکل کی ایسی بنیاد
کی کہ پہر نئی کی نئی ہوگئی انتہی (از ہندی تواریخ کلیسیا چہاپہ بپٹسٹ
مشن پریس کلکتہ مشنری صفحہ ۲۵) اُسکا عمل ۳۵ برس تک رہا اور اُسنے

یہودیونکو خوش کرنے کے لیے ہیکل کی بڑی آراستگی کی ازرومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۰ حصہ ۱

اس دوسری ہیکل کا مفصل بیان پادری اسکاٹ صاحب نے اپنی دمین تفسیر مین صفحہ ۱۶۲ — ۱۶۵ مین یون لکھا ہے کہ بابل کی اسیری کے بعد زرو بابل نامی نے اُسے تعمیر کیا لیکن پہلی سی شان اور خوبصورتی مین نہ تھی کیونکہ لکھا ہے کہ جنہون نے پہلی ہیکل کو دیکھا تھا جب اسکو دیکھا تب رونے (عزرا ۳ باب ۱۲) یہہ دوسری ہیکل کہلائی اور لڑائیون جب یہودی مغلوب ہوے تب دشمنون نے کئی بار اسے ناپاک کیا اور آخر کو وہ بہت بیحرمت اور برباد ہوگئی مسیح کی پیدایش سے سولہ برس پیشتر ہیرودیس بادشاہ نے (جسنے مریمنی نامی یہودن سے شادی کی تھی (رومن تواریخ کلیسیا حصہ ۱ صفحہ ۹۰) اس ارادہ سے کہ یہودیون کو خوش کرے پھر اسکو تعمیر کیا مگر اسطرح پر کہ تھوڑا تھوڑا کرکے رفتہ رفتہ تمام عمارت نئے سرے سے بنائی یہانتک کہ وہ اگلے کی طرح بہت خوبصورت اور خوشنما ہوگئی تو بھی وہ دوسری ہیکل کہلائی ۳ تیسری — اسکی تعمیر مین اٹھتالیس ہزار آدمی نو برس تک لگے رہے یہانتک کہ وہ مسیح کی پیدایش سے اٹھہتر برس پیشتر عبادت کے لیے تیار ہوگئے تھے مگر تمام عمارت چھیالیس برس تک پوری نہوئی چنانچہ یوحنا ۲ باب ۲۰ مین یہہ لکھا ہے کہ یہودیون نے مسیح کے جواب مین کہا کہ چھیالیس برس سے یہہ ہیکل بن رہی ہے مسیح کی عمر اُس وقت مین تیس برس کی تھی اور ستولہ برس اُس مین

ملاکر چھیالیس برس ہوے چونکہ موریہ پہاڑ کی چوٹی اُسکی وسعت کے لئے
کافی نہ تھے اسواسطے بڑا پشتہ سنگین پہاڑ کی چار و نطرف باندھا گیا یہ
پشتہ بہت اونچا تھا خاصکر دکھن طرف کہ جہاں سو فٹ کی بلندی تھی احاطہ
کی باہر والی دیوار اسی پشتہ پر بنی تھی جسکی چھپن فٹ اونچائی اور
آدھی میل کا گھیرا تھا اغلب ہے کہ شیطان اسی دیوار پر یسوع (یعنے
حضرت عیسیٰ) کو لیگیا اور چاہا کہ وہ اُسکو گرا دے (متی ۴ باب ۶) اُسکے اندر
چار و نطرف دیوار کے پاس بہت خوشنما برآمدے بنائے گئے جو تین
طرف تھے پہلے پایون اور چوتھی طرف چار چار پایون پر سہارا پاتے
تھے ان بڑے برآمدونمیں لوگ ٹہلتے اور یہاں صرّاف اور کبوتر ونکے
بیچنیوالے بیٹھے تھے اور اسی جگہہ ایک مکان بھی بنا تھا جسمیں یہودی
معلّم جو ربی کہلاتے جمع ہوکر لوگون کے سوالونکا جواب دینے کو تیار رہتے
اسی مکانمیں یسوع نے ربیونکے بیچمیں بیٹھکر اُنہیں اپنے سوالون اور جوابون
سے حیران کیا تھا (لوقا ۲ باب ۴۶) پہلے صیانی بھی یہاں اکٹھے ہوا کرتے
اعمال ۳ باب ۱۱ ۴۶

اس احاطہ کی دیوارمیں نو پھاٹک تھے اور اُنمیں داخل ہونے کے لئے
بڑے بڑے زینے پشتے پر بنے تھے یہ سب پھاٹک بڑے اور خوشنما تھے
مگر پورب طرف زیتون کے پہاڑ کے سامنے ایک پھاٹک جو خوبصورت
کہلاتا سب سے زیادہ خوشنما تھا یہ پھاٹک قرنتی پیتل سے جو بہت قیمتی
ہے بنا اور سینتیس ۳۷ ہاتھ یعنے پچپن ۵۵ فٹ اونچا تھا (اعمال ۳ باب ۲) اور

جو برآمدہ اُسکے پاس تہا وہ سلیمان کا کہلاتا (اعمال ۳ باب ۱۱) باہر وا
احاطہ غیر قومونکا کہلاتا تہا اسواسطے کہ یہانتک سب لوگونکے لئے جانیکے
اجازت تہی اسکے اندر اور ایک احاطہ عورتونکا کہلاتا کہ یہانتک یہودی
عورتین جاسکتی تہین اسکے آگے نہین مگر اُس حالتمین کہ جب قربانیان
لاتین عورتونکے احاطہ کے آگے اسرائیلیونکا احاطہ تہا اور اُسکے آگے
لاویونکا جہان قربانگاہ اور پیتل کا حوض خاص ہیکل کے سامہنے رکہتا
تہا خاص ہیکل بہت اونچی اور نہایت خوشنما تہی اُسکے سامہنے ایک برآمدہ
ایکسو پچاس فٹ اونچا اور اوتنا ہی چوڑا تہا ہیکل کے اندر دو دالان
یا کمرے تہے ایک جو قدوس کہلاتا ساٹہہ فٹ لمبا اور اوتنا ہی اونچا
اور تیس فٹ چوڑا تہا اسمین نذر کی روٹیان رکہنے کی میز اور جلانیکی
قربانگاہ اور سونیکی شمعدان رکہتے تہے اُس سے آگے دوسرا کمرہ قدس الاقداس
کہلاتا تہا یہہ بیس فٹ چوڑا اوتنا ہی اونچا اور اوتنا ہی لمبا تہا اسمین
جب تک پہلی ہیکل رہی عہد کا صندوق کہ جسمین شریعت کی دو لوحین
تہتیان اور من کا ایک مرتبان اور ہارونکا عصا رکہا تہا اور
عہد کے صندوق کے اوپر کفارہ کا سرپوش اور دو کروبین کی
مثلین خالص سونیسے بنی ہوئی تہین اس کمرہ مین سردار کاہن کے سوا
کوئی شخص داخل نہین ہوتا اور وہ بہی سال بہر مین صرف ایکبار
اُن دونونکے درمیان ایک پردہ بہت قیمتی پڑا رہتا۔ خاص ہیکل
کی چاروں طرف سہ منزلہ بہت سے کمرے کاہنونکے واسطے بنے تہے

اور تمام احاطہ مین بہت سی اور جگہین ایسے کام کے لئے تہین بہ سب عمارتین سنگ مرمر سے بنائی گئین اور زیتون کے پہاڑ سے جب صبح کیوقت ہیکل پر کوئی نگاہ کرتا تو ایسی روشنی اور چمک نظر آتی کہ نگاہ نہ ٹہرتی ۔ ششم سنہ عیسوی مین طیطس نے جو ویسپاسین روم کے بادشاہ کا بیٹا تہا اُسکو بالکل برباد کیا اور اگرچہ جرلین تیسرے جو مُرتد لقب سے مشہور ہے چاہا کہ اُسے پھر تعمیر کرے تاکہ مسیح کی پیشین گوئی کو جھٹلاے مگر بنا نہ سکا ۔ اب اُسی جگہہ پر مسلمانون کی ایک مسجد الاقصٰی جو عمرؓ کی کہلاتی ہی ہے یہہ لوگ (صرّاف اور کبوتر فروش وغیرہ) ہیکل خاص مین تو نہین مگر باہر والے برآمدے مین جو غیر قومونکے احاطہ مین تہا بیٹہتے تہے یہان جن چیزون کی خرید و فروخت ہوتی ہی وہ ہیکل کی ضرورتونکے لئے آتی تہین یعنے کبوتر اور قمری وغیرہ اور شاید اور بہی مال روزمرہ کے کام کا بیچتے اور صرّاف جو وہان بیٹہتے تہے اسلئے کہ ہیکل کی خدمت کے لئے ہر ایک آدمیکو آدہا شقل دینا تہا جو کہ یہودی ایک سکہ ہے مگر چونکہ ملک یہودیہ رومیونکے تحت مین آگیا تہا اسواسطے رومی سکے زیادہ جاری ہوگئے تہے پس ملکی پرانے سکونکے لئے صرافونکی حاجت رہتی تہی فقط

از ردمن تفسیر اسکاٹ صاحب چاپہ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۶۲ — ۱۶۵ جلد اوّل طبع اوّل

یہہ سب بیان اسلئے لکہا تا کہ عیسائی مفسّر کے قول سے معلوم ہو کہ یہہ دوسری ہیکل تہی اور یہہ بہی معلوم ہو کہ عہد نامہ کا صندوق وغیرہ

اس دوسری ہیکل کی تعمیر سے پیشتر یعنے پہلے ہیکل کی بربادی کے وقت سے معدوم ہے اور اُسکا کہین نشان باقی نہین ہے

اسی ہیرودیس بزرگ کے بیٹے ہیرودیس انطپاس نے (روسن تفسیر متی ۱۴ باب ۳ صفحہ ۱۱۲) یوحنا بپتسما دینوالے (یعنے حضرت یحیٰی بن ذکریاہ کا جو چہیرے بھائی حضرت عیسیٰؑ سے پیشتر پیدا ہوے تھے (روسن تفسیر اسکا صفحہ ۱۱۳) سر کٹوایا تھا کیونکہ ہیرودیس انطپاس نے اپنے بھائی فلپ کی جورو مسماۃ ہیرودیاس کو چھین لیا تھا اور حضرت یحیٰیؑ نے اُس عورت کے رکھنے سے اُسے منع کیا تھا اُس دشمنی سے مسماۃ ہیرودیاس کی بیٹی مسماۃ سلومی نے جو فلپ سے پیدا تھی اپنے اس دوسرے باپ یعنے ہیرودیس انطپاس کو ناچکر خوش کیا اور کہا کہ یوحنا کا سر تھالی میں مجھے منگوا دے چونکہ ہیرودیس انطپاس مجلس کے سامنے اُسکا ناچ دیکھکر ایسا خوش ہوا تھا کہ اُسنے قسم کھائی تھی کہ جو تو مانگے گی دونگا تجھے دونگا تب لاچار ہوکر اُسنے حکم کیا کہ یحیٰیؑ کا سر کاٹ کر اسے لا دو چنانچہ ایسا ہی ہوا روسن تفسیر متی ۱۴ باب ۳ — ۱۱ صفحہ ۱۱۲ و ۱۱۳ میں ہے کہ ہیرودیاس ہیرودیس بزرگ کی پوتی تھی اور اُسکے شادی پہلے اُسکے چچا فلپ ہیرودیس سے ہوئی اور اُس سے ایک بیٹی سلومی پیدا ہوئی — یوسف ایک یہودی مورخ کہتا ہے کہ یہہ شادی اُسوقت ہوئی جب ہیرودیس انطپاس روم کو سفر کرتا تھا چنانچہ وہ اپنے بھائی فلپ کے پاس ٹھہرا اور اُسکی جورو کو دیکھکر عاشق ہوا پھر اپنی

جورو وار بیوس کی بیٹی کو طلاق دیکر اُسکو اپنے بھائی سے بیہین لیا۔ یوحنا نے
نہایت دلیری سے اُسکو اسکام سے منع کیا اور لیسوا ہیرودیاس اُسکو مار ڈالا چاہتی تھی مگر
ہیرودیس کچھ ڈرتا تھا تو بھی اُسے (یعنے حضرت یحیٰی کو) قید خانہ
مین ڈالا جب ہیرودیس کی سالگرہ ہوئی بادشاہوں کا دستور تھا کہ اپنی سالگرہ
کا دن بہت دھوم دھام سے رہتے اور اپنے اہلکارونکی بلاکر مہمانی کرتے دیکھو
پیدایش ۴۰ باب ۲۰ ہیرودیاس کی بیٹی اُنکے درمیان ناچی اُسکی ماں بھی ناچی
اور اُسکی سے اُسکی صحبت خوب پائی اور اپنی ماں کی مانند بیشرم ہو گئی تھی
چنانچہ ہیرودیس سے قسم کھاکر وعدہ کیا کہ جو کچھ تو مانگی گی مین تجھے دونگا
(متی ۱۴ باب) تب وہ جیسا اُسکی ماں نے اُسے سکھلایا کہتا تھا بولی کہ یوحنا بپتسما
دینے والے کا سر تھالی مین یہان مجھے منگوا دے مانگنے سے اُنکو دو فائدے
حاصل ہوے پہلے یہہ کہ وہ اپنے غصے کی آگ ٹھنڈی کرین دوسرے یہہ معلوم
ہو کہ حکم پورا کرنے مین کچھ فریب نہین ہوا اور یوحنا حقیقت مین مارا گیا افسوس
کہ عورتونمین سے کوئی ایسی سخت دل اور فسق پر مستعد ہو یہہ سچ ہے کہ خدا نے
عورتوں کو نرم دل کے ساتھہ پیدا کیا مگر جب شرارت پر آجاے تو مردسے بھی بدتر
لیجاتی ہے بادشاہ دلگیر ہوا شاید اسکے کئی سبب ہوے اول یہہ کہ وہ یوحنا
کو کچھہ جانتا اور مانتا تھا کہ یہہ شخص مقدس اور شاید نبی ہے دوسرے عوام
یوحنا کی تعظیم کرتے تھے اور ہیرودیس اُنسے ڈرتا تھا تیسرے اگرچہ شریر تھا
تو بھی ایسے نہایت ظلم اور بے انصافی کو پسند نہین کرتا تھا پر اُس قسم کے
اور اُنکے سب جو اُسکے ساتھہ کھانے بیٹھے تھے اُسنے حکم کیا کہ اُسے لاکر اُن قیدی کو

البتہ پورا کرنا چاہیے مگر نہ اُس قسم کو جو ناجائز ہو کیونکہ اُسے پورا کرنا گناہ پر گناہ کرنا ہے چنانچہ جسنے خدا کی شریعت کے برخلاف قسم کہائی اُسنے ایک گناہ کیا اور اگر اُسکو پورا کرے تو یہہ دوسرا گناہ ہے پس ایسی قسم کا رد کرنا فرض ہے کیونکہ وہ شروع ہی سے ناجائز تھی اُسنے کہا تھا کہ جو تو مانگیگی مین دونگا اور اگر نہ دیتا تو اُن لوگون کے آگے اُسے شرمندہ ہونا پڑتا آدمیون سے ڈرا مگر خدا سے نہ ڈرا اسیطرح بہت لوگ آپس کی شرم کے گناہ کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ اگر ایسا نہ کرین تو ہمارے رفیق اور آشنا ہمین حقیر سمجھینگے واہ کیا خوب یہ کیسی بات ہے کہ کوئی انسان کو خدا سے زیادہ سمجھے انتہی

اسی ہیرودیس نے نو برس قبل مسیحؑ کے خزانہ پانیکے لیے حضرت داؤدؑ کی قبر کو کھودا تھا اور غالباً تبھی سے ہزار برس قایم رہنے کے بعد حضرت داؤدؑ کی قبر پہر نہ رہی

اسی ہیکل مین حضرت عیسیٰؑ ہمیشہ عید دنمین آیا کرتے تھے (مرقس ۱۴ باب ۴۹ متی ۲۰ باب ۱۸ لکمتیونکا ۴ باب ۴ وغیرہ) اور اسی ہیکل مین حضرت عیسیٰؑ نے صرافونکے تختے اوندھے اور کبوتر فروشون کو نکال دیا تھا اور اُنسے کہا تھا یہہ لکھا ہے (یعنے یسعیاہ ۵۶ باب ۷ مین) کہ میرا گھر عبادتخانہ ہوگا مگر تمنے اُسے چورونکا کھوہ بنایا (متی ۲۱ باب ۱۰ — ۱۳) اور اسی ہیکل مین جانیکے لیے پولس رسول نے یہودی دستور کیموافق آپکو پاک وطاہر کیا تھا (اعمال ۲۱ باب ۲۳ — ۲۶) اس سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے آسمانپر جانیکے بعد

ہی سب یہودی دستورات عیسائیونمین رائج تھے مگر بعد اسکے انکے ترک کرنے کا حکم کہان سے عیسائی لوگ پا گئے اور اسی ہیکل مین حضرت عیسیٰؑ کو بارہ برس کی عمر مین فرایض عبادات بجالاتے ہوتے تھے (لوقا ۲ باب ۴۱-۴۹) اور اسی ہیکل مین حضرت ذکریاہؑ کے پاس حضرت جبرئیل اللہ جلشانہ کیطرف سے حضرت یحییٰؑ کے پیدا ہونے کا وعدہ پہونچانے آئے تھے (لوقا ۱ باب ۱۱-۱۹) اور اسی ہیکل مین اگر حضرت مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کے مراتب کا ذکر شمعون اور انا سے سنا تھا (لوقا ۲ باب ۲۵-۲۸) اسی ہیکل کے زمانہ کی ایک عجیب بات عیسائیونمین مشہور ہے کہ یروسلم یعنے بیت المقدس مین حضرت عیسیٰؑ کو یہودیون نے گرفتار کرکے پلاطوس رومی حاکم کے پاس جو کہ قیصر کیطرف سے یروسلم مین حکمران تھا پہنچدیا کہ اُسکے حکم سے حضرت عیسیٰؑ صلیب پر کھینچے گئے فقط

مگر کتنی ہی مضبوط دلیلون سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ مصلوب نہین ہوئے صرف حضرت ادریسؑ یعنے خنوکؑ (پیدایش ۵ باب ۲۴) اور حضرت الیاسؑ (۲ سلاطین ۲ باب ۱) کیطرح حضرت عیسیٰؑ بھی آسمانپر تشریف لیگئے (۱) انجیل مین لکھا ہے کہ تیسرے دن جی اٹھے (متی ۲۸ باب ۶ مرقس ۱۶ باب ۶ وغیرہ) پس جبکہ تیسرے دن جی اٹھنے کی طاقت حاصل تھی تو پہلے ہی دن صلیب پر جان دینا کیا ضرور تھا اور یہ جو علماء عیسائی کہتے ہین کہ جہان کی نجات کیلئے اُسے اپنی جان دینا ضرور تھا یہ صرف عقیدہ کی بات ہے کیونکہ اگر جہان کی نجات کے لئے جان دی تھی تو جی اٹھنا کیا ضرور تھا کیونکہ جہان جہتے وہان اُس ذبیحہ کی موت سپردہ مقر

ضرور ہے کہ عہد مُردہ پر باندھا جاتا ہے اور پختہ نہین جب تک کہ وہ ذبیحہ
زندہ ہے عبرانیون کا ۹ باب ۱۶ و ۱۷) اسکے سوا انجیلون سے ثابت ہے کہ فصح کا
کھانا کھاکر حضرت عیسیٰؑ گرفتار کئے گئے (متی ۲۶ باب مرقس ۱۴ باب ۱۲ لوقا ۲۲ باب ۱۴
حالانکہ عید فصح اُسکے دوسرے دن تھی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گرفتاری
کی اصل حقیقت سے ہی کسی عیسائی عالم کو آگاہی نہین ہے لغت کتاب
مقدس صفحہ دوسو آٹھ مین ہے کہ مسیحؑ کی آخری عید کی بابت انجیل سے دیکھنے
والون کا بیان سمجھ مین مجموعی نہین آتا اور اب تک عالم اس بات کو دریافت
کرتے ہین بعضے کہتے ہین کہ مقرری دن سے پیشتر مسیحؑ نے عید کو مانا تھا پر
ایسی بات کہین نہین لکھی ہے انتہی

(۲) لوقا ۲۳ باب ۲۶ اور مرقس ۱۵ باب ۲۱ اور متی ۲۷ باب ۳۲ مین
لکھا ہے کہ مسیحؑ کی صلیب جسوقت کہ صلیب دینے کو لیجاتے تھے ایک شخص
شمعون قرینی پر رکھکر لیچلے تھے اور دستور یہ تھا کہ ہر شخص جو صلیب دیا جاتا
اپنی صلیب آپ لیچلتا تھا متی ۱۰ باب ۳۸ (دیکھو صفحہ ۲۲۳ رد من تفسیر متی
۲۷ باب ۳۲) چنانچہ اسی سبب سے پہر یوحنا ۱۹ باب ۱۷ مین جو کہ سب انجیلون
سے ایکمدت کے بعد یعنے بقول علماء عیسائی ۹۸ع مین لکھی گئی لکھا ہے کہ
مسیحؑ نے آپ اپنی صلیب اُٹھائی تھی پس تین انجیلون سے تو یہی ثابت ہے
کہ شمعون قرینی پر صلیب رکھی گئی تھی اور قران مجید کے اُس رد من تحریف
مین جسے علماء عیسائی نے الہ آباد مین ۱۸۴۴ع کو چھاپا اور اُسپر اپنے طور پر لکھا
لکھا صفحہ ۸۳ سورہ آلِ عمران کی آیت ۵۳ کے حاشیہ مین لکھا ہے کہ زمانہ

اسلام سے آگے عیسا یون مین باسلیدی ایک فرقہ تہا جو خیال کرتے تہے کہ مسیح
آپ مصلوب ہوا پر شمعون ایک قرینی اُسکے عیوض پکڑا گیا اور مصلوب ہی
ہوا پھر سرنتہی اور کارپوک راطی اور دیستی تین فرقے تہے جو زمانہ اسلام
سے پیشتر ہی خیال کرتے تہے انتہی اور قران مجید کے اسی رومن تصنیف مین
حضرت ابراہیمؑ کا بتوکو توڑنا اور نمرود کا حضرت ابراہیمؑ کو آگ مین پھینکنا بہی
اسی توریت کے موجب لکہا ہے جو جاہے اُسمین دیکہہ لے اور اس آگ
مین پھینکنے کا مفصل بیان اُس عبرانی کتابین بہی جسکا نام سفر حق شہار
ہے اور وہ آیت جسمین اس آگ مین پھینکنے کا ذکر ہے یہہ ہے مین خداوند جو تجہ
کسدیون کی اُور سے نکال لایا (پیدایش ۱۵ باب ۷) عبرانی مین اُور آگ کو
کہتے ہین اور کسدیون سے مراد بابل والے جسکا بانی نمرود تہا (دیکہو روم
قدیم تالیف ابلد اصفحہ ۲۰۰) اور تفسیر رشی مین لکہا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اس
آگ مین بچ گئے مگر حضرت ابراہیمؑ کے بہائی اران کو نمرود نے جب آگ مین
پھینکا تو وہ وہین جلگئے تہے (پیدایش ۱۱ باب ۲۸) اور اسی تفسیر مین حضرت
ابراہیمؑ کی بت شکنی بہی مرقوم ہے اور چونکہ وطن سے نکلنا ایک بڑی آفت
نکلنا تہا اسلئے خدا نے بار بار اسکی یاد دلائی جیسے مصریون کے ظلم سے
اسرائیلیون کا نکلنا خدا نے بار بار توریت مین یاد دلایا ہے (دیکہو خروج ۲۰ باب ۲
احبار ۲۵ باب ۳۸ و ۴۲ و ۵۵ و ۲۶ باب ۱۳۔ اور اسکے ساتہہ پیدایش
۱۱ باب ۳۱ و ۱۵ باب ۷، نحمیاہ ۹ باب ۷) اس سے بہی ثابت ہے کہ حضرت
ابراہیمؑ ضرور آگ مین پھینکے گئے تہے اور وہ آگ گلزار ہو گئی اور اسیطرح یزدان

مطبوعہ لکھنؤ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۲ مین بھی ہے

پس تین انجیلون اور اس رومی قانون سے کہ جو صلیب دیا جاتا اپنی صلیب آپ لیجاتا تہا اور ان چار عیسائی فرقون سے کہ جنمین لاکھون عالم و فاضل و تواریخ دان ہونگے اور حضرت عیسیٰ کے عروج کے بعد انہین دو نہین موجود ثابت ہے کہ صرف شمعون قرینی مصلوب ہوا نہ یہ کہ حضرت عیسیٰ

(۳) یونانیون مین ایک نہایت مشہور عیسائی فرقہ گناستی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۵۲) کے لوگون کا یہہ قول تہا کہ دنیا مادے سے پیدا ہوے اور مادی کے لئے شرارت اور معصیت ضرور ہے اور مسیح مادی سے پیدا نہوا تہا اسلئے مصلوب نہین ہو سکتا ہے کیونکہ اسکا جسم نہا نتہی (رومن تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزا پور ۱۸۵۶ء صفحہ ۹۶ سطر ۱۳ و ۱۴)

(۴) متی ۲۶ باب ۲۴ مین مسیح نے یہوداہ اسکریوطی کی بابت فرمایا اس شخص پر افسوس جسکے ہاتون ابن آدم (یعنے مسیح) گرفتار کروایا جاتا ہے اگر وہ شخص پیدا نہوتا تو اسکے لئے بہتر تہا انتہی پس اگر حضرت عیسیٰ کا مصلوب ہونا دنیا کی نجات کے لئے ضرور تہا تو یہوداہ اسکریوطی پر جو گرفتار کروانے والا تہا کیون ایسا افسوس کیا اس سے ظاہر ہے کہ مصلوبی کی کچہ حاجت ہی نہ تہی

(۵) مرقس ۱۵ باب ۲۸ اور لوقا ۲۲ باب ۳۷ مین مسیح کا بدکارون مین شمار ہونا لکہا ہے اور توریت کی پانچوین کتاب یعنے استثنا ۲۱ باب ۲۳ مین لکہا ہے کیونکہ وہ جو لکڑی پر لٹکایا جاتا (یعنے مصلوب ہوتا) خدا کا ملعون ہے

اور گلتیوں کے ۳ باب ۱۳ مین لکھا ہے کہ وہ (یعنے مسیح) ہمارے بدلے لعنتی ہوا
کہ لکڑی پر لٹکایا گیا انتہی اور توریت کی پہلی کتاب یعنے پیدایش ۳ باب ۱۴
مین خدا نے سانپ کو کہ شیطان جس سے مُراد ہے ملعون فرمایا ہے پس ہر
کوئی دلیل اس بات کو کبھی تسلیم نکریگا کہ حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ بقول علمائے
عیسائی ملعون و بدکار ہوئے پس مین تمہین جتاتا ہون کہ کوئی نہین جو خدا کے
روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتا ہے (اول قرنتیوں کا ۱۲ باب ۳

(۶) زومن تفسیر اسکاٹ صاحب متی ۲۷ باب ۱۵ صفحہ ۲۴۳ چھاپہ اول آگرہ
مشن پریس ۱۸۶۶ء جلد اوّل طبع اوّل مین لکھا ہے اُن البتہ سیکڑون
برس بعد بعضے برگشتہ عیسائی انجیل سے ناواقف اور اپنی پیشگوئی کے بیچ
مین گرفتار ہو کر کہنے لگے کہ خدا نے یسوع (یعنے حضرت عیسیٰ) کو اسوقت
اُٹھا لیا اور یہودیونکے ہاتھ مین ایک اُسکا شبیہ دیا کہ یہی مصلوب ہوا انتہی
دین حق کی تحقیق مصنفہ پادری لیسلے پادری لیکھرام مطبوعہ الہ آباد آرفن پریس ۱۸۶۶ء
صفحہ ۸۸ مین ہے کہ عیسیٰ مسیح کا احوال کہ کسطرح وہ ہندوستان مین بولائی
کی چڑیا بنایا گیا اور یہودیونکو بندر بنایا اور یہ کہ وہ نہین مارا گیا بلکہ دوسرا
اُسکے عوض مصلوب ہوا یہ باتین اُسنے (یعنے حضرت صلعم نے) ناصریونکے
قصّے سے نکالین جنکو دو تین شخصون نے مسیح کے پانچ چار سو برس بعد بنایا
کتاب سیر الاسلام مصنفہ رشن صاحب باب ۵ ترجمہ مصنفہ یفیسر وے سے ترجمہ کیا
ہوا تیسرا صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ ۱۸۴۵ء مین ہے کہ (مسلمان) انکار کرتے ہین کہ
عیسیٰ کو سولی نہین ملی اور مطابق مسلمان نصاریٰ کے جو اپنے مذہب سے

زمانہ گزشتہ مین برگشتہ ہوگئے تھے کہتے ہین کہ یسوع یہودیون سے بچکر چوتھے آسمان پر جا نشین ہین انتہی اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ کے صلیبی بابت جو مسلمانونکا عقیدہ ہے یہی قدیم عیسائیونکا بھی ہے۔

واضح ہو کہ یہہ ناصری وغیرہ گمشدہ عیسائی اُن چار حوار فرقونکے سوا تھے جنکا ذکر ترجمہ قرآن شریف کے حاشیہ مین ہوا ہے عیسائی نے کیا ہے کیونکہ انھون نے شمعون قرینی کو مسیح کے عوض مصلوب ہونا بیان کیا ہے اور ان برگشتہ عیسائیون نے مسیح کا شبیہ مصلوب ہونا بیان کیا اور گناستی یا گناستک (مفتاح الکتاب صفحہ ۲۱۱) فرقہ اسکے پیرو ہوا ہے پس جبکہ گواہون کے اتنے بڑے ابر سے ہمین آگہیر ہے (عبرانیونکا ۱۱ باب) اور دلیلونکا مینہ برس گیا تو آفتاب کیطرح ظاہر ہے کہ مسیح زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور ہرگز مصلوب نہین ہوئے۔

(۲) سب انجیلونکے پچھلے باب پڑھنے سے ثابت ہے کہ صرف گیارہ حواریون نے سوا اور کسینے مسیح کو مرکر پھر زندہ ہوا نہین دیکھا اور اعمال ۱ باب ۳ و ۴ اور ۱ کرنتھیون ۱۵ باب ۵ سے بھی ظاہر ہے کہ سوا گیارہ حواریونکے اور کسی نے مسیح کو پھر زندہ ہوا نہین دیکھا لیکن اوّل قرنتھیونکے ۱۵ باب ۵ مین پولوس رسول جنکی تصنیف کا ایک بڑا حصہ منجملہ مجموعہ عہد جدید ہے فرماتے ہین کہ بارہ ۱۲ کو دیکھائی دیا انتہی یعنے بارہون نے مسیح کو پھر زندہ ہونے کے بعد دیکھا اور ظاہر ہے کہ اسوقت بارہ کہان تھے وہ بارہوان تو اسکے کتنے ہی دنون بعد شامل کیا گیا تھا (اعمال ۱ باب) بعد اسکے اوّل قرنتھیونکے ۱۵ باب ۶ مین

پلوس فرماتے ہین کہ پانسو بھائیون سے زیادہ تھے جنہین وہ یکبارگی دیکھا ہی
دیا انتہی ان پانسو نے اُن باتون کو نہین جو اناجیل مین مسیح کے مصلوب ہونے
اور جی اُٹھنے کی بابت لکھے ہین بالکل ثابت کردیا انجیلون مین تو گیارہ کے سوا
بارہ تک کا ذکر نہین ہے کہ جنہون نے مسیح کو پھر زندہ ہوا دیکھا مگر پلوس نے
اگرچہ آپ کبھی مسیح کو نہ دیکھا تھا تو بھی نہ صرف بیس تیس یا پچاس ساٹھ
بلکہ پانسو سے زیادہ دیکھنے والونکا ایکبارگی شمار لکھدیا اگرچہ پانسو تو کیا
دو سو شاگرد بھی مسیح کے سب مرد و عورت ملا کر نہ تھے (اعمال ۱ باب ۱۵)
اور پلوس تو اوّل قرنتیونکے ۱۵ باب ۶ مین بھائیونکا لفظ کہکر صرف مردونکا
ذکر کرتے ہین اور چونکہ انجیلون مین اسکا ذکر نہین ہے اسلئے پلوس کو اتنا فقرہ
اور بڑہانے پڑا کہ اکثر انمین (یعنے اُن پانسو مین) سے ابتک موجود ہین انتہی
تاکہ معلوم ہو کہ اُن دیکھنے والون سے سُنکر پلوس نے یہہ بات لکھی مگر متی
اور یوحنا اور پطرس اور یعقوب اور یہوداہ دو انجیلون اور چند نامجات
مشمولہ اناجیل کے مصنف جو کہ مسیح کے مقرب حواری ہین کیا یہہ اُن پانسو
مین نہ تھے جو اپنی تصنیفون مین اسکا ذکر کرتے اور اگر یہی اُنمین نہ تھے تو اور
کہان سے آئے جو پانسو سے زیادہ جمع ہوگئے اور لوقا اور مرقس جنہون نے
بقول علمار عیسائی انہین پلوس اور پطرس کے بتانیسے اپنی اپنی
انجیلین لکھین اور اعمال کی کتاب انہون نے بھی بارہ تک کا ذکر نہین کیا
چہ جائے کہ پانسو سے زیادہ اور خاصکر لوقا نے بقول علمار عیسائی
پلوس ہی سے دریافت کرکے مسیح کا حال لکھا اور تو بھی صرف گیارہ حواریون

کے سوا کسیسنے بھی بارہ تک کا نام نہین لکھا ہے اور وہی لوقا کتاب اعمال
مین پطرس کا قول ۱۰ باب ۴۰ و ۴۱ مین اور پولوس کا قول ۱۳ باب ۳۱
مین لکھتا ہے کہ سوا حواریون کے جو کہ صرف گیارہ تھے اور کسی نے مسیح کو
جی اُٹھا ہوا نہین دیکھا اس سے یہہ ساری بناوٹین مصلوبی مسیح اور پھر
جی اُٹھنے وغیرہ کی صاف صاف ظاہر ہین یعنے جبکہ جی اُٹھا ہوا دیکھنے والے
پان پانسو ہونا بتلاوے ٹھہرا لگے تو مصلوبی جسکے وقوع سے پیشتر ہی سب شاگرد
بھاگ گئے تھے کسوطرح صحیح ٹھہر سکتی ہے دوسرے یہ کہ ایسے موہوم گواہون
سے جبکہ جی اُٹھنا ہی ثابت نہین ہے تو مصلوبی پہلے ہی غلط ہوگی کیونکہ
حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ موجود ہین

(۸) حضرت عیسیٰ بعد مصلوبی کے جب تیسرے دن جی اُٹھے تو اُسے انسانیت
کے ساتھہ کہ جسمین مجسم ہوے تھے آسمان پر گئے چنانچہ تھوما حواری کو اپنی پسلی
وغیرہ دیکھاتے (لوقا ۲۴ باب ۳۹) اور قبر مین مسیح کی لاش نہ پائی جانے
(متی ۲۸ باب ۱ — ۸ مرقس ۱۶ باب ۱ — ۸ لوقا ۲۴ باب ۲) اور کیفیت
عروج سے یہ بات ثابت ہے کیونکہ اگر انسانیت کے ساتھہ آسمان پر نہین گئے
تو جی اُٹھنا ہی ثابت نہین ہے یون تو جو مرتا ہے اُسکی روح آسمان پر جاتی
ہے اور جب انسانیت کے ساتھہ حضرت عیسیٰ آسمان پر گئے تو کفارہ اور قربانی
جو اُس مصلوبی کو اہل کلیسیا سمجھتے ہین سب بیکار ہوگیا کیونکہ انسانیت تو
صرف یکبار (عبرانیون کا ۹ باب ۲۷ و ۲۸ اور ۷ باب ۲۷ — اور ۱۰ باب ۱۰)
مصلوب ہونے کے لئے تھی اب آسمان پر خدا انسانیت مین رہکر کیا کریگا جسکا

اوّل پطرس ۳ باب ۱۸ آیت میں ہے اور مسیح نے بھی ایکبار گناہوں کے واسطے دکھ اٹھایا یعنی راستباز نے ناراستوں کے لئے تاکہ وہ ہمکو خدا کے پاس پہونچا دے کہ وہ جسم کی رو سے تو مارا گیا لیکن روح سے زندہ کیا گیا انہی اور یوحنا ۱ باب ۱۴ میں حضرت عیسیٰ کا قول لکھا ہے کہ اے باپ اب تو مجھے اپنے ساتھ اُس جلال سے جو دنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا بزرگی دے سو انہی بس انسانیت اُس مسیح نے حضرت مریم کے پیٹ میں آکر اختیار کی نہیں اور دنیا کے پیشتر بلکہ حضرت مریم سے پیشتر ہی حضرت عیسیٰ میں انسانیت تھی غرض یہ کہ حضرت عیسیٰ کی اس دعا کا مضمون یہی ہے کہ اے خدا جسطرح انسانیت سے پیشتر میں تھا ویسا ہی پھر مجھے محض روحانیت کر دیجیو کہ بموجب عہد عتیق اور جدید کے درجے میں کر دے پس جبھین خدا ہی انسانیت ہوگی تو وہ ہمکو ہرگز نہیں چاہیئے کی اس آیت کے بموجب حضرت عیسیٰ انسانیت کے ساتھ آسمان پر نہیں گئے اور اسکی کچھ ضرورت بھی نہ تھی اگرچہ یہ صرف عیسائی عقیدہ ہے کیونکہ الوہیت حاصل کرنے کی دعا کا قبول ہونا ثابت ہے بقول شخصے مصرع مانگنا گر میں خدا سے آپ ہی کا مانگنا۔ اب عیسائیو کو چاہیئے کہ ان دونوں باتوں میں سے ایک کا اقرار کریں پڑیگا کہ یا تو حضرت عیسیٰ انسانیت کے ساتھ آسمان پر نہیں گئے تو مصلوب ہو کر زندہ ہی نہیں ہوئے اور اگر انسانیت کیساتھ آسمان پر گئے تو مصلوب نہیں ہوئے کیونکہ انسانیت تو جہانکی نجات کے لئے صرف مصلوب ہونیکے لئے تھی دیکھو پیدائش ۳ باب ۱۶

جہان لکھا ہے کہ انسان کے خون کا بدلہ انسان ہی سے لیا جائیگا۔
(۹) اناجیل متروبہ کی بموجب حضرت عیسیٰ نے مصلوبی سے پیشتر ایک مفلوج کے گناہ بخشدیئے تھے (متی ۹ باب ۱ — ۶) یعنے اُسکی نجات کی خبر اُسے پہونچائی جیساکہ انبیاء کا دستور ہے اور اسیطرح ایک عورت کی بھی (لوقا ۷ باب ۴۸) اسیطرح ایک زانیہ عورت کو معاف کیا (یوحنا ۸ باب ۱ — ۱۱) اسیطرح ایک چور کو نجات کی خبر دی (لوقا ۲۳ باب ۴۳) پس مصلوبی کی حاجت کیا تھی
(۱۰) اگر وہ مصلوبی تمام دنیا کے گنہگار ایمانداروں کے لئے ضرور تھی تو نیک اعمال کی تاکید جو متی ۵ و ۶ و ۷ و ۲۴ و ۲۵ وغیرہ باب میں مسیح نے فرمائی یہ محض بیکار ہوجاتے اور اگر یہ سب ضرور ہے تو مصلوبی بیکار ہے پس کیا خدا کسی عدالت کیلئے قانون کا پابند ہے کہ جب تک اُسکی تعمیل نہ ہو لے گنہگاروں کا کفارہ اپنے بیٹے کو مصلوب کروا کر نہ لے دے تب تک وہ کچھ نجات کی بابت کر نہیں سکتا تو قادر مطلق کیونکر ہوا۔
(۱۱) تفسیر ہنری و اسکاٹ میں ہے کہ ترجمہ عربیہ ۲۲ زبور ۲۰ کے بعد یہ جملہ زیادہ ہے اُنہوں نے مجھکو جو پیارا ہوں کر وہ لاش کرکے خارج کردیا اور اُنہوں نے میرے بدن کو میخوں سے چھیدا ہے انتہی بھلا اس ترجمہ والے نے زبور میں مسیح کی مصلوبی کی پیشین گوئی قایم کرنیکے لئے کیا ہی مطلب خیز یہ جملہ اپنی طرف سے گڑھ کر بڑھا دیا لیکن مترجم عربی مسیحی ۱۸۳۱ء نے زبور ۲۲ کو جوں کا توں لکھا ہے اُسمیں سے اس جملہ کو گرا دیا ہے اور ۲۱ زبور ۱۷ جیسے

اب اردو مین ۲۲ زبور ۱۰ کرکے لکھا ہے لاطینی مین یون ہے کیونکہ کتے مجھے گھیرتے ہین شریرونکے گروہ میرا احاطہ کرتی ہے وے میرے ہاتھ اور میرے پاؤن چھیدتے انتہی اور عبری مین یہ جملہ اخیر یون ہے اور دونون ہاتھ میرے مانند شیر کے ہین انتہی اور اسجاسب پر انسطنٹ عیسائی عبارت عبر کے خراب ہونے کا دعوی کرتے ہین اور اپنے اپنے ترجمہ لاطینی کے موافق کرتے ہین اسمین مصلحت یہ ہے کہ اسکے موافق انکے زعم مین مسیح کی مصلوبی پر بخوبی جمتی ہے اگرچہ اور مقاموں مین سب برانسطنٹ عیسائی ترجمہ لاطینی کو خراب بتلاتے ہین چنانچہ کتاب سوال وجواب رومن ترجمہ پادری یونس سنگھ و پادری واکش صاحب چھاپہ الہ آباد مشن پریس سنہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۳ سوال ۸ مین باب ترجمہ لاطینی یعنے ولگیٹ کے جواب مین لکھا ہے کہ ایک بزرگ قسیس جروم نامی نے سنہ ۴۰۰ع کے قریب قریب یہ ترجمہ کیا یہ ترجمہ بہت جلدی مین کیا گیا اور بہت سے تبدیلیونکے باعث سے بگڑ گیا انتہی اور ہارن صاحب اپنی کتاب مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۲۲ع جلد ۴ صفحہ ۴۶۷ مین لکھتے ہین کہ یہ بات ضرور یاد رکھنے چاہے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین کیا گیا اسکے نقل کرنیوالون نے بہت ہی ناجائز حوصلہ سے عہد جدید کی ایک کتاب مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کئے اور عبارت حاشیہ کو متن مین درج کر لیا انتہی اور ۴۰ زبور ۶ مین ہے ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نہین چاہتا تو نے میرے کان کھولے چڑھاوے اور خطیت کا تو طالب نہین انتہی اور یونانی مین اس جملہ کی جگہہ کہ تو نے میرے کان کھولے یون لکھا ہے

تو نے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہیٰ اور اسی کے موافق عربی ترجمہ مطبوعہ لندن ۱۸۳۱ء
یہی ہے مگر اسمین ۴۰ زبور ۶ کر کے لکھا ہے اور رومن پیل چھاپہ لندن
کے رفرنس مین عبرانیونکا ۱۰ باب ۵ لکھا ہے جہان پلوس ۴۰ زبور ۶ کو
یون تبدیل فرماتے ہین اسلئے وہ دنیا مین آتے ہوے کہتا ہے کہ قربانی
اور نذر کو تو نے نچاہا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہیٰ اب ان سب
مقامون کو دیکھکر ہر شخص فوراً سمجھ جائیگا کہ لوگون نے مسیح کے مجسم ہونے
اور صلیب پانے کو ثابت کرنیکے لئے یہ بات یونانی مین بدلی اور عبرانیونکے
خط مین داخل کی تفسیر پنج ڈوالی اور رچرڈسنٹ چھاپہ لندن ۱۸۴۸ء
مین لکھا ہے کہ عجیب بات ہے جو ترجمہ یونانی مین اور عبرانیونکے ۱۰ باب ۵
مین یہ فقرہ یون واقع ہوا کہ تو نے میرے لئے ایک بدن تیار کیا انتہیٰ
مگر ۴۰ زبور ۶ باب ۳۵ مین لکھا ہے تاکہ جو بی نے کہا تھا پورا ہو کہ انہون نے
میرے کپڑے آپسمین بانٹے اور میرے کرتے پر چٹھی ڈالی انتہیٰ گریسباخ نے
اسے الحاقی مانا ہے ہارن صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۲۳۰ اور صفحہ ۲۳۱
مین لکھتے ہین کہ یہ عبارت ۱۶۱ یونانی نسخون اور ترجمہ سریانی اور کاپٹک
اور ہی ڈک اور اتھیوپک اور روسی کے تمام خطی نسخون مین نہین پائجاتی
اور گریزباخ اور ٹیتوس لبنٹزا اور یوتھیس اور تھیوفلکٹ اور اوریجن
اور ارنیوس کے پورانے مترجم اور اگسٹاین اور جون کوس کے حوالون
مین بھی یہ عبارت نہین ہے گریسباخ نے جو اسکو بلاشبہ الحاقی سمجھ کر چھوڑا
خوب کیا انتہیٰ واضح ہو کہ حضرت داؤدؑ نے اپنے دشمنون کی شکایت شاعرانہ

مضمون اسطرح پر کی ہے (۲۲ زبور ۱۸) وہ میرے کپڑے آپسمین باٹین گے
اور میرے لباس پر قرعہ ڈالینگے انتہی پس لباس کیجگہہ کرتے کا لفظ اور
باٹینگے کی جگہہ بانٹے وغیرہ بدلکر حضرت عیسیٰ کی مصلوبی ثابت کرنے کو انجیل
مین اسی اگلی پیشین گوئی ٹہراکر داخل کیا مگر ہار نصاحب اور کتنی ہی اور
محققین علمار عیسائی کے قول سے یہ بناوٹ پہچنے بنائی اب یہ سب بناوٹ
معلوم کرکے کون شخص غور سے نہ کہیگا کہ اناجیل وغیرہ مین جہان جہان
مسیح کی مصلوبی کے مضمون مندرج ہین یہ سب اسیطرح ملائے ہوئے اور بناوٹی
اعتبار سے ساقط ہین۔

(۱۲) متی ۲۷ باب ۵۱ — ۵۳ مین لکہا ہے کہ زمین کانپی اور پتہر تڑک گئے
اور قبرین کہل گئین اور بہت لاشین پاک لوگون کی اٹہہ کر باہر نکل آئین
اور پاک شہر یعنے بیت المقدس مین بہتونکو نظر آئین اور مرقس جسے مسیح
کو کبہی دیکہا ہی نہ تہا (دیکہو رد من تفسیر اسکاٹ صاحب دیباچہ انجیل
مرقس) مرقس ۱۵ باب ۳۳ مین لکہتا ہے کہ مسیح کی مصلوبی وقت اندہیرا
چہا گیا انتہی

یہ سارا ماجرا بالکل غلط ہے کیونکہ اگر ایسے آثار ظاہر ہوتے تو یہودیون کو
پہر حضرت عیسیٰ سے انکار کرنیکا کوئی سبب نہ تہا جبکہ بار بار یہودیون نے
مسیح سے انکی صداقت ثابت ہونیکے لیے معجزہ طلب کیا تہا مگر ہر بار مسیح نے
انکے سامنے معجزہ دکہانیسے انکار کیا دیکہو متی ۱۲ باب ۳۹ — ۱ اور ۱۶ باب ۱
— ۴ اور ۱۲ باب ۵۸ اور ۲۱ باب ۲۳ و ۲۴ لوقا ۲۳ باب ۸ و ۹ بلکہ

یہودیون نے مسیح سے یہی کہا کہ تو کونسا نشان دیکھاتا ہے تاکہ ہم دیکھکر تجھپر
ایمان لاوین (یوحنا ۶ باب ۳۰) تب ہی مسیح نے کوئی معجزہ نہین دیکھایا تھا
چنانچہ آجتک سب یہودی کہتے ہین کہ کوئی معجزہ مسیح سے ظاہر نہین ہوا چنانچہ
اگر مصلوبی کے وقت ایسے معجزے عالمگیر دیکھکر پھر کسکے سامہنے یہودی کہہ سکتے
تھے کہ اُس سے کوئی معجزہ نہین ہوا پھر یہ کہ قبرون سے مردے جو نکلکر شہر
مین گئے تو وہ مردے سوا یہودیون کے اور کون تھے اور جنہین وہ ملے وہ یہی سب
یہودی تھے اگر یہ سچ ہوتا تو یہودیون کو حضرت عیسیٰ کی عظمت کی بابت اور
گواہی کی حاجت کیا تھی پھر یہ کہ قبرون کے کھلجانے کے بعد مسیح کی قبر پر پہرہ
بٹھانے کی کسے مجال ہوتی یہ سمجھ کر کہ جینے اور مردون کو قبرون سے نکالنے
وہ آپ پہرہ کی حفاظت سے کب قبر مین رہے گا اور اگر اندھیرا چھا جاتا تو
پلاطوس اُسیوقت مسیح کی صداقت ثابت کرکے یہودیون کو جنہون نے مسیح کو
فریبی کہکر گرفتار کرایا تھا ضرور صلیب پر کھینچتا جیسے کہ اُن گلیلیون کو قتل کیا
جنکا خون پلاطوس نے اُنکی قربانیونکے ساتھہ ملایا تھا (لوقا ۱۳ باب ۱-۵)
یعنے ہیکل مین قربانی گزرانے کے وقت اُنہین قتل کیا تھا اور اسکے سوائے
ایک دوسری دلیل یہ ہے کہ جب فریسیون نے حضرت عیسیٰ سے آسمانی نشان
چاہا (متی ۱۲ باب ۱-۴) تو حضرت عیسیٰ نے کوئی نشان یعنے معجزہ نہین
دیکھایا اور یہ بھی نہین کہا کہ آفتاب مصلوبیکے دن سیاہ ہو جائیگا کیونکہ یہ تو
آسمانی نشان تھا اگر ایسا ہوتا تو ضرور حضرت عیسیٰ اس نشان ظاہر ہونے
اُنسے وعدہ کر دینے فقط اور شاگرد تو سب بھاگ گئے تھے یہہ دیکھا کس نے کہ

ایسا ایسا ہوا تھا۔ اگر انجیل یوحنا کے بموجب یوحنا اُسوقت حاضر تھا تو یوحنا
ہی کی انجیل مین ان باتونکا ذکر تک نہین ہے پھر متی اور مرقس نے کہان سے
یہ سب دیکھ لیا اور خوبی یہ کہ یوحنا ۱۹ باب ۳۴ مین لکھا ہے کہ یسوع کے جا
دینے کے بعد ایک سپاہی نے بھالے سے اُس مصلوب کی پسلی چھید ی انتہی
اس سے اور بھی خوب ثابت ہو گیا کہ وہ سب عجائبات جو متی اور مرقس نے
بیان کئے بالکل غلط ہین ورنہ ایسے معجزے دیکھکر کیا یہودی اور کیا رومی
کبھی ایسی ہرات نہین کر سکتے تھے پس اگر یہ سب باتین غلط ہین تو مصلوبی
کا مضمون صریحاً غلط ہو گیا کیونکہ یہ سب مصلوبیکے وقت کا بیان ہے اگر یہ
مسیح کی وفات کی بات مجھے سورہ مائدہ رکوع ۱۶ کی اس آیت کے بموجب کہ فلما
توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم کچھ بحث نہین ہے مگر
کلام تو صرف مصلوبی مین ہے کہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن
شبہ لھم اور زیادہ مفصل بیان اسکا اُس کتاب مین دیکھنا چاہئے
جسکا نام نوید جاوید ہے۔ اسی زمانہ مین یعنے حضرت عیسیٰ کے عروج کے
دس دن بعد یروسلم مین ایک اور عجیب واردات جو عیسائیون مین نہایت
مشہور ہے وہ یہ ہے کہ عید پنتکوست کے دن جبکہ سب حواریون ایک گھر
مین جمع تھے آگ کی نوعین زبانون کی صورت ظاہر ہوئین اور ہر ایک پر
بیٹھین جس سے وہ طرح طرح کی زبانونمین باتین کرنے لگے چنانچہ اعمال ۲
باب ۳ - ۱۱ مین لکھا ہے اور انہین جذبی جذبی آگ کی سی زبانین دکھائی
دین اور انمین سے ہر ایک پر بیٹھین ۴ تب وے سب روح القدس سے بھر گئے

اور غیر زبانین جیسے روح نے انہین بولنے کی قدرت بخشی ہی بولنے لگے (۵) اور خدا ترس یہودی ہر ایک قوم مین سے جو آسمان کے تلے ہے یروسلم مین آرہے تھے (۶) سو جب یہ آواز آئی تو بہیڑ لگ گئی اور سب دنگ ہوے کیونکہ ہر ایک نے انہین اپنی بولی بولتے سُنا (۷) اور سب حیران ہوکر اور تعجب کرکے آپسمین کہنے لگے دیکھو کیا یہ سب جو بولتے ہین گلیلی نہین (۸) پس کیونکر ہر ایک نے اپنی اپنی وطن کی بولی سنتا ہے (۹) ہم پارتی اور میدی اور ایلامی اور بین النہرین والے یہودیہ اور کپدوکیہ پنطوس اور ایشیہ کے (۱۰) فروگیہ و پمفولیا مصر اور لیبیہ کے اُس حصّے کے جو قرینی کے علاقہ مین ہے اور رومی مسافر یہودی اور یہودی مرید (یعنے جو غیر قوم کے یہودی مذہب مین لیئے شامل ہوے) (۱۱) اکریتی اور عرب ہوکر ہم اپنے اپنی زبانون مین انہین خدا کی بڑی باتین بولتے سنتے ہین انتہی لیکن تعجب ہے کہ اتنی بڑی جماعت کا جو کہ دور دور ملکون کے سب باشندے تھے وہان اور خاصکر اُسی گھر مین جہان سب حواریون بیٹھے تھے جمع ہوجانے کا کیا سبب کیا اُن آگ کی زبانون کو دیکھکر وہ سمجھے کہ اس گھر مین آگ لگی ہے جسے دوڑکر بجھانا چاہیئے اور مجلس نائیس کے اکثر حاضرین جو ۳۲۵ع مین جمع ہوئی تھی حضرت مریم کو تثلیث مین شامل کرتے ہے اسی سبب سے اُن لوگون کا نام مریمائی رکھا گیا تھا اور عرب مین ایک فرقہ جسکو کولیزدمیس کہتے ہے وہ بھی حضرت مریم کو تثلیث مین شامل کرتے ہے اور اُنکے لیئے ایک قسم کی روٹی تیار

کرنے (سیل صاحب) اور جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب انگریزی
حاشیہ صفحہ ۴ مین بی اسیطرح ہے اور ولیم میور صاحب کتاب شہادت
قرآنی مطبوعہ لکھنؤ ۱۸۷۶ء صفحہ ۱۵۴ و ۱۵۵ مین فرماتے ہین کہ اُن دنونمین
(یعنے زمانہ حضرت نبی اسلام صلعم مین) مشرق کے عیسائیون نے واقع مین
مریم کا احترام حد بیہانتک کیا کہ اُسکی پرستش کی انتہی
اس سے روح القدس اقانیم ثلاثہ کے سوا معلوم ہوتا ہے
جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب اردو صفحہ ۱۶ و انگریزی ۴۴ مین اس مجلس کی
نسبت لکھتے ہین کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد آپکے مقولونکے دو مختلف
ترجمے ہوے اور انہین انجیل کا نام دیا گیا پہلی انجیل حواریونکے اعتماد پر
جارے ہوے اور دوسرے بادشاہ قسطنطین کے۔ اس بادشاہ نے صرف
اپنے ملک کو استحکام دینے کے لئے مذہب عیسائی اختیار کیا تہا اور یہ ایسا
ظالم تہا کہ اسے لوگ نیرو ثانی کہتے تہے اسکے زمان ایک مشہور انجمن نہی جسکو
ناشیا یا نائیس کہتے تہے اس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۵ع مین حضرت عیسیٰ کی
خدائیکا مسئلہ نکالا سینٹ ہلیری جو چوتھی صدی مین پوائے نیژ ضلع کا بشپ
تہا اور اگلے زمانہ کے پادریونمین تہا وہ اُن مذہبی تکرارون اور مناقشون
کو بہت ناپسند کرتا ہے جسکے سبب سے ہزارہا عیسائی مارے گئے اور اُن
لوگون سے ظلم ہوا جنہین آپسمین بہائی بنکر رہنا چاہیے تہا اُسکے الفاظ یہ ہین
کہ بڑے افسوس اور خوف کی بات ہے کہ جسقدر ہم لوگونمین رائین ہین اُسیقدر
مسئلے ہین اور جیسا جس کسی کا میلان ہے ویسا ہی اُسکا مذہب ہے اور جتنی

ہم مین خطا نہین ہین اونہی ہی ہماری کفر گوئی اور بے ادبی ہے کیونکہ ہم لوگ
اسکے اپنے دلکی خواہش کیموافق بنا لیتے ہین اور پھر اُن مسئلون کو اُسیطرح
بناوٹ سے بیان کردیتے ہین ہر ایک سال نہین بلکہ ہر ہفتے ہم نئے مذہب پر شبہ کرکے
بیان کرنیکے لئے نکال لیتے ہین انتہیٰ اسکے سوا عیسائی عقیدہ کے بموجب
ہر اہل ایمان کو روح القدس پانیکا یقین ہوتا ہے (اعمال ۸ باب ۱۵ و ۱۹ و ۱۰ باب ۴۵)
اسی سبب وہ فاضل مع معزز تمام عیسائی یعنے بابو امچند اپنی کتاب
اعجاز قران مطبوعہ ۱۸۷۰ء کے صفحہ ۷۴ مین اقرار کرتے ہین کہ محمد صاحب پر
روح القدس نازل ہوے اور روح اُنکو تعلیم کرتی ہے اور وہ نبی اور رسول
خدا ہین انتہیٰ پھر اعجاز قران کے صفحہ ۱۶۳ مین لکھا ہے کہ ہر دم روح القدس
سینہ محمد صاحب مین متحرک رہتی تھی انتہیٰ پھر اسی کے صفحہ ۱۶۲ مین وہ لکھتے ہین کہ محمد
صاحب نے واسطے ایک مسلمان شاعر کے یہ دعا مانگی کہ اُسکو تائید روح القدس
کی ہو تاکہ وہ شعر اے کفار کو رد کرے پس معلوم ہوا کہ تائید روح القدس
بعض امتیان آنجناب صلعم کو بطفیل متابعت آنجناب صلعم اور ایمان بحضرت
مسیح کے نصیب ہوتی ہے تو آنحضرت صلعم کو بدرجہ اولیٰ حاصل ہوگی
انتہیٰ اسمقام پر وہ قول حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا یاد کرنا چاہئے
جو آیہ اِنّی متوفیک و رافعک الیّ الخ (سورہ آل عمران ع ۶)
کے حاشیہ مین وہ لکھتے ہین کہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے تابعدار نصارا تھے اب
مسلمان ہین سو ہمیشہ غالب رہے انتہیٰ اور واقعی حضرت عیسیٰ کے مراتب کا
تمام دنیا کے مذہبون مین سے کسی مذہب مین اقرار نہین ہے سوا اہل اسلام کے

چنانچہ جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی اردو کتاب مطبوعہ ۱۸۳۴ء صفحہ ۱۷ اور
انگریزی مطبوعہ لندن ۱۸۳۹ء صفحہ ۸۰ و ۸۱ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ محمد چہارم کے
عہد حکومت میں جسکے وزیر اعظم نے دسے اپنا شہر کا ۱۶۶۹ء میں محاصرہ کیا مگر آخر
کو جان سوبیسکی بادشاہ پولنڈ نے شکست دی ایک عیسائی پادری نے اسلام
قبول کیا اور اپنی حرارت اسلامی ظاہر کرنیکو واسطے جسطرح وہ آنحضرت صلعم کے
کسر شان کرنے کا عادی تھا اسمیں اُسنے حضرت عیسیٰ کو فرعی اور منکر کیا
مسلمان اُسکی اس حرکت سے نہایت متحیر ہوے اور اُسے گرفتار کرکے دیوان
پاس لیگئے اور اُسنے اُسکو اُسیوقت قتل کیا نیوٹن اور گبن اور پورسن صاحب
اور اور مورخین نے یہ بات بڑی محنت سے ثابت کی ہے کہ تین ہین جو اب
(یوحنا نامہ اول درس ۷) جو مسئلہ تثلیث کی بنیاد ہے بالکل مصنوعی ہے
اور کالمٹ صاحب خود اس بات کا مقر ہے کہ اس درس کو چھٹی صدی تک
انجیل کے نسخہ مین نہین پایا حضرت عیسیٰ نے صرف خدا تعالیٰ کی وحدانیت
کی تلقین کی تھی مگر پولوس اور یوحنا حواریون نے جو افلاطون کے پیرو تھے مذہب
عیسائی کی وحدانیت اور سادگی کو بالکل خراب کردیا اور اُسمین افلاطونی
غیر معقول مسئلہ کو جو تثلیث کا مسئلہ ہے داخل کردیا بنیاد مسئلہ یہ ہے کہ افلاطون
نے اللہ تعالیٰ کی دو صفتونکو دو جسم فرض کیا ہے اگر لوک صاحب کی رائے
درست ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ کی رسالت کے قایل ہین اور اُنکے معجزونکا
دل سے یقین کرتے ہین تو وہ عیسائی ہین سر ولیم جونس صاحب کی کتاب
موسوم بہ ایشیاٹک ریسرچیز جلد ۱ صفحہ ۲۷۵ انتہی پس روح القدس کا نزول

جیسا کہ ایک عیسائی عالم کے قول سے لکھہ چکا ہون حضرت رسو خدا محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم پر قران سے بہی ثابت ہے چنانچہ قال اللہ تعالی جلشانہ
قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ یعنے کہہ اسکو دیعنے
قران کو اوتارا ہے روح القدس نے تیرے رب کی طرف سے تحقیق انتہی
دیکہو سورہ نحل رکوع ۱۴

اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ فارقلیط جسکا ذکر انجیل یوحنا ۱۴ باب ۱۶ مین ہے اور جسکا نزول
عیسائی پنتکوست کے دن بیتے ہین اگر اُس سے مراد روح القدس ہو تو وہ بہی
حضرت رسول اللہ صلعم سے بعیلا فہ نہین ہے

دوسرے یہ کہ جب اتنے غیر ملکون والے جمع تہے تو چاہیے تہا کہ کسی غیر ملک کی
کتاب مین بہی اسکا ذکر ہوتا مگر ابتک کہین سے مین نہین آیا تیسرے جب اُنکی
امر کی اتنی بڑی شہرت ہوئی تو یہودی جو وہین رہتے تہے وہ اس سے کیون بیخبر
رہے کہ آجتک کوئی یہودی اسکا اقرار نہین کرتا چوتھے جب حواریون نے طرح
طرح کی زبانون مین گفتگو کی تو ایک آدمی اتنی یعنے سترہ زبانون مین ایک ہی وعظ
کیونکر کر سکا یعنے ممکن نہین کہ واعظ متفرق زبان والونکے سمجہنے کے لئے ایک
جملہ مضمون وعظ کا ایک کی زبان مین اور دوسرا دوسرے کی زبان مین بیان
کرے یہ نہایت دستور کے خلاف ہے اور ایسی حالت مین مضمون وعظ سے
تمام و کمال کوئی بہی واقف نہین ہو سکتا اور جب تک ایسا نکیا ہو تو سترہ
زبانون مین ہر ایک کا بولنا ثابت نہین ہوتا اور اگر انمین سے ہر ایک نے ایک
خاص زبان مین بولنا شروع کیا تو ایک ہنگامہ ہو گیا ہو گا اسوقت اُنکی

متفرق بولیان کون سمجھ اور پہچان سکا ہوگا کیونکہ سب ایکہی گھر مین بیٹھے تھے
(اعمال ۲ باب ۲) رومن تفسیر کتاب اعمال مصنفہ پادری فکس صاحب چھپا
الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۶ صفحہ ۱۰ اعمال ۲ باب ۱-۱۰ کی تفسیر مین لکھا ہے یہ
عجیب بات تہی کہ اُس ایکہی جگہ مین اتنی زبانین بولتے تھے انتہی پانچوین حصہ
سے ایک نئی زبانین گفتگو کی تو اسکا لوگو کو تعجب ہونیکا کیا سبب کیونکہ ایک
دو زبانین تو ہر شخص بولنا جانتا ہے آج کل تو بعضے اہل انگلستان اور
ترک وغیرہ دس دس بیس بیس زبانین جاننے مین مشہور ہین اسمین
روح القدس کی علامت کیا تھی اگر ایکہی شخص سے ان سب متفرق
زبانون مین گفتگو کی تو اسکے لئے ایک معجزہ کا وقوع چاہئے تاکہ جتنا وعظ پطرس
نے کیا تہا (اعمال ۲ باب ۱۴-۳۶) ہر ایک ملک والے کی زبانمین اوتنا
ہی اوتناسب حواریون کی زبانسے بیان ہو تب تو ہر شخص اُن سب باتون کو
سمجھا ہوگا ساتوین حضرت پلوس جو استیفانکے قاتلونکے مددگار تھے (اعمال
۷ باب ۵۸) اُسوقت جبکہ یہ معجزہ اسقدر شہرت کے ساتھ ظاہر ہوا کہان تھے
یعنے تعجب کہ دُور دُور ملکون والون نے یہ عجیب واردات دیکہکر اُسی وقت
تین ہزار آدمی عیسائی ہوگئے اور پلوس کو اسکی خبر تک نہین پہنچی اور اسکے
ایک عرصہ کے بعد صرف آپ ہی ایک آواز سنکر عیسائی دین قبول کیا۔
آٹھوین نہایت غور کرنیکے لایق یہ بات ہے کہ مسیح کے عروج کے دس دن بعد
یہ ماجرا گزرا اور انجیلین چار دن اس ماجرے کے برسون بعد لکہی گئین
مگر کسی انجیل مین اور خاصکر انجیل یوحنا مین جو کہ بزعم علماء عیسائی سب سے

بعد عروج مسیح کے لکھی گئی اسکا مطلق ذکر نہین ہے - نویں روح القدس کی تاثیر
تو منقسم ہوسکتی ہے مگر مجسم ہوکر جیسے آگ کی شکل بنکر اُسکا منقسم ہونا محال عقلی ہے
دسویں مسیح نے آسمان پر جانیسے پیشتر اپنے شاگردو پر پھونکا اور کہا کہ تم روح القدس
لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) پھر پنتکوست کے دن یہ روح القدس کا نازل ہونا کیسا تھا
پادری فکس صاحب نے رومن تفسیر اعمال چھاپہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۶۷ء
صفحہ ۸ کے آخر مین لکھا ہے جب یسوع نے اُنپر پھونکا اور کہا تھا کہ تم روح القدس
لو (یوحنا ۲۰ باب ۲۲) تب اُسکے انعام مین سے کچھ ملا پر اب وہ اُس سے معمور
ہوے انتہی اس سے پوری گواہی ملگئی کہ وہ پھونکنا صرف روح القدس ہی
دینا تھا گو بقول علماء عیسائی اُسوقت سب روح القدس نہین دیا بلکہ اُسمین سے
تھوڑا سا دیا تھا لیکن یہ عجیب بات ہے کہ تھوڑا روح القدس دیا تھوڑا باقی رکھا
کیونکہ خدا پیمایش کرکے روح نہین دیتا ہے یوحنا ۳ باب ۳۴ - گیارہویں یہ
مشتہر متفرق ملکونکے ہزارون آدمی اُس ملک مین خود اُنکیسے پہچان گئے کہ ہم
مین سے ہر ایک فلانے فلانے ملک کا رہنے والا ہے کیا اُسوقت اُنپر ہی ویسا
ہی روح القدس نازل ہوا تھا جیسے حواریون پر ان دنون کیون اسیطرح
صورت دیکھتے ہی پہچان نہین سکتے یا اُس جلدی مین اُنمین سے پہلے ہر ایک نے
اپنی اپنی تواریخ ایک دوسرے سے بیان کردی تھی بارہوین روح القدس
نے طرح طرحکی زبانین بولنے کی اُنہین طاقت بخشی اور انجیلونکے لکھتے وقت
بھول چوک سے کہ یہ کام خاص روح القدس ہی کا ہے آگاہ نکیا تب متی نے
ذکریاہ کیجگہ یرمیاہ اور نسب نامہ اور اکثر باتون کو غلط لکھدیا اور اسیطرح

اور انجیل نویسوں نے بھی چنانچہ اسکا مفصل حال اس کتاب میں دیکھنا چاہیئے
جسکا نام نوید جاوید ہے اور نہایت تعجب یہ ہے کہ پنتکوست کے دن وہ ستر ۷۰
ملکوں بلکہ تمام دنیا کے ملکوں کی زبانوں میں (اعمال ۲ باب ۵) گفتگو کرنے لگے مگر انجیلیں
اور نامجات سب ایکہی زبان یعنے صرف یونانی میں لکھے گئے بلکہ اور زیادہ
عجیب بات یہ ہے کہ چار انجیلیں موجود ہیں اور تو بھی ایک ہی زبان میں
ہیں چاہیئے یہ تھا کہ اگر تمام دنیا کی زبانوں میں نہیں تو چار ہی زبانوں میں
چار دن انجیلیں ہوتیں اور اگر چار زبانوں میں لکھنا ضرور نہ تھا تو چار انجیلیں
لکھنا کیا ضرور تھا ایک انجیل تو کافی تھی اور اس سے بھی زیادہ تعجب کی
بات یہ ہے کہ ایک انجیل اگرچہ کسی غیر ملک کی زبان میں نہیں مگر عبرانی میں تو
نہیں اسکا بھی بنا دینا میں باقی نہ رکھا تاکہ ستر ۷۰ زبانوں میں سے دو زبانیں تو
ثابت ہوتیں اور پندرہ ۱۵ ہی کا جمع خرچ سمجھانا باقی رہجاتا

پس جب اس پنتکوست کے دن نزول روح القدس کا ثبوت نہیں ہوتا
تو انجیل یوحنا ۱۶ باب ۱۶ میں جو مسیح نے فرمایا کہ میرے بعد فارقلیط آئیگا ۵
روح القدس سے ہرگز مراد نہیں ہے کیونکہ یوحنا ۱۶ باب ۱۶ کی اس
پیشین گوئی کے پورا ہونے کا وقت وہی پنتکوست کا دن سمجھا جاتا ہے
پس جب اس دن کے واقعے کا کچھ ثبوت نہیں تو یہ پیشین گوئی حضرت
عیسیٰ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقین لاکلام ثابت ہوگئے کما لایخفی

رکن سیوم

الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹ میں لکھا ہے جسوقت ملک یہودیہ

روم کی سلطنت کا ایک صوبہ مقرر ہوا اور اُسکی حکومت ملک شام کے ایک
حاکم سے متعلق ہوئی اُسوقت رومیونکے ایک فوج انتونیہ نامی ارگ (جسے
فی زمانہ یروسلم مین بازار فرار کہتے ہین الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ
۱۶) مین ہمیشہ رہا کرتی تہی روم کی حکومت سے ناراض ہوکر یہودی لوگ
فساد برپا کرنے لگے اور پہلے اُس ارک کا محاصرہ کرکے اپنے قبضہ مین کر
اُس فوجکو بالکل نیست و نابود کرڈالا دوسرے سال ۶۶ع مین فلیطس
نے لشکر کشی کرکے شہر مذکور کا محاصرہ کیا اور اُسے غارت کردیا انتہی۔
ہندی تواریخ کلیسیا چاپہ پب ٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۹ع جسکو گوٹلب
بارتہہ صاحب نے ایمانی زبانمین لکہا اور پہر انگریزی اور بعد اُسکے انگریزی مین
ترجمہ ہوئی اُسکے صفحہ ۲۵ و ۲۶ مین لکہا ہے ہیرودیس بادشاہ جب ہیکل کو
بنا چکا اور وہ عمارت ایسی سُتہری سوڈول بنی تہی کہ چار و نطرف کے
لوگ اُسے دیکہکر تعجب کرتے تہے تب فوراً اُسکے تیار ہوتے ہی رومی فوج
یروسلم پر چڑہ آئے اُسکے سپہ سالار فلیطس نے ہیکل کو بچانے مین بڑی
کوشش کی اور اگرچہ شہر یروسلم کی دیوارین بہت اونچی تہین اور اُسکے
برج نہایت مضبوط تہے تو بہی کچہ کام نہ آسے (جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری
جوزف جیکب مطبوعہ آگرہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۹۱ مین لکہا ہے کہ اُسوقت یروسلم
کے تین شہر پناہ تہین جنکی بلندی پچاس ہاتہ اور اُنمین ایک سو نوے ۱۹۰ برج
تہے) جب یہودیونکا سامان خوراک سب صرف ہوگیا اور وہ سختیون اور
بہوکسے مرنے لگے یہانتک کہ آدمیونکا گوشت کہانے اور لہو پینے لگے کہ

بھوکھ کی شدت مین بہتون نے چمڑا اور چوا وغیرہ کھایا کہ اپنی جان بچائین اور نہ
صرف یہی بلکہ عورتون نے اپنے لڑکون کو مار کر کھایا اسکے سوا جو لوگ شہر مین
گھرے ہوے تھے انھون نے الگ الگ گروہ ہوکر آپسمین بڑا فساد کیا اور
شہر کے اندر ایسی لڑائی روز روز ہوا کرتی تھی کہ گلیون اور کوچون مین
لہو کی دھارین بہہ جاتی تھین آخر کو رومی فوج غالب ہوکر شہر مین گھس پڑی
اور جو سامنے آیا اُسے قتل کیا اور یہودیون نے بہت غصہ ہوکر ہیکل مین آگ
لگادی اور اگرچہ رومی سپہ سالار نے اُسکے بجھانیکے لیے سخت حکم کیا تو بھی
ہیکل ایسی گرائی گئی کہ پتھر پر پتھر نہ رہا اور شہر یروسلم بالکل غارت اور
نیست کیا گیا اور گیارہ لاکھ یہودی اس لڑائی مین مارے گئے اور ستانوے
ہزار قید ہوے انتہی مقدس کتاب کا احوال صفحہ ۲۴۲ حصہ دوسرا تتمہ مین
لکھا ہے یہودی لوگ شروع سے رومیونکی حکومت کے صرف ناخوشی سے
متحمل ہوے ہر چند خدا سے پھر گئے تو بھی اُنکو خدا کی برگزیدہ قوم سمجھا اور مخرد
ہوکر اور قومون کو حقیر جانا اور اسلیے کہ رومی حاکمون نے بھی اکثر اوپر
ظلم کیا وے رومیونکی حکومت سے زیادہ بیزار ہوکر اُس سے خلاصی
ڈھونڈتے تھے آخر کو فساد شعلہ کی مانند اُٹھا اور اندر سے کیطرح سارے ملک
مین پھیل گیا سب نصیحتین اور علامتین اُنکی سخت دلونمین بے اثر رہین
صرف عیسائی لوگ چُپ چاپ رہکر جیسا مسیح نے اُنہین سمجھایا تھا یروسلم سے
بھاگنے کی فرصت کے منتظر تھے (لوقا ۲۱ باب ۲۱) سو یہہ فرصت اُسوقت
ملی جب اگرپا بادشاہ نے پلّا نام ایک شہر کو جو یردن کے اُس پار تھا آگ

پناہ لینے بتلایا بہتیرے وہان گئے اور باقی اور جگہون بسے کیونکہ اُسوقت یہودیون کی گنتی یہانتک بڑہ گئی تہی کہ ایک جہوٹے شہر مین سب کی سمائی نہ تہی تہوڑے دنون بعد وسپاسیئن نام رومی سردار نے بڑی فوج سے یروسلم کو گہیرا اور جب وہ قیصر ہوا اُسکے بیٹے طیطس نے شہر کا محاصرہ اپنے ذمہ لیا انتہی پادری اسکاٹ صاحب نے رومن تفسیر چاپہ الہ آباد مشن پریس مطبوعہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۵ جلد اول طبع اول مین لکہا ہے کہ لڑائی سے پیشتر طیطس نے چاہا تہا کہ اُسکو (یعنے شہر کو) اور خاصکر ہیکل کو بچاوے اور اسلئے اُسنے یوسف مورخ کو کئی بار یہودیونکے پاس بہیجا کہ اپنی بغاوت کو چہوڑ دو اور شہر میرے قبضے مین کر دو تو مین تمہین معاف کرونگا اور تمہارا شہر غارت نہوگا مگر یہودیون نے اس گہنڈ پر بہروسہ کرکے کہ خدا ہماری طرف ہے اور ہماری شہر پناہ بہی نہایت مضبوط ہے اُسکی نہ سُنی اور یہانتک بڑی جانفشانی اور ہمت سے اُسکا مقابلہ کیا کہ آخر کو جب شہر اُسکے قبضہ مین آیا تب رومی سپاہ بہت غصہ ہوکر رُک نہ سکے اور شہر مین پہیل کر مرد و عورت سبہون کو قتل کیا گہر و نمین آگ لگادی پہر یہودی لوگ جو پناہ کے لئے ہیکل مین بہاگ گئے تہے جب اُنہون نے دیکہا کہ کچہہ نہ بچے گا تب آپ کئی برآمد و نمین آگ لگادی اُسوقت رومی فوج حملہ کرکے ہیکل مین گُس گئی اور ایک سپاہی نے بغیر حکم کے ایک مشعل خاص ہیکل کے اندر پہینکی تب جلد آگ مین آگ لگ اُٹہی طیطس نے اُسکے بجہانے کا حکم دیا لیکن اُس زور شور کی پکار چیل مین کون کسکی سنتا تہا سپاہیون نے ہیکل پر دہاوا کر دیا اور کسیطرح نہ رُک سکے آخر ہی اور ایسا ہی اس لڑائی کا حال تواریخ روم مصنفہ نیاکس مطبوعہ

لندن ۱۸۵۵ء صفحہ ۱۰۳-۱۰۴ اسمین بھی ہے

کتاب کشف الاسرار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل چھاپہ ایڈن برگ ۱۸۳۶ء صفحہ ۱۵ اسمین لکھا ہے کہ چھ ہزار آدمی ہیکل کی آگ مین مرے انتہی۔ اور تورات ایسی برباد ہوئی کہ گمان ہوا کہ شاہزادہ طیطس اُسی ہیکل سے نکالکر روم کو لیگیا (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۰) الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ء آخر صفحہ ۳۰ مین لکھا ہے کہ سب یہودی جو اس آفت مین مرے انکا شمار تیرہ لاکھ ستاون ہزار چھ سو ساٹھ آدمی ٹھہرا انتہی رومن تفسیر اسکا صفحہ ۱۷۱ انتہی ۲۲ باب ۷ مین ہے کہ اسکے قریب ۳۰ برس بعد خدا نے رومیون کی فوج بھیجی کہ جنہون نے ان یہودیون کا شہر برباد اور مسمار کیا اور تمام ملک کے باشندون کو غلامی مین پہنچایا انتہی رومن تفسیر اسکا صفحہ ۱۸۵ اسمین لکھا ہے قولہ یوسف مورخ اس واردات کی بابت یون لکھتا ہے کہ شہر لینے کے بعد طیطس نے حکم دیا کہ تین قلعون کو چھوڑکر تمام شہر اور ہیکل کو ڈھا دینا اور خوجوالون نے اس حکم کو یہانتک پورا کیا کہ دیوارونکی نیو تک کھود ڈالی۔ اور تیسرے پیش ایک یہودی مورخ ہی لکھتا ہے کہ ٹرمیوس روفس نے جو کہ طیطس کی فوج کا ایک افسر تھا ہیکل کی بنیاد پر ہل چلوایا انتہی پھر اُسی رومن تفسیر کے صفحہ ۱۸۷ اسمین لکھا ہے (کہ یروسلم کی اس غارت سے پیشتر) ایک ستارہ تلوار کی صورت شہر کے اوپر ٹھہرا اور ایک دم دار ستارہ تمام سال دکھائی دیتا رہا اور عید فصح کے دن قربانگاہ کے آس پاس ایک بڑی روشنی رات کیوقت آدھے گھنٹے تک چمکتی رہی اسقدر کہ گویا دن ہوگیا ہیکل کا پورب طرف والا

پہاڑ جو چیل کا بنا تھا اور یہ مشکل بیس آدمیوں سے بند ہوتا تھا آپ سے آپ ایک
رات کھل گیا اور عید فصح کے تھوڑے دنوں بعد سورج کے ڈوبنے سے پیشتر
لڑائی کی گاڑیاں اور ہتیار بند سپاہی ہادنوخین دوڑتے پھرتے دکھائی دیئے
اور وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ چار برس لڑائی کے شروع ہونے سے پیشتر اخناس کا بیٹا
یسوع ایک بیعلم کسان (یعنے دہقان) عید خیمہ میں جب آیا اور تب تک شہر
میں خوشحالی اور امن باقی تھا یہ پکارنے لگا کہ پورب سے آواز اور پچھم سے
آواز اور چار و نطرف سے یروسلم اور اس مقدس ہیکل کے برخلاف ایک
آواز ایک آواز۔ ایک آواز دولہا اور دلہن اور تمام قوم کے برخلاف
حاکموں نے کوڑے لگنے سے مارا مگر کوڑی کی ہر ایک مار پر وہ پکارا افسوس
افسوس یروسلم پر افسوس اور اسیطرح روز بروز سات برس تک وہ پکارتا
رہا یہانتک کہ یروسلم کے محاصرہ میں مارا گیا اور مرتے وقت وہ پکارا افسوس
مجھپر بھی نعت کا ہے
تب وہ باب جمع المدرسین نے حضرت یسعیاہ نبی کی معرفت فرمائی تھی
پوری ہوئی کہ صیحون کی خاطر میں خاموش نہ ہونگا اور یروسلم کی خاطر میں
دم نہ لونگا جب تک کہ اسکی صداقت نور کی مانند نہ چمکے الخ یسعیاہ ۶۲ باب
۱ و ۲ آخر کو اسوقت خدا کا یہ غصہ یروسلم پر سے گیا جبکہ حضرت عمرؓ نے اسجگہ
پر مسجد بنوائی اور تب سے یروسلم کو امن حاصل ہوا۔
واضح ہو کہ یہ بربادی باتفاق جمہور مورخین ۷۰ عیسوی میں واقع ہوئی
اس لڑائی کے وقت تک حواریوں میں سے سوا یوحنا کے اور کسی کا زندہ ہونا

نہایت نہین ہے اور وہ بھی شہر افسس مین تھے (دیکھو ہندی تواریخ کلیسیا
کا آخر صفحہ ۲۷ و ۲۸) اور متی ۱۶ باب ۲۸ مین جو لکھا ہے کہ انمین سے جو یہان
کھڑے ہین بعضے ہین کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے دیکھ
نہ لین موت کا مزہ نہ چکھین گے انتہی اس بعضے کے لفظ سے بھی ثابت ہوتا ہے
کہ اکثر حواریون اُسوقت تک دنیا مین نہ رہے تھے کیونکہ اس پیشین گوئی
مندرجہ ۱۶ باب ۸ ہ کے پورے ہونے کا زمانہ اکثر علماء عیسائی یروسلم کے
غارت کا وقت بتاتے ہین بشرطیکہ یہ بات صحیح ہو دیکھو رومن تفسیر متی ۱۶ باب
۲۸ صفحہ ۱۳۱ اس لڑائی کے وقت عیسائی جماعت کے سب لوگ یروسلم سے
باہر چلے گئے تھے اس سبب سے اس آفت مین نہین پھنسے صرف یہودیون
ہی پر گزرا جو کچھ گزرا بلکہ یہ بربادی جن مقصود عیسائیون کا سمجھی جاتی ہے کیونکہ
وہ سمجھتے ہین کہ یہ آفت حضرت مسیح ہی کی برباد ہوئی تھی یعنے اُس رومی فوجکا
آنا درحقیقت حضرت مسیح کا آنا ہیکل اور یروسلم غارت کرنیکے لئے تھا دیکھو
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۲ اور تفسیر انگریزی اسکاٹ صاحب لوقا
۱۲ باب ۲۴ پر اور رومن تفسیر اسکاٹ صاحب صفحہ ۱۹۱ متی ۲۴ باب ۲۹—
۳۱ پر کیونکہ اس پیشین گوئی کے پوری ہونیکی جو لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے
یہی دلیل عیسائیون مین سمجھی جاتی ہے مگر تعجب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے یہانتک
بے ادبی ہیکل کی نسبت جائز رکھی کہ صراف اور کبوتر فروش ہیکل کے
احاطہ مین بیچین (متی ۲۱ باب ۱۰—۱۳) پھر آپ کیونکر اسکا ڈھا دینا گوارا کیا
ہوگا یہ سمجھکر کہ تو جو بتون سے نفرت رکھتا کیا آپ ہی ہیکل کو ڈھاتا ہے اور رومیونکا

رہینگے یہ بات ہے اور دوسری دلیل اسبات کے لئے کہ یہ ہیکل کی بربادی عین
مقصود عیسا ہوتا ہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲ سے جو میں لکھتا ہوں معلوم
ہوجائیگا قولہ یہ اس عزت دار شہر کا انجام ہوا جسکو عرب لوگ آجتک اگرچہ اسکی
عظمت جاتی رہی ہے تو بھی بیت المقدس کہتے ہیں اور اُسکے غارت ہونے سے
یہودیوں کی حکومت دنیا سے اُٹھ گئی خدا نے بیشک اُسکے غارت ہونے کے
سبب سے عیسائی مذہب پھیلانیکا سامان کیا اس سے یہ بات سبھوں پر
ظاہر ہے کہ اگرچہ عیسائی مذہب یہودیوں کے مذہب سے نکلا تو بھی وہ یہودی
مذہب سے جدا ہے اور لوگ جو پیشتر یہودی رسومات مذمومہ کے سبب عیسائیوں پر
کچھ نامناسب الزام لگاتے تھے تو الگ ہوجانے سے پھر ایسا نہیں کرسکتے اور
جو روک کر عیسائیوں کے روحانی مذہب ظاہر ہونے میں یہودیوں کے رسوم
کا لحاظ رکھنے اور انہیں ماننے سے تھی اُٹھ گئی تب اُسوقت سے عیسائیوں کو
اپنے مذہب کے پھیلنے میں زیادہ قوت اور موقع ملا انتہی

اس مورخ ہندی تواریخ کلیسیا نے جو لکھا ہے کہ عیسائی مذہب یہودی مذہب
سے جدا ہے یہ شاید صحیح نہ ہو مسیح نے فرمایا (متی ۲۳ باب ۲ و ۳ آیہ) کہ فقیہ اور
فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں اسلئے جو کچھ وہ تمہیں ماننے کو کہیں مانو
اور عمل میں لاؤ لیکن اُنکے سے کام نکرو کیونکہ وے کہتے ہیں پر کرتے نہیں (انتہی)
یعنے جو کچھ احکام شریعت تمہیں سکھائیں اُنپر عمل کرو لیکن جسطرح وہ اور دوں
کو سکھاتے اور آپ عمل نہیں کرتے تم ایسا نکرو اس مقام سے صاف ظاہر
ہے کہ توریت موافق ہیکل کے اور ہرگز کسی کے پاس نہ تھی اور انبیا کی

اور کتابین بھی اسیری بابل اور سنگامہ انتوکس وغیرہ مین اکثر برباد ہوچکی
تھین جب حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ جو کچھ فقیہ اور فریسی تمہین سکھائین اُسپر عمل
کرو اور نہین تو یون فرمائے کہ فقیہون اور فریسیون سے کچھ کام نرکھو بلکہ توریت
مین جو لکھا ہے اُسپر عمل کرو اور چونکہ توریت وغیرہ سکل کے ساتھ برباد
ہوچکی تھی اسی سبب سے حضرت متی وغیرہ کی انجیل مین نسب نامہ اور
بعض اور مقامون مین غلطی واقع ہوئی چنانچہ متی ۲ باب ۱۵ مین لکھتا ہے کہ
مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا انتہیٰ اور متی نے یہ خدا کیطرف سے حضرت
مسیح کی بابت پیشین گوئی بیان کی مگر ہوسیاہ ۱۱ باب ۱ مین یہ مضمون بنی اسرائیل
کی مصر سے نکلنے کی خبر دیتا ہے متی نے زبردستی اُسے مسیح کی بابت پیشین گوئی
ٹھہرایا کیونکہ وہین دوسری آیت مین لکھتے ہوسیاہ ۱۱ باب ۲ مین پھر اسی
بولے ہوے کی بُت پرستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰ کی بابت یہ پیشین گوئی
ہے تو حضرت عیسیٰ کب بُت پرست ہوگئے تھے الغرض اگر متی نے ہوسیاہ
کی کتاب کو دیکھا ہوتا تو ایسا دھوکا کبھی نہ کھاتے صرف پہلی آیت کا مضمون
کسی سے سُنکر اُنھون نے لکھدیا اور اُسکے بعد دوسری آیت کی اُنھین
مطلق خبر نہ تھی تو ہی توریت کے احکام پر عمل کرنے کی اُن سب کو نہایت
ضرورت تھی تب حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ یہودی علما یعنے فقیہ اور فریسی
جو کچھ تمہین سکھائے ہین اُسپر عمل کرو پر یہ کہ اب تک عیسائی سب توریت وغیرہ
کو جیسے کہ آجکل موجود ہے انجیل وغیرہ کے ساتھ مجلد رکھتے ہین اور اُنکی
آیتون سے کلیسیا مین وعظ کرتے ہین یہ بڑی دلیل ہے کہ عیسائی مذہب موسوی

مذہب سے جدا نہین ہے

پھر یہ کہ لوقا ۲۴ باب ۴۵ مین مسیح نے اپنے شاگردون سے فرمایا اے نادانون اور نبیونکی ساری باتون کے ماننے مین سست مزاجو کیا ضرور تہا کہ مسیح دکھ اٹہاے اور اپنے جلال مین داخل ہو اور موسیٰ اور سب نبیونکی دے باتین جو سب کتابون مین اُسکے حق مین ہین شروع سے اُنکے لیے بیان کین انتہی اس سے ثابت ہے کہ نبیونکی ساری باتونکا ماننا عیسائیون کو ضرور ہے دوسرے اس سے یہ بہی ثابت ہے کہ کتاب کوئی موجود نہ تہی صرف زبانی باتین بیان کین۔

میزان الحق چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۵۰ع دوسرے چہاپ شروع ۲ باب صفحہ ۵ مین فاضل صاحب نے لکہا ہے کہ اس سبب سے کہ اکثر یہودیون نے یسوع مسیح کو قبول نہین کیا خدا کے غضب سے مسیح کے چالیس برس بعد یہکل اور یروسلم دونون شہر آباد اور یہودی تتر بتر ہوگئے سو اسوقت سے ابتک پراگندہ ہین انتہی بڑا تعجب ہے کہ عیسائی علما اپنے مذہب کے کمال روحانی ہونے کا یہی دعوی کرتے یہانتک کہ ظاہری طہارت وغیرہ تک کو بیہودہ اور بیکار جانتے ہین دیکہو میزان الحق چہاپہ آگرہ سنہ ۱۸۵۰ع صفحہ ۱۰۱ اور پہر عیسائی مذہب نہ قبول کرنیکے سبب یہودی قوم کو یہ جسمانی سزا ملنے کا کیا سبب ہے اور جسمانی سزا بہی وہ کہ خدا نے آپ کو یہودی قوم پر جہاد کیا اور تو بہی خدا نے سب یہودیون کو نہ مار پایا کہ ابتک لاکہون یہودی دنیا مین باقی ہین اس سے ظاہر ہے کہ شرعی تکلیفون سے بچنے کے لیے عیسائی مذہب کو روحانی مذہب کہتے ہین

پھر یہ کہ اگر بے ایمانی کے سبب سے یروسلم مین یہودیون نے یہ سزا پائی تو مسلمان جو سیکڑون برسون سے یروسلم پر متسلط ہین انکی ایمانداری کا بے تامل عیسائیونکو اقرار کرنا چاہیے کیونکہ فادر صاحب ہی کے قول سے یروسلم مین متسلط رہنا صداقت ایمان پر گویا خدا کیطرف سے مہر ہے لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۸۱ مین ہے کہ اس واقعہ کے بہت دنون بعد رومیون نے وہان بتخانہ بنایا انتہی

رکن چہارم

پھر چوتھے برس بعد اس بربادی کے جبکہ آدریان قیصر نے یہودیونکی بغاوت دیکھی تو نہایت غصہ ہوکر حکم کیا کہ کوئی یہودی شہر یروسلم مین آنے پاوے اور کئی ایک رومیونکو بھی وہان بسایا اور ہیکل کی بنیاد پر بت چلوائے اور ایک مندر جوپیٹر دیوتا کے نام کا بنوایا اور کوہ کلوری پر ایک بت کا جسکا نام وینس (یعنے خوبصورتی کی دیوی) تھا نصب کیا بلکہ شہر کا نام بدلکر ایلیا اور نام جو اسکے گھڑا تھا یعنے ایلیہ رکھا معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت یہ سخت حکم شاہ مذکور نے یہودیونکے واسطے جاری کیا اسوقت عیسائی اُنسے علاحدہ ٹھہرے کیونکہ انکو یروسلم ہی مین رہنے کی اجازت تھی الکتاب کے مقامات المصروف روس چھاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ صفحہ ۱۹

رومیونمین دستور تھا کہ جس عمارت کو گھود کر اسپر بت چلواتے اُس عمارت کو بے اجازت بادشاہی مجلس کے کوئی پھر تعمیر نہین کروا سکتا تھا از روس تفسیر اسکائٹ صاحب صفحہ ۱۰۱ اور الکتاب کے مقامات المصروف صفحہ ۱۹ اسطر ۱ مین نے پہلے لکھا ہے کہ ترقیوس رُوفس نے ہیکل کی بنیاد پر بت چلوایا اور

یہان آدمین قیصر ظاہر کیا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ علماء اہلکتاب کو اس بات کے ثبوت
مین شبہ ہے کہ ان دونون رسولون مین سے کون اس امر کا مرتکب ہوا دیکھو
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۹ اور گمان غالب ہے کہ ان دونون
نے اپنے اپنے وقت مین یروسلم پر اپنا یہ غصہ ظاہر کیا ہو تو عجب نہین

اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب سکرٹری صدر بورڈ چھاپہ سکندرہ
اکبرآباد ۱۸۷۹ء صفحہ ۳۰ دفعہ ۷ مین لکھا ہے کہ شہر یروسلم کے دوبارہ غارت
ہونیکے بعد آدریان شہنشاہ روم نے کوہ مقدس پر جسکے اوپر ہیکل یعنے عبادتخانہ
سلیمان کا تھا ایک نئے شہر کی بنیاد ڈالی اور نام بدلکر اپنے قبطلیہ رکھا اتھا
واضح ہو کہ حضرت عیسیٰؑ کے صعود کے بعد پہلی کلیسیا یعنے عیسائی جماعت جو
دنیا مین قایم ہوئی وہ یروسلم کی کلیسیا تھی اس کلیسیا کی ابتدا مین یروسلم
اور ہیکل دونون آباد تھے اور عیسائی جماعت کے لوگ وہان رہکر سب
یہودیون کے دستورات یعنے ختنہ کرنا اور کوئی حرام گوشت نکھانا وغیرہ بجالاتے تھے اعمال ۱۵ باب ۱ — ۵ و ۲۱ باب ۲۳ — ۲۶ اور قریب ڈیڑھ سو
برس تک یہ سب دستور عیسائیون مین جاری رہے اسی باعث سے یروسلم
کی کلیسیا کے اسقف ملقب بہ اسقف ختنہ ہین۔

اردو تواریخ کلیسیا چھاپہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۴۳ مین ہے کہ پطرس اور یعقوب اور یوحنا
ختنہ کے حامی بنے رہے انتہی اور اسی تواریخ کے صفحہ ۴۴ مین ہے کہ یہودی
طریقے اور موسوی رسومات کی پابندی مسیحی کلیسیا مین عرصہ تک جاری رہی
انتہی اور اسی تواریخ کے صفحہ ۶۶ مین ہے کہ جو حکم حواری اور بزرگ یروسلم

مین جاری کرتے تھے اُسکی اطاعت دو ورد و تک لوگ کرتے تھے انتہی
چونکہ اسقدر مدت تک ختنہ کا دستور یروسلم کی کلیسیا مین جاری رہا تو اس
سے وہ بات غلط ہوگئی جو اعمال ۱۵ باب ۱ مین سب موسوی دستورات موقوف
کرکے صرف گلا گھوٹا اور لہو اور بتوں کی قربانی نہ کھانے کی بابت حکم دیا گیا
تھا کیونکہ اگر اُسوقت وہ دستورات کہ جنمین ختنہ بھی ہے موقوف ہوگئے ہوتے
تو اُسکے بعد مدت دراز تک ختنہ کیون جاری رہتا اور غالباً اگر آدرین قیصر
کا خوف نہوتا تو اُسوقت سے شاید ابتک بھی وہی سب موسوی دستورات
کلیسیا یونمین جاری رہتے لیکن جب آدرین قیصر نے یہودیون سے سخت
ناراض ہوکر یہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا مار ڈالا جائیگا اب فلسطین
کے یہودیہ کے عیسائیون نے اس خیال سے کہ مبادا ہم بھی یہودیونکے
ساتھ غضب سلطانی مین گرفتار ہون جان و مال کے خوف سے رسومات
موسوی کو بالکل ترک کردیا اور مرقس کو اپنا پیشوا قرار دیکر غیر قومونکی
جماعت مین شامل ہوگئے یعنے نامختونونکا سا سب طور و طریق اختیار کرلیا
اور اسی سبب سے آدرین قیصر نے راضی ہوکر انہین یروسلم ہی مین رہنے
دیا صرف یہودیون اور مختون عیسائیون کو یروسلم سے نکالا اس کلیسیا نے
یہ مارقس نام ایک غیر یہودی اسقف تھا (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ
شیرالہ صفحہ ۶۶) اسکے سوا اعمال ۱۵ باب ۲۲ و ۲۳ مین جو لکھا ہے کہ
رسولون اور بزرگونکی طرف سے انطاکیہ کی کلیسیا کو سب موسوی دستورات
ترک کرکے صرف گلا گھوٹا اور لہو اور بتونکی قربانی نہ کھانے کی بابت

کہہ کر بیہودا گیا تہا وہ حقیقی مجموعہ اناجیل مین موجود نہین ہے اسواسطے اس
حکم کا بہت اعتبار نہین پایا جاتا مگر پولوس کے خطونمین جو بزعم علماء عیسائی
سنہ ۵۰ عیسوی کے درمیانمین لکہے گئے اُنمین جو نہ صرف ختنہ اور تاحضرت
برابر بلکہ ختنہ کو بہ ضرورت لکہا ہے معلوم نہین کہ اُس مدت تک جبتک کہ ختنہ
کا دستور کلیسیا برو سلم مین جاری رہا یہ خطوط کہان رہے جو اُنمین
کی تعلیم کلیسیا مین نہین جاری ہونے پائی اور اسقدر مدت کے بعد یہ
خطوط کہان سے نکل آئے جو آدمین قیصر کے ظلم کیوقت نامختونی کی تعلیم
سکہاتے ہوے کام آگئے گویا آدمین بت پرست کا حکم عیسائی سہی کی جو
الہام قوی کے موافق تہا کہ پولوس رسول کی تعلیم کے مطابق نکلا اور
خوبی یہ کہ پولوس مقدس نے اپنے خطونمین ختنہ کو بیکار لکہا ہے اور آپ ہی
دربہ اور تیمطاؤس مین تیمطاؤس کا ختنہ کیا تہا (اعمال ۱۶ باب ۱-۳)
نور افشان مطبوعہ ۲۵ مارچ ۱۸۷۵ء صفحہ ۹۵ مین پادری ویری صاحب
لکہتے ہین کہ ختنہ کا عہد ابراہیم اور اُسکی نسل کے ساتہہ مخصوص و متعلق تہا
نہ عوام خلایق سے اور نہ شرط نجات محض نشان ابراہیمی ہونے کا مقرر
ہوا تہا۔ کتاب اعمال الرسل مین صرف غیر قومونکی نسبت منع و رفع
ہوا نہ کہ نسبت یہود کے اکثر یہودی عیسائی ابہی تک اپنے درمیان اُس
عہد کی رعایت کرتے اور رسم ختنہ کو جاری رکہتے ہین اُنکے حقمین انجیل
مین ممانعت کہین نہین آئی اتہی پیدایش ۱۷ باب ۱۲ و ۱۳ سے یہان
لکہا ہے کہ کیا گہر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہو جو تیری نسل کا نہین

ظاہر ہے کہ نسل ابراہیم کے ساتھ یہ عہد مخصوص نہ تھا بلکہ ہر شخص پر جو خدا پر ستو میں شامل ہوتا ختنہ واجب تھا اور نصاریٰ کوپیٹ (یعنے قبطی) میں بھی ختنہ (یعنے ختنہ کرنیکا جاری ہے انتہی (از سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۴۵ء صفحہ ۲۱۴ سطر ۲ ترجمہ تہذیب) بلکہ قدامت اس رسم کی بھی ابراہیم سے پہلے ممالک مصر ابیسینیا اتھوپیا اور اور دنیں جہاں کہ مذہب یہود یونکا شایع نہ تھا پرانے پرانے مصنفین کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے انتہی (از سیر الاسلام باب ۵ ترجمہ تہذیب صفحہ ۲۱۳ و ۲۱۴) پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۴ میں لکھا ہے قولہ بلکہ زمانہ حالیں بیچ ولایت مصر کے سنت مسلمانونکی عورتونکے بطریق معالجہ کے ہوتی ہے۔ اغلب ہے کہ ابتدا میں موافق اُس رسم کے ہوتی ہوگی انتہی یعنے یہ عورتونکا ختنہ اسلامی شریعت سے نہیں کیونکہ اگر ایسا ہو تو اور سب ملکونمیں اسکا رواج ہونا خطا سمجھا جاتا اس سے ظاہر ہے کہ مصریں عورتونکا ختنہ از روے شریعت اسلام نہیں بلکہ قدیم دستور ملک ہے دوسرے یہ کہ یہ ختنہ جو سنت حضرت ابراہیم کی ہے تو یہودیونمیں بھی عورتونکے ختنے کا رواج نہیں ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیم سے یہ رسم مصریں رایج نہیں بلکہ اُس ملک کے قدیم دستور سے ہے دیکھو پیدایش ۱۷ باب ۱۰—۱۴

پس یہ عجیب طور مضبوط طمان کا ہے کہ پولوس نے تو کہا ہی تھا کہ میں ہر طرح کے لوگونمیں انہیں سا بنگیا (اول قرنتیونکا ۹ باب ۲۰—۲۲) مگر اور سب عیسائی جماعت بھی ہمیشہ ایسے ہی چالاک رہے چنانچہ مسیح کی گرفتاری کے وقت

سب ساتھی بھاگ گئے اور ایک بیٹے پطرس حواری جو پیچھے پیچھے گئے اُنکا
حال اُن بھاگنے والوں سے زیادہ خراب ہوا کہ تین بار اپنے خداوند کا
انکار کرتے بلکہ ایکبار اپنے خداوند کو بُرا بھی کہنے لگا (متی ۲۶ باب ۶۹
۷۵) اور جب رومی فوجکی یروسلم پر آنے کی خبر سُنی تب سب عیسائی
یروسلم سے بھاگ گئے اور جب آدرین قیصر نے یہودیوں کو ستایا تب اپنے
سارے طور و طریق مذہبی سے بھی دست بردار ہو گئے تاکہ یہودیوں سے
مشابہت نرہے یعنے نہ اپنے خداوند کا اُسکے گرفتار ہونے کے وقت ساتھ
دیا اور نہ اپنے خداوند کے گھر کا اُسکی بربادی کے وقت ساتھ دیا اور
سے بھاگ گئے اور نہ اپنے خداوند کے دستورات کی حفاظت کی کہ خطرہ
کیوقت بالکل اُنسے دست بردار ہو گئے چنانچہ اردو تواریخ نکلیسیا صفحہ
ولیم میور صاحب مین لکھا ہے (صفحہ ۸ باب ۱ دفعہ ۱۲) یہ کہ یہودی
اور شاگردون نے ابتک اُسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب کو بالکل نہ
سمجھا تھا اور اُنکا سُست ایمان دنیوی نعمتون اور فائدون کی اُمید
مین لگا تھا اُسکے گرفتار ہوتے ہی وے سب بھاگ گئے اور پطرس نے جو
عدالت مین گیا وہان اپنے خداوند کا انکار کیا پھر مسیح کی معلومی کے بعد
سب بالکل مایوس اور ناامید ہو گئے وہ بھولے اور عجیب بات جسے مسیح
نے برابر سکھایا تھا ہنوز اُنھون نے نہین سمجھی تھی کہ اُسکا مرنا دنیا کی رہائی
اور نجات ہوگی اِنتہی گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱
مین لکھتے ہین کہ .....

باوجودیکہ محمد اور عیسیٰ کی ابتدائی تاریخوں مین ایسے حالات ہین جنمین عجیب مشابہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سے ایسے ہین جنمین بالکل اختلاف ہے مثلاً عیسیٰ کے اول بارہ مریدونکو تاثیر یافتہ اور کرتبہ مانا گیا ہے بخلاف محمد کے اول مریدونکے کہ بجز آپ کے غلام کے سب لوگ بڑے بڑے ذی عزت تھے اور جب وے لوگ خلیفہ اور افسر افواج اسلام کے ہوے تو اُس عہد مین جو کچھ اُنھون نے اعمال کئے اُنسے ثابت ہوتا ہے کہ اُنھین دنیا ودرجہ کی لیاقتین تھین اور غالباً ایسے تھے کہ بسا اوقات دیکھے کہا جاتا ہے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۳ دفعہ ۱۸ مطبوعہ بریلی ۱۸۶۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء پھر گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۲۵ مین لکھتے ہین کہ .....

ساتوین صدی مین عیسائی مصنف بکثرت تھے یہ نہایت عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ اُنھین کسیطرح یہ جرات نہ ہوئی کہ آپکے یا آپکے خلفاء اولین کی حیات مین عرب کے پیغمبر کی مسائل کے رد کرنے پر قلم اٹھاتے اور مجکو یقین ہے کہ ساتوین صدی کی کوئی کتاب مسائل دین محمدی کے رد مین نہین ہے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۶۰ دفعہ ۱۲۵ مطبوعہ بریلی ۱۸۶۳ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء

تعجب کہ حضرات حواریونکے عہد ہی مین جعلی انجیلین تصنیف ہونا شروع ہوگئی تھین جیساکہ دیباچہ انجیل لوقا اور گلتیونکی ۱ باب ۱ مین ہے پھر وہی صاحب فرماتے ہین کہ عیسائی اسکو یاد رکھین تو اچھا ہو کہ محمد کے

اسرائیل نے وہ درجہ نشاء دینی کا آپکے پیرو نہین پیدا کیا جسکو عیسیٰ علیہ السلام نے
تلاش کرنا بیفائدہ ہے اور آپکا مذہب اس تیزی کے ساتھ پھیلا جسکی نظیر
دین عیسوی مین نہین چنانچہ نصف صدی سے کم مین اسلام بہت سے عالیشان
اور سرسبز سلطنتون پر غالب آگیا۔ جب عیسیٰ کو صلیب پر لیگئے تو اُنکے پیرو
بھاگ گئے۔ برعکس اسکے محمد کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور
اپنے بچاؤ مین اپنی جانین خطرہ مین ڈالکر کل دشمنون پر آپکو غالب کیا (از
حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۷ دفعہ ۲۰ مطبوعہ بریلی ۱۸۹۴ء ترجمہ لیالوی مصنفہ گاڈ
فری ہیگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء)

لیکن اہل اسلام مین تو حضرات حواریون کے مراتب انبیاء مرسل کی برابر جانتے
ہین دیکھو سورہ یٰسین رکوع ۱۱ اذ ارسلنا الیھم اثنین فکذبوھما فعززنا
بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے اُسکے حاشیہ مین لکھا ہے
کہ یہ شہر انطاکیہ تھا حضرت عیسیٰ کے دو یار وہان پہنچے شہر والون نے مانا مگر
ایک شخص وہان کے دل سے ایمان لایا پھر تیسرے یار بھی پہنچے۔ آگے نقل کرتے
ہین کہ قوم نے اُس شخص کو شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے جیتا
اُٹھایا انتہی اور تفسیر حسینی مین انکے یہ نام لکھے ہین شمعون (یعنے پطرس)
یحییٰ (یعنے یوحنا) توما (یعنے تھوما) انتہی دیکھو متی۔ (باب ۲ و ۳ - ۱ اور سورۃ الصف
رکوع ۲ مین بھی حضرات حواریون کی توصیف مرقوم ہے کہ قال الحواریون
نحن انصار اللہ تفسیر حسینی مین لکھا ہے گفتند حواریون کہ ما ئیم ناصران
دین خدا و فی الواقع نصرت کردند دین عیسیٰ را انتہی

پھر اُسی اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب مین لکھا ہے (صفحہ ۴۸ جلد ۲)
"دوطرہ مقبرہ سکندرہ اکبرآباد ۱۶۴۵ء جب رومی لشکر نے یہودیہ کو خالی کیا
تب بہت مسیحی یروسلم مین پھر آئے اسواسطے کہ اگرچہ ہیکل اُسمین باقی نہین
رہے تو بھی اُسکو پاک اور مقدس مکان جانتے تھے انتہی
اب دیکھئے کہ اسکے برخلاف ہندی مترجم تواریخ کلیسیا لکھتا ہے کہ جسکو عرب لوگ
ہیکل اگرچہ اُنکی عظمت جاتی رہی تو بھی بیت المقدس کہتے ہین انتہی اور
اردو تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب سے ظاہر ہے کہ مسیحی لوگ یروسلم
کو اگرچہ ہیکل اُسمین باقی نہین رہی تو بھی اُسکو پاک اور مقدس مکان جانتے
تھے انتہی اور فی الحقیقت تمام دنیا کے عیسائی اور یہودی ابتک ایسا ہی جانتے
ہین سوا بعض کے جیسے کہ مترجم ہندی تواریخ کلیسیا چاپہ پ ٹسٹ مشن پریس
کلکتہ سنہ ۱۸۴۹ء

رومن تواریخ کلیسیا جلد ۲ چاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۳۲ مین لکھا ہے کہ "ستر برس تک
وہی اسقوف اس کلیسیا یروسلم مین تھے (اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۰ء صفحہ
۷۵ مین ان دونون اسقوفونکے نام یعقوب اور شمعون لکھے ہین) اُسکے بعد تا
سن کے عہد مین تیرہ اسقوف ملقب بہ اسقوف ختنہ رہے اور یہ خطاب ختنہ کی
یہودی رسم اُنکی جماعتون مین جاری رہنے تھا یہودا جو انمین پہلا تھا بہت عمدہ
ساتھ برکوکبا کے فتنہ مین مارا گیا اسوقت یہودیونکے تمردی اور بلوے سے بازنطی
سبب آدریان شہنشاہ کے عہد مین یروسلم دوبارہ غارت کیا گیا اور اسقوف ختنہ
کا سلسلہ تبھی سے منقطع ہوا انتہی مگر بعض عیسائیون نے اپنے قدیم دستورات مذ

کو نچوڑا اور سومات سوسوی خفتہ وغیرہ کو ادا کرتے رہے اور صوبہ پریا مین اپنی
جماعتین قایم کین تھین یہی عیسائی جماعتین ابیونی فرقہ کہلائین (رومن
تواریخ کلیسیا صفحہ ۹۷) کیونکہ جب ہیرودیس مرگیا اُسکے تین بیٹے تھے اُسکی بادشاہت
تین حصّے مین تقسیم ہوگئی یعنے ریاست یہودیہ اور ادومیہ اور سامریہ ارکلاؤس
کے ورثہ مین آئی اور بیت حینا اور تراخونتس وغیرہ فیلپوس کے اور گلیلیہ اور
پریا انطپاس کے یہ سب بیٹے عرف مین ہیرودیس کہلاتے تھے اور وہی ہیرودیس
ہین جنکا ذکر اکثر انجیل مین اور رسولونکے اعمال مین مندرج ہے (از رومن تفسیر
اسکاٹصاحب صفحہ ۲۹) یہ ارکلاؤس ہی (جو یہودیہ کا حاکم تھا) اپنے باپ کی
مانند ظالم تھا چنانچہ عید فصح کے دن ایکدفعہ اُسنے تین ہزار آدمیونکو قتل کیا
جب نو برس حکومت کرچکا اگسٹس شاہنشاہ نے اُسے ان بداتیونکے سبب
ملک یہودیہ سے خارج کیا اور ملک گال کو جو بالفعل فرانس کہلاتا ہے بھیجدیا
وہ اُسی ملک مین مرگیا (رومن تفسیر اسکاٹصاحب صفحہ ۳۰) اور یہودیہ قوم
کا ایک صوبہ ہوگیا تھا۔

اسی ابیونی فرقہ کا عقیدہ یہ تھا کہ مسیح کو محض آدمی جانتے تھے (از رومن تواریخ
کلیسیا صفحہ ۹۷) اور اسی ابیونی فرقے کے لوگ صرف متی کی انجیل کو قبول
کرتے تھے (ایضاً رومن تواریخ صفحہ ۹۷) یعنے عبرانی انجیل متی کو وہ مانتے تھے
(دیکھو موشیم کی تاریخ جلد ۱ مطبوعہ ۱۸۳۲ع) اور نسب نامہ اُس انجیل مین نہ تھا
اور یہی ابیونی فرقہ پولوس کے نامجات کو رد کرتا تھا اور پولوس کو توریت سے پھرا
ہوا کہتا تھا (از تفسیر لارڈنر مطبوعہ ۱۸۲۷ع جلد ۴ صفحہ ۳۸۳) اسکی وجہ یہ ہے کہ

کہ یہودی فرقہ کے لوگ شریعت موسوی پر عمل کرتے تھے اور پولوس کے خطوں میں
ختنہ وغیرہ سب موسوی دستورات پر عمل کرنیکی ممانعت ہے دیکھو گلتیوں کا ۲ باب ۲ تا
۱۰ اور ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ وغیرہ اور یہ ظاہر ہو کہ انجیل میں جو حضرت یہوداہ حواری کے نام سے
لکھا گیا ہے وہ قدیم زمانہ میں اسی یہوداہ آخری اسقوف ختنہ کا سمجھا جاتا تھا (دیکھو
تواریخ جیبل مطبوعہ ۱۸۵۰ء) اس یہوداہ آخری اسقوف ختنہ کے مارے جانیکا حال
اسطرح رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۰۰ میں لکھا ہے کہ ملک یہودیہ میں ایک شخص برکوکب
نامی نے اپنکو مسیح ظاہر کیا اور اکثر یہودیوں نے اُسکو قبول کر لیا اور وے رومی
سلطنت سے باغی ہو کر چاہتے تھے کہ عیسائی بھی اُنکے شامل ہو جائیں مگر عیسائیوں
نے انکار کیا تب جملہ عیسائی گرفتار ہوسکے برکوکب نے سخت عقوبت کر کے سکو
قتل کروایا بعد اُسکے رومی فوج نے اُسکو مغلوب کر کے مار ڈالا اور یہودیوں
سے بہت کو مارا اور اس وجہ سے کہ عیسائی بھی یہودی ہیں اُنمیں سے بھی اکثر کو
مارا انتہی اُسوقت سے عیسائیوں نے یہودیوں سے مشابہ رہنے کیواسطے ختنہ
وغیرہ یہودی دستورات کو ترک کر دیا پھر ولیم میور صاحب کی اُسی اردو
تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰ دفعہ ۲۳ میں لکھا ہے ایشیائے کوچک یعنی مشرق کے یہودی
عیسائی کیواسطے عید فصح کو وقت مقرری یہودیوں کے یعنے اُنکے پہلے مہینے کی
چودھویں دن کو مانتے تھے اور تین روز بعد بلا لحاظ دن کے مسیح کے پھر جی اُٹھنے کی
عید کی تعظیم کیا کرتے تھے برعکس اسکے مغرب کی جماعتیں جی اُٹھنے کی عید
ہمیشہ اتوار اور اُس سے دو دن پیشتر یعنے جمعہ کو فصح بھی مقرر کرتے تھے الغرض
پھر کے یہی قید جمعہ اور اتوار اور پورب والے بلا تعین دن کے یہودی مہینے کی

تاریخ مانتے ہے انتہی اس سے ثابت ہے کہ نہ صرف یروسلم کی کلیسیا بلکہ اسکے بعد
بھی سیکڑون برسون تک اُن تمام دُور دُور ملکون کے عیسائیون مین شریعت موسیٰ
کے دستورات مانے جاتے تھے مگر اب کسی پر اُسطنطن عیسائی کو عید فصح مانتے نہین
دیکھا اور ختنہ وغیرہ کا تو نام ہی نہین ہے پس یروسلم کی بربادی اگرچہ اُنکی پہلی
جماعت عیسائی یعنے کلیسیا یروسلم کا کہ جسمین یہودی دستورات سب جاری تھے
خوشی اور فلاح مذہب کا باعث ہوئی ہو مگر اس زمانہ کے عیسائیون کی کہ جو سب
شرعی تکلیفات سے آپکو آزاد جانتے ہین البتہ خوشی کا باعث ہوئی لیکن لوقا ۱۲
باب ۱ — ۵ مین ایکدفعہ کا ذکر لکھا ہے اُسوقت یعنے حاضر تھے جو اُسے (یعنے یسوع کو
ان گلیلیون کی خبر دیتے تھے جنکا خون پلاطوس نے اُنکی قربانیون کے ساتھ ملایا تھا
(یعنے قربانی گزرانتے وقت ہیکل مین اُنہین قتل کیا تھا) یسوع نے اُنہین جواب دیا
کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ گلیلی سب گلیلیون سے زیادہ گنہگار تھے کہ ایسا دُکھ پایا مین تمسے
کہتا ہون نہین پر اگر تم توبہ نکرو سب اسیطرح ہلاک ہوگے یا وے اٹھارہ جنپر
سلوآم مین بُرج گرا اور وے مرے کیا سمجھتے ہو کہ وے یروسلم کے سب رہنے والون سے
زیادہ گنہگار تھے مین تمسے کہتا ہون نہین پر اگر توبہ نکرو تم سب اسیطرح ہلاک
ہوگے انتہی پس اسے آدمی کوئی کیون نہو جو الزام لگاتا ہے بجا کہ یہ حدیث کہ جو
جس بات مین تو دوسرے کو الزام لگاتا آپ کو مجرم ٹھہراتا ہے (روم ۲ باب ۱)
پھر اُسی اردو تواریخ کلیسیا مین لکھا ہے (صفحہ ۱۳۰ دفعہ ۸) الغرض یروسلم اور ملک
یہودیہ کی کلیسیا کی اتنی ہی خبر معلوم ہوئی لیکن اس خبر سے جو فی الحقیقت بہت
کم اور ناتمام ہے اسقدر دریافت ہوا کہ یہودیون عیسوی مذہب سے بتدریج و

واہستگی رواج پایا اور آخر کو کم پہلا یہہ بات جستن شہید کے بیان سے جو یہودیہ کے قرب وجوار تک سامریہ کا ساکن اور مسیح کے بعد دوسری صدی مین عیسائی ہوا تہا زیادہ ترثبوت پاتی ہے اور وہ اُس نواح مین اور اُس زمانیکی بابت گواہ معتبر اور شاہد عادل ہے اُسکی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیہ اور سامریہ کے علاقہ مین بہ نسبت اور قوم اور ملکون کے عیسائی تعداد مین تہوڑے اور ایمان مین کم مستحکم اور مضبوط تہے انتہی اور اسیطرح دوسری اردو تواریخ کلیسیا مطبوعہ صفحہ ۱۰۰ اس بیان سے کئی باتین ثابت ہوتی ہین (۱) یروسلم کی کلیسیا کے دستورات سے جو حواریون کے زمانہ مین جاری تہے اس زمانہ کے عیسائیون کو بخوبی اطلاع نہین تہی اور یہ جو کچہہ کہ بعض دستورات یہودی جیسے کہ ختنہ وغیرہ کا اُن عیسائیون مین رائج رہنا لکہا ہے بہت کم بیان ہے غالباً اُنکے عقاید بہی اس زمانہ کے عیسائیون سے مختلف تہے کہ جنکی ان تک خبر نہین پہنچی (۲) یہودیون نے اُس زمانہ کے بعد جو جو عقاید کہ عیسائیون مین رایج ہوئے اُنہین منظور نہین کیا اور نہ آپ اُس مذہب مین شامل ہوے چنانچہہ یہہ بات اُس قول سے جو لکہا ہے کہ آخر کو کم پہلا ظاہر ہے (۳) یہہ جو لکہا ہے کہ ایمان مین کم مستحکم اور مضبوط تہے اس سے ثابت ہے کہ یروسلم کی کلیسیا کے عیسائی اس زمانہ کے عیسائیون کا سا عقیدہ نہین رکہتے تہے شاید حضرت عیسیٰ کی نسبت اُنکا عقیدہ بہی نہ تہا جو اس زمانہ مین عیسائیون کا عقیدہ ہے تب ایمان مین کم مستحکم اور مضبوط ہوے گئے۔

پس شہر یروسلم الیہ نام سے قسطنطین کے عہد تک نامزد رہے سنہ ۳۲۶ مین جب کہ اُس زمانہ مین والدہ قسطنطین ہیلینہ نامے نے جو مشہور مسیحی ہے قبل سنہ ۳۲۶ مین

مسیحی کے ملک یہودیہ اور یروسلم مین ہی کئی ایک گرجے تعمیر کئے اسنی (الکتاب کے
مقامات المعروف صفحہ ۱۹) اسوقت سے عیسائی حکومت یروسلم مین قایم ہوئی
کیونکہ قسطنطین شاہنشاہ روم عیسائی ہوگیا تہا (روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۹)
اسکا حال عیسائی علماء کی معتبر کتابون مین اس طرح پر ہے کہ جب قسطنطین
بادشاہ نے اپنے خسر کو مار ڈالا اور طبیعت پر کچھ گھبراہٹ اور بیچینی ہوئی اور اسکے
کاہن نے اسکا قصور معاف نکیا تب لاچار ہوکر اس نے عیسائی پادریون کو
بلوایا انہون نے کہا کہ اگر آپ عیسائی ہوجائین تو ہم ابہی آپکا قصور معاف کئے
دیتے ہین (یہہ دستور گناہ بخشنے کا یوحنا ۲۰ باب ۲۳ کے موجب روم کی کلیسیا
مین بیشکر ۱۲۰۰ برسون سے جاری ہے) یہہ سنکر قسطنطین عیسائی ہوگیا اور جب
طرح کا عیسائی ہوا کہ پہلے ہی اس نے اس کاہن کو جسنے اسکے گناہ معاف
کرنے سے انکار کیا تہا مروا ڈالا پہر اپنی بی بی فاستہ اور اپنے بیٹے کرسپس کو
اور اور نوان بہتیجون اور چوتے بہانجے اور بہتیرے دوست آشنا ؤن کو قتل
کیا (اف انگلس صاحب کا دورات کا سباحثہ اور مذکرہ انکاطین صفحہ ۱۰ سور
ماضی دان عیسائی بابو راجمندر صاحب مطبوعہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۳۲-۳۴

بابو راجمندر صاحب عیسائی مذکرہ انکاطین کے صفحہ ۳۳ مین یہہ بہی لکہتے ہین
کہ قسطنطین نے اپنے سالہ کو اور اپنے داماد لسی نس کو گرفتار کرکے مروا ڈالا
انتہی یہہ وہی کانسٹن ٹین ہے جسنے شہر قسطنطنیہ کی بنیاد ڈالی
اور آباد کیا اور دارالخلافت ملک روم کا شہر روم قدیم سے اٹہاکر شہر قسطنطنیہ
مین مقرر کیا (از مذکرہ انکاطین صفحہ بابو راجمندر عیسائی مطبوعہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۳۱

(۳۲۵) مجلس نیسی اسی لئے جمع کی تھی تاکہ اریوس کی تعلیم کا جو مسیح کی الوہیت سے انکار رکھتا تھا فیصلہ کیا جاوے کیونکہ اریوس نے مسئلہ انکار الوہیت مسیح کو دونوں یوسی بیوسوں اور دیگر علماء کی مدد سے خوب پھیلانا شروع کیا تھا اور اتھانیسیس اسکا مقابل ہوا تھا تب قسطنطین نے یہ مجلس جمع کی چنانچہ اسی مجلس نیسی کے بشپوں اور بہتیرے پادریوں نے بھی تثلیث سے انکار کیا اور بہتے لوگ کے تو قایل ہوے مگر حضرت مریم کو بجاے روح القدس کے داخل کرتے تھے اس سبب سے اُن لوگوں کا نام میریانائٹ رکھا گیا تھا لیکن جب بادشاہ نے علانیہ حکم دیا کہ جو شخص تثلیث سے انکار کریگا اُسکا مال ضبط ہو کر جلاوطن کیا جائیگا تب اکثروں نے بادشاہ کے خوف سے تثلیث کے عقیدہ پر دستخط کر دئے سو اُسوقت سے تثلیث قایم ہوئی اور اتھانیسیس کا عقیدہ مشہور ہونے لگا (سیل صاحب) مگر اریوس کے مرنیکے بعد تک اُس تعلیم کے مباحثہ کا آخر نہوا چنانچہ شاہنشاہ کانسٹنٹیوس نے اریوس کی تعلیم کو پسند کیا اور جو بڑی مجلسیں ۳۵۹ء اور ۳۶۰ء کو آریمنم اور سیلیوسیہ شہروں میں جمع ہوئیں اُنمیں سے اکثر لوگ اُس تعلیم کو قبول کرتے تھے۔ اسی دینی مباحثہ کے سبب بہت لوگ ستاے گئے بلکہ جان سے مارے گئے اور بڑی خونریزیکی لڑائیاں ہوئیں اریوس کی تعلیم اُسکے پیچھے ملجوئی سویوی برگنڈی انگلو سیکسن لمبارڈ اور گوتھ قوموں میں جاری ہوئی (روس تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۸۱) اور جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۱۴۴ میں لکھتے ہیں کہ اس مجلس نے پہلے پہل ۳۲۵ء میں حضرت مسیح کی خدائیکا مسئلہ نکالا ہے اور اسی بادشاہ کے عہد میں یوسی بیوس اور ٹرنیلین کی معرفت مسیح کی

پیدایش کے سنہ ابتدائی عالم سے ۳۹۹۹ قرار دیئے گئے انتہی از کتاب انگریزی
جان ڈیون پورٹ صاحب صفحہ ۴۴) اور چونکہ سنہ عیسوی چار ہزار چار پیدایش
عالم سے شروع ہوتی ہین دیکھو حاشیہ متی ۲ باب ۱ بیبل مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ع و
حاشیہ کتاب پیدایش ۱ باب المطبوعہ ایضاً اس حساب سے سنہ عیسوی جو حضرت
عیسیٰ کی پیدایش سے چار برس بعد شروع کئے گئے ہین تو حضرت عیسیٰ کی
۳۳ برس قرار پاتی ہے حالانکہ سب عیسائی علماء کا اتفاق اسی پر ہے کہ حضرت
عیسیٰ کی عمر تینتیس ۳۳ برس کی تھی اسکی تشریح مین پادری فکس صاحب مشنری
لکھنؤ اپنی کتاب موسوم بہ اصلاح مسیحی مطبوعہ امریکن مشن پریس لکھنؤ باہتمام
پادری مسور صاحب ۱۸۷۱ع صفحہ ۱۰ ۱ این جان ڈیوپورٹ صاحب کا قول
نقل لکھکر اسکا جواب لکھتے ہین چنانچہ قولہ ابتدا سنہ چھ سو عیسوی تک سال
ولادت خداوند یسوع معلوم نتھا کہ تعین تاریخ واقعات مین بکار آمد ہوتا یہانتک
کہ اگزی کسس دونیسی وس ایک رئیس رومی نے سال عیسوی کو رواج دیا
(جواب) انجیل لوقا ۳ باب ۱ سی خداوند مسیح کی ولادت کا سال صاف معلوم
ہوتا ہے یعنے قیصر طبریوس نامی بادشاہ روم کی سلطنت مکہ پندرہوین برس
مین یوحنا اصطباغی نبوت کرنے لگا اور خداوند مسیح چھ مہینے بعد اسی خدمتگزاری
مین داخل ہوا بموجب اسی باب کے ۲۳ آیت کے وہ تیس ۳۰ برس کا تھا پادری
موصوف کا کام یہ تھا کہ اُسنے اپنے دونین رومیونکی تواریخ سے حساب کیا کہ خداوند
مسیح کی ولادت سے اسوقت تک کتنے سال گزر گئے تاکہ تاریخ سنہ عیسوی مقرر
کرین لاکن چار برس کی غلطی ہوئی کہ فی الحقیقت ٹھیک حساب کیموافق آنکہ

ولادت چار برس پیشتر ہوے پس انجیل مین اُسی سال کا صاف بیان ہے اور جو چار برس کا فرق ہے سو پیچھے حساب کی اصلاح سے ظاہر ہوا انتہی مفتاح التواریخ کے صفحہ ثمین ہے تاریخ عیسوی کہ حالا رابع العشرت چہار سال و ہفت روز ہے از ولادت آنحضرت بہارت آورد و انحذا و ندبی ام سالگی شروع بدعوت خلق نمود چون ہفت سال بدعوت خلایق پرداخت و از عمرش سی و شش سال و سہ ماہ گزشت پنطوس پلاطوس بادشاہ یہودیہ او را بصلیب ساخت و این سانحہ پر الم بروز جمعہ سیوم ماہ اپریل سنہ سی و سہ عیسوی آنروز کہ عید فصح یہودیان بود بوقوع آمد انتہی

واضح ہو کہ یہہ جان ڈیون پورٹ صاحب وہی ہین جنکی کتاب کا ترجمہ دلی مین سیف الاسلام اور لکھنؤ مین مظاہر الحق مطبوع ہوا اور جنکی نسبت پادری گلس صاحب اپنی کتاب اصلاح ہو کے شروع مین لکھتے ہین کہ جان ڈیون پورٹ صاحب کی تصنیف کا ترجمہ انگریزی زبان سے اردو زبان مین بنام مظاہر الحق ہوا جسکی بابت حضرت محمد پیغمبر اسلام اور قرآن کی مذمت ہے یہہ تصنیف دونون قوم کی تصنیف اور اہل اسلام کی نظر مین غیر معمولی اور تعجب انگیز ہے جتنی مسیحی اپنے مذہب کے قدر دان ہین اس تصنیف سے واقف ہو کر غم کھاتے اور بیزار ہوتے ہین زیرا کہ ایک ایسے شخص سے جسنے عیسوی مذہب مین تربیت پائی اور ابتک عیسائی کہلاتا ہے اسلام اور اُسکے بانی کا حافظ اور مددگار ہوا اہل اسلام اُنکی برابر تعجب ہو اپنے طریقے کے ایسے غیر متعصب اور سرگرم حامی اور خیر خواہ سے مسرور ہوتے یہہ سمجھکر کہ یہہ تصنیف مذکورہ کے ذریعہ سے اُنکی ملت کی فضیلت اور رونق آشکار

عیسوی مگر راقم باقسوس اعتراف کرتا ہے کہ ان ایام مین فرنگستان کے بہت علما
و فضلا صاحب موصوف کیطرح طریق حق سے منحرف ہوے انتہی پس جان ڈیون پورٹ صاحب کے قول اور پادری فنس صاحب کے جواب سے تعین سنہ عیسوی
زمانہ مسیح سو عیسوی سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر قسطنطین اول کیوقت سے ہو تو
بھی چوتھی صدی عیسوی مین کچھ کلام نہین ہے اور اس بادشاہ کا بیٹا کانسٹن
ٹین ثانی بھی دیندار اور بت پرستی سے بیزار تھا اور قسطنطین اول کی والدہ جو
اسی برس کی تھی اور عیسائی مذہب مین دیندار مشہور تھے یروسلم کا حج کیا اور
وہان جاکر گرجے بنواے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۴۲) اس سے پیشتر
سب رومی بادشاہ بت پرست تھے لیکن جولین قیصر کیوقت مین جو کانسٹن
ٹین ثانی کا جانشین تھا پھر روم مین بت پرستی کا رواج ہوگیا مگر اسکے بعد عیسائی
دین کی بنیاد رومی شاہنشاہون مین پڑ گئی (روحن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۲۹ جلد
سنہ ۴۷۶ع کے قریب شمالی اطراف کی کئی وحشی قومین سلطنت روم پر چڑھ کے آ
قابض ہوئین یہ قومین بت پرست اور نہایت جہلم اور وحشی تھین اور
جہان کہین انکا غلبہ ہوا انہون نے سارے مدرسون اور کتب خانون اور
علم و دین کے نشانون اور نوشتون کو بیخ کرڈالا (یعنے جلادیا) اس بڑی آفت
کے سبب ان سارے ملکون کے اوپر بے علمی کی راتون رات کی تاریکی کئی
زمانہ تک چھائی رہی اور مسیحی ایمان کا ایک بڑا تبدل ہوگیا اسی زمانہ کے بیچ دین محمدی
شروع ہوا انتہی (طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ع صفحہ ۱۴۹ حصہ ۲ باب
مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۲ع صفحہ ۲۳) سنہ ۳۰۸ع سے سنہ ۳۱۲ع تک الارک نے تین دفعہ

الکی پر چڑھائی کی آخر وہ شہر روم کو قبضے مین لایا اور اُسکے باشندونکو مارا اور بکا لوٹ
جلا اور مال واسباب کو لوٹ کے شہر کو ویران کیا مگر مسیحی لوگ اور اُنکے مکانات
اس تباہی سے بچ گئے اتنے مین سوے وی اور وانڈل اور الانی اور برگنڈی
وغیرہ ایمانی فرقون نے ثمرہی کی مانند ملک فرانس پر اور ترکے جو کچھ اُنکے سامنے
پڑا سب چاٹ لیا اُنھون نے رہین ندی پر کے اچھے شہرونکو نیست و نابود کر
کئی ہزار مسیحیون کو تلوار سے قتل کیا ملک اسپین مین بھی اُنھون نے ویسی ہی
سختی کر کے اسقفون اور پادریونکو قتل کر عیسائی جماعتونکو پراگندہ کیا اور
جن ملکونکو مغلوب کیا تھا اُنھین چٹھی ڈالکر بانٹ لیا ملک گال سوے وی اور
وانڈل لوگونکو ملا الانیون نے ملک پر نکال کر لیا اور باقی ایمانی فرقون نے
اسپین کو بسایا۔ سنہ ۴۰۹ع کے قریب جن لوگ بحیرہ آلپ کے اوتر کوہ قاف
پر سے اوتر کے یورپ کے تمام ملکونپر پھیل گئے اُنکا راجہ اٹلا گو تاہ خدا اور بد نکا
ڈیلا تھا لیکن ایسا بہادر اور ظالم کہ جہان کہین جاتا سب لوگ اُس سے ڈرتے
رہتے اُسنے آپکو خدا کا کوڑا کہا اور جو لوگ خدا سے نہین ڈرتے تھے وہ بھی اُس سے
ڈرے وہ تخمیناً چار لاکھ سپاہ کی ایک بڑی فوج لیکر چلا تا مارتا دنیوب ندی کے
کنارے کنارے چلا آیا۔ اور جب پٹ رومیون اور وسگوتھون کی ٹی ہوئی
فوجونکا مقابلہ کرنے کو چلا۔ سنہ ۴۵۱ع مین ایسی بڑی لڑائیان جنمین ملک کے
ملک آپسمین لڑے واقع ہوئین اُسمین تھیوڈورک راجہ خود اور ایک لاکھ ساٹھ
ہزار آدمی قتل ہوے اور اٹلا اپنی تمام فوج سمیت ملک کو آگ اور تلوار سے
تباہ کرتا ہوا روم کیطرف بڑھ چلا (روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳) سنہ ۴۵۲ع

مین وانڈل لوگونکے راجہ جنیسرک نے اُس شہر پر چڑہائی کی اور جب کوئی اُسکا سامنا کرسکا تب وہ اور اُسکے سنگدل سپاہی چودہ دن تک لوٹ پاٹ کرتے رہے اُسوقت طرح طرح کے بیش قیمت چیزین جو عہد کاریگروں کی جو اُس قدیم دارالسلطنت مین تہین خصوصاً کیپٹول نام جوپیٹر دیوتا کا چمکدار مندر جسکی چھت سونیسے منڈہی ہوئی تہی اور وے پاک برتن جنکو طیطس شہنشاہ یروسلم کی بڑی ہیکل سے لوٹ لایا تہا وانڈلون نے سب کو توڑ پھوڑ ڈالا یا کرتا گو شہر مین لیجاکے رکہا۔ اور ۴۵۵ع مین[۵۲] وے رومیون سے انگلینڈ اور اسکاٹ لینڈ وغیرہ کو چھوڑ دیا تہا رومن تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۱۳۱ سے ۱۳۴ تک اُسکا مفصل بیان ہے۔

رکن پنجم

الغرض جبولین قیصر نے یروسلم کیجانب دوبارہ مین لگائی یعنے متوجہ ہوا ہندی نوآبادی کلیسیا صفحہ ۱۴۰ مین لکہا ہے جبولین قیصر نے انجیل لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی اس پیشین گوئی کہ جب تک قومونکا وقت پورا نہو یروسلم قومون سے روندا جائیگا۔ جہٹلانے کے لئے یروسلم کی ہیکل کو پھر بنوانیکا ارادہ کیا لیکن جیسی (یعنے مسیح کی) حقارت وہ کیا چاہتا تہا وہ اُس سے زبردست تہا اور اُسکے ارادہ کو باطل کیا جب مزدور ہیکل کے نیو کو کہودنے لگے تب آگ کے لوون نے زمین سے پھوٹ کر انہین اُس کام سے روکا اور جب اُنہون نے بار بار بیکار شقتین اُٹہائی تہین لاچار ہوکر اُس کام سے ہاتہہ اُٹہایا انتہی

یہہ باجوجہی صدی (یعنے مسیح ۳۳۶) مقامات المعروف صفحہ ۱۹ سطر ۳۳ مین

گذرا لیکن پھر قریب اسیقدر مدت کے بعد جب حضرت عمر فاروقؓ نے اسے تعمیر کیا
اور اسی جگہہ پر اسلامی مسجد بنی تو پیشین گوئی باطل یا غلط ہوگئی اور کوئی
آگ کی لپٹ نکلی نہ نکلی حضرت یسعیاہ جی نے اسکی بابت یہہ پیشین گوئی کی
ہے (یسعیاہ ۳۳ باب ۱۴ و ۱۵) صیحون میں گنہگار ترسان ہیں خوف نے
ریاکاروں کو سراسیمہ کیا ہے کہ کون ہم میں سے اس مہلک آگ پاس رہے گا اور
کون ہم میں سے ابدی شعلوں پاس ٹہرے گا وہ جو راستی سے چلتا ہے اور سیدھی
باتیں کرتا ہے جو اس سود کو جو زور و جفا سے حاصل ہوتا ہے چیز جاتا ہے جو رشوت
لینے سے علاقہ سے اپنا ہاتھ کھینچتا ہے اپنے کان خون ریزی سے بند کرتا ہے اپنی آنکھیں
بدی کے دیکھنے سے موند لیتا ہے ۱۸۵۵ء میں جبل سیناء مرزا پور مسیح یہاں
سود کی بابت جو کہا ہے کہ جو زور و جفا سے حاصل ہوا ہو اس سے کوئی سیہ
نہ بچے کہ غیر جو زور و جفا کا سود جائز ہوگا بلکہ یہہ ہر طرح کے سود کی مذمت ہے کیا کوئی
کہہ سکتا ہے کہ زنا عورت سے زبردستی حرام اور رضامندی سے جائز ہے
اسیطرح سود کا بھی حال ہے خواہ ظلم سے ہو خواہ رضامندی سے بلکہ عہد عتیق
میں تو سود کا لینا اور دینا دونوں حرام لکھا ہے دیکھو یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰ میں ہے
تو نہ سود پر قرض دیا اور نہ قرض لیا تو ہی تو گو تمیں سے ہر ایک ہم پر لعنت کرتا
ہے اسیطرح حزقیل ۱۸ باب ۸ و ۱۷ نحمیاہ ۵ باب ۱۰ خروج ۲۲ باب ۲۵ احبار
۲۵ باب ۳۶ و ۳۷ استثنا ۲۳ باب ۱۹ امثال ۲۸ باب ۸ اول سموئیل
۸ باب ۱۳ اور ہر سود کہ جو زور و جفا سے حاصل ہوتا ابتدا میں رضامندی
سے قرار پا چکتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو اسے سود کیوں کہیں بلکہ وہ تو اوٹ ہو جائے
پھر یہہ کہ ہر طرح کے سود کا ایکہی نام ہے یعنے جو رضامندی سے حاصل ہوا ہے

سود کہتے ہین اور جو جور و جفا سے حاصل ہوتا ہے بھی سود کہتے ہین پھر یہہ کہ سود کسی طرح کا ہو جب اُسکے ادا کرنے مین انسان مجبور ہوتا ہے بے تامل عدالت سے اُسکا گھر نیلام کرتے یا اُسے قید کرنیکا حکم ہو جاتا ہے پس وہ کونسا سود ہے جو اس صفت سے خالی ہے

طامس اسکاٹ صاحب مفسر انگریزی نے لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی تفسیر مین یون لکھا ہے قولہ جیولین رومی بادشاہ نے عیسائی دینکا دشمن ہو کر ہیکل کے پھر بنانے اور یہودیون کو وہان بسنے کی ترغیب دینے مین کوشش کی تاکہ جان بوجھ کر اس پیشین گوئی کی حقارت کرے لیکن یہہ بیدینی کی محنت اُسکی برباد ہوئی کیونکہ آگ کے شعلون نے زمین سے نکلکر کاریگرون کو ہلاک کر دیا تہا اسکے بہت دنون بعد بڑی بڑی کوشش اور بہت خونریز لڑائیان ہوئین (یعنے صلیبی اردو کی لڑائی یروسلم پہ مسلمانون سے) تاکہ اس پاک شہر کو کافرون (یعنے مسلمانون) کے ہاتہہ سے نکالکر عیسائی حکومت قایم کرین لیکن کامیاب نہوے اور مسلمان جو کہ بت پرستون سے کم نہین ہین اُسپر قابض رہے۔ غیر قومونکے زمانہ سے مراد وہ زمانہ کہ جس مین غیر قومونکو یروسلم پر قابض ہونے کی اجازت ملی یعنے جبکہ یہودی عیسائی تہوان تب انکا زمانہ پورا ہوگا اغلب ہے کہ یہودی بحال ہونگے اپنے ملک مین اور جو انہین رہ گئے ہین اُنمنے بدلہ لیا جائیگا۔ یہہ باتین اُسوقت کی بابت پیشین گوئی کرتی ہین کہ جب عیسائی دین کی دعوت تمام قومونمین شروع ہو جائیگی یا وہ زمانہ مراد ہے جو مقرر ہے کہ غیر قومین یا سب قومین بکلیسیا مین شامل ہو جائینگین جب وہ زمانہ قریب آئیگا تب یہودی اس پاک شہر پر قابض

ہونگے یہ پیشین گوئی کیا ہی پوری ہوئی ہے کہ ہم اُسے کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے ہین الخ

کاش کہ علماء عیسائی دین اسلام کے اصلی حالات سے تھوڑا بہت بھی واقف ہوتے تو کیا ممکن تھا کہ ایسی واضح دلیلین اپنی ہی کتابون سے پاکر پھر نصرانی مذہب کا نام بھی کبھی زبان پر لاتے۔ چہ جائے انکہ اُسی کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے اُسی ہیکل کی بنیاد پر ابتک ساڑھے بارہ سو برس سے زیادہ گزرے ہین کہ حرم شریف اور مسجد اقصیٰ کی بڑی عالیشان عمارت حضرت امیرالمومنین عمر فاروق اعظم رضہ خلیفہ اسلام اور صحابی حضرت خیرالانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعمیر کروائی ہوئی موجود ہے پادری شیرنگ صاحب رسالہ الکتاب کے مقامات المقدسہ صفحہ ۳۰۳ مین لکھتے ہین کہ جسوقت عمرؓ نے یروسلم کا محاصرہ کرکے اُسے لیلیا اُسوقت عیسائیون کے بطریک یعنے امام سے عرض کی کہ مسجد کیواسطے کونسی جگہہ بہتر ہے بطریک موصوف نے سلیمانؑ کی ہیکل کی اوجاڑ جگہہ کو دکھایا اور کہا کہ یہہ سب سے بہتر جگہہ ہے اسطرح مسجد مذکور تعمیر ہوئی انتہی

یہہ عرض کرنیکا لفظ اس مقام پر پادری شیرنگ صاحب کے قول مین سخت سمجھ میں آجاتا ہے لیکن یہہ عرض کرنا شاید ایسا ہو جیسے خدا فرماتا ہے انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال یعنے ہمنے پیش کیا امانت کو آسمان اور زمین اور پہاڑون پر (آخر سورہ احزاب) ازدین جملہ تحقیق مطبوعہ لدھیانہ امریکن مشن پریس ۱۸۱۷ صفحہ ۵۹۔ پس اگرچہ جولین قیصر کے نوکرون کو ہیکل کے نیو سے مشعلون نے نکلکر باہر کیا لیکن مسجد اقصیٰ بے کسیطرح روک ٹوک کے تعمیر ہوئی اور نہ صرف یہی

بلکہ عیسائیونکے بطریک بیٹے امام نے خود ہیکل کی بنیاد پر مسجد اسلام کا بنا بہتر بتلاکر
پیشین گوئی کو باطل کیا کیونکہ یہودیہ لگا تبک وہی خراب حال موجود ہے اور ہیکل
تعمیر ہوگئی پھر یہ کہ اگر مسلمان لوگ کافر اور بت پرست ہین مگر عیسائی لوگ تو غیر
قوم نہین بلکہ وہ آنحضرت خدا کے فرزند ہیں انہون نے بھی تو شیوع اسلام سے پیشتر اور چندسا
صلیب دارون نے بھی وہان عیسائی حکومت قایم کی تھی اگرچہ خدا کی قوم من
ہونیکا دعوی کرنیکے باوجود وہ خدا کے گھر مین رہنے نپائے پس اگر یہہ خدا کے فرزند
ہین تو اُس فرزند کی مانند نہرے جسے باپ نے عاق کرکے گھر سے نکالدیا ہو الحاصل
اگر اُس پیشین گوئی کو سچا کہین تو عیسائیونکو غیر قوم یعنے بت پرست وغیرہ کہنے پڑینگے
اور اگر عیسائیون کو خدا کی قوم اور خدا کے فرزند کہین تو اُس پیشین گوئی کو جو کا
ثبوت عیسائی صداقت کا ہے باطل کہنے پڑیگا اور اگر ان دونون باتون مین سے کچھ
نہ کہین تو ان مفسر صاحب کو چوتھا کہنے پڑیگا کیونکہ یہودیونکی نسبت ہی تو عیسائی
گویا روسلم مین قابض ہونیکا تہی گمان ہے کہ وہ جسے عیسائی ہوجائینگے پس جب عیسائی
ہی سے یروسلم پر چڑہائی کی تہی تب کیون ناکام رہے لیکن اسکا تو صاحب مفسر کو
کسطرح ہم انہین کافر اور بت پرست کہنے کی حاجت نہین رکھتے للہ در من قال
اگر ملا جلال گفت کافر دروغے را بجا باشد فرروغے یا مسلمان گفتش اندر مکافات دروغے
را جزا باشد دروغے یا عیب نہ نگاوکہ تمپر عیب نہ لگایا جاسے کیونکہ جسطرح تم عیب لگاتے
ہو اُسیطرح تمپر ہی عیب لگایا جائیگا اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اُسی پیمانہ سے تمہارے
واسطے ناپا جائیگا متی ۷ باب ۱ و ۲ اسکے سوا پیشتر تو اُس پیشین گوئی کا مطلب صرف
آپس ہی والون کو معلوم تہا مگر صلیب دارونکی لشکر کشی سے تمام عالم پر اس

پیشین گوئی کا بطلان ظاہر کردیا مصرع نہان کے ماندان رازسے کزو سازند محفلہا
پس اگر بقول انگریزی مفسر اسکاٹ صاحب کے جب یہودی بحال ہونگے تب یہ
پیشین گوئی پوری ہوگی تو معلوم ہوا کہ یہہ پیشین گوئی اہل اسلام کی بابت نہیں
کیونکہ جب حکومت اسلام پر و سلم اور اُسکے سارے ملکوں پر پھیل گئی تب وہ جہاد کی
بھی تیار کیا گیا اور اُسکی تیاری میں کسیطرح کی روک ٹوک نہیں ہوئی اور عیسائی
دین بھی ہنوز تمام قوموں میں نہیں پھیلا تھا کہ پیشین گوئی پوری ہوگئی پس اگر اسے
پیشین گوئی کہنا چاہئے تو اسلام کی بابت ہے اور اگر اسلام کی بابت نہیں تو
یہہ پیشین گوئی باطل ٹہرتی ہے اب لحاظ کیجئے کہ خاص اسکاٹ صاحب مفسر
انگریزی جسے کامل ثبوت عیسائی صداقت کا کہہ سکتے ہیں اُسکا تو یہہ حال ہے پھر
جو ناقص ثبوت عیسائی صداقت کے ہیں اُنکا کیا حال ہوگا پس یہہ مسجد جو ہیکل
کی بنیاد پر بنائی گئی اسکے دو ہی سبب ہیں یعنے یہہ کہ شروع سے مصلحت الٰہی
اسی بات کی مقتضی تھی تب بے روک ٹوک ظاہری و باطنی کے اُسکی تعمیر تو عمل
آئی اور یہہ بات صحت حجت اسلام اور نسخ ادیان سابقہ پر دلیل ہے تب تو اُن کا
عبادتخانہ خدائے قادر مطلق کے غارت ہونے دیا اور مسجد الصخرہ کے بننے کا سامان
کمال غلبہ اور عظمت کے ساتھہ ہوا یا یہہ کہ اس مسجد کی تعمیر حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کے معجزے اور کرامت کا ظہور ہوا کہ مسجد بنانیکے وقت کوئی مشعلہ وغیرہ
کسی نیو سے نہ نکلا اور عیسائیوں کے بطرک بنانے حضرت عمر رضہ کو رکعب باطن
اگر جس ہیکل کی بنیاد ہی پر مسجد بنانے کی صلاح دی اور یہہ بات کمال عظمت
اسلام کی پوری دلیل ہے ماشاء اللہ

باب دوم

سنہ ۶۱۳ع میں شاہ ایران خسرو نامی نے اُس شہر زیر و سلم پر چڑھائی کر کے اُسے لیلیا
اور نوّے ہزار آدمیوں کو قتل کیا اور تا مقدور عیسائیوں کے سب گرجوں اور بڑے
مکانوں کو ڈھا دیا پھر سنہ ۶۲۶ع ہرقل قیصر روم جو یہ کے قیصر مرکلاؤس
نامی نے خسرو کو شکست دی اور یروسلم کو اپنے قبضہ میں لایا بعد نو برس کے
خلیفہ عمر نے چار مہینے تک محاصرہ کر کے قبضہ کیا تب سے سنہ ۱۰۹۹ع تک خلفا بغداد
کے تحت میں رہا من بعد والی مصر احمد نامی نے جو ترک سے تھا اُسے لیلیا بعد اُس
شہر مذکور کبھی ترکوں اور کبھی عربوں کے زیر حکومت چلا آیا الکتاب کے مقامات المقدس
چاپہ رومن مرزا پور سنہ ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۹ و ۲۰

آخر کو سلجوقیوں نے یروسلم کو تاراج کیا اور سلطان (جلال الدین ملک شاہ سلجوقی)
کے ایک بھائی نے اس شہر میں عداری گلہ بان بادشاہوں (یعنی سلجوقیوں)
مقرر کی لیکن بہ انجام چار سال کے جو بعد وفات پانے ملک شاہ کے منقضی
ہوئے امیر اور ٹوک نے بسبب آپس کے قضایا بادشاہوں نسل سلجوقی کے
قابو پایا اور حکومت یروسلم کے اُسکے کنبے میں نسلاً بعد نسل ہو گئی مگر خلفاء مصر
فاطمہ کے نے اور ٹوک کی اولاد سے آخر کار وہ حکومت لیلی از سیہ الاسلام مطبوعہ
سنہ ۱۸۴۵ع حسب الحکم حکام انگریزی کے زبان انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا پنڈت
رام کشن کا باب ۴ صفحہ ۱۸۰

الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۰ میں ہے سنہ ۱۰۹۹ع اکیہزار ننانوے عیسوی
فرنگستان کا افرنگی لشکر جو یعلیب دار مشہور تھا ملک یہود یہ پر حملہ آور ہو کر یکے بعد دیگرے
آیا اُسنے یروسلم کو محاصرہ کر کے لیا یا اور ایک شخص گاڈفری بولوگن نامی کو شاہ

یروسلم مقرر کیا بعد اُسکے اُسکا بھائی بالڈوین تخت نشین ہوا سبب اسکے کہ
اُسکا کوئی فرزند نہ تھا اُسکا بڑا داماد مسند آرا ہوا ۱۱۸۸ع گیارہ سو اٹھاسی عیسوی
(یا ۱۱۸۷ع) مین صلاح الدین سلطان مشرقی نے یروسلم پر چڑھائی کر کے اُسے
صلیب دار وںکے ہاتھ سے لیلیا ۱۱۴۴ع مین والیے دمشق شاہ اسمعیل نامی نے
یروسلم کو نصرانی سلطنت کے تحت مین پھر سپرد کیا (یعنے شہر کو سپرد کیا نہ یہہ کہ
اُس مقام کو جہان مسجد اقصیٰ ہے) مگر والی مصر نے ۱۲۵۱ع ایکہزار دو سو کیاون
عیسوی مین اُنکے قبضہ سے نکال لیا آخرکار سلطان روم سلیم نامی نے ۱۵۱۷ع
ایکہزار پانسو سترہ عیسوی مین مصر اور شام کمیت یروسلم کے تحت حکومت مین لایا
اور اُسکے بیٹے سلیمان نے ۱۵۳۴ع ایکہزار پانسو چونتیس عیسوی مین وہ شہر پناہ جو
جو بالفعل موجود ہے انتہی۔

تب یہہ پیشین گوئی جو ایکسو بائیسوین زبور مین حضرت داؤد نے فرمائی ہے پوری
ہوئی (۱) مین اُنسے خوش ہوں جو مجھ سے کہتے ہین کہ یہوواہ کے گھر چلین
(۲) اے یروسلم ہماری پاؤن تیرے دروازون مین قایم ہوے (۳) یروسلم جو
ایسے شہر کی مانند بنایا گیا جو اپنی عمارتون مین باہم پیوستہ ہے (۴) جہان قبیلے
یاہ کے (یعنے خدا کے) فرقے اسرائیل کو شہادت دینے کے لئے اوپر چڑھتے ہین
(۵) تاکہ یہوواہ کے نام کی شکرگزاری کرین کیونکہ وہان عدالت کے لئے تخت
داؤد کے گھرانے کے لئے تخت رکھے ہین (۶) یروسلم کی سلامتی کیواسطے دعا
تیرے پیار کرنیوالے سلامت رہین (۷) تیری شہر پناہ کے اندر سلامتی ہو (۸)
تیرے محلونمین چین مین اپنے بھائیون اور اپنے دوستون کیواسطے کہون گا تجھ مین سلامتی ہو

(۹) مین یہوداہ اپنے خدا کے گھر کیواسطے تیرے بہبودی کا طالب رہونگا انتہی (از تفسیر پادری جوزف آوین صاحب چاپہ مرزا پور ۱۸۶۱ع) اس زبور کی پانچوین آیت مین جو داؤد کے گھرانے کے لیے تخت لکھا ہے اس سے کوئی داؤد کا گھرانا یعنے یہودی لوگ مراد نہ سمجھے کیونکہ قریب تیرہ سو برس گزرے کہ وہان اسلامی تسلط ہے اور یہودی لوگ تو دو ہزار برس کے قریب گزرے کہ بالکل وہان سے خارج منصب ہین اور بے اختیار محض ہوگئے مگر حضرت داؤد کے گھرانے سے یہان مراد اہل ایمان ہین جنکے پاؤن یروسلم مین قایم ہوے یعنے اہل اسلام دیکھو اس زبور کی دوسری آیت مین ہمارے پاؤن کا لفظ یعنے ان لوگون کے پاؤن یروسلم مین قایم ہونیکو داؤد فرماتے ہین کہ ہمارے پاؤن اب پس انہین لوگونکو ازروے ایمان داؤد کے گھرانیکے سمجھنا چاہیے اور جنہون نے عمارتونکو باہم پیوستہ بنایا (آیت ۳) دیکھو اس کتاب کی محراب سیوم رکن سیوم اور جو لوگ یروسلم مین خدا کی مہربانی کی جو اپنے شاطحال دیکھتے بنی اسرائیل کے آگے گواہی دینے یعنے اسکا اظہار کرنیکے لیے اُس پاک مکانکو جو کوہ صیہون پر ہے چڑہ جاتے تاکہ خدا کے فضل کی شکرگزاری کرین (آیت ۴) یہان صاف ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل سے اس زبور کو کچھ علاقہ نہین ہے کیونکہ سوا بنی اسرائیل کے ایک فرقہ یاہ یعنے خدا کے فرقہ کا کہ خاصان خدا جس سے مراد ہے مورد افضال الہی ہوکر اور فضل پر بنی اسرائیل کے آگے گواہی دینے کا ذکر ہے اور وہین عدالت کے لیے تخت (آیت ۵) جس سے مراد وہ مسند گدی کرسی ہے جہان سے سرفراز مع پرسش بنی ہے یا وہ پتھر جو بنام الصخرہ مشہور ہے یا وہ پتھر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی سپر تہا اسی مسجد اقصیٰ مین رکہا ہے یا سنگ سبز جو اسی مسجد مین ہے دیکہو طرب ۳
رکن ۱۳ اور جو لوگ یروشلم کی سلامتی کا باعث ہوے (آیت ۶) جسے جب سے سلامتی
قسطنطنیہ ہوا تب سے بار بار کی غارت اور بربادی سے یروشلم کو امن ملا اور جو اسکے
پیار کرنیوالے ہین کہ اسکی ویرانی کو نہ دیکہہ سکے اور اسمین حرم شریف اور مسجد اقصیٰ
بنا کر اسے آباد کیا اور جنہون نے وہ شہر پناہ بنوائی (آیت ۷) ہو بالفعل موجود ہے اور جو
حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہونے کے سبب سے حضرت داؤد کے بھائی اور ازروے بائبل
دوست ہین (آیت ۸) اور یہان حضرت داؤد نے صاف صاف
اہل اسلام کیطرف اشارہ ظاہر کر دیا اسکے بعد نوین
آیت مین حضرت داؤد فرماتے ہین کہ
کہ جس خانہ خدا یعنے اس مسجد
کے سبب سے یروشلم
کی سلامتی ہوئی ہے
کیونکہ اسکے گوشے
اور دیوار
شفو
ہیں
ہے

محراب سیوم

(اسمین پانچ رکن ہین)

رکن اول

اب مین یہہ سب مرحلے طے کرکے اس حد تک پہنچا ہون جو مقرر مقصود کا نشان ہے یعنے جسکے بیان کی ضرورت مین یہہ سارے واقعات بطرز اختصار لکھنے پڑے۔

اے صیون تو جو خوشخبری لانے والی ہے اونچے پہاڑ پر چڑھ جا اے یروشلم جو بشارت دینے والی ہے زور سے اپنی آواز بلند کر خوب پکار اور مت ڈر یہوداہ کی بستیون سے یہہ دیکھو تمہارا خدا دیکھو خداوند خدا زبردستی کیساتھہ آویگا اور اسکا بازو اسکیلئے سلطنت کریگا دیکھو اسکا صلہ اسکے ساتھہ ہے اور اسکا اجر اسکے آگے وہ چوپان کی مانند اپنا گلہ چرائیگا وہ برّون کو اپنے ہاتھہ سے فراہم کریگا اور اپنی گود مین اٹھا کر لیجائیگا اور انکو جو بچے والیان ہین ملایمت سے لیجائیگا یسعیاہ ۴۰ باب ۹ تا ۱۱ میزان الحق بیان پہلا مطبوعہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۹۲ مین پادری فنڈر صاحب نے لکھا ہے کہ جناب محمد صاحب صلعم نے توریت کے چھ سو دس برس بعد خروج کیا اور استثنا صفحہ ۱۰۰ شروع ۳ باب مین بھی ہے اور صفحہ ۱۰۱ مین لکھا ہے کہ مسیح کا ظہور انکی پیدایش سے چار ہزار برس بعد تھا اور محمد صلعم کی ہجرت سے بارہ سو برس پہلے

شمسی پہلے انجیل تاریخ محمدی صفحہ ۹۹ سے ثابت ہے کہ ولادت کی اکتالیسویں سال
حضرت صلعم پر وحی کا نزول ہوا اور اعجاز قرآن مطبوعہ مشنری مصنفہ فاضل ہاضی دان
بابو امچند عیسائی صفحہ ۱۲ میں لکھا ہے کہ محمد صاحب صلعم نے دعوی نبوت کا
چالیس سال کی عمر میں کیا انتہی اسکے چھ برس بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام
قبول کیا (تاریخ محمدی صفحہ ۴۳) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے چھ
برس بعد یعنے آغاز نبوت کے بارہویں برس حضرت صلعم کو معراج ہوا (دیکھو تاریخ
محمدی صفحہ ۹۴ — ۹۷) چنانچہ قولہ انہیں ایام میں حضرت نے معراج کا قصہ سنایا
اسکا خلاصہ یہہ ہے کہ رات کو جبریل و میکائیل بقول انکے محمد صاحب کے پاس آئے
اور انکا سینہ چاک انکے دل کو ہر طرح کی بدیسی پاک کیا اور ایک براق گھوڑا ہمراہ
لائے جسپر تمام انبیا نے سواری کی تھی اسی پر محمد صاحب کو سوار کرینگے مگر براق ڈر
کرنے لگا کیونکہ مدت سے بندا بندا سرکش ہوگیا تھا تب جبرئیل نے اسے دھمکایا
اور اسنے محمد صاحب کو سوار ہونے دیا .....

جبرئیل نے رکاب پکڑی میکائیل نے باگ تھامی اور بہشت سے
فرشتے آکر آگے پیچھے ہوئے اور پیر و سلم کی ہیکل یعنے مسجد اقصے کیطرف چلے راہ میں
کسی نے کہا اے محمد ٹھہر جا ایک سوال کا جواب دے حضرت نے کچھ التفات نکیا
پھر بائیں طرف سے کوئی بولا کہ ٹھہر جا ایک سوال کا جواب دے اسکی بھی نہ سنی پھر
ایک عورت سنگار کئے ہوئے راہ میں ملی اسنے بھی کہا کہ ٹھہر جا ایک بات کا جواب دے
اسکو بھی جواب نہ دیا پھر جبرئیل نے کہا کہ پہلا آدمی یہودی تھا اگر تم اسکی بات سنتے تو
تمہاری ساری امت یہودی ہوجاتی دوسرا عیسائی تھا اگر اسکی سنتے تو سارے

مسلمان عیسائی ہوجاتے تیسری عورت دنیا ہی اگر اُسکی سنتے تو سارے مسلمان دنیادار ہوجاتے جب ہیکل کے دروازہ پر پہنچے آسمان سے بہت سے فرشتے سلام کو آئے گھوڑا ہیکل کے دروازہ پر باندھا اندر جاکر تمام انبیا کے ارواح کو دیکھا اور جماعت کر نماز پڑھی سب انبیا محمد صاحب صلعم کے مقتدی ہوے اسکے بعد ہر نبی نے خدا کی صفت و ثنا اور محمدی عقیدے کے موافق باتیں کہیں پھر ایک سیڑھی جسکو عربی میں معراج کہتے ہیں آسمان سے زمین تک رکھی گئی پس گھوڑے پر سوار ہوکر اُسکے ڈنڈے پر سے گزرتے ہوے آسمان پر گئے انتہی

چونکہ عیسائی علما ایسے مضامین اچھی طرح سمجھ نہیں سکتے اسلئے یہہ بیان ہی اُنکی زبان سے اپنے محاورہ اور لفظوں سے مرقوم ہوا ہے جو خاص انہیں کا طرز کلام ہے تو ہی مصنف تاریخ محمدی اسکے بعد اور بہت سا حال معراج کا کئی ورق تک بیان کرکے اپنی طرف سے لکھتا ہے کہ راقم کی راے اس قصے کی نسبت یہہ ہے کہ ضرور تھوڑا حال خواب کے طور پر محمد صاحب صلعم نے سنایا ہے انتہی دیکھو تاریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ لاہور ۱۸۷۱ صفحہ ۱۰۰ سطر ۹ پس ایسوں کی زبان سے اتنا اقرار ہی اہل فہم کے لئے کافی ہے اور اس معراج کا وقوع حضرت صلعم کے جسم کیساتھ عیسائی عقیدہ کے موجب ان باتوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ جسم کے ساتھ آسمان پر تشریف لیگئے (یوحنا ۲۰ باب ۲ و ۷) لاش قبر میں تھی (اعمال ۱ باب ۹) پھر حضرت الیاسؑ جسم کے ساتھ آسمان پر گئے (۲ سلاطین ۲ باب ۱۱) اور اسیطرح حضرت ادریسؑ بھی (پیدایش ۵ باب ۲۴) جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۳۲ - ۳۵ اسکا اسطرح بیان لکھتے ہیں کہ حضرت صلعم نے اپنی رسالت کے

بارھوین سال اپنی پیر و مسلم کی شبہ وی کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ یہ بیٹھے
مین البراق پر سوار ہوکر آسمان پر گیا حضرت جبرئیل بھی میرے ساتھ تھے قرآن کے
ستر ہوین سورت مین بھی اسبات کا ایک مبہم اشارہ ہے آنحضرت صلعم نے جوش سے
کا حال بیان کیا وہ یہہ ہے کہ مین ایک شب کو اپنی بی بی عائشہ پاس سوتا تھا
مینے سنا کہ کوئی شخص دروازہ کی زنجیر ہلا رہا ہے یہہ سنکر مین کھڑا ہوا اور مینے دیکھا کہ حضرت
جبرئیل کھڑے ہوے ہین اور اُنکے پاس البراق کھڑا ہے یہہ عجب طرحکا جانور تھا
اسکا چہرہ آدمی کا سا تھا کان ہاتھی کے سے ناک اونٹ کیسی جسم گھوڑے کا سا
دُم خچر کیسی اور سُم بیل کے سے وہ رنگ مین دودہ کی مانند سفید تھا اور برق
کی مانند تیز رو حضرت جبرئیل نے اپنے پروں کا سا توان جوڑا کھولا اور اُونٹنا سرع
کیا آنحضرت البراق پر سوار ہوے اور اُنکے ہمراہ ہوے جب آپ یروسلم مین پہنچے
تو حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی اُن سے آپنے
اے بہائیو خطاب کرکے ملاقات کی اور اُنکے ساتھہ نماز پڑہی اسکے بعد آپ یروسلم سے
حضرت جبرئیل کے ساتھہ روانہ ہوے یہان حضرت صلعم نے نور کا ایک زینہ دیکھا
جو آپکے واسطے تیار تھا اس زینہ پر آپ مع ان سب نبیونکے چڑہ گئے انتہی اسکے بعد
جان ڈیون پورٹ صاحب فرماتے ہین کہ معراج کے مضمون پر آنحضرت صلعم کے معتقدین
مین بہت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ معراج صرف ایک خواب تھا بعض کہتے ہین
کہ یروسلم تک تو آپکا جسم بھی گیا تھا مگر آسمان پر صرف روح ہی گئی بعض کی رائے ہے
کہ صعود آسمانی اور سفر یروسلم دونون آپنے مع جسم فرمایے یہہ نہین کہ صرف روح
ہی گئی ہو آخری قول پر اکثر کو اتفاق ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے

بھی اُسکے درست ہونیکا انکار نہین کیا انتہی اسکے بعد صفحہ ۲۵۸ کے حاشیہ مین جہان قرآن
پورٹ صاحب لکھتے ہین کہ اکثر عیسائی جو معراج کے بیان پر اعتراض کرتے ہین
اگر ہم اُنکے اعتراضات کو بالکل تسلیم کرین تو اتنا کہہ سکتے ہین کہ معراج کا بیان
ذرا مشکل سے قابل تسلیم ہے کیونکہ یہی اعتراضات حضرت یعقوب کے خوابوں پر
عاید ہوسکتے ہین پیدایش ۲۸ باب ۱۲ تا ۱۵ یونا باب ۱ دانیال ۷ باب عبرانیوں
۱ باب ۱۴ اعمال ۷ باب ۵۵ و ۵۶ مکاشفات تمام۔ پھر صفحہ ۲۵۹ مین جان ڈیون
پورٹ صاحب فرماتے ہین کہ آپ مین چار صفتین مجتمع تہین آپ بادشاہ اور
سپہ سالار اور قاضی اور واعظ تہے سب کو اس امر پر اتفاق تہا کہ آپ پر خدا
کیطرف سے وحی نازل ہوتی ہے اور جیسے آپکے معتقدین کو آپسے ارادت اور محبت
تہی ایسے کبھی کسی اور نبی کی اُمتونکو اُس سے نہین ہوئی لوگ آپکی اسقدر عظمت
کرتے تہے کہ اگر کوئی چیز آپکے بدن مبارک سے مس ہوجاتی تو اُسکو متبرک جانا
کرتے اگرچہ آپکو شہنشاہ ہونیسے بھی زیادہ اقتدار اور اختیار تہا مگر آپ نہایت سیدھی
سادی وضع سے بسر کرتے تہے انتہی

واضح ہو کہ یہہ معراج کا مضمون پلوس مقدس کے اس قول سے بھی ثابت ہوتا ہے
کہ ناممکن نہین ہے جو فرماتے ہین کہ مسیح کے ایک شخص کو (یعنے خود پلوس سو لکھو
مین جانتا ہون کہ چودہ برس گزرے ہونگے کہ وہ یا تو بدن کے ساتہہ کہ یہہ مجھے
معلوم نہین یا بغیر بدن کے کہ یہہ بھی مجھے معلوم نہین خدا کو معلوم ہے تیسرے آسمان تک یکایک پہونچایا
گیا اور مین ایسے شخص کو جانتا ہون کہ ہے (یعنے پلوس رسول) یا بدن کے ساتہہ یا بدن کے بغیر
اگر مجھے معلوم نہین خدا کو معلوم ہے فردوس تک یکایک پہونچایا گیا اور اُسنے وہ باتین

سنین جو کہنے کی نہین اور جسکا کہنا بشر کا مقدور نہین انتہی (۲ قرنتیوں کا ۱۲ باب ۲۔
۴) اس یکایک کے لفظ سے سفر معراج مین تیزروی کا دستور ثابت ہوتا ہے اور
چونکہ پولوس مقدس کی ہی اس معراج کا کوئی گواہ بجز بیان پولوس مقدس کے نہین
ہے پس جو لوگ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی معراج کا انکار کرتے ہین انہین پولوس
رسول کے معراج کے گواہ ہم پہونچانا چاہئے اور چونکہ عیسائی محاورہ مین بہشت یعنے
فردوس خدا کا مسکن کہلاتا ہے (لوقا ۲۳ باب ۴۳) پس پولوس رسول ۲ قرنتیوں کے
۱۲ باب ۲ کے بموجب خدا کے حضور تک پہونچے کیونکہ تیسرے آسمان کے بعد پولوس
رسول نے فردوس تک جانیکا ذکر لکھا ہے اور حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا جسم کیساتھ معراج مین خدا کے حضور تک جانا قرآن مجید سے ثابت ہے کسی
مسلمان کو اسمین شک کی گنجایش نہین ہے چنانچہ سورہ نجم مین ہے ثم دنی فتدلی
فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفواد ما رای افتمارونہ علی ما یری ولقد رآہ نزلۃ
اخری عند سدرۃ المنتہی ۰
یعنے نزدیک ہوا پھر اور تر آیا پس ہوا قدر دو کمان کے بلکہ زیادہ نزدیک پس وحی
پہنچادی اسنے طرف بندہ اپنے کے جو پہونچائی نہین جھوٹا بولا دل نے جو کچھ دیکھا کیا
پس جھگڑتے ہو تم اس سے اوپر اس چیز کے کہ دیکھا ہے اور البتہ تحقیق دیکھا ہے اسنے اسکو
ایکبار و نزدیک سدرۃ المنتہی کے انتہی لفظ عبد قرآن مین ہر جگہ مجموعہ جسد و روح پر بولا جاتا ہے
چنانچہ سورہ علق مین ہے ارایت الذی ینہی عبدا اذا صلی

اس سے ثابت ہے کہ معراج حضرت رسول اللہ صلعم جسم کیساتھ

ہوا تہا انھون نے اسکے ابطال مین اُس حدیث عائشہؓ کو دلیل بنایا ہے کہ معراج
رات حضرت میرے پاس سے کسیوقت جدا نہین ہوے انتہی مگر اسی تواریخ مصنفہ پادری
عماد الدین اور سب تواریخون سے ثابت ہے کہ حضرات صلعم کو معراج قبل از ہجرت
مکہ معظمہ سے ہوا تہا اور زفاف حضرت عائشہ صدیقہؓ کیساتہہ بعد ہجرت مدینہ منورہ مین
واقع ہوا دیکہو تاریخ محمدی مصنفہ پادری عماد الدین صفحہ آخر ۹۰-۹۹ و ۱۰۹-۱۱۳
اریسل ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء کے جلد ۲ صفحہ ۱۳۰ حاشیہ مین
تحریر فرماتے ہین کہ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب کے (ڈاکٹر اسپرنگر کی کتاب سیرت النبی مطبوعہ
الہ آباد ۱۸۵۲ء صفحہ ۱۷۱) اس رائے سے مجھے بالکلیہ اتفاق ہے کہ ابوبکر کا ایمان لانا
اسکی سب سے بڑی تصدیق ہے کہ پیغمبر کی نیت ابتداے بعثت مین خالص تہی
لیکن نہ اسیقدر بلکہ ایک خاص طرز سے تمام عمر کی خلوص نیت کی تصدیق ہے انتہی
واشنگٹن ارونگ اپنی تواریخ مطبوعہ ۱۸۶۹ء کے ۱۲ باب مین ہجرت کی تمہید مین
لکہتا ہے کہ اپنے وطن مین محمد صلعم کے حالات زندگی تیرہ تاریک ہوچلے چند بچے جو
اُنکے اصلی محسن اور تنہائی اور مظلومی کے امین اور انکی رسالت کی پکی معتقد تہین
وہ تو قبر مین جا سوئین اور ایسے ہی ابوطالب بہی جو آپکے وفادار حامی تہے ابوطالب
کی حمایت سے محروم رہکر محمد صلعم تو مکہ مین ایک قسم کے اشتہاری مجرم ہوگئے تہے
مخفی رہنے پر مجبور ہوے اور اُن لوگونکے مہمان نوازی پر گرانبار رہے جو خود ہی
اُنکی رسالت کے اعتقاد سے مصیبتون مین گرفتار تہے پس اگر کوئی دنیوی غرض
انکا مقصود ہوتی تو اُسکے حاصل ہونیکی کون صورت تہی ابتداے اظہار رسالت سے
دس برس سے زیادہ گزر گئے اور دس برسکی لمبی مدت عداوت تکلیف اور مصیبتون

مین گزرے تسپر بھی یہہ اپنی بات پر جمے رہے اور اب عمر کے ایسے زمانہ مین جبکہ اوسکو اپنی محنتون کے ثمرہ کو آرام سے بیٹھکر کھانیکی توقع مین رہنا تھا کہ آئندہ کے لیے نئی تدبیرین کرکے اسے خطرہ مین ڈالے ہم کیا دیکھتے ہین کہ وہ اپنی اسایش اور دولت اور دوستونکو تو قربان ہی کرچکے تھے اب اپنا گھر اور ملک بھی چھوڑنے پر تیار ہوے مگر اپنے مذہب کو چھوڑا نہین

ارنیل ولیم بیور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی کی جلد ۲ باب ۳ صفحہ ۳۱۴ و ۳۱۵ مین لکھتے ہین کہ ایک لحظہ کے لیے اُس زمانہ پر نظر کرین جبکہ ہر ایک شخص جو شریک حال محمد تھا کہ تین ذات سے باہر کردیا گیا اور شعب ابی طالب مین وہ لوگ قید ہے اور وہان سوا ہم برس تک بغیر توقع اغاثت محتاجی اور سختی کہ برداشت کرتے رہے وہ تو ویسے ہی مضبوط اور قوی اسباب ہوگئے جو اس امر کے باعث ہوے کہ محمد صلعم اُن تمام مخالفون اور علانیہ مایوسی و ناکامی مین اپنے اصول پر غیر متزلزل قایم رہے جیون ہی وہ قید سے چھوٹے وہ اپنے شہر سے مایوس ہوکر طایف کو چلے اور وہان کے فرمانروا اون اور رعیتون کو توبہ کی دعوت کی وہ تنہا اور بے مددگار تھے مگر وہ کہتے تھے کہ میرے ساتھ خدا کا پیغام ہے تیسرے روز اس شہر سے لوگون نے اُنکو وقت سے نکالدیا پتھرون سے اُنکے خون جاری تھا کیونکہ اہل شہر نے اُنکو زخمی پہونچاے تھے وہان سے چلکر وہ تھوڑی دور پر اُترے اور خدا کے حضور شکایت کی تب پھر مکہ کو پھرے اور وہان پھر وہی ناامیدی کے کام پر مگر انجام مین کامیابی کے کامل یقین پر مشغول ہوے ہمکو صفحات تاریخ دہر مین ایسا مثال کی عبث تلاش ہے کہ جسمین کوئی شخص اس طرز سے جیسے کہ نبی عربی صلعم

۱۳ برس تک ہاس اور خوف اور ابتذال اور اذیت مین مستقیم الایمان رہ کر توبہ کا
وعظ کرتا رہا اور خدا کے غضب سے اہل شہر کو ڈراتا رہا ایک چھوٹے سے گروہ
مسلمان زن و مرد کے ساتھ گالیون اور دھکیون اور خوف کو آئندہ کے صابرانہ
اور کمال کی امید پر برداشت کرتے رہے اور جب آخرکار پیغام امن ایک دور کے
ملک سے آیا تو وہ بصبر تمام انتظار کرتے تھے حتی کہ سب انکے اصحاب ہجرت کر گئے
اور تب خود بھی اس قوم ناسپاس اور ناخدا ترس کے درمیان سے ہجرت کر
انتہی

ولیم میور صاحب دار دو کتاب خود شہادت قرآنی مطبوعہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۱۸
فارسی ترجمہ ہاشم مطبوعہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۹۴ میفرماید کہ اکثر و بیشتر یہود یان ہمچنان
نوشتہ اند کہ او شان البتہ میدانند کہ این بیشک حق است از جانب رب
خواہ ازان این مراد باشد کہ کعبہ قبلہ صادق بود چنانکہ جلال الدین قنوجی
وخواہ این معنی بود و قرین قیاس است کہ یہود یان بنبوت محمد صاحب صلعم و صداقت
قرآن شناختند انتہی۔

اور آغاز نبوت سے تیرہویں سال حضرت صلعم نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت فرمائی
(تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۱ — ۱۰۸) مدینہ مین حضرت صلعم کے داخل ہونیکے سال اول
مین عبداللہ بن سلام یہودی جو بڑے عالم اہل یہود تھے کے سوالونکا جواب
پاکر مسلمان ہوے (تاریخ محمدی صفحہ ۱۰۹ — ۱۱۱) اسی سال حضرت صلعم نے
دستور اذان کا مقرر فرمایا (ایضا صفحہ ۱۱۴) چنانچہ قولہ اساسی مسلمین اذان
مقرر ہوئی اور حال یہہ گذرا کہ جب مدینہ مین اکر نماز جماعت اور جمعہ کا دستور مقرر ہوا

لوگونکو اطلاع ہوی کہ کوئی نشان مقرر کرین تاکہ لوگ جمع ہوجایا کرین جابر رضی
اور انصار سے حضرت صلعم نے صلاح پوچھی کہ کیا نشان ٹھہراوین بعض نے کہا یہود کی
صلاح نرسنگا پھونکا کرو بعض نے کہا عیسایوں کی مانند گھنٹہ بجایا کرو
بعض نے کہا کہ آتش پرستوں کی طرح آگ جلایا کرو عمر رضی نے کہا کسی آدمی کو مقرر کرو
کہ وہ پکارا کرے اسی صلاح کو حضرت صلعم نے پسند کیا اور بلال کو حکم ہوا کہ تم پکارو
وہ ان الفاظ سے پکارتا تھا الصلوٰۃ جامعۃ بعد اسکے عبداللہ ابن زید نے خواب
دیکھا اور اس خواب میں کسی نے اسکو یہہ الفاظ سکھائے جو آجکل مسجدون میں
مسلمان بولا کرتے ہین انتہی

اب اخبار خیار صفحہ ۴ میں لکھا ہے کہ حضرت صلعم کی ہجرت کی ابتدا ربیع الاول
سنہ ۱۳ نبوی کو ہوئی اور مدینہ میں جب اول اول آئے تو سترہ مہینے تک بیت المقدس
کی طرف نماز پڑھتے رہے اور اس سے پہلے بعثت کے گیارھویں سال سے
سنہ ۱۲ ہجری کا احوال (تواریخ نجمی صفحہ ۱۱۹) چنانچہ قولہ حضرت صلعم مدینے میں
آکر برابر سولہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز کرتے رہے (اگرچہ کعبے
میں کعبہ کو سجدہ کرتے تھے) یہودیون نے یعقوب سے کہا کہ محمد صاحب بیت المقدس
کی طرف نماز کرتے ہین اور ہمارے سارے دین کو نہین مانتے یہہ بات حضرت کو
بری معلوم ہوئی ایک روز ظہر کی نماز مین دوسری رکعت کے اندر بیت المقدس
کی طرف سے کعبے کی طرف منہ پھیر لیا لوگ کہنے لگے کہ محمد صاحب اپنے دین میں
حیران ہین بعض نے کہا اپنے وطن کی پھر مشتاق ہوے بعض نے کہا نہین
سچے سے پھر گئے ہین پس آیت سیقول السفہاء نازل ہوی اور اپنی مسجد قبا کو جو پہلے
بنا تھا کعبے کی طرف بنالی انتہی اور لکھا ہے کہ بیت المقدس بنا ہوا رہا بعد اسکے آخر سنہ ۶۳۶ عیسوی میں سلطان سلیم

یلہ ۶۲۹ عیسوی) حضرت صلعم نے کا تبون سے چہ خط لکھوائے پہلا خط بنام نجاشی بادشاہ حبش (تواریخ محمدی صفحہ ۱۸۰) دوسرا خط بنام ہرقل حاکم روم ہرقل درجہ کلی روانہ ہوا اُن ایام مین ہرقل موجب اپنی نذر کے پا برہنہ بیت المقدس کیطرف گیا ہوا تہا زیارت کیلئے پس درجہ کلی مسلمان وہ خط بیت المقدس کیطرف گیا خط کا مضمون یہہ تہا کہ مین تجھے اسلام کیطرف بلاتا ہون مسلمان ہوجا تاکہ سلامت رہے اگر مسلمان نہوگا تو جو کشت وخون تیرے ملک مین ہوگا اُسکا گناہ تجھپر ہوگا خط

کہتے ہین جب ہرقل نے یہہ خط پڑہا تو کہا کوئی آدمی جو قوم قریش سے ہو لیکن مسلمان ہو تلاش کرکے لاؤ تاکہ مین اُس سے محمد صلعم کا احوال دریافت کرون اتفاقاً اُسوقت ابوسفیان حاضر تہا اُسکو بولا یا جب وہ حاضر ہوا اُس سے سوال کئے گئے اور اُسنے ہر ایک سوال کا جواب دیا

پہلا سوال محمد صلعم تمہارے درمیان حسب ونسب کا کیسا آدمی ہے

جواب شریف ونجیب خاندان سے ہے۔

(۲) سوال کسی عرب کے آدمی نے اُس سے پہلے دعوی نبوت کیا ہے یا نہین

جواب نہین کیا

(۳) سوال کوئی اُسکے آباواجداد سے کبہی بادشاہ ہوا ہے یا نہین

جواب نہین ہوا

(۴) ہوا اُسکی تابعداری کون لوگ کرتے ہین امیر یا غریب

جواب غریب وغربا اُسکی اطاعت کرتے ہین

(۵) سوال اسکی تابعداری روز بروز ترقی ہے یا گھٹتی ہے

جواب بڑھتی ہے

(۶) سوال کوئی اسکے دین سے مرتد ہی ہوتا ہے یا نہیں

جواب نہیں

(۷) سوال محمدی ہونے سے پہلے آدمی مشہور تھا یا نہ تھا

جواب سچا آدمی مشہور تھا

(۸) سوال کبھی وہ عہد خلافی کرتا ہے یا نہیں

جواب ہرگز نہیں کرتا وعدہ وفا آدمی ہے

(۹) سوال کبھی تمہاری اور اسکی لڑائی ہوئی یا نہیں

جواب کئی بار ہوئی ہے

(۱۰) سوال کون غالب آیا

جواب کبھی وہ کبھی ہم

(۱۱) سوال کیا بات کا حکم دیتا ہے۔

جواب یوں کہتا ہے کہ خدائے واحد کو پوجو آبائی طریقہ کو چھوڑو نماز پڑھو صدقہ دو نیکی کرو صلہ رحم کرو ان سوالوں کے بعد ہرقل نے کہا البتہ میں اسپر ایمان تو لیتا پر رومیوں سے ڈرتا ہوں ایسا نہو کہ مجھے قتل کریں

تیسرا خط بنام کسریٰ بادشاہ فارس بدست عبداللہ ابن حذافہ سہمی کے روانہ ہوا چوتھا خط بنام مقوقش حاکم اسکندریہ بدست حاطب روانہ ہوا اسنے ایک خچر جسکا نام دلدل تھا اور ایک گدھا یعفور نام اور ایک بیڑہ اور بیس جوڑے کپڑے

اور ہزار مثقال سونا بطور نذرانہ روانہ کیا اور چار لونڈیان بھی کہ جنمین سے ایک
ماریہ قبطیہ اور دوسری کا نام شیرین تھا۔ پانچواں خط بنام حارث ابن ابی شمر
غسانی بدست شجاع ابن وہب کے روانہ ہوا۔ چھٹا خط بنام ہوذہ بن علی
بن حنفی بدست سلیط بن عمرو کے روانہ ہوا لیکن کلارنس تواریخ محمدی مصنفہ مسٹر
ملٹ عیسائیان روزگار عمادین مسیحیان باوقار ہادی عباد اکمد بن مسمی بہ ۱۸۲۰ء
۱۹۰ شہادت قرآنی مصنفہ ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر الہ آباد صفحہ

باب ۵ خاتمہ

ایک بڑے مشہور عالم گاڈفری ہیگنس صاحب نے اپنی کتاب کی صفحہ ۴۴ و ۴۵ میں
لکھا ہے کہ
اگر محمدؐ کا مقصد صرف بلند حوصلگی ہوتا تو یہ امر کہ اپنے آپ کو یہود یونکا مسیح بیان کرتے
بہتر تھا بہ نسبت اس طریق کے کہ آپ نے اختیار کیا۔ اسمیں شک نہیں کہ اگر آپ
اور آپکے جانشین اُس دیوتا کو اختیار کرتے اور بیت المقدس کو اپنا مسکن بناتے
تو کل کعبت یہودی آپکے مذہب میں داخل ہوجاتے اور عیسائیونمیں سے بھی کم سے
کم اسقدر آتے جسقدر کہ دوسری صورت کے اختیار کرنیسے شامل ہوئے کیونکہ مجھکو
معلوم ہوتا ہے کہ بیت وجوات سے دریا ہردوم کے کنارے اس بادشاہ کی
سکونت اور پایہ تخت کے لئے نہایت موزون ہیں جسکا تصرف مصر اور مغربی ایشیا
پر جو اسلئے کہ اسطرف دردنیل تک اُسکی دسترس ہے اور اُسطرف فرات تک
یہہ مان لیا گیا ہے کہ آپ کا خلق نہایت عمدہ تھا عیسائی مذہب میں اخلاق کا
کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم میں نہ پایا جاتا ہو۔

گبن صاحب نے ایک عمدہ قصہ لکھا ہے وہ یہہ ہے کہ حسن ابن علی کے غلام سے تفاقہ گرم شوربا کی رکابی امام حسن پر گر گئی اُس کمبخت غافل نے امام کے قدموں پر گر کر عفو تقصیر کے لئے التجا کی اور قرآن کی آیت پڑہی الکاظمین الغیظ امام نے فرمایا کہ مین غصہ نہین ہون غلام نے کہا والعافین عن الناس امام نے کہا کہ مین نے تیرا قصور معاف کیا اُسنے پہر پڑہا واللہ یحب المحسنین امام نے فرمایا کہ مین نے تجھکو آزاد کیا اور چار سو درم عطا کئے (قرآن مترجم سیل صاحب سورہ سوم صفحہ ۷۵ حاشیہ اسلامی صفحہ ۱۳۱ و ۳۲۲ و صفحہ ۴۴۴ و ۴۵۴ مطبوعہ بریلی ۱۸۶۳ء ترجمہ ایاوجی مصنفہ کاؤفرنی ہیگنہم صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء)

میزان الحق چھاپہ اگرہ ۱۸۵۴ء طبع ثانی صفحہ ۲۲۴ باب ۳ فصل ۵ مین لکھا ہے کہ عہد خلافت عمر مین سعد ابن وقاص نے ایران اور خالد اور معاویہ نے شام کا ملک اور عمرو ابن العاص نے مصر کو فتح کیا سنہ ۲۱ ہجری مین

دیباچہ قرآن شریف مطبوعہ الہ آباد ۱۸۴۴ء جسپر حکام نصاریٰ نے اپنے طور کا حاشیہ اور اُسکے شروع مین ایک دیباچہ لکھا اور بحروف رومن اپنی مشن کے چھاپہ خانہ مین اُسے چھاپا اُسکے یعنے دیباچہ کے صفحہ ۴۴ دفعہ ۴۴ مین لکھا ہے قولہ عمر نے محمد کا دوسرا یار تخت پر بیٹھا اُسکی خلافت دس برس کے عرصہ تک رہی اُس کی خلافت کے شروع مین یرموک ندی کے پاس شامی اور مسلم فوجین یلین اور جنگ عظیم پڑی جسمین شام کی فوج نے شکست کہائی بعد اُسکے بیت المقدس جو داؤد بادشاہ کیوقت سے یہودی بادشاہون کا دارالسلطنت ہوا اور حلب اور انطاکیہ اور شام کے سب قلعے اور گڈہ مسلمانون کے ہاتھہ آئے انتہی

اب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۵ مین لکہا ہے کہ ابو بکر کے انتقال کے بعد عمر نے ازراہ بیعت کے
خلیفہ مقرر ہوا انہین خلفاء کہتے ہین جو محمد صلعم کے بعد کاروبار حیاوات و معاملات
مین وارث ہوئے اور ایک ہی خروج مین اُسنے ممالک سریا اور فونیقی مصر فلسطین
کے اور مسوپوتامیا اور خالدیہ جو کہ یونان کی مملکت سے متعلق تہے فیلیسیا دمشق
چڑہائی مین فارس کی ساری ولایت کو زیر حکومت کیا اور اپنے مذہب مین لایا
اور اُسی زمانہ مین اُسکے سپہ سالارون نے ملک مصر اور لیبیا اور نوسیدیا کو
مطیع کیا انتہی

الغرض ۶۳۷ء مین لشکر اسلام نے یروسلم یعنے بیت المقدس کا محاصرہ کیا جو
کی مدت چار مہینے تک رہی تہی آخر حسب استدعا محصورین کے حضرت
امیر المومنین عمر فاروق اعظم رض ایک اونٹ پر سوار کہ جسکی ایک طرف پانچ سات
سیر آٹا اور دوسری طرف پانچ سات سیر خرما لدا تہا یروسلم مین داخل ہوئے اور
اُمرا کی مروت پر فقرا کی پاس خاطر کو مقدم رکہکر مختاجون کے گہر مین ضیافت
تناول فرمائی انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو چوبیسوین زبور مین ہے پوری ہوئی
کہ خداوند کے پہاڑ پر کون چڑہ سکتا ہے اور اُسکے مکان مقدس پر کون کہڑا
رہ سکتا ہے وہی جسکے ہاتہہ صاف ہین اور جسکا دل پاک ہے جسکے دل نے دغا
نہین سمائی اور جو مکر سے قسم نہین کہاتا (زبور ۲۴ زبور ۴ دسمی)

رڈکلائینس آف ہسٹری حصہ اول مطبوعہ مدراس سوسائٹی مشنری ۱۸۵۸ء صفحہ ۱۰۲ مین لکہا ہے حضرت امیر المومنین ابو بکر رض کے بعد
حضرت عمر رض جانشین ہوئے اُنکی خلافت مین عربونکی قوت بازو نے ایشیا کو کپکپا دیا

شام اور ماوراالنہر اور کالدیا سب فتح ہوگئے جبکہ یروسلم کا محاصرہ ہو رہا تھا ۔۔۔۔
۔۔۔۔۔۔۔۔ اہل یروسلم کو یہہ پیغام بھیجا گیا کہ عاقبت اور خوشی اُس کے واسطے
جو سیدھی راہ پر چلے ہم تمسے یہہ چاہتے ہین کہ تم مسلمان ہوجاؤ یا جزیہ دو ورنہ
ہم تمہارے اوپر ایسے آدمی لائینگے جو موت کو زیادہ پسند کرتے ہین بہ نسبت اسکے
کہ تم شراب کو انتہی جبکہ شہر والون نے اطاعت اختیار کی تو حضرت عمر نے آپ تشریف
لائے ایک لال اونٹ پر سوار تھے کہ جسمین اُنکے اناج اور جَو مونکی تھیلی تھی اور ایک
کاٹھ کا پیالا اور ایک مشک پانیکی ساتھہ تھی اور جب وہ اوترے تو اُسے سادہ
بے تکلف کہانے مین سب شریک ہوے انتہی اسکا مفصل بیان کتاب سچا اسلام
مطبوعہ ۱۸۴۵ع باب دوسرا انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا صفحہ ۱۴۰
۱۴۱ مین یون لکھا ہے ۶۳۷ع مین مسلمانون نے شام کے ملک کو جو بہت آباد
اور آسودہ تھا لینے کا ارادہ کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے لوگونکے بلانے کیواسطے جابجا
خط بھیجے اور ایک بڑا لشکر اہل اسلام کا گرد مدینہ کے جمع ہوا اور امیرالمومنین نے
یزید ابن ابی سفیان کو اسکا سردار مقرر کیا۔ خلیفہ رسول اللہ صلعم پیادہ پا
لشکر بیاقہ سرحس (یعنے اہل اسلام کم تھوڑی دور تک پہنچانے گئے سردار نے
انکو پیادہ پا دیکھکر آپ بھی اوترنے کا ارادہ کیا لیکن اُنہون نے فرمایا کہ
مذہب کے پھیلانے کا قصد ہو اس حالت مین پیادہ اور سوار کا خدا کے نزدیک
مرتبہ برابر ہے بعد دوپہر کے انہین رخصت کیا اور پند جو فتح کیواسطے کی اسکو
ساتھہ کلام رحم اور عفو کے نرم کیا۔ اُنہون نے یزید سے کہا کہ تم ہرگز اپنے
لوگونپر سختی نکرنا اور نہ اُنکو ایذا دینا بلکہ اُنسے تمام اپنے کامونمین مشورہ لینا اور

حق وانصاف کو خیال رکھنا کیونکہ وہ لوگ جوان باتونکا لحاظ نہین رکھتے ہین ترقی
سے محروم رہین گے جب دشمن سامہنے آوین اُنسے مقابلہ مردونکی مانند کرنا اور
پیٹھہ نہ دیکہلانا جو تمہین فتح ہو چھوٹے بچون اور بڈہون اور عورتون کو نہ مارنا۔
کھجور کے درختون کو خراب نہ کرنا اور نہ کہیتون کو جلانا۔ پہل والے درختون کو نہ
کاٹنا اور کچہہ مویشی کا ضرورت سے زیادہ نقصان نہ کرنا اور جو تم عہد وشرط کرو
اُسپر قایم رہنا اور جو تم اقرار کرو اُسکے خلاف ہرگز نہ کرنا۔ وہان تم عبادتگاہون
تہوڑے سے بخت اور عابد لوگ پاؤگے جو عبادت خدا کی اس طریقہ پر کرتے ہین اُنکو نہ مارنا
اور نہ عبادتگاہ کو اُنکی خراب کرنا۔ وہان ایک فرقہ شیطانی کو جنکے سر منڈے ہوئے
ہین تم دیکہوگے اور بیشک اُنکی کھوپڑیان چیر ڈالنا اور اُنپر رحم نہ کرنا جب تک کہ
وہ اسلام اختیار نکرین یا جزیہ نہ دین۔ ہرکلیس شاہنشاہ یونان نے اپنی رعیت
کو لڑائی کے لیے بہڑکایا مگر اُسکا لکہنا کچہہ موثر نہوا قاصد یزید کے پاس سے ہرروز
ابوبکر صدیق رض کو شام کی حدودمین مسلمانونکے فتح ہونے کی خبرین کرتے تہے اور
عرب کے حاکمون نے ترقی اپنے وطن کے لوگونکی دیکہکر دوسرا ایک اور لشکر واسطے
تسخیر بیت المقدس کے تیار کیا۔ خالد کی آرزو تہی کہ مین لشکر کا امیر ہون لیکن
یہہ تمنا اُسکی نہ بر آئی اور عمرو اس منصب پر سرفراز ہوا خالد نے کہا کہ مجھے اُسکی
تکرار نہین کہ کوئی سردار ہو لڑکا یا دشمن کیونکہ مقصد میرا پہلا نا مذہب کا ہے اسلئے
ہر حالمین جہنڈے اسلام کے ساتہہ ہوکر لڑونگا۔ ایسا عزم لڑائی کے واسطے مناسب
تہا۔ عمرو کو اس عہدہ پر مقرر ہوئے تہوڑے دن گزرے تہے کہ یزید کے منصب پر
ابو عبیدہ جو مکہ کے مہاجرین اور رسول اللہ صلعم کے اصحابون سے تہا مقرر ہوا

لیکن فتح شام کی جسکو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نہ چاہتے تھے کہ جلد ہو نہو سکی تب اسکی
جگہہ پر خالد اس مہم پر بھیجا گیا۔ شہر بصرہ جو دمشق پایہ تخت شام سے چار منزل
پر ہے اور اُس ضلع مین واقع ہے اور جسکو غلطی کی راہ سے روم والے عربستا
کہتے تھے بڑی تجارت کی جگہہ عرب ساکنین ریگستان کی تھی شاہنشاہ نے اُس
شہر کو تمام مقاموں شام کے سے مستحکم بنایا اور یہی وجہہ ہے کہ نام اس شہر کا بصرہ
رکھا گیا تاکہ دلالت کرے حقیقت پر اس مکان کی کیونکہ معنے اس لفظ کے جاے
مستحکم حفاظت کے ہین۔ ابوعبیدہ نے شرحبیل کو واسطے لینے اس شہر کے بھیجا
چار ہزار مسلمان جو اُسکے ساتھہ تھے ہزارون شامیون سے سر پر نہ آے اور
شکست کھائی لیکن خالد پندرہ سو سوار لیکر بروقت آپہنچا جسکے سبب سے لشکر
اسلام کو پھر تقویت ہوئی اور پریشانی جاتی رہی۔ مسلمانون نے یہان صبح کی
نماز خاک سے تیمم کرکے گھوڑون کی پیٹھہ پر پڑہی اور نعرہ اللہ اکبر اور الجلد اور
الخبان سے قوم سراسین (یعنے اہل اسلام) کی طبیعت پر جوش آیا اور بصرہ کے
رہنے والون اور سپاہیون شہنشاہ نے بھاگ کر مستحکم مقاموں مین پناہ لی وہ شہر
بسبب دغا کرنے رومنس کے جو وہان کا حاکم تھا جلد فتح ہوگیا۔ پہلے ہی حملہ مین
اُسنے افسرونکو کہا کہ تم اطاعت غنیم کی قبول کرو اور اہل شام اُسکی نامردی کے
سبب اُس سے خفا ہوے اور اسلئے وہ مسلمانون کے ساتھہ ہوگیا۔ اُسکے گھر سے
ایک رستہ نیچے زمین کی فصیلونکے باہر تک بنا ہوا تھا وہ اس راہ سے ایک گروہ
چنے ہوے سپاہیونکا لیکر شہر کی فصیل کے تلے نکلا اور اہل اسلام کا تمام لشکر
شہر مین داخل ہوا اور خالد نے عیسائیون سے بسبب اسکے کہ وہ اپنے مذہب کو

چھوڑا نہین چاہتے تھے ایک بڑا خراج لینا مقرر کیا قوم سراسن بعد سفر جا کر دن کے
دمشق کی چار دیواری کے نیچے آپہنچے۔ یہ شہر جو قدیم تخت گاہ ملک شام کا تھا اہل
اسلام سے جو بصرہ کے محاصرہ سے کمزور ہو گئے تھے مقابلہ کے ساتھ پیش آیا
۔ بعد کئی چھوٹی چھوٹی لڑائیونکے فوجین سراسین کے جو شام اور بیت المقدس مین
پھیل گئی تھین میدان ایزنا ظن مین جمع ہوئین۔ ستر ہزار سپاہی عمدہ لشکر
سلطنت یونان کے اُنکے مقابلہ کیلئے آئے خالد نے پیغام صلح کو اس شرط
پر کہ اہل عرب اپنے وطن کو پھر جاوین منظور نہ کیا اور اپنے سپاہیون کو ترغیب
دی کہ وہ اس لڑائی مین بہت دل وجان سے کوشش کرین۔ اس مرد
دلاور نے وکیل سے وارڈن کے جو رومیونکی فوج کا سردار تھا کہا کہ ہم صلح نہین
کرتے ہین مگر اس شرط پر کہ تم خراج دو یا مسلمان ہو۔ ہم تمہاری بڑی فوج سے
کچھ ڈرتے اور گھبراتے نہین ہین۔ ہمارے رسول مقبول صلعم نے فتح کا وعدہ
کیا ہے اور ہم تمہارے لباس اور عمامہ اور روپے کو جو تم پیش کرتے ہو ذلیل و
حقیر سمجھتے ہین۔ ہم لڑائی کو صلح سے افضل اور بہتر جانتے ہین اور تم ہمین
کیسا ہی حقیر کیون نہ خیال کرو لیکن ہمارے نزدیک تم کتے سے اچھے نہین ہو
(تب یہہ کلام جو کتاب ایوب کے چھتیسوین باب مین ہے پورا ہوا مجھے پروانگی ہووے کہ کسی
آدمی کے ظاہر حال پر نگاہ کرون اور کسی شخص سے خوشامدی کیطرح خطاب
کرون کیونکہ مین خوشامد کی باتین کہنی نہین جانتا اگر ایسا کرون تو میرا بنانیوالا
مجھکو جلد اُٹھا لے گا (ایوب ۳۲ باب ۲۱ و ۲۲) خالد نے اپنی سپاہ سے کہا کہ تم رومی
کی تمام فوج کو دیکھتے ہو تم ان سے بچکر جا نہین سکتے مگر جب تمہاری فتح ہوگی سارا

شام کا ملک تمہاری تابعداری کریگا پس تمہین چاہئے کہ شوق سے اور واسطے مذہب کے لڑو اور ہرگز لڑائی کے میدان سے پیٹھ مت پھیرنا اسلئے کہ اس حالمین تم جہنم کو جاؤگے یونانی واسطے گرفتار کرنے خالد کے گھات مین بیٹھے لیکن تدبیر انکی خطا ہوگئی اور بہت سے انمین سے مارے گئے مسلمانون نے جو غالب آئے تھے کپڑے دشمن کی فوج کے جسکو شکست ہوئی تھی پہن لئے اور وارڈن اس مشابہت کے سبب سے فریب کہا گیا۔ یونانیون کے حملہ کا مقابلہ غنیم نے خوب کیا لیکن قوم سراسن کے حملہ کو کسی کا حوصلہ نہوا کہ مقابلہ کرسکے۔ نصارا کی کچھ فوج مارگئی اور کچھ تتر بتر ہوگئے اور وہ جو بچگئے تھے قیصریہ واخیٹی اوک اور دمشق کو بھاگ گئے اہل اسلام نے سونے اور چاندی کی صلیبون اور تخت پر یونانیون سے اپنے تئین آراستہ کیا اور اس سے بہت خوش ہوئے کہ اس دن پچاس ہزار کافر جہنم کو پہنچے گئے اور کہ چار سو ستر مسلمان درجہ شہادت کا حاصل کرکے بہشت مین داخل ہوئے۔ بعد لڑائی اینر نیڈن کے سراسن کی قوم زرہ پوش و سیر اب گھاٹی کو جو دمشق کے گرد تھا اوٹے پہر آئے۔ بسبب ناواقف ہونے فن سپاہ گری کے جسمین یونانیونکو کمال حاصل تھا محاصرہ نے سراسین کے طول کھینچا اور انہون نے بہت سختیان اٹھائین جب مسلمانون نے رومیون پر محاصرہ سخت کیا اور آپر غلہ اور دانہ اور گھاس کیطرف سے تنگی ہوئی تو یونانیون نے گھیرے والون پر حملہ کیا اور ہٹائے گئے۔ بسبب گزرنے وقت دراز کے اور پڑنے قحط کے بہادری اور چالاکی دمشق والونکی جاتی رہی اور ایک سو ایلچی پیشوایان مذہب (نصارا) اور دوسرے لوگون کیطرف سے پاس ابوعبیدہ کے

جو نرم دل اور نیک شخص تھا واسطے صلح اور امن کے پہونچے
اہل یونان کو اس امیر کی آدمیت اور خلق سے اعتماد ہوا کیونکہ اُسنے کہا کہ
ہمارے رسولؐ کا حکم ہے کہ تم آدمیون صاحب رتبہ اور ہُنر کی تعظیم کرو
اور ان سے عہد و پیمان کر لو جسکو اُسنے کیا۔ صلح ہو گئی اور اُسمین یہہ قرار
پایا کہ وہ باشندے جو کہ غیر ملک مین جاکر بسنا چاہتے ہین چلے جاوین اور اسباب
منقولہ کو بھی اپنے ساتھہ لیجاوین اور رئیس اسجگہہ کے خلیفہ کو محصول نہ لیا کرین
اور کوئی اُنکے مال و اسباب سے مزاحم نہوگا۔ اور وہ ساتھہ کلیسیا مین جاکر
نماز پڑہ سکتے ہین ایک گروہ عرب کا فوراً جبکہ معلوم ہوا کہ صلح اور امن ہو گیا ہے
اس شہر مین داخل ہوا اور خالدؓ نے کہا کہ خدا کے دشمنونکو پناہ نہین ہے اور
خون قوم نصارا سے تمام کوچہ اور گلیان دمشق کی بھر گئین۔ اُسنے جبکہ وہ
کلیسیا سینٹ مری کے پاس پہونچا اور دیکھا کہ ابو عبیدہؓ اور اُسکا لشکر تلوار کھینچے
میان مین کئے پیشوایان مذہب عیسائی کے بیچین کھڑے ہوے ہین تعجب کیا
ابو عبیدہؓ کی استقلالی سے جو از راہ مہربانی کے تہی دمشق قتل سے بچایا گیا
۔ خالدؓ اور اُنکے ہمراہیون نے پکارا کہ قتل کرو لیکن ابو عبیدہؓ نے دوسرے
سردارون لشکر اسلام سے کہا کہ تم میرے عہد صلح اور پناہ کی رعایت کرو
اور قانون ملک گیری کا لحاظ کیا اور کہا کہ شام کے ملک مین بہت ایسے
شہر ہین جو ابتک فتح نہین ہوے اور ہمین مناسب نہین ہے کہ کسی حالتمین
ہم اپنے عہد کو توڑ ڈالین کیونکہ رہنے والونکو یہانکے ہمارا اعتبار جاتا رہیگا
اور وہ نا امید ہوکر سخت مقابلہ کرینگے آخرکار اسبات پر قرار پایا کہ خالدؓ

ابن ولید کو اس لشکر کے شہر کا جسکو اُسنے تلوار کے زور سے لیا اختیار ہے اور ابو عبیدہ کو اُس لشکر کا جسکو اُسنے عہد و پیمان سے لیا اور حکم آخر دمشق والونکے حقین خلیفہ کی رائے پر موقوف رکھا۔ ایک شخص سے جسکا نام طامس اور وہ یونانکے اشراف مین سے تھا بڑے کام ظاہر ہوے بہت سے یونانی لوگ جنکو محبت وطن کی تھی اور خراج دینے کو ناپسند کرتے تھے اپنے محل اور مکان چھوڑ کر غرور اور تکلیف سے واسطے ڈھونڈنے کسی جاے امن اور آرام کے جو سلطنت استنبول کے بیچین واقع ہو اسکے ساتھ چلے گئے انہین تین دن کی مہلت ملی اور چوتھے دن خالد نے بجا کیا اسکے سوار دن نے نصرانیون کو جنپر غم اور ماندگی غالب آگئی تھی جالیا اور سوا ایک آدمی کے کوئی شخص انمین سے قوم سراسن کی برچھیون اور تلوار سے بچا ابو بکر صدیق رضؓ نے دمشق کے فتح ہونیسے پہلے ماہ جولائی سنہ ۶۳۴ع مین وفات پائی انکی آخر بیمار پرسی حضرت عمرؓ نے مسجد مین بجاے اُنکے نماز پڑھوائی۔ اور انہون نے وصیت کی کہ بعد میرے عمر خلیفہ ہون اور شریعت رسول اللہ صلعم کو جاری کرین۔ حیا کے مارے حضرت عمرؓ نے منصب خلافت سے انکار کیا تھا لیکن انہون نے صدیق اکبر کے سمجھایا کہ تمہین اگرچہ اس عہدہ کی آرزو نہین ہے لیکن ہونا تمہارا اس منصب پر بہت ضرور ہے مان لیا حضرت عمر رضؓ نے سنہ ۶۳۴ع شروع خلافت مین خالد کو حکم لشکر شام سے معزول کیا اور اسکی جاے پر ابو عبیدہ مقرر ہوے امیر حال نے اس منصب کو خوشی سے قبول نہین کیا اور جب تک حضرت خالد کی فتحونکی مدینہ مین پہنچی اور خلیفہ کو سیف اللہ کا اعتبار ہوا لینے مین حکم فرو نہ کی آخیر کی۔ لیکن خلیفہ رسول اللہ صلعم کے مزاجمین استقلال بہت تھا اور خالد

کی خیرخواہی اور تابعداری برابر حکم ابوعبیدہؓ کے تھی۔ سیف اللہ نے کہا
کہ مین جانتا ہون کہ عمر نے مجھسے محبت نہین رکھتے لیکن وہ میرے آقا ہین اور
مین اُنکا تابعدار ہون۔ مین مواقع سابق کے تندہی کرنے مین کمی نہ کرونگا
اور جس مہم پر کہ وہ مجھے بھیجینگے ممکن نہین کہ مین قصور کرون اور اپنی جانفشانی
خدا کی راہ مین ظاہر نہ کرون۔ لیکن شرح وار بیان فتح کرنے قوم سراسن
کا بلاد شام اور بیت المقدس کو خالی تکرار ان حالات جوانمردی اور تدبیر سے
جو بیچ محاصرہ بصرہ اور دمشق کے پیش آئے تھے نہین ہے اور ہم تفصیل کے
ساتھہ ذکر اس لڑائی کا کرینگے اور صرف تھوڑا سا بیان ان سپاہیانہ کاموں کا
جنکے سبب سے یہہ ولایت عمدہ مسخر ہوئی ذکر کیا جائیگا لشکر اہل اسلام نے شہر
ایسا یعنے ایس اور حلیوپولس یعنے بعلبک کو ۶۳۵ع مین لوٹا لیکن ان شہرونکے
مغلوب ہوجانیسے یونان کے شاہنشاہ کی طاقت مین کچھہ نقصان نہ آیا۔
کناروں چھوٹی ندی یرموک یعنے ہیرومیکس پر جو بحر تبریس (یعنے تبریاس
یا جنسرت کی جھیل) مین گرتی ہے یونانی بیچ میدان بلاد شام کے پہلے بار
لڑے۔ اسی ہزار آزمودہ سپاہیون نے جو شاہ استبنول کے بدل طرفدار تھے
قوم سراسن کو ڈرا دیا اور خلیفہ پاس ۱۵ جلد قاصد اس بات کے دریافت کرنیکے
لئے بھیجے کہ ہمین کیا حکم ہے لڑین یا واپس پھر آوین۔ آٹھہ ہزار آدمی مدد کیلئے
بھیجے گئے اور چونکہ وقت مشکل اور خوف کے کچھہ لحاظ قانون کا نہین رہتا ہے
بلکہ موافق ضرورت کے عمل کیا جاتا ہے اور دعوی عمر اور درجے کے چھوڑے
جاتے ہین۔ ابوعبیدہ نے اپنے لشکر کی بات کو مان لیا اور خالد کو کل اختیار

فوجکا دے دیا خالد کی اس نصیحت مختصر سے جو خوف پیدا کرنیوالی تہی کہ بہشت تمہارے آگے ہے اور شیطان اور آگ دوزخ کی تمہی لگی ہوئی ہی لوگون کو لڑائی کیطرف بہت رغبت ہوئی اور اسیطرح سے ابوعبیدہ کے کہنے سے زخمیون کو کہ بیچ مین دشمن ہی تہے ساتھ شریک ہین لیکن انعام اور خوشی انکو نصیب نہین ہوسکتی تہی ہوگئی۔ حلون سے روم کے سوارون کے قریب تہا کہ مسلمانون کو شکست ہوجاے لیکن عورتون قوم ہمیشہ اولاد اور ملیکت نے جنگ تہیار کمان اور برچھا لین اور جو مسلمانون کی پہلی صف مین کہڑی تہین لعنت ملامت کی اور اسبات سے اہل عرب پہر لڑنے لگے۔ یونان والون مین سے کچہہ مارے گئے اور کچہہ بہاگ گئے خالد نے مبارکباد مین خلیفہ کو اس مضمون کا لکہا کہ ہزارون کافر قتل ہوے اور دریاے یرموک مین خدا جانے کہ کتنے ڈوب گئے اور جو بہاگے وہ جنگلون اور پہاڑون مین مارے گئے اور اللہ جلشانہ نے مسلمانون کو انکی عورتون اور بچون اور ملک کا مالک کیا۔ جب یرموک مین شکست ہوئی اسوقت بیت المقدس اور حلب اور انطاکیہ کا حفاظت کرنیوالا سوائے اون لوگون کے جو انمین رہتے کوئی اور نہ تہا۔ خلیفہ نے اپنے امیر لشکر کو حکم دیا کہ وہ بیت المقدس کو جاوے اسلیے کہ وہ اس شہر کی تعظیم مکہ اور مدینہ کیموافق کرتے ہین۔ جب پانچہزار مسلمانون نے حملہ کیا اور وہ کامیاب ہوے تب ابوعبیدہؓ نے اپنے تمام لشکر کے ساتھہ اس شہر کو گہیر لیا اور وہان کے رہنے والون سے کہا کہ تم مسلمان ہوجاؤ یا خراج دو۔ ابوعبیدہ نے خطا بڑے بڑے سردارون اور رہنے والون ایلیا یعنے جروزلم (اے یروسلم) کو لکہا کہ صحت اور خوشی اون لوگون کو ہو جو راہ

سیدھی راہ چلتے ہین اور خدا اور رسول پر ایمان اور یقین لاتے ہین جسسے ہم بہنچانتے ہین کہ تم گواہ ہو کہ خدا ایک ہے اور محمد صلعم اُسکا رسول ہے اور جب تم اِن پر ایمان لاؤگے تب ہمین حرام ہے کہ ہم تمہین ماڑین یا تمہارے بال بچون کو اسیر لگادین۔ اگر تم اسلام قبول نہین کرتے ہو تو خراج دو اور ہماری حمایت مین رہو اور جو تم اسبات کو منظور نہ کروگے تو ہمین تمہارے مقابل ایسے لوگون کو لاؤنگا جو موت کو بہت عزیز رکھتے ہین بہ نسبت اسکے کہ تم شراب کے پینے اور کہانیکو سور کے گوشت کے۔ خدا نے چاہا تو ہم یہان سے جبتک کہ ہم ان لوگونکو جو تمہارے طرف سے لڑتے ہین قتل نہ کرین اور تمہارے اطفال کو غلام نہ کرین ٹلنے کے نہین فقط

شدت جاڑے مین مسلمان چار مہینے تک مقام مذکور کو گھیرے رہے اور آخر کو پادری سوفرونیس نے صلح کی شرط کو منظور کیا۔ اس لحاظ سے کہ بیت المقدس جاے پاک تھی اسنے کہا کہ مین اسے سوائے خلیفہ کے اور کسی کے سپرد نہین کرونگا تب یہہ پیشین گوئی جو دانیال دس زبور مین ہے پوری ہوئی کہ خدا وند تیرے دشمنون کا عصا صیحون سے بھیجیگا تو اپنے دشمنون کے درمیان حکمرانی کر (۱۱۰ زبور) مدینہ کی مسجد مین اس شرط کی تکرار ہوئی۔ حضرت عثمانؓ اس بات سے کہ وہ دشمن جو مغلوب ہوگیا تھا شرطین کرتا ہے بہت خفا ہوے اور انکے قبول نہ کرنے مین بہت سا کچھ کہا لیکن کہنے سے حضرت علیؓ کے کہ مسلمانون نے جو تکلیفین اس جاڑے کے سبب سے لڑائی مین اُٹھائین اور تھکے ہوے ہین دیکھنے سے خلیفہ کے بھول جاوینگے اور اُنھین پھر قوت حاصل ہوگی حضرت عمرؓ نے سو فرمایا

اور ابو عبیدہ کی مرضی کے موافق کیا تب یہہ پیشین گوئی جو ملاکی نبی نے سنہ
عیسوی سے چار سو برس پیشتر کی تھی پوری ہوئی کہ وہ خداوند جسکی تلاش
تم ہو ہان عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل کو آویگا دیکھو وہ یقیناً
آویگا رب الافواج فرماتا ہے پر اُسکے آنیکے دن کون ٹہر سکے گا اور جب وہ نمود
ہوگا کون ہے جو کہڑا رہے گا کیونکہ وہ سُنار کی آگ اور دھوبی کے صابونکی
مانند ہے (ملاکی ۳ باب ۱ و ۲) خداوند سے مراد بادشاہ یا یہہ کہ مظہر جلال خدا اور
عہد کا رسول یعنے بھیجا ہوا خدا کا جو بحسب عہد سو فروغیں اور سُنار کی آگ یعنے
شرک اور تثلیث کو جڑ اکے خالص توحید کی پرستش جاری کریگا اور رسول
سے مراد یہہ ہی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لو کان بعدی نبیاً لکان عمر
یعنے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا اور پھر فرمایا کہ ان اللہ جعل الحق ینطق علے
لسان عمر یعنے حق بولتا ہے اوپر زبان عمر کے اور مشکوٰۃ باب مناقب
عمر رضی اللہ عنہ میں ہے قد کان فیمن قبلکم من الامم محدثون فان یکن
فی امتی احد فانہ عمر یعنے بیشک ہے پہلے امتوں میں الہام والے لوگ
پھر اگر میری امت میں کوئی ہے تو عمر ہے یہہ مشکوٰۃ باب مناقب عمر میں ہے
ما کنا نعد ان السکینۃ ینطق علی لسان عمر قلبہ یعنے سکینہ عمر کی زبان
اور دل سے بولتی ہے انتہی اور اپنی ہیکل کو آویگا اس سے صاف ظاہر ہے
کہ حضرت عمر ہی کے نام سے وہ مسجد کہلائیگی دیکھو تفسیر اسکاٹ رومن مطبوعہ
الہ آباد صفحہ ۱۶۴ کالم ۲ میں یہہ فقرہ کہ اندنوں میں اُسی جگہہ پر مسلمانوں
کی مسجد السخرہ جو عمر کی کہلاتی بنی ہے انتہی اور یقیناً وہ آویگا اگرچہ حضرت

عثمانؓ نے منع کیا تو یہی حضرت عمرؓ نے نمانا اور پڑھ لیا (سفر کا بابت استقبال
کیطرف احوال ہین کہ انہین دنیا کے بڑے مقصدونکا حاصل کرنا منظور تہا اسوقت کی عزم وسادگی وپاسداری مذہب اور حقیر سمجھنے شان وشوکت
ظاہری پر دلالت کرتا ہے کہ اسکا تہوڑا سا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے
۔ مین اوکلی صاحب کے بیان کیموافق جو صاف صاف ہے لکہتا ہون خلیفہ
نے اول مسجد مین نماز پڑہی اور بعد زیارت کرنے مزار رسول مقبول صلعم کے
حضرت علیؓ کو اپنی جاے پر قایم کیا اور تہوڑے سے رفیقون کے ساتہہ روانہ ہوے
انمین سے بہت سے لوگ تہوڑی دور تک انکے ساتہہ گئے اور مدینہ کو لوٹے پہر
۔ وہ ایک اونٹ سرخ رنگ پر سوار ہوے اور دو تہیلے ساتہہ لئے ایک مین
ایک قسم کی غذا بہری جسکو عرب سویق بولتے ہین اور وہ جو یا چاول
یا گیہون کوٹے اور بے پیسکے ہوے سے تیار ہوتا ہے اور دوسرے کو میوجات
سے بہر لیا اور ایک بڑی مشک پانی کی جسکی اس ملک مین بہت احتیاج
ہوتی ہے آگے رکہہ لی اور ایک طباق لکڑی کا پیچہے باندہ لیا۔ خلیفہ نے اس
سامان اور تیاری کے ساتہہ کوچ کیا اور جس جگہہ وہ رات کو اوترتے وہان
سے وہ بے پڑہے نماز صبح کے نہ چلتے۔ بعد ادا کرنے نماز صبح کے وہ ان لوگو
کیطرف جو انکے ساتہہ تہے منہ کرتے اور کہتے تعریف ہے اس خدا کو جسنے ہمین
دین راست پر مستقیم کیا اور ہم پر اپنا رسول صلعم بہیجا اور خطا کی راہ سے
ہمین نکالا اور ہم مین جو مخالف ایک دوسرے کے تہے ایمان کے سبب سے
اتفاق دیا اور ہمین ہمارے دشمنونپر غالب کیا اور اپنے ملک پر حاکم کیا۔

تم اے بندے خدا کے اُسکے ان انعاموں اور مہربانیوں کا شکر کرو اسواسطے
کہ خدا بڑھاتا ہے اُن لوگون کو جو اُس سے ترقی چاہتے ہین اور جو ذومندہ
ہین اُن چیزونکو جو اُسکے پاس ہین اور وہ اپنی رحمت بھیجتا ہے اُن لوگون
پر جو اُسکا شکر کرتے ہین ۔ بعد حمد اور تعریف خدا کے وہ الباق کو اپنے مقتدیون
سے بہتے اور بڑی فیاضی سے اپنے مصاحبونکے ساتھہ کہاتے ۔ اُنہون نے
راستہ مین ایک مسلمان کو جسنے دو بہنون سے نکاح کر لیا تہا سزا دی کیونکہ
اسطرح کا عقد حرام تہا اور ایک باج گزار کو جسنے آدمیون کے مات سے جو خالد
کے لشکر کے ساتھہ ہو لئے تہے اور زبردستی سے روپے لیتے تہے نجات دی اور
تمام حملہ پشمینہ جو یرموک کی لڑائی مین اُنہین ہاتھہ لگا تہا چھین لیا اور اسطرح سے
اُنہین عیاشی اور غرور سے بچایا اور اُنکو اور دہ اکیچڑ مین کہوایا جب وہ شہر کے
پہنچے اُنہون نے نعرہ اللہ اکبر کا کہینچا اور کہا کہ خدایا ہمین فتحمند آسانی سے کر
اور اپنا خیمہ مولی اون کا اکہڑا کر دا کر زمین پر بیٹھہ گئے امیر المومنین کی دہاک
سے رعب اور دہشت جو سپاہیانہ کاموں انکے تابعین سے بیت المقدس کے
رہنے والون کے دلونمین پیدا ہوا تہا کچھہ کم نہوا ۔ قوم انصار نے اپنے
سردارون سے کہا کہ مقابلہ کرنا ان لوگون سے بے مدد آسمانی کے بیفائدہ
ہے ۔ انہین رسول نے انکے حکم دیا تہا کہ وہ حلم و حیا اور تابعداری کو
علمین لادین اور ان اوصاف کے سبب سے انکی ترقی ہوگئی ۔ تہوڑے
دنونمین سب قانون پر انکے شرع کو غلبہ ہوگا اور انکی حکومت مشرق سے
مغرب تک پہیل جاویگی (جبکہ خداوند ہی گہر نہ بناوے تو انکی محنت جو

اُسکی بنا کرتے ہین بیفائدہ ہے اگر خداوند ہی شہر کا نگہبان نہو تو پاسبانکی
ہوشیاری عبث ہے تمہین کچھ فائدہ نہین جو تم سویرے اُٹھتے ہو اور رات تک ہی
کام مین لگے رہتے ہو اور غم کی روٹیان کہاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو نیند مین
دیتا ہے (۱۲۷ زبور ۱ و ۲) شرطین صلح کی منظور ہوئین اور اُنپر دستخط ہی ہوگئے۔
جان و مال اور عبادتخانے قوم نصارا کے بسبب قبول کرنے بڑے اور استواری
مزاج کے (۱۰۸۳ع کے آخر یا شروع) ۱۰۸۴ع کو سلامت رہے اور اختلاف لباس
اور القاب سے گروہ غالب اور مغلوب کا ہمیشہ امتیاز رہا۔ یہہ شرطین ہوئین کہ
نصرانی زین پر سوار نہون اور نہ کسی قسم کا ہتیار رکھین اور اپنی مہرون پر الفاظ
عربی کندہ نہ کرواین اور نہ کسی قسم کی شراب پیین۔ وہ ایک قسم کے لباس
کے سوا کپڑا دوسری طرح کا کہین نہ پہنا کرین اور کمربند ہمیشہ کمرون پر اپنے باندہا
کرین۔ وہ اپنے عبادتخانون مین صلیب نہ لگاوین اور صلیب کے نقش جو اُن کی
کتابون مین ہوون اُنہین محلون مین اہل اسلام کے نہ دکہلایا کرین اور گہنٹون کو
سوگری سے نہ بجاوین اور جو شخص کبھی کسی مسلمان کا نوکر ہوا اُسکو اپنا نوکر نہ رکہین
اوکلی صاحب کہتا ہے کہ ان شرطون پر نصارا کو اپنے مذہب پر رہنے کا اختیار ہوا
اور بیت المقدس کو جسکی ایک زمانہ مین مشرقی ملکون مین بڑی رونق تہی اُسی
سخت تابعداری کرنی پڑی کہ پہلے اُس سے کبھی اُسنے نہین کی تہی۔ رومیون نے
جب اس شہر کو فتح کیا تہا تو اُسوقت بہت سے لوگ یہانکی بہ نسبت لڑائی حال
کے مارے گئے اور تکلیفین بہی اُنپر زیادہ ہوئین لیکن بعد اس لڑائی کے باشندون
پر سختی بدرجہ غایت اور مدت تک رہی۔ وہ ملک اب بالکل مسلمانون کے

قبضہ مین جو مذہب نصارا کے دل سے دشمن تھے آگیا اور جب سے وہ ملک سوائے
تو سو برس کے جس عرصہ مین غلبہ قوم نصارا کا دینی اور دنیا مین دوان ہوگیا تھا
اہل اسلام کے قبضہ مین رہا۔ خلیفہ کے لئے دروازے کھول دئے گئے اور رئیس
اہل اسلام اور رئیس نصارا دونون اخلاص سے درباب مذہبی قدامت اگلی جگہہ
کی باتین کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوے۔ (تب یہہ پیشین گوئی جو زقریاہ
باب ۱۴ مین ہے پوری ہوئی کہ مین ہی یروسلم پر اوٹ اوٹونگا یہہ پیر نہوگا اور جسکا
وہ جسکا حق ہے آویگا مین وہ اسے دونگا انتہی یہہ تین دفعہ اولنے کا اشارہ
خاص اہل تثلیث کیطرف ہے یا یہہ کہ یروسلم کی بار بار غارت کا ذکر ہے اور اس
پیشین گوئی کا اخیر فقرہ حضرت عمر کے یروسلم مین آنیکی گویا خبر دیتا ہے) نماز
کیوقت خلیفہ نے کلیسیا کانسٹن ٹائن کی سیڑہیون پر نماز پڑہی اور انہون سے انکار
کیا کہ مین اندر اس کلیسیا محشر کے عبادت نہین کرینگا کیونکہ اگر مین اس عبادتخانہ
مین نماز پڑہون تو کچھہ شک نہین کہ اسکو مسلمان تم سے اے سوف رونیں لیلینگے
یہہ وہ جگہہ ہے کہ مین نہین چاہتا ہون کہ وہ میری عبادت کی نقل کرین میرے
سجدہ کرنیسے چوکھٹ پر اس کلیسیا کے ممکن ہے کہ آگے کو کچھہ فساد ہو پر مین مسلمانونکو
منع کرونگا کہ وہ سیڑہیونپر جمع نہون۔ حکم سے خلیفہ کے عبادتگاہ حضرت سلیمانی
جہاڑی گئی اور کوڑا اسکا صاف کیا گیا اور ایک مسجد تیار کروائی جسکی جلد شہرت
اور رونق ہوگئی اور کوئی مسجد برابر اسکے ممالک مشرقی مین نتہی۔ خلیفہ نے
بیت المقدس مین دس مقام کئے اور وہان مشورے آئندہ کی فتح کے ہوے
اور جب وہ مدینہ کو پہر آے تب اندیشہ مسلمانونکا کہ خلیفہ نے درمیان قبرون

انبیاء اور اس جگہہ کے جہان قیامت کے دن سب لوگ جمع ہونگے ارادہ مرمکا
کیا جاتا ہامت کلامہ (از کتاب سیر الاسلام ۲ باب صفحہ ۲۰۷ - ۲۰۹ زبان انگریزی
سے اردو زبانمین ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا مطبوعہ ۱۸۴۵ع
اور کتاب واشنگٹن ارونگ مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ع وایضاً مطبوعہ ۱۸۶۹ع باب ۱۲ وغیرہ
مین بھی اسیطرح مرقوم ہے وہو ہذا خازیان اسلام جب دمشق فتح کرچکے ایک
مہینہ یہان آرام کیا ابو عبیدہؓ نے یہان سے خلیفہ سے استمزاج کیا کہ حکم ہو تو
یروسلم کا محاصرہ کیا جاے یہہ خط اسوقت پہنچا جبکہ حضرت علیؓ بھی حضرت عمرؓ کے
پاس تشریف رکھتے تھے انہون نے بھی یہہ صلاح دی کہ اس شہر کا محاصرہ ضرور
چاہیے کیونکہ یہی ہمارے پیغمبر صلعم کی بھی تمنا تھی
یہہ جنگ واقعی مسلمانون کے نزدیک نہایت متبرک تھی یہہ مقام وہ ہے جہان
نبوت اور الہام کی بنیاد پڑی اور رہی اور جہان اکثر انبیا کی قبرین ہین
حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کی صلاح کو پسند کیا اور ابو عبیدہؓ کو حکم بھیجا کہ یہودیہ
مین فوج لیجاکر یروسلم کا محاصرہ کرو ابو عبیدہؓ نے حکم پاتے ہی یزید ابو سفیان کو
پانچہزار آدمیون کے ہمراہ محاصرہ کرنیکو روانہ کیا اور پانچ دن تک متواتر اور
مدروانہ کرتے رہے ساکنان یروسلم نے ان بلاکے غازیون کو جنہون نے
تمام مشرق ہلا رکھا تھا دیکھکر شہر سے نکلکر کوئی حملہ نہ کیا اور نہ کوئی چھاپہ مارا
مگر اپنی فصیل پر کلیسا لگاکر ارادہ حفاظت شہر سے یزید نے شہر کے متصل
پہنچکر آواز قرنائی اظہار اسلام کیا اور کہا کہ اسلام قبول کرو یا جزیہ دو لیکن
کسی نے کچھہ خیال نکیا مسلمانون نے بہت چاہا کہ فوراً حملہ کرین مگر چونکہ یزید کو

اسباب کی کوئی ہدایت نہ تھی توقف ضرور ہوا وہین ٹھہرے اور جبتک کہ ابوعبیدہ
کے پاس سے حکم آے لڑائی کی تیاری کرتے رہے علی الصباح لشکر اسلام صف
بصف استادہ ہوا سرداروں نے اپنے اپنے گروہ کے ساتھہ نماز فجر ادا کی اور
سب نے باواز بلند متفق ہوکر یہہ آیت قرآن کی جو چھٹوین سیپارہ مین حضرت
موسیٰ کی زبانی ہے پڑہی داخل ہوا ے لوگو اس مقدس زمین مین جو اللہ نے
تمہارے واسطے مقرر کی دس دن تک متواتر دعا کیا مگر کچھہ فائدہ نہوا گیارہوین
دن ابوعبیدہ نے تمام لشکر جمع کیا ایک اطلاعنامہ ساکنان شہر کو لکھکر بھیجا کہ
تم خدا کی وحدانیت اور محمد صلعم کی نبوت کا اقرار کرو قیامت اور یوم الاخرۃ
کو سچ جانو نہین تو اطاعت قبول کرو اور خلیفہ کو جزیہ دو اخیر مین یہہ لکھکر بھیجا کہ
ورنہ ہم تمہارے مقابلہ مین ایسے مرد خدا ترس لائنگے جو موت کو زیادہ عزیز جانتے
ہین بہ نسبت اسکے کہ تم شراب اور سور کے گوشت کو اور یہہ نہ سمجھنا کہ مین
تمہین کسی حالین چھوڑونگا ان انشاءاللہ جبتک کہ تمہارے جوان فنا نہ
کرلون اور تمہاری اولاد غلام یہہ اطلاعنامہ حکام دروسار شہر کے نام تھا
بنام ایلیا کیونکہ جب شاہ ایلین آدرین نے اس شہر کو سر نو تعمیر کیا تو یروسلم
کا نام ایلیا بھی ہوا سوفرونیس نامی عیسائی بزرگ اور بشپ یروسلم نے جواب
لکھا کہ یہہ مقدس شہر اور پاک زمین ہے جو کوئی ارادہ جنگ اسمین داخل ہو
وہ خدا کے یہان گنہگار ہوگا اور شہر کی مضبوطی پر خیال کرکے کچھہ ڈرا یا بھی کہ
دیوارین اور برج شہر کے نہایت جانفشانی سے مضبوط کئے گئے ہین دھسو تین
آدمیون پر سوک کی نئی کمک پہنچ گئی ہے اور اور جا بجا شام کے شہرون سے

مدد آئی ہے شہر خود نہایت مضبوط ہے گرد اسکے خندق اور آس پاس ناہموار
ملک ہے علاوہ اسکے بڑی بات یہہ ہے کہ حفاظت مزار حضرت عیسیٰ دلیری اور
استقلال کی کتنی بڑی محرک ہے چار ماہ سرما گزر گئے روز کچھہ نہ کچھہ معرکہ آزمائی ہوجاتی
شہر والے نکلکر حملہ کرتے کون سے ستاتے علاوہ اسکے سختی سرما باوجود ان سب
باتون کے اہل اسلام بڑی دلیری سے محاصرہ کئے پڑے رہے آخر کو سپہ سالار
بڑے پادری نے دیوار شہر سے ابو عبیدہ سے گفتگو کی قولہ کیا تم نہین جانتے
کہ یہہ مقدس شہر ہے جو کوئی یہان بے ادبی کرتا ہے قہر خدا اپنے اوپر بلاتا ہے
ابو عبیدہ نے جواب دیا ہان ہم جانتے ہین یہہ مقام انبیا کا ہے یہان وحی نازل
ہوئی ہم جانتے ہین کہ یہہ وہ مقام ہے جہان سے ہمارے نبی صلعم نے معراج پائی
اور ہم جانتے ہین کہ اس مقام کے تم سے ہم زیادہ مستحق اور لایق ہین ہم
محاصرہ نہ چھوڑینگے جبتک کہ اللہ یہہ شہر ہمارے حوالہ نہ کرے جیسا کہ اور مقام کئے
ہین جب دیکھا کہ اب کچھہ امید نہین رہی عیسائیون کا بزرگ وہ شہر حوالہ کرنے
پر راضی ہوا اس شرط پر کہ خلیفہ بذات خاص آکر یہہ شہر لین اور دستخط خاص سے
شرایط عہدنامہ پر دستخط کرین جب یہہ خبر خلیفہ کو معلوم ہوئی انہون نے سب کو
جمع کرکے مشورہ چاہا حضرت عثمانؓ نے اہل یروسلم کو ذلیل سمجھہ کر اس شرط سے
انکار کیا مگر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ عیسائیون کی نظر مین یروسلم کی وہ عظمت ہے
کہ غالبا وہ اسکے لئے جان لڑادین اور اور مددگارین علاوہ اسکے بڑا فائدہ
خلیفہ کے تشریف لیجانے مین یہہ ہے کہ عرصہ کے بعد لشکر اسلام کو جو حضرت کی زیارت
نصیب ہوگی تو اور ہی حوصلے ہونگے اور اس تکالیف جنگ کے بعد آپ کو دیکھکر

خوش ہونگے اور پہلی تکلیفین بھول جائینگے حضرت عمرؓ کو یہ صلاح پسند آئی گو بعض مورخ اور غواص یہی بتاتے ہین کہتے ہین کہ یروسلم مین ایک روایت چلی آتی تھی کہ حضرت عمرؓ کے نام اور مذہب اور صورت کا ایک آدمی اس شہر کو فتح کرے گا یہی سمجھ کر یہ چلے چیز کوئی سبب کیون نہو خلیفہ نے ارادہ کیا کہ بذات خاص یروسلم مین داخل ہون حضرت علیؑ کو اپنا قایم مقام چھوڑ کر مسجد مین نماز پڑھکر زیارت مزار پیغمبرؐ اسلام کرنے گئے وہان سے فراغت کرکے سفر کو روانہ ہوئے یہہ طرز سفر اس زبردست سردار کا جسکے ہاتھہ مین سلطنتون کی قسمتین ہون اور تمام غنیمت شام کی جسکے اختیار مین ہو اقبال اسلام کا نمونہ ہے جس سے کچھہ کچھہ اسکی فتحیابی کے بھید کا پتا لگتا ہے آپ سرخ اونٹ پر سوار ہوئے جسپر ایک خورجی پڑی ہوئی تھی ایک طرف کھجورین اور خشک میوہ بھرا ہوا تھا دوسری طرف کچھہ جو اور چانول اور گیہون بھنے ہوئے کے ستو تھے آگے ایک مشک پانی پیچھے ایک کاسہ کا پیالا رکھا تھا ہمراہ فقط سفر کے لحاظ سے ایک ہی دستر خوان پر ہمراہ کہاتے آئے اور اہل ایشیا کیطرح اپنی انگیوں سے کھاتے نہ یہہ کہ چھری کانٹے وغیرہ سے رات کو کسی درخت کے تلے سو رہے یا ایک خیمہ شتری کے اندر سوئے خیمہ بھی ایسا جیسا کہ عام بدوی رکھتے ہین اور کبھی کچھ نہ کیا جب تک کہ نماز صبح پڑھ نہ لی تمام ملک مین اسی سادہ وضع سے گئے اور لوگون کی فریادین سنتے اور مظلومونکی دادخواہی کرتے ہوئے چلے عدل اور انصاف باحتیاط تمام کرتے گئے کسی نے اگر خبر کی کہ ایک عرب نے دو عورتون سے جو ہمسین ہین شادی کرلی ہے یہہ بات اسلام کے خلاف ہے وہ شخص معہ ان عورتون کے حاضر

پوچھا تو بیان کیا کہ مین نہین جانتا تہا کہ شرع مین یہہ بات منع ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تو جھوٹ کہتا ہے ایک کو چھوڑیا اپنے سر سے در گزر کرا سے کہا کہ سخت تہا وہ دن جسمین مینے یہہ مذہب قبول کیا مجھے اس سے کیا فائدہ ہوا حضرت عمرؓ نے اُسے پاس بلا کر چھڑی سے جو دُرّہ مین تہی دو ڈوا سکے سر مین لگائین اور فرمایا اے دشمن اپنی جانکے اور دشمن خدا دیکھہ تجھے یہہ سزا بس ہوا اور سیکھہ کہ اس مذہب کی جسے خدا اور بہترین مخلوق نے پسند کیا کسطرح عزت کیجاتی ہے اور حکم دیا کہ ان دونون عورتون سے ایک پسند کرلے جب دیکھا کہ وہ کسی کو ترجیح نہین دیتا قرعہ ڈالکر ایک اُسکے حوالہ کی گئی اور چلتے وقت حضرت خلیفہ نے یہہ کہدیا دیکھہ جو کوئی اسلام قبول کرے اور پہر ترک کردے جان سے مارا جاے اگر مین نے سنا کہ تونے اس عورت کو جسے مین نے منع کیا پہر ہاتھہ لگایا تو سنگسار کیے جاؤگے کسی جگہہ چند آدمی دھوپ مین بیٹھے ہوے تہے مسلمانون نے بیٹھا رکہا تہا سبب پوچھا تو معلوم ہوا ان لوگون نے جزیہ نہین دیا ہے اسلئے دھوپ مین بٹھایا ہے جب دریافت ہوا کہ یہہ لوگ بہت کنگال ہین تو خفا ہوکر ملامتاً اُن ایذا رسانون سے کہا کہ کسی انسان کو اُسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دینا چاہئے کیونکہ مین نے سنا ہے رسول خدا کو فرماتے ہوے کہ جو کوئی اپنے ہمجنس کو ستاتا ہے آتش جہنم سے سزا پائیگا جبکہ یروسلم ایک منزل رہگیا ابوعبیدہ استقبال کے لئے آے خلیفہ وہان سے باطمینان تمام منصب امامت اور خلافت ادا کرتے ہوے چلے صبح کو نماز پڑہی اور وعظ فرمایا کہ مَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ایک نہایت مُسن پادری سے جو

سامنے بیٹھا ہوا تھا بے نکتہ چینی کئے رہا نہ گیا اور چلا کر کہا کہ خدا کسی کو خطا مین
نہین ڈالتا حضرت عمرؓ نے یہہ سُنکر کچھہ جواب نہ دیا مگر جو لوگ کہ پاس بیٹھے تھے انسے
کہا کہ اگر یہہ بوڑھا پھر ایسی بات کہے تو اسکا سر جُدا کر لو یہہ بوڑھا ہوشیار تھا اور
خاموش ہو رہا تلوار اسلام کے آگے کوئی دلیل نہین چلتی لشکر مین پہنچتے وقت
چند عرب حضرت عمرؓ نے دیکھے جنہون نے اپنے ملک کا سادہ لباس ترک کر کے
ریشمی اور بیش قیمت لباس غنیمت مین کے پہننا شروع کئے تھے اس آرام
طلبی اور عیش دوستی کا نتیجہ آپنے دیکھکر حکم دیا کہ انکے کپڑے پھاڑ لو اور انہین
سنکے بن کچھرین گھسیٹو جسوقت یہ دسلم نظر آیا آپنے باواز بلند فرمایا اللہ اکبر
ہوا لقادر آلہ یہہ ہین آسمان فتح آپنا ڈیرہ کھڑا کرنیکا حکم دیکر اونٹ سے اوترے اور اُس
ڈیرہ مین خاک پر بیٹھہ گئے تمام عیسائی عرب جو مسلطان اسلام اور سرا
قوم جدید کو دیکھنے آئے تھے جنہون نے تمام دنیا کو تخت تاراج کرنا شروع کیا ہے
اور کسی سے نہین رُکتے مسلمانون نے یہہ سمجھکر کہ کوئی شخص ارادہ بد سے آیا
ہوا نکو دور رکھنا چاہا مگر حضرت عمرؓ نے انکے اندیشہ مٹا دیئے کو کہا کہ کچھہ نہین ہوتا
گر وہی جو خدا چاہتا ہے ایماندارون کو اُسی پر بھروسہ چاہیے خلیفہ کے پہونچتے ہی
ہمدنا مہ نکل ہوا و کیلان یہ دسلم جب روبرو ہوئے تو نہایت تعجب ہوا کہ یہہ
ہیبت ناک سردار نہایت سادہ کپڑے پہنے بالون کے ڈیرہ مین زمین پر بیٹھا
تا لو پر بال ندارد ہین جنسے خود اپنے آپہ سے شرطین لکھین اور یہی ہیبت کہ سامنے
اور بہادران اسلام کے لئے نمونہ ہو ہین یہہ شرطین قرار پائین کہ گرجا گھر
دروازے رات دن کھلے رہین اور سب مسلمان بے روک ٹوک داخل ہون

گھنٹہ صرف بلانے سے آواز دین مگر موگری سے نہ بجائے جائین نشان صلیب
گرجا گھرونمین نصب نہون نہ علانیہ بازارون مین کہین استادہ کئے جائین
عیسائی اپنی اولاد کو قرآن نہ سکھانے پائین نہ اپنے مذہب کا اعلان کرین
نہ کسی کو مرید کرین نہ اپنے رشتہ دارون کو اسلام قبول کرنے سے منع کرین
مسلمانی لباس نہ پہنین اہل اسلام کیطرح جوتہ پگڑی ٹوپی نہ پہنین مسلمانون
کیطرح بال نہ رکھین اور ہمیشہ کمربند باندھین یہی نشان رہے اپنی مہرون پر
زبان عربی کندہ نہ کرین مسلمانون کیطرح سلام نہ کرین نہ مسلمانون کے سے
لقب رکھین مسلمانون کو آتے دیکھکر کھڑے ہوجائین اور جبتک وہ بیٹھ
نجائین کھڑے رہین ہر مسلمان مسافر کو تین دن تک مفت مہمان رکھین
شراب نہ بیچین ہتیار نہ باندھین سواری مین زین پر نہ چڑھین کسی آدمی کو
جو مسلمانون کے یہان نوکر رہا ہو نوکر نہ رکھین

اس گروہ آوارہ کے سردار نے ایسے جلیل القدر شہر کے ساتھ جو کبھی فخر
اور ہیبت تمام مشرق کا تھا ایسی ذلیل شرطین قبول کرلین ہان غیرمذہب
کی حقارت ہمیشہ سے ستون ہے اسلام کا عیسائی ان شرطونپر راضی ہوے
خلیفہ نے اپنے ہاتھ سے یہہ بھی لکھدیا کہ تمہاری جانین اور مال اور تمہارے معبد
تمہارے پاس رہین گے انکو ضرر نہ پہنچے گا اور تمہین اپنا مذہب چھوڑنے کا بھی اختیار
ہے اس کروفر کے شہر مین جو حضرت سلیمان نے بنایا خلیفہ عمر سادہ عربی لباس
مین ایک عصا ہاتھ مین لئے ہوے سوفر دیس پادری کے ہمراہ داخل ہوے
اور اخلاق کے ساتھ اس سے عمارات قدیم کا حال پوچھتے رہے پادری بھی

ہر طرح ادب سے پیش آیا لیکن مگر ایک عیسائی مورخ کا یقین کیا جاے تو حضرت عمرؓ پادری
اُنکے میل خوردہ کپڑون سے نہایت بیزار رہا خاص کر اُن موٹے اونی کپڑون سے
جنمین پیوند چرمین تھے۔ ایک بڑا نمونہ حضرت عمرؓ کے انصاف کا یہہ ہے کہ گرجاے
محشر مین پہنچکر نماز کا وقت آگیا پوچھا کہ کہان پڑہون پڑے پادری نے کہا جہا
آپ کہڑے ہین حضرت وہان سے نکل آے اور گرجاے قسطنطین مین پہنچے وہان
ایک بوریا بچھایا گیا مگر حضرت نے وہان نماز نہ پڑہی بلکہ زینہ سے اوتر کر سیڑہیون پر
نماز پڑہی اور پھر پادری سے اسکا سبب بیان کیا کہ اگر مین ان گرجا مین نماز
پڑہ لیتا تو مسلمان انمین قبضہ کر لیتے اور مسجد بنا لیتے حضرت کو یہانتک رعایت
منظور ہوئی کہ حکم دیا کہ کوئی شخص اُن سیڑہیون پر ایک آدمی سے زیادہ جماعت
سے نماز نہ پڑہی مگر آخر کو نصف سے زیادہ مین یہہ سیڑہیان اور صحن مسجد مین داخل
ہوگئین جو کہ اتفاق سے (بسبب نماز پڑہنے خلیفہ کے) یون پاک ہوچکی تہین حضرت
خلیفہ نے وہ مقام ہیکل سلیمانؑ کا دریافت کرکے اسجگہہ وہ مسجد تیار کروائی جو
اسلامی معبدون مین سب سے زیادہ نامور ہے اور مسجد قزدوہ کو چھوڑکر سب سے
زیادہ بے مثل یہہ قبہ یروسلم ۱۷ھ سنہ ہجری اور ۶۳۷ع کو وقوع مین آئی
انتہی یہہ قزدوہ ملک اسپین کا پایہ تخت ہے جسے خلیفہ ولید بادشاہ دمشق کے
سپہ سالار طارک نے جسکے نام سے جبل الطارک (انگریزی جبل الٹر) مشہور ہے
۹۲ھ ۷۱۱ع مین فتح کیا (سیر الاسلام صفحہ ۱۷ وغیرہ) اس شہر قزدوہ مین پہلے
بادشاہون خاندان بنی امیہ نے ایک مسجد مسجد دمشق اور بیت المقدس
کیموافق عرض وطول وارتفاع وخوبصورتی اور رونق مین آٹھہ برس کے

عرصہ مین تعمیر کروائی ۔ اسکی چھتون کے تلے اکہزار سے زیادہ ستون سنگ مرمر کے لگے ہوے تھے اور پیتل کے اسّی دروازون سے مسلمان آتے جاتے تھے دولت ملک کے خریدنے مین عطریات ممالک مشرقی کی صرف ہوتی تھی اور چار ہزار سات سو چراغ ہمیشہ رات کو روشن ہوتے تھے اس تخت گاہ خاندان بنی امیہ مین ایک دولاکھ گھر اور چھ ہزار مسجدین اور نو ہزار حمام واسطے آرام خلقت کے تیار تھے جب اسپینین والون نے ۱۶۰۰ء مین مسلمانون کو تمام اس سرزمین سے نکالا لاکھون مرد و عورت بیابان افریقہ مین بسبب ماندگی اور بھوک کے مرگئے اور بہت مرد و عورت بغیر لحاظ اسکے کہ وہ بچے ہین یا جوان یا بوڑھے قتل کئے مسلمانون کی سلطنت کو ایسے ظلم اور سختی کے ساتھہ اسپینین سے خارج کیا تب سے وہ مسجد ابتک گرجا گھر ہے سیر الاسلام مین صفحہ ۹۱-۹۳ اسکا مفصل بیان ہے ۔ جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۵ مین لکھتے ہین کہ کون ایسا ہے جسنے شوارمی (یعنے مرد انگی) کی ما بقا یعنے سلطنت اسلام کے اسپینین سے جاتے رہنے کا افسوس نکیا ہو کون شخص ایسا ہے جسنے اُس جوانمرد اور فیاض قوم پر تعجب نکیا ہو جنھون نے آٹھہ سو برس تک حکمرانی کی مگر انکے مخالف مورخون نے بھی انکی ایک بیحیی تک کا ذکر نہین کیا ہے کون ایسا شخص ہے جو عیسائیون کے پادریون کی اس حرکت سے نادم نہو کہ اُنھون نے اپنے حکام سے زبردستی شجاعت اور ظلم اُس قوم پر کرایا جبکی وہ حفاظت مین عرصہ دراز تک رہے تھے کون ایسا متنفس ہے جو زیستس پادری کی اس حرکت کے لکھنے سے شرمندہ نہو کہ اُسنے کوردوا کے (اسلامی) بڑے بڑے

شعرا اور فلسفیون اور ریاضی دانونکی تصنیفات کو جلادیا اور اُس قوم کے سات سو برس کے علم و ادب کی کتابون کو برباد کردیا انتہی

پھر اُسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۳ مین لکھتا ہے کہ پاسی کاڈنل زیمنس نے اہل عرب کے تمام عمدہ عمدہ کتب تواریخ و زراعت و طب کو جلادیا اور یہہ دلیل پیش کی کہ یہہ کتابین قران سے مستنبط ہونگین انتہی سپل ویڈا صاحب کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ اسپینین والے یہہ خیال کرتے تھے کہ ہمنے چوبارہ ملین (یعنے ایک کروڑ بیس لاکھ) اہل ٹرک (یعنے مسلمانون) کو قتل کیا یہہ قتل انجیل کے موافق ہے کیونکہ بنی اسرائیل نے اہل کنعان کو اسیطرح قتل کیا تھا۔ صاحب موصوف نے یہہ کتاب اسی امر کے ثبوت مین لکھی ہے انتہی دیکھو جان ڈیون پورٹ صاحب کی انگریزی کتاب صفحہ ۱۴۲

پھر اُسی تواریخ واشنگٹن آروِنگ مین لکھا ہے باب ۱۲ خلیفہ عمرؓ کا حال اور مزاج پچھلے بیان سے ناظرین کو معلوم ہوگیا ہوگا ہان مگر یہانہین جو ایک سرسری حلیہ یہان بھی لکھا جاے خلافت کے شروع مین ان کی ۵۳ برس کی عمر تھی طویل قد سانولا رنگ تھے سنجیدہ صورت سر پر بال کم مگر قد اتنا لمبا تھا ایک سوار کہتا ہے کہ جب بیٹھتے تو کھڑے ہوے آدمیون سے اونچے رہتے طاقت بدن مین معمول سے زیادہ بائین ہاتھ سے اسیطرح کام کرتے جسطرح دہنے سے اگرچہ اسلام قبول کرنے سے پہلے اس مذہب کے ایسے دشمن تھے کہ حضرت پیغمبر اسلام کی زندگی کے درپے تھے مگر بعد اسلام لانیکے نہایت سچے دل سے اس مذہب کے حامی اور معاون ہوے جب تک حضرت زندہ رہے بڑے بڑے مقدماتین اُنکے شریک

رہے بہادران بدر و احد اور خیبر اور حنین و تبوک و مکہ و مدینہ مین انکا نام اول ہے
اور واقعی تمام فتوحات اسلام کے جان رہے نہایت سرگرم اور سرگرمی بھی
آتشناک تعلیم اسلام کو سپاہی کیطرح سمجھایا اور رواج دیا اگر کوئی عقدہ مشکل جو
عقل سے حل نہوا تلوار سے حل کیا اور جسنے کفر مین ضد کی اسکا سر اقتدار انتظام
امورات مین انکا ضبط اور عدل ضرب المثل ہے امورات خانگی مین ان کی
پرہیزگاری اور کفایت شعاری اور اسباب دنیا کو ذلیل جاننا مشہور صرف
پانی ہمیشہ پیا چھوارے اکثر کبھی یا جو کی روٹی نمک کے ساتھہ مگر اعتکاف و خیمہ
مین نمک بھی حظ نفس سمجھہ کر چھوڑ دیا یہہ سخت اتقا اور نفس کشی اور سادگی اور
افلاس ظاہری پر اُنمین نہین بھی لوگ عزت سے نظر کرتے تھے اپنے روزینہ
کے واسطے کچھہ ایسے درشت مسئلے مقرر کر رکھتے تھے مثلاً کہا کرتے تھے کہ چاچیہ
واپس نہین آتی، سخن گفتہ تیر از کمان جستہ عمر گزشتہ وقت رفتہ ان کے
وقت مین مسجدین پیشمار رنگینین جسمین مسلمان عبادت کرین اور قید خانہ
جنمین مجرم رہین جرایم خفیفہ کے واسطے درّہ ایجاد کیا اور اسکا اتنا خوف تھا
کہ لوگ تلوار سے زیادہ درّہ سے ڈرتے تھے

جب عہدہ خلافت عمرؓ نے قبول کیا تو لوگ آپکو خلیفہ خلیفہ کہنے لگے حضرت عمرؓ
نے فرمایا کہ یوں تو یہہ سلسلہ کبھی منقطع نہوگا اسلئے امیرالمومنین لقب ہوا
پیچھے سے شاہان اسلام نے یہہ لقب ترک کر دیا سب سے پہلے خلیفہ کو لشکر
شام کا خیال آیا آپکی سنجیدہ رائے مین ہتیار وں کی چمک دمک نے کچھہ اثر نکیا
خالد کو سپہ سالاری کے قابل نہ سمجھا خالد کی دلیری اور فن سپہ گری کے

تو قابل تھے مگر تیز مزاج اور تند خو سمجھے جاتے تھے بے تحاشا اور بے تامل لڑائی کے طریق سپہ سالاری کے عوض نیابت کے لایق اُسے سمجھے اسلئے ضرور ہوا کہ ان غیر مال اندیش لوگوں سے سپہ سالاری نکالکر ابو عبیدہؓ کو دیجاے جو اپنے حلم و اتقا اور دینداری کے سبب اس عہدہ کے زیادہ مستحق ٹھہرے چنانچہ ایک خط ابو عبیدہؓ کے نام پر چہ چرمی پر لکھکر اطلاع دیگئی کہ خلیفہ ابوبکر انتقال فرماگئے اور مین خلیفہ ہوا انکو سپہ سالار مقرر کیا ہون

پھر اسی تواریخ معتمدہ واشنگٹن ارونگ صفحہ ۱۴۷ باب ۲۳ مین لکھا ہے تمام ملکی امورات کا انتظام کرکے اور اپنی تجہیز و تکفین کی بابت ہدایت کرکے ۶۳ برس کی عمر مین دس برس اور چھ مہینے خلافت کے بعد سا توان دن تہا تھا بخار لگی ہوے کہ انتقال فرماگئے یہہ تمام تاریخ حضرت عمرؓ کی پڑہکر معلوم ہوتا ہے کہ یہہ بزرگ صاحب کمالات تھے نہایت زیرک اور بڑے عادل بانی اسلام اگر ان کہا جاے تو بجا ہے یہی تھے جنہون نے احکام مبنی اسلام اس خوبصورتی اور احتیاط سے جاری کئے حضرت ابوبکرؓ کو انکی خلافت مین ہمیشہ اپنی صلاح اور مشورہ سے مدد کرتے رہے تمام سلطنت اسلامیہ کا انتظام کیا ضابطہ مقرر کئے اپنے ماتحت سپہ سالار و نیز عین انکے اقبال اور حشمت کیوقت ایسا زہد و اتقا کہ کہا کہ یہی بڑی دلیل انکی بڑی لیاقت حکمرانی کی ہے دنیا سے نفرت کرنے مین اور سامان دنیوی کو حقیر جاننے مین حضرت پیغمبر اسلام صلعم اور خلیفہ ابوبکرؓ کی پوری تقلید کی اپنے سپہ سالارون کو جب لکھا تو یہی لکھا کہ خبردار اہل ایران کے لباس اور طعام کی پیروی نہ کرنا ہمیشہ سادہ و قسم

رہنا اور سادہ عادات اور اللہ تعالیٰ پر تہین فخر کرنے کا یہ چھوڑا اور خراب ہونے
اور اتنا خیال تھا انہین اسبات کا کہ اپنے افسرونمین سے جسے عیش اور نز
کیطرف راغب دیکھتے بے سزا دیتے نہ چھوڑتے بعض احکام سے انکی مردانگی اور
ذکاوت دونون ثابت ہوتی ہین حکم تھا کہ وہ لونڈی کہ جو ایک لڑکا جن چکی
ہو پھر نہ بکے اپنی جیب خاص سے ہفتہ وار خیرات کرتے ہر ایک کی حاجت کیموافق
دیتے نہ یہہ کہ اسکی لیاقت کے موافق اور فرماتے کہ خدا نے جو جو نعمتین ہمین عطا
کی ہین ہماری ضرورت رفع کرنیکیواسطے ہین نہ ہماری نیکیونکے عیوض مین تاکہ
کا عوض قیامت مین ملیگا

شروع عہد خلافت کے آپنے اصحاب رسولخدا اور تمام مستحقین کے خرچ کیواسطے
وظیفے مقرر کیے حضرت عباس کو سالیانہ دو لاکھ درہم مقرر کیے اسیطرح ہر ایک
کو اسکے مرتبہ کیموافق جو لوگ کہ جنگ بدر مین موجود تھے اُنکو پانسو درہم اور
وے لوگ جو شام ایران مصر کی لڑائیونمین شریک رہے اُنکو اس سے کم
حضرت نبی اسلام کے دو محلون مین ہر ایک کو دس ہزار درہم سالیانہ اور حضرت
عایشہ کو بارہ ہزار حضرات حسنینؑ کو ہر ایک کو پانچہزار درہم اور جو کوئی
ان مقرّون سے ناراض ہوتا حضرت عمر فرماتے کہ فقہ خدا کا اُسپر سب سے پہلے
انہین نے دفتر جمع وخرچ بیت المال مقرر کیا انہین نے سنہ ہجری لکھنا شروع
کیا سکہ اسلام انہین نے جاری کیا جسپر خلیفہ وقت کا نام اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ
تھا کہتے ہین کہ انکی خلافت مین ۳۶ ہزار شہر قلعہ اور گرد بیان فتح ہوئین نئے
شہرونکی بنیاد پڑی بڑی بڑی مسندیان مقرر ہوئین بے شمار مسجدین تعمیر

ہومین انہین کے ضبط سے یہہ وسیع اور طویل نئی سلطنت ایک سلسلہ زنجیر
کیطرح متفق رہے
کیا خوب کہا گیا ہے کہ اس خلافت کے تاج ہی مین تین فتحین شام اور ایران اور
کی تہین اور تاریخ عرب مین ہی زمانہ بہادری اور اقبالمندی ہے اور بنیاد
اس غیر محدود سلطنت کی دیکھیے تو دس برس سے بھی کم مین پڑی
ذرا یہہ خوب یاد رکہنا کہ یہہ غازی نامور یہہ بڑا منتظم یہہ دلاور سردار شروع مین
یتیم تعلیم یافتہ مکہ کے رہنے والے تہے ان ان اگلے بہادران اسلام کی کیسی
کتنی اچھی طرح ہم کہہ سکتے ہین کہ اندنون دیو ہوتے تہے تمت کلامہ
مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۲۹۶ھ
بموجب پسند سنہری میرس الیٹ صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند
صفحہ ۱۰۱ مین مرقوم ہے امیر المومنین عمر بن خطاب نام پدرش خطاب بن
نفیل بن عبد العزیز بن ریاح بن عبد اللہ قرط بن زراح بن عدی بن کعب
بن لوی و نسب او بکعب بن لوی بہ نسب رسول صلعم پیوندد و جد
حضرت بہ از زدیکان رسول بودہ چون ابو بکر صدیق پیش از وفات خود عمرؓ
را خلیفہ خود مقرر نمودہ بود چنانچہ بمجرد وفات او عمرؓ را بر مسند خلافت نشانیدند
اول کسی کہ او را امیر المومنین خواندند عمر بن خطاب بود و سبب آنچنان
بود کہ ابو بکرؓ را خلیفہ رسول خواندند و چون عمر بن خطاب بخلافت بنشست
گفت کہ اگر مردم مرا گویند خلیفہ خلیفہ رسولؐ خدا این سخن دراز شود پس مغیرہ بن شعبہ
برخاست و گفت تو امیرمائی و ما مومنانیم پس تو امیر المومنین باشی ازان

جملہ اصحاب برآن قرار دادند و او را امیر المومنین خواندند و محمد شامی ملک شام و مصر را از دست قیصر روم کہ ہرقلیس نام داشت برآورد و در سال شانزدہم از ہجرت بر ملک عجم نیز مستولی گشتہ فارس را از یزدجرد پسر خسرو پرویز گرفت و چون مدت خلافت او بآخر رسید روزے در نماز بود شخصے بنام ابو لولو غلام مغیرہ او را شہید ساخت و ہفت کسان دیگر را کشتہ خود ہم کشتہ شد این واقعہ بست و ہفتم ذی الحجہ سال بست و سوم یا کہ دہ ماہ محرم سال بست و چہارم از ہجرت از شہر مدینہ روے دادہ انتہی

سبحان اللہ جاہ شاہانہ خاصان خدا کی عظمت و جلال کا باوجود اُنکے کمال بے اسبابی کے کسی بادشاہ کا کروفر اسکے پاسنگ بھی نہیں ہو سکتا ہے لکھا ہے کہ قدما مشایخ جب کسی بزرگ کو بہت اسباب آرایش کے ساتھ دیکھتے تو اُسے حقیر جانتے تھے اور سمجھتے کہ جب آرایش باطن کم ہو گئی تب آرایش ظاہر کی حاجت ہوئی ہے سب اجیار اور اولیا رہنے یوں ہیں اسباب دنیا کو ذلیل جانا ہے مرقس اباب ۲ میں حضرت یحییٰ کا حال دیکھنا چاہئے جہاں لکھا ہے کہ یوحنا اونٹ کے بالوں کی پوشاک پہنے اور چمڑی کا کمربند اپنی کمر میں باندھے تھا اور ٹڈی اور جنگلی شہد اسکی خوراک تھی انتہی

تنخواہ حضرت ابوبکرؓ کے خزانہ سے مدینہ کے تین درم سونیکے مقرر تھے اور وہ جمعہ کے دن بقیہ اپنے روپئے اور دوسرے لوگوں کا اُن شخصوں کو جو بہت مستحق تھے بانٹ دیتے تھے زر مذکور اوّل سپاہیوں کو اور بعد اسکے اور لوگونکو ملا کرتا تھا۔ انگلیرسن مولف اون کا جو ممالک ایشیا میں علامت بزرگی اور امور

دینی کی حکومت کا نشان ہے عمر رہ کو ملا اور ایک شخص نے حاضرین مجلس میں سے اسکو بہت پہنا ہوا دیکھکر جناب امیرالمومنین حضرت عمرؓ سے عرض کیا کہ اظہار حال تمہارا مطابق تمہاری سیرت اور ہمت عالی کے نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ نے سادگی کے ساتھ جو بناوٹ کی راہ سے نہ تھی جواب دیا کہ اے دوست میرے وہ مذہب جسکے ساتھ خدا نے مجھے بزرگی دی نہایت عمدہ لباس اور زیور تکلف اور آرایش خوشنما سے انتہی از سیرالاسلام باب ۳ نسبان انگریزی سے ترجمہ کیا ہوا منشی نور محمد کا صفحہ ۱۱۲ مطبوعہ ۱۸۴۵ع پھر لکھا ہے کہ امام حسن خلف علی مرتضیٰؓ اور سید محمد مصطفیٰ صلعم نے دو بار اپنا مال محتاجوں کو بانٹ دیا اور خلیفہ عمرؓ اور خلیفہ ابوبکرؓ ہر ہفتہ میں جو کچھ بالحتاج سے بچتا غربا کو دیدیتے تھے انتہی (از سیرالام باب ۵ ترجمہ پیسر صفحہ ۱۱۱)

اے دلت سخت و ملایم گفتگو
زر میان جان و بر لب ذکر مو

بے عمل ایمان نمی آید بکار
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا

حضرت عمر فاروقؓ کی ایام سلطنت میں جسقدر ملک تصرف اسلام میں آئے انکا بیان کتب سیر میں موجود ہے کہ کسی بادشاہ کو یہہ فتوحات نصیب نہیں ہوئے شاید ناظرین سمجھیں کہ سکندر نے تو کیہالم کو فتح کر لیا تھا مگر اسکے لئے دلایل موجود ہیں کہ یہہ فتح سکندر کو بھی نصیب نہیں ہوئی اس مختصر میں اُن سب باتوں کے لکھنے کی گنجایش نہیں ہے صرف اتنا لکھنا چاہیے کہ سنہ عیسوی سے تین سو چونتیس ۳۳۴ برس پیشتر جب سکندر یروسلم پر چڑھا اور یہود کاہنوں کو اُن کی کہانت کا لباس پہنے ہوئے دیکھکر چونکہ سکندر سے ملنے کو نکلے تھے اُنکا اسقدر رعب

اُسپر غالب آیا کہ صف آرائی کا خیال ہوا تو اگے پڑکر یہودا کاہن کو سجدہ کیا
سب یونانی اُسکی (یعنے سکندر کی) اس عجیب حرکت سے بہت متعجب ہوے
(از مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۱) وہ سمجھا کہ فرشتے آسمان سے اُترے ہین اور یروشلم
کی تسخیر سے باز رہا اور حضرت محمد فاروقؓ کو دیکھکر عیسائیون کا بطریک بیت المقدس
ایسا مرعوب ہوا کہ خاص ہیکل کی بنیاد پر مسجد اقصیٰ کے بنانے کی اُنہون نے
صلاح دی اور وہی جگہہ بھی بتلادی ورنہ ممکن تہا کہ کوئی دوسری جگہہ اُسکو
بتادیتا اور اگرچہ جانتا تہا کہ اس جگہہ پر مسجد بننے سے وہ نامور پیشین گوئی جو
لوقا ۲۱ باب ۲۴ مین ہے باطل ہوجائیگی اور تو بھی حضرت عمرؓ کے رعب مین آکر
وہی جگہہ بتادی کہ جس سے وہ پیشین گوئی کہ جسکا اطلاق تمام انجیل کے
نامعتبری کا سبب ہوسکتا ہے غلط کردی پھر یہہ کہ یہہ کہین نہین لکہا ہے کہ پہلے
اس بطریک نے کوئی اور جگہہ بتلائی اور جب وہ جگہہ ناپسند ہوئی تب لاچار
ہوکر ہیکل کا مقام بتلایا بلکہ پہلی ہی دفعہ مین اُسنے وہی جگہہ بتلائی کہ جسپر
عیسائی اور یہودیون کا سارا فخر تہا بسبب اُسکی کمال عظمت اور بسبب
حفاظت پیشین گوئی مرقوم لوقا ۲۱ باب ۲۴ کے سیر الاسلام باب ۳ صفحہ ۱۱۱
مین لکہا ہے مسلمانون کو قاعدہ بندوبست اور عملداری کرنیکا معلوم نہ تہا
مگر طریقون فتح کیسے خوب واقف تہے حال اہل روم اور سکندر اعظم کا بہی
ایسا ہی تہا فتوحات رومیون کی ایسی عجیب تہین جیسے کہ فتوحات اہل اسلام کی
رومیون نے بسبب کام مین لانے ہر قسم کی دغابازی اور شمشیر زنی کے
فتحین حاصل کین تہین مگر سرداروں اہل اسلام نے اپنی شمشیر زنی کی

ایک ہی بڑی سمی اور جانفشانی سے ملک گیری کی انتہی

غرض ایسی باتون مین سکندر کو حضرت عمرؓ کے فتوحات سے کیا نسبت ہے دوسرے یہہ کہ سکندر نے جو ملک فتح کئے وہ اُسکے مرتے ہی غیرون کا حصہ ہوگئے چنانچہ ترجمہ قران شریف جسپر علماء عیسائی نے اپنی طرف کا حاشیہ اور دیباچہ لکھا اور چھاپا رومن سنہ ۱۸۴۳ع کو الہ آباد پریسبیٹیرین مشن پریس مین چھاپا اُسکے دیباچہ کے صفحہ ۶ دفعہ ۴ مین لکھا ہے کہ سکندر کی حکومت تینتیس ۳۳ برس کی تھی اور اُسکی حکومت عظیم اُسکے چار ون سپہ سالارون کے درمیان یون تقسیم کی گئی تھی کہ سلوکس کو ایران اور بابل اور کئی ایک اور مشرقی ممالک ملے کاس سانڈر کو مقدونیہ اور اُس کے آس پاس کے صوبے ۔ انگلوس نے شام اور ایشیا کوچک کے اکثر ممالک اپنے قبضہ مین لئے اور طالمی نے مصر اور اُسکے اطراف پر قبضہ کیا انتہی

بادمی گستس براڈ ہیڈ کا قول ہے کہ مقدونیہ کی سلطنت چار حصّون مین منقسم ہوئی ۔ فلسطینیہ اور مصر طالمی سوٹر کو ملا اور سوریہ اور بابل مشرقی صوبون سمیت سلوکس کو اور تھراکیہ تیبینیہ اور کوچک ایشیا کے اور صوبے لیسیماچس کو اور مقدونیہ اور یونان کسندر کو ملا قریب پچاس برس مسیح سے پیشتر یہہ سب ملکتین رومی سلطنت مین شامل ہوئین اور اس الٹمائی سو برس مین (یعنے سکندر کی وفات کے بعد سے) لڑائیان قایم رہین انتہی (از دینی و دنیوی تاریخ صفحہ ۳۲۸)

پھر اُسی کتاب کے صفحہ ۳۲۷ مین لکھا ہے کہ سکندر کی وفات کے تھوڑے عرصہ بعد اُسکی روکسنا بی بی بیٹا جنی اور بھتیجے اوسے تخت پر بٹھایا چاہتے تھے لیکن جب وہ گیارہ برس کا ہوا وہ اور اُسکی ماں مقدونیہ مین قتل کئے گئے انتہی ۔

پس یہہ سب ممالک سوائے ایران کے صرف سلطنت رُوم مین شامل ہین اور حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت مین فتح کیے ہوئے ملک ابتک بعنایت ملک الودود تصرف اسلام مین موجود ہین اُنمین سے ہر شہر مسلمانون کا وطن اور ہر قریہ اہل ایمان کا مسکن ہے ان ملکون کے سب باشندے کیا گدا اور کیا بادشاہ فیضیاب اسلام کے سبب قیامت تک حضرت عمرؓ کے شکرگزار رہین گے

مثنوی مؤلفہ

جہالت طعمۂ آن تیغ تیز است ۔۔۔ امان از سہم او رو در گریز است

حلہ بر ملک شام افراشت از بام ۔۔۔ برآمد مہر رخشندہ سر شام

کشیدہ تیغ با بازوے فولاد ۔۔۔ زہیبش کوہ دشت آمد بفریاد

ستادہ بر غزا با صد بشارت ۔۔۔ کشادہ قلعہ از یک اشارت

زتیغش سر زمین سیراب گردید ۔۔۔ زرعبش زہرۂ شیر آب گردید

قیامت کرد در آفاق جیشش ۔۔۔ زمین و آسمان از دز طیشش

رسول اللہ حرم از بت بپرداخت ۔۔۔ عمرؓ بیت المقدس راز نو ساخت

بنائے مسجد اقصیٰ او کرد ۔۔۔ نکو خود بود و تعمیر نکو کرد

شبانگہ بود قرب شہر راہش ۔۔۔ شد آن ارض مقدس خیمہ گاہش

چہ شب ایام غربت را ہمہ اجر ۔۔۔ سلام علی حتی مطلع الفجر

بشوق داخلہ اللیل سحر شد ۔۔۔ سحر داخل کلما البصر شد

چو در بیت المقدس شد گزارش ۔۔۔ کہ شد بر تخت داؤدی قرارش

مسلم شاہی دنیا و دینش ۔۔۔ کہ ملک وحدہ شد زیر نگینش

خداوند سریر و تاج داود — زاوج بش رفعت معراج داود

بتان را بر عصیب نیزه بر کرد — گزیر ابلیس از ظل عمر کرد

دلیل راه یزدانی علم شد — ستون ابر نورانی علم شد

رعیتش اندرین را بود ایما — وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا

نه دامان علم یکسر کشاده — مگر آن ولی شهپر کشاده

نشاندی شد بذل مخزونے ملک — مسلم شد بداد و روئے ملک

بداودی محل عزت بکوشش — نموده روح اصفا پا بپوشش

برستش راست پرچم فشانی — چو موسیٰ بر علم کرد اژدهائے

علم بر قلهٔ سیمون علم شد — فلک پیشش پے تسلیم خم شد

کشاده پرچم دولت رایت — گرفته خلق در ظل حمایت

نصارا وجد بر اقبال او کرد — مسیح از دور استقبال او کرد

بهوشنا گفت خلق از مقدم او — بفرش آراست راه او دم او

زرتم شد سبا رکبادهٔ او — برقص آمد یهود از شادئ او

منابر پر خروش از نام فاروق — بگیتی سکه زد اکرام فاروق

ستود ارض و سما زین گونه دیرا — جزاک الله فی الدارین خیرا

زهے معراج اقبال عرب دید — عمر در روز و پیغمبر بشب دید

بگفت ما سلیمانست نگاشت — بگیتی ملک لنفاست طلاشت

رسید انجا باقبال سه و مال — نه موسیٰ نار دید و نه جبال بسالہ

چو بر ویرانه سیکل نظر کرد — فراتے جوشش از چشم عمر کرد

بعین آداب مازاغ البصر دید — پیمبر دیدہ بود و یا عمر دید

بلرزید یک جہان از نیمہ آہش — فزون شد غیرت بیت الہش

بدست خویش رفت آن خار و خس را — قوی فرمود دست دسترس را

بعہد ہمت ایمان وفا کرد — حرم تعمیر والاقصیٰ بنا کرد

چو موسیٰ کرد بیت اللہ بنائے — ازو شد ابتدا زین انتہائے

بظلمت غیرت طور آشکان شد — ز ہے نور اعلیٰ نور آشکان شد

عزیر از گور صد شکر خدا گفت — کلیم از طور اے صلِّ علیٰ گفت

چو روح اللہ دید آن صنع پاکش — بگفت اے مرحبا دے فداکش

نمود ان تازہ تعمیر گرامی — بہ یحییٰ معجز یحییٰ العظامی

ہنوز آن فیض بخش خاص و عام است — ہنوز آن شوکت اسلام نام است

تب یہہ پیشین گوئی جو ۲۰ از یورمیاہ ہے پوری ہوئی ۱۳ (اے خدا تو اُٹھے گا
صیحون پر رحم فرمائیگا کیونکہ اُسپر مہربان ہونیکا وقت کیونکہ وقت مقرر آیا ہے
(۱۴) کیونکہ تیرے بندے اُسکے پتھروں سے راضی ہین اور اُسکی خاک پر مہربانی
کرتے (۱۵) اور قومین یہوواہ کے نام سے ڈرین گے اور زمین کے سارے
باشندے تیرے جلال سے (۱۶) کیونکہ یہوواہ نے صیحون کی تعمیر کی ہے اپنے
جلال مین ظاہر ہوا ہے (۱۷) وہ ناچار کی دعا کیطرف متوجہ ہوا اور اُسنے
اُنکی دعا کو ناچیز نہین جانا ہے (۱۸) یہہ آنیوالی پشت کے لئے لکھا جائیگا
اور پیدا ہونیوالی اُمت یاہ (یعنے خدا) کی حمد کریگی (۱۹) کیونکہ اُسنے اپنی مقدس بلندی
پر سے جہانکا یہوواہ نے آسمان پر سے زمین کیطرف نظر کی ہے (۲۰) تا کہ قیدیون کی آہ سنے

تاکہ موت کے فرزندون کو رہائی دی (۲۱) تاکہ صیحونین یہوواہ کا نام بیان کیا جاے
اور یروسلم مین اُسکی حمد (۲۲) جب امتین باہم جمع ہونگین اور مملکتین تاکہ یہوواہ
کی عبادت کرین انتہی از ترجمہ پادری جوزف اوین صاحب

اس پیشین گوئی کی شرح مین صرف چودہوین آیت کی تفسیر جو پادری جوزف
اوین صاحب نے کی لکہنا کافی ہے قولہ صیحون بحال ہوگا اور آباد کیا جاویگا
کیونکہ تو نے (اے خدا) اپنے لوگون کے دل پر ایسی تاثیر دی ہے کہ وہ اُس کے
ویرانے پر ترس کہاتے ہین اور تیرے بندے اُسکے پتہرون سے راضی ہین
اور اُسکی خاکپر مہربانی کرتے ہین تو بیشک صیحون پر مہربانی دکہاے گا کیونکہ
الحال تیرے بندے اُسکے ویرانہ پر الفت سے نظر کرتے اور ترس کہاتے ہین
اور اُسکی بحالی اور آبادی کی دلی خواہش رکہتے ہین اور یہہ اُسکے بحال
اور آباد ہوجانے کا نشان ہے انتہی اور باقی اس پیشین گوئی کی سب
آیتون کا مطلب صاف ہے کہ حضرت عمر رہ کا اُسکے ویرانہ پر ترس کہانا اور
اُسے تعمیر کرنے کا مذکور ہوا ہے اور یہوواہ کا صیحون کو تعمیر کرنا بہی تہا (آیت ۱۶)
کہ حضرت عمر رہ کے ہاتہہ سے خدا نے اُسے تعمیر کروایا جیسے پیشتر حضرت سلیمان کے
ہاتہہ سے اُسے تعمیر کروایا تہا اور پیدا ہونیوالی اُمت (آیت ۱۸) سے صاف اشارہ
اُن لوگون کی طرف پایا جاتا ہے جو بنی اسرائیل کے سوا ہین اور وہ صرف
مسلمان معلوم ہوتے ہین اور یہہ کہ خدا کی حمد کریگی اس سے بخوبی ثابت ہے
کہ وہ اُمت خدا پرست ہوگی نہ یہہ کہ بُت پرست پس جبکہ نہ بنی اسرائیل سے
یہان مراد ہے اور نہ دنیا کی بُت پرست قومون سے اور نہ عیسائیون سے

کیونکہ مسیح بنی اسرائیل مین سے تہے دوسرے یہہ کہ رومی فوجکے ساتھہ یعقیدۂ نصاریٰ مسیح بیت المقدس کو ڈھانے آئے تہے نہ یہہ کہ اسے تعمیر کرنے تیسرے یہہ کہ عیسائیون نے کبھی بیت المقدس کو تعمیر نہین کیا ہے اور اس پیشین گوئی مین اُسکی تعمیر اور آباد کرنیوالون کا ذکر ہے پس جس شخص مین ذرا بھی عقل ہو تو فوراً سمجھہ جائیگا کہ یہہ خاص مسلمانون سے صاف و صریح مراد ہے اور قیدی اور موت کے فرزندون سے (آیت ۲) مراد یروسلم مین رہنے والے جو حکومت اسلام سے پیشتر بادشاہ گردیون کے سبب قتل اور اسیری کے خطر مین گرفتار تہے

اب اگر کوئی کہے کہ بخت نصر وغیرہ نے بھی تو یروسلم کو فتح کیا تہا وہ کیون نہ وارث تخت داؤدی کہلائے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وے سب خدا کیطرف سے اُس ملک کے وارث ہوکر نہ آئے تہے بلکہ صرف ڈھانے اور غارت کرنے کے لئے آئے تہے اور یہہ بات وارثون کے سراسر خلاف ہے اور جیولین نے جو اُس کی تعمیر کا ارادہ کیا تو اس سبب سے کہ وہ خدا پرست نہ تہا خدا ہی نے اُس کو وراثت نہ بخشی تہی اور اُسی عرصہ مین وہ فارسیون کے ہاتھہ سے مارا بھی ڈالا گیا (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۰۹) اور حضرت عمرؓ نے تو اُس ویران کئے ہوئے مقام کو پھر تعمیر کیا اور وہی تعمیر کہ جو خدا کی بزرگی کے لایق ہے کوئی اپنے تئے قلعہ یا محل نہین بنوایا تب یہہ پیشین گوئی جو یسعیاہ ۵۶ باب ۷ مین ہے پوری ہوئی کہ میرا گھر سب امتون کا گھر کہلائے گا متی ۲۱ باب ۱۳ پس یہہ وراثت کا منصب حضرت عمرؓ کے لئے خاص خدا ہی کیطرف سے تہا کہ ایسا بڑا یہہ کام حضرت عمرؓ نے

ہاتھہ سے ہوا

اسکے لئے دوسری دلیل یہہ ہے کہ اتنی بڑی مدت یعنے قریب تیرہ سو برس سے جو حکومت اسلام وہان قایم ہے اور کسی کو اسکی آدھی اور چوتھائی مدت بھی وہان حکومت کرنا نصیب نہین ہوا پھر بخت نصر وغیرہ بت پرستون کو پیرو مسلم کی وراثت سے کیا علاقہ ہے

اور اسکے لئے تیسری دلیل یہہ ہے کہ اُن بت پرست بادشاہون کا دست رس اُس پاک مکان پر اُسوقت ہوا جبکہ وہ خوب آباد تہا اور اُنہون نے آکر اُسے لوٹا اور ویران کیا چنانچہ مسیق شاہ مصر اور بخت نصر اور انتیوکس وغیرہ سے اسکا ثبوت ظاہر ہے اور حضرت عمرؓ کا تسلط اُس پاک مکان پر اُسوقت ہوا جبکہ وہ نہایت ویران تہا اور حضرت عمرؓ نے آکر اُسے آباد اور تعمیر کیا پس ویرانیکی نسبت حضرت عمرؓ کا گزر اُس پاک مقام پر اسطرح ہوا جیسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کا جب وہان گزر ہوا تب صرف ویرانہ تہا اور اُسکی آبادی کی نسبت اسطرح جیسے حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ نے اُسے آباد اور تعمیر کیا تہا اور اُسکی مقبول عبادات کی نسبت یون جیسے حضرت موسیٰؑ اور حضرت سلیمانؑ نے وہان خدائے قادر کی پرستش قایم کی تہی اور اُسکی امامت کی نسبت یون جیسے حضرت ہارونؑ اور حضرت زکریاؑ نے اُسمین کہانت کی تہی اور امامت اور حکومت دونونکی نسبت یون جیسے حضرت ملک صدقؑ نے اُسمین کہانت اور بادشاہت دونون کی تہین اور یہہ ساری مناسبتین کیسا ہی صاف اور صریح ہین کہ جنمین کسی کو بھی چون وچرا کی گنجایش نہین

پھر یہہ بھی کہ اُس میراث کا جو حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ نے دنیا میں چھوڑی اکابر اسلام کے سوا اور کوئی فرقہ وارث نہیں ہو سکتا ہے بسبب اتحاد عقیدۂ توحید پرستی اور اسوجہ سے بھی کہ حدیث صحیح میں جو حضرت داؤدؑ کی کتاب کا نام وہی اُس کتاب کا بھی نام ہے جو حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی چنانچہ صحیح بخاری میں بروایت ابو ہریرہ رضہ منقول ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَکَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّہٖ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّہٗ ..... یعنے ہلکا اور سہل ہو گیا تھا داؤدؑ پر قران سو وے اپنی سواریوں کے کسنے کا حکم کرتے تھے تو قران کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے انتہی اس حدیث میں زبور کا نام بھی قران فرمایا گیا

تب یہہ پیشین گوئی جو اعمال ۱۵ باب ۱۶-۱۸ میں لکھی ہے پوری ہوئی (کہ خدا فرماتا ہے) بعد اسکے میں پھر آؤنگا اور داؤدؑ کے گرے ہوئے ڈیرے کو اُٹھاؤنگا اور اُسکے ٹوٹے پھوٹے کی مرمّت کر کے اُسے پھر کھڑا کرونگا کہ قوم کا بقیّہ اور سب غیر قومیں جو میرے نام کی کہلاتی ہیں خداوند کو ڈھونڈیں خداوند جو سب کچھ کرتا ایسا فرماتا ہے خداوند کو شروع سے اپنے سب کام معلوم ہیں انتہی یہہ پیشین گوئی دوسری ہیکل کی تعمیر سے علاقہ نہیں رکھتی کیونکہ اس کتاب اعمال سے سیکڑوں برس پیشتر وہ بن چکی تھی اور اُسمیں لکھا ہے کہ اب ایسا کرونگا اور داؤدؑ کے گرے ہوئے ڈیرے سے مراد ہیکل جو حضرت سلیمانؑ نے بنوائی تھی اور اسی جگہ اب مسجد اقصیٰ ہے

جواب اول

کیونکہ یہ سب عظمت کے داؤد کے نام کی وہ ہیکل کہلاتی ہے ورنہ مجال تو داؤد کی نہ تھی پہلے اُسے حضرت سلیمانؑ نے اور پھر زروبابل وغیرہ نے بنایا اگر کوئی کہے عاموس ۹ باب ۱۱ مین یہہ پیشین گوئی لکھی ہے جو کہ نبوکدنضر بابل سے پیشتر کی عیسائیون وغیرہ مین سمجھی جاتی ہے تو یعقوب حواری (اعمال ۱۵ باب ۱۳) کی گواہی سے یہہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ یہہ پیشین گوئی دوسری ہیکل کی بربادی سے علاقہ نہین رکھتی ورنہ یعقوب کو پھر اس پیشین گوئی کی یاد دلانے سے غرض کیا تھی کیونکہ وہ ہیکل تو سیکڑون برس پیشتر بن چکی تھی اور عیسائی اور یہودی جدید محاورہ مین مسلمان غیر قوم ہین اور اس پیشین گوئی مین لکھا ہے کہ قوم کا بقیہ اور سب غیر قوم پس یعقوب حواری کے زمانہ مین تو یہود کی کثرت سے تھے یہودی قوم کا بقیہ تو گنتے گنتے سیکڑون برس بعد ہوا ہے اور غیر قوم جو میرے نام کی کہلاتے ہین پس مسلمان اُسی خدا کو مانتے ہین جسے سب یہودی اور عیسائی بھی مانتے ہین پھر یہہ کہ عاموس کی کتاب کی تصنیف کے تحقیقی کسے معلوم ہین پس ممکن ہے کہ بعد تعمیر ہیکل ثانی عاموس نے بھی یہہ پیشین گوئی لکھی ہو کیونکہ اسکی معتبر اور پائدار تعمیر تو مسلمانون ہی کے ہاتھ سے ہوئی اور بڑی بات یہہ ہے کہ اب وہ گری ہوئی کہان ہے جسے کوئی اٹھاوے گا

پس جسطرح حضرت عیسیٰ کے رفیقون مین سے شروع مین حضرت یشوع نے اُس ملک مین آکر تصرف کیا اور خدا کے حضور قربانی گزرانی اسیطرح حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے حضرت عمر فاروقؓ نے

آخرین یہان اگر بیہ عبادتخانہ تعمیر کیا گیا جو اب تک موجود ہے یعنے حضرت موسیٰ کے رفیق
کے زمانہ سے اُسکا شروع اور حضرت رسول اللہ صلعم کے صحابی کے زمانہ سے اُسکا
انجام ہوا۔ اور جسطرح حضرت یشوع نے کنعانیون داخل ہونیکے وقت یریحو کی شہر پناہ
کو نرسنگونکی آواز سے گرادیا تہا (یشوع ۶ باب ۲۰ و ۲۱) اسیطرح اسطخر کے قلعہ کی
دیوار حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے مسلمانونکی تکبیر کی آواز کے صدمہ سے
جڑسے گر پڑی تہی اور اسقدر اُس کلمہ نے تاثیر کی تہی کہ جب اُس دیوار کو اُنہا
نے توغیب سے تکبیر کی آواز آتی تہی اور اُس آواز کے صدمہ سے وہ دیوار
جڑسے گر پڑتی تہی انتہی از بستان التفاسیر ترجمہ تفسیر عزیزی مطبوعہ ۱۲۶۳ ہجری
صفحہ ۳۵۱ شروع تفسیر سورہ مدثر بیہ لفظ فارسی نقشہ زمین مین اصطخر لکہا ہے
باضافہ ظا اور غیاث اللغات مین لکہا ہے استخر بالکسر وتاے فوقانی مفتوح و
سکون خا معجمہ بمعنی تالاب و نام قلعہ فارس زیرا کہ در وے تالاب بے عظیم واقع است
از رشیدی

تب یہہ پیشین گوئی جو چہیا سنہہ زبور مین ہے (آیت ۱۳-۱۵) پوری ہوئی
کہ مین قربانیون کے ساتہہ تیرے گہر مین آونگا اپنی نذرین تجہے ادا کرونگا
جنہین میرے لبون نے کہا اور میری تنگی مین میرا منہہ بولا مین فربہ بردونکی
قربانیان مینڈہون کے خوشبوے سمیت تجہے گزرانونگا بیل بکرون سمیت قربانی
کرونگا انتہی چونکہ یہودی لوگ صرف وجود ہیکل تک قربانی گزرانتے تہے اور
بعد اُسکے یہہ دستور اُنمین بالکل موقوف ہوا اور عیسائی باوجود عقیدہ مصلوبی
مسیح اب قربانی وغیرہ سارے رسومات شریعت کو محض بیکار اور لاحاصل

جانتے ہین اسلئے اپنے کہانیکے لئے تو سیکڑون بیل بکری وغیرہ پر چھری پھیرتے
مگر خدا کے نام کا ایک بڑہ بھی قربانی نہین کرتے ۔ صرف مسلمانون مین یہہ
قربانی گزرانے کا رواج ہے چنانچہ یروسلم مین بھی خدا کے گھر مین مسلمان ہی
عید الضحیٰ وغیرہ مین قربانی گزرانتے ہین جیسے پیشتر حضرت یشوع اور حضرت
داؤد قربانی گزرانتے تھے اسلئے یہہ پیشین گوئی خاص اہل اسلام ہی سے
علاقہ رکھتی ہے ۔

اور جسطرح حضرت موسیٰ کے عہد سے اس عبادتخانہ مین خدائے واحد حقیقی جلشانہ
کی پرستش جاری ہوئی اگرچہ بیشتر حصہ جماعت بتپرست اسیطرح حضرت عمرؓ
کے عہد سے اس عبادتخانہ مین خدائے واحد کی پرستش بحال ہوئی اور اس
درمیانمین جو کچھہ نئے نئے عقاید لوگونمین پیدا ہوئی وہ خدا کے اس پاک
گھر سے خارج رہے وہان کوہ سینا حضرت موسیٰ کے وقت سے مشہور اور یہا
کوہ صیحون کا ویرانہ حضرت عمرؓ کے وقت سے معمور ہوا

اسکی بابت حضرت یسعیاہ نبی نے یہہ نبوت کی ہے جاگ جاگ اے صیحون
اپنی عزت پہن لے اے یروسلم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اوڑہ لے کیونکہ
آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجھہ مین پھر داخل نہوگا اتہی یسعیاہ ۵۲ باب ۱
یعنے اے صیحون کہ یروسلم جس سے مراد ہے تو جو ایک مدت سے سور ہے یعنے
ویران ہے اور کوئی تجھہ مین عبادت کرنے نہین آتا اب جاگ جا اور یہہ
بات خاص اس تعمیر سے علاقہ رکھتی ہے اور پھر یہہ کہ آگے کو کوئی نامختون
اور ناپاک تجھہ مین پھر داخل نہوگا اسکا مطلب صاف ہے ہر شخص سمجھہ لیگا

کہ ناختون کون لوگ ہین اور پہر کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جسطرح
ابتک کسدیون اور مصریون اور رومیون وغیرہ سے بار بار یہہ عبادتخانہ
بیحرمت اور ناپاک ہوا کیا اب پہر کبھی ایسا ہوگا کہ کوئی ناختون وغیرہ کبھی
یعنے قیامت تک اُسپر تسلط پاے پس اگر یہہ کلام حضرت یسعیاہ نبی کا الہام
الہی سے ہے تو بیشک قیامت تک ایسا ہی رہے گا حضرت دانیل فرماتے
ہین کہ اُن بادشاہون کے ایام مین آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو ابد
تک نیست نہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین نہ پڑیگی وہ اُن سب
مملکتون کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قایم رہے گی انتہی
(دانیل ۲ باب ۴۴)

رُکن دویم

چونکہ پہلی ہیکل جسے حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تہا وہ عیسائی عقیدہ کے موافق
یہودی کلیسیا سے نسبت رکہتی تہی (دیکہو روسن دیباچہ تفسیر ہاے زبور صفحہ
جہان لکہا ہے کہ قدیم کلیسیا الخ اور ۴۷ زبور ۲-۱ اور تعلیم الایمان صفحہ ۱۱۸
سطر ۶ مطبوعہ امریکن مشن لودہیانہ ۱۸۶۹ع باتمام پادری روڈلف صاحب
جسے پہلے ڈاکٹر جان مکڈول صاحب نے تصنیف کیا اور ۱۸۴۸ع مین مطبوع
ہوئی تہی اور صفحہ ۱۱۰ جہان لکہا ہے کہ ابیرہام کے زمانہ مین فضل الہی کی
روشنی پیشتر کی بہ نسبت زیادہ چمکنے لگی اُسوقت خدا نے کلیسیا کو ایک ظاہری
صورت عطا کی اور ابیرہام کو بُت پرستون کی زمین اور اُسکے گہر انسے نکالکر
جُدا کیا انتہی) وہ ہیکل بخت نصر کے ہاتہہ سے غارت ہوے اور دوسری ہیکل

جسے زرو بابل وغیرہ نے بابل سے آکر بنایا تھا اور پھر ہیرودیس نے اُسے سنوارا
یہ عیسائی کلیسیا سے نسبت رکھتے تھے یہ بھی رومیوں کے ہاتھ سے بالکل ڈھائی
گئی اب اُسی جگہ پر حضرت عمرؓ کی بنوائی ہوئی مسجد موجود ہے پس یہ گویا خدا
کا تیسرا حکم ہے کہ کبھی نہ ٹلے گا اور اسیطرح دین اسلام کو یہودی و نصرانی
مذہب کے بعد خیال کرنا چاہیے کہ یہ گویا خدا کا تیسرا حکم ہے جو کبھی نہ ٹلے گا
کیونکہ اُس خدا کو جو ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا خدا ہے اور جسے یہود و نصاریٰ
مانتے ہیں سوا مسلمانوں کے کوئی اور چوتھا فرقہ دنیا میں نہیں مانتا اور جب یہ
ثابت ہے کہ مسلمان اُسی خدا کو مانتے ہیں جو یہود و نصاریٰ کا بھی خدا ہے تو
دین اسلام بھی خدا کا تیسرا حکم ہے جو کبھی نہ ٹلے گا

الغرض بیت المقدس کی خلعت کی بابت حضرت یحییٰ نبی کی کتاب کے
۲ باب ۹ میں یہ پیشین گوئی لکھی ہے کہ اس پچھلے گھر کی بزرگی پہلے گھر کی
بزرگی سے زیادہ ہوگی رب الافواج فرماتا ہے اور میں اس مکان میں سلامتی
بخشونگا رب الافواج فرماتا ہے انتہیٰ

پس جبکہ پہلے گھر سے جسے حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تھا اس پچھلے گھر کی بزرگی
زیادہ ہوئی تو دوسرے گھر سے جسے ہیرودیس نے سنوارا تھا کسقدر زیادہ
سمجھنا چاہیے (دیکھو دوسرے گھر یعنے دوسری ہیکل کے ثبوت میں محراب مسجد کن
اوّل میں پادری یونس سنگھ و پادری والش صاحب کا قول کتاب سوال
وجواب ترجمہ رومن صفحہ ۲۹ سوال ۱۱۸ اور رکن دوم میں پادری اسکاٹ صاحب
مفسر رومن کا قول) اور تعلیم الایمان مطبوعہ امریکن مشن لودہیانہ باہتمام

پادری رو ڈلف صاحب سنہ ۱۶۷۱ء جسے پہلے ڈاکٹر مکنڈول صاحب نے تصنیف
کیا اور سنہ ۱۸۳۰ء مین طبع ہوئی اُسکے صفحہ ۱۳۱ مین لکھا ہے بعضے کہتے ہین کہ
ہیرود بزرگ نے دوسری ہیکل کو بالکل ڈھا دیا اور اُسی جگہہ پر ایک نئی
ہیکل بنائی سو سچ دوسری ہیکل مین نہین پر تیسرے مین آیا۔ البتہ یہہ بات
توسچ ہے کہ ہیرود نے دوسری ہیکل کی مرمت کی اور اُسکو بخوبی آراستہ کرکے
زیب و زینت دی لیکن جب تک کہ دو رومیون سے برباد نہوے تب تک
یہودی لوگ اُسی کو دوسری ہیکل سمجھتے رہے انتہی اور پھر یہہ کہ مین اُس
مکان مین سلامتی بخشونگا یہہ سلامتی بار بار کی غارت اور بربادی سے اُس پاک
مکان کو تبھی سے حاصل ہوئی کہ جب سے حضرت عمرؓ نے اُسے یہہ پہلی بار بنایا
چنانچہ قریب تیرہ سو برس سے اب تک بعنایت الہی قایم و سلامت ہے فقط
پھر اسکی بابت حضرت داؤد نبی (اعمال ۲ باب ۳۰) نے پندرہوین زبور مین
یہہ پیشین گوئی فرمائی ہے یہہ تمام زبور صرف ایسی ہے بیانین سے ذرا غور
کرکے پڑھنا چاہئے (۱) اے خداوند تیری ہیکل مین کون بسے گا تیرے
کوہ مقدس پر کون رہے گا (۲) وہ جو سیدھی چال چلتا ہے اور صداقت کے
کام کرتا ہے (۳) وہ جو اپنی زبان سے غیبت نہین کرتا اور اپنے ہمسایہ کو دکھ
نہین دیتا اور اپنے پڑوسی کو عیب نہین لگاتا ہے (۴) وہ جسکی نظر مین نکما
آدمی خوار ہے وہ جو انہین جو خدا سے ڈرتے ہین عزت دیتا جو اپنی ضرر پر قسم
کھاتا اور اُسپر قایم رہتا ہے (۵) وہ جو سود کے لئے قرض نہین دیتا اور
بیگناہون کے ستانے کے لئے رشوت نہین لیتا وہ جو یہہ کرتا ہے کبھی نہ ٹلیگا

انتہی از رومن بیبل مطبوعہ لندن مشمولہ ۱۸۶۲ء جو بہت صحت کے ساتھ معہ رفرنس چھاپی گئی ہے

اب غور کرنا چاہیے کہ اس تمام زبور مین جو جو صفتین لکھی ہین اور پھر یہہ کہ ایسی صفتون والا یروسلم سے کبھی نہ ٹلے گا یعنے اُسے کوئی بیت المقدس سے خارج نہ کرسکے گا جسمین صفات مذکورہ بالا پائے جائین یعنے جو سیدھا چال چلن کہتا ہو اور صادق ہو اور غیبت نہ سنتا ہو اور پڑوسی کو نہ ستاتا ہو اور یہودیون کی صحبت سے نفرت نہ کہتا ہو اور خدا ترسون کی عزت کرتا ہو اور صادق الوعدہ ہو اگرچہ اُسمین ضرر ہی اُٹھانے پڑے اور سود نہ لیتا ہو اور رشوت نہ لو اور جو شخص ایسا ہے وہی ہمیشہ بیت المقدس مین ریاست کریگا اور مستقل رہے گا پس انمین کے بعض صفات تو البتہ اور لوگونمین بھی بعض قوموں کے پائے جاتے ہین مگر یہہ سب صفتین بہ ہیئت مجموعی اُسی شخص مین تھین کہ جسے خدائے قادر نے اپنے اس گھر کا وارث مستقل کیا ہے یعنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ مین چنانچہ سب جانتے ہین کہ سود لینا مسلمانونمین کسقدر ممنوع ہے کہ جسکے بیان کی کچھہ حاجت نہین جیسا کہ یہہ فعل ہر طرح سے جائز رکھا گیا ہے کہ اسکے لئے بنک یعنے مہاجنی کوٹھیان جاری ہین اور عدالت سے سود دلوانیکے لئے فتوی یعنے ڈگریان جاری ہوتی ہین اور یہودیونمین عظیم الشان امیر پیدا ہوتے ہین جاکا جسکا دولتخانہ دارالسلطنت لندن مین ہے اور جسکے نامپر بلا مبالغہ آج تمام دنیا کے یہودیون کو ہزار ہزار فخر و مباہات ہے اُسکی سرکار و دولتدارین ہر گھنٹہ اسقدر زر سود واصل ہوتا ہے کہ نادانستہ لوگ اُسکی تعداد سُنکر تعجب

کرجاتینگے اور مسلمانونمین بھی اہل تشیع غیر ملکون والون سے سود لیتے ہین چنانچہ
نوٹون اور وثیقون سے اسکا حال ظاہر ہے[۱] مگر وہ لوگ حضرت عمرؓ کے پیرو
بھی نہین ہین اگرچہ اہل ایران نے بھی حضرت عمرؓ کی بدولت اسلام حاصل
کیا تھا اور بت پرستون وغیرہ مین کہ جنہون نے اسلام سے پیشتر یزدجرد سلم پر
فوج کشیان کین تہین سودکا رواج ظاہری نتیجہ تھا انمین سے کوئی بھی یزدجرد سلم
پر غالب نہ سکا اور جب اسلام کا خطبہ وہان یعنے یزدجرد سلم مین پڑھا گیا تو پھر
کوئی اس اختیار کو وہان سے موقوف نکر سکا اگرچہ بڑی بڑی خونریزیان
ہوئین کہ جنکا بیان اس کتاب مین آگے مرقوم ہے اور رشوت نہ لینا اور
سیدہی چال اور صادق الوعدہ وغیرہ انمین سے کوئی بھی ایسی بات نہین ہے
کہ اسلام مین اسکی تعلیم اور تاکید نہ پائی جاے اگرچہ مجھ ایسے بعضے مسلمان
سخت دلی اور ناعاقبت اندیشی اور جہالت یا طمع نفسانی کے باعث ان
صفتونکے خلاف پائی جائین تو بھی اسلام بھہ صفات حمیدہ موصوف ہے
اور اسمین کیسطرح کا الزام چسپان نہین گیا ہے اسکے سوا ان صفتونمین سے
بعض صفات اگرچہ اور قومونکے پرہیزگارونمین بھی موجود ہین تو بھی ان سب
کی تکمیل اولیا اللہ ہی کی ذات مین ہوتی ہے اور اولیا اللہ مین حضرت
محمد رسول اللہ صلعم کے آل واصحاب کہ حضرت عمر فاروقؓ بھی انہین مین سے
ہین افضل ترین مخلوقات ہین چنانچہ ۱۵ زبور ۲ کے بموجب صداقت کے
کام اس سے زیادہ اور کیا ہونگے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت مین اپنے
خاص فرزند یوسف جمال پر جسکا ابو شحمہ نام تہا اسکے پہلے ہی گناہ مین جس

جاری کی کہ انہیں لوگوں کے صدر سے ہنوز کچھ کنکرے مارنے کو باقی رہگئے تھے
کہ اس صاحبزادی کی جو باخود سے ایک یہودی کے اس گناہ میں پھنسا تھا جان
نکل گئی تب بیس کنکرے جو باقی رہگئے تھے حضرت عمرؓ نے اسکی لاش پر لگوائے
اس مقام پر جب وہ بات یاد آتی ہے جو یوحنا ۸ باب ۳ — ۱۱ میں لکھی ہے کہ
حضرت عیسیٰ نے ایک زانیہ عورت کو بے سزا دئے چھوڑ دیا تھا تب عیسائی
اور اسلامی پرہیزگاری اور پاکیزگی کا تفاوت معلوم ہوجاتا ہے کہ وہاں عورت
پر رحم شفقت اور یہاں مرد سے یہ عدالت وہاں بیگانے سے وہ چشم پوشی اور
یہاں بیگانہ پر یہ سخت کوشی وہاں باوجود گواہوں کے وہ رہائی اور یہاں بے
گواہ کے یہ سوائی ہوئی پس ناظرین بیان ہذا انصاف فرمائیں کہ حضرت عمرؓ
کو ان سب صفات مرقومہ بالا زیور میں کسقدر مکمل بلکہ اکمل اور اکمل ترین سمجھنا چاہئے
اور اسکے نظیر موجود ہیں مگر اس مختصر میں انکے لکھنے کی گنجایش نہیں ہے
صرف یہاں اسقدر اس صداقت کے بیان میں لکھنا کافی ہے کہ ایک روز ایک
محمدی اور ایک یہودی لڑتے ہوئے محمد صاحب کے حضور گئے انہوں نے یہود کا حق
نہرایا محمدی راضی نہوکر عمرؓ کے پاس گیا عمرؓ غضب صورت حال سے آگاہ ہوئے تو
بولے کہ ایک ذرا صبر کرو اور اندر جاکر اپنی تلوار لیکر آئے اور محمدی کا سر کاٹ
ڈالا اور کہا کہ جو لوگ خدا اور رسول کے مطیع نہوں انکی یہ سزا ہے دیکھو میزان الحق
چھاپہ اکبرآباد طبع ثانی ۱۲۹۵ھ صفحہ ۲۲۵ باب ۱۳ فصل ۵ پس ایسے حالات سے
ظاہر ہے کہ ساری صفتیں مرقومہ ۱۵ زیور کی حضرت عمرؓ پر ختم ہوگئی تھیں اور اس سے
زیادہ سیدھا چال چلن اور صداقت اور رشوت نہ لینا اور پڑوسی پر عیب نہ

گناہ وغیرہ اور کیا ہوگا

جاننا چاہئے کہ یہہ عدالت حضرت عمرؓ کے حضرات حواریون سے کمال مشابہت رکھتے ہے دیکھو اعمال ۵ باب ۱-۱۰ مین پطرس نے حنانیا کے ساتھہ کیا کیا تھا اب اگر کوئی نادانی کی راہ سے کہے کہ پطرس نے تو بے تلوار حنانیا کو مار ڈالا تھا اور حضرت عمرؓ نے تلوار سے اُس مسلمان کو قتل کیا تھا تو مین کہتا ہون کہ اُس سردار کاہن کے نوکر پطرس نے کیون تلوار چلائی تھی (دیکھو یوحنا ۱۸ باب ۱۰) وہان بھی صرف حکم سے اُسکا کان اڑا دیا ہوتا اور تعجب یہہ کہ تلوار سے بھی اُسے نہ مارا بلکہ صرف کان ہی اُسکا کاٹ سکے اس سے ظاہر ہے کہ کرامت دکھلانے کا بھی موقع حضرت کو نہین ہوتا

اب ثابت ہوا کہ یہہ پندرہوان زبور یہہ وجوہ حضرت عمرؓ کی شان مین پایا جاتا ہے اور اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ بروسلم یعنے بیت المقدس مین حضرت عمرؓ کا تسلط الہ جلشانہ کی کمال مرضی اور اُسکے معین ٹھہرائے ہوے وعدہ کے مطابق ہوا پھر یہہ بھی کہ بیت المقدس مین یہہ تسلط اسلام یقیناً ہمیشہ تک بنا رہے گا اور کبھی ٹوٹے گا

اعجاز قرآن مصنفہ فاضل معروف بابو رام چندر عیسائی مطبوعہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰۲ مین بابو صاحب موصوف فرماتے ہین کہ یقیناً جو چند اشخاص مثل حضرت عمرؓ وغیرہ کے جو بلا کسی غرض نفسی کے شروع مین مسلمان ہوے اُنکو اسقدر فضل باری بلاشبہہ عطا ہوا اور اسیواسطے جابجا قرآنمین مذکور ہے کہ قرآن وہی اہل عقل جانینگے جو متقی ہین اور اُنہین کو قرآن سے نفع ہے نہ یہہ کہ سخت دل اندھے نرسون کو انتہی تفسیر زبور مصنفہ پادری جوزف آدین صاحب چھاپہ مرزا پور ۱۸۶۱ء

مین لکھا ہے کہ خدا کے اس حبیب اور اُسکے اس مقدس پہاڑ دونون سے اُسکا ذہن منتقل ہوا ہے سوال یہہ نہین ہے کہ کون یہودی مین عبادت کے لئے جایا کریگا بلکہ سوال یہہ ہے کہ کون وہان بطور مہمان اور خدا کے خاندان سے حبیب و محبوب کیطرح سے رہے گا کون یہودا کا ہم صحبت اور اُسکے فضل مین شریک ہوگا انتہی از تفسیر زبور، دمن صفحہ ۵۰ تفسیر ۱۵ از زبور الینے وہی حبیب و محبوب کیطرح سے وہان رہے گا جو سود خور وغیرہ نہو لیکن سود کی بابت ۵ آیت کی تفسیر مین وہ لکھتے ہین کہ موسیٰ کی توریت مین غیریہود خصوصاً غریب عیسائیون سے سود لینا سراسر منع تہا انتہی لیکن اس زبور مین حضرت داؤد نے غریب و امیر کی تفصیل بالکل نہین کی ہے اور نہ عیسائیون سے کچھ یہان اشارہ ہے اور حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد غریب عیسائیون کو تو کیا بلکہ امیر عیسائیون تک کو پہچانتے ہی نہین تہے وہان زبور مین تو صرف قاعدہ عام بیان ہوا ہے کہ جو سود خور اور مرتشی وغیرہ نہین ہے وہی شخص صیہون یعنے یروسلم مین مستقل ہوگا اور یہہ صفت اسلام کی خاص ہے کیونکہ اس تفسیر سے یہہ بات ثابت ہوگئی کہ سوا غریبون کے امیر عیسائیون سے بہی سود لینا جائز ہے اور جبکہ امیر عیسائیون سے سود لیا تو غیر عیسائی کے لئے یہہ امتیاز بہی باقی نہین رہا بلکہ غیر عیسائی جو لوگ ہین انمین غریبون سے بہی سود لینا جائز ہوا پس اس تفسیر کو اس ۵ آیت مین حضرت داؤد کے خاص مطلب سے کیا علاقہ ہے کیونکہ غریبون سے سود لینے والے جو سود خور کہلاتے ہین (دیکھو ۱۵ از زبور ۵) تو امیرون سے سود لینے والے کا کیا کوئی دوسرا نام ہے پہر یہہ کہ مفسر کے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ کی توریت مین غریبون خصوصاً غریب عیسائیون سے

سود لینا سراسر منع تھا مگر یہ کہ عیسائیون کی انجیل مین بھی منع ہو پس ثابت ہوا کہ عیسائیون مین سود لینا غریب اور امیر دونون سے مطلقاً کے اس قول کے بموجب جائز ہے کیونکہ اگلا حکم (یعنے توریت) اسلئے کہ کمزور اور بیمانہ تھا اٹھا گیا عبرانیون کا ۷ باب ۱۸) پس ایسے لوگون کا حضرت داؤد کو مقدس صیحون پر رہنا نہین چاہتے ہین لب التواریخ جلد ۴ صفحہ ۱۶۸ مین ہے کہ زمان اوسط مین اطالیہ کے تجار جو کہ تمام اطالیہ کے خاص شہرون مین سکونت کرتے تھے سبب لمبارڈ معروف تھے سب یورپ کی اقوام کے آجر و ارے تھے۔ وے نہ فقط اجناس کی تجارت بلکہ کاروبار صرافی بھی کیا کرتے تھے مگر صرافی کے کام مین بہ سبب شرع کے کہ جس سے ممانعت سود کی تھی انہین خلل پہونچا پس چونکہ یہ امر ضرور پڑا ہونے لگا اسلئے سود کی زیادتی کے لئے کچھ حد نہ رہی انتہی

پادری عماد الدین صاحب نے اپنی تحقیق الایمان صفحہ ۴۰ مطبوعہ آفتاب پنجاب لاہور ۱۸۶۶ع مین مولوی رحمت اللہ صاحب کے جواب مین اسی پیشین گوئی کی بابت لکھا ہے کہ اول تو مولوی صاحب کو صیحون کے معنے نہین سمجھے کہ صیحون سے مراد ہے خدا کے جلال و تقدس کا مکان یعنے وہ عالی درجہ جو خدا کے مقدسون کو عنایت ہوتا ہے نہ وہ پہاڑ جو یروشلم مین ہے انتہی پس بقول بولا (یسعیاہ ۱۰ ۱۲+۱۲ زبور ۳) كَبُرَتْ كَلِمَةٌ تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ط یعنے کیا بڑی بات ہو کر نکلتی ہے اُنکے منہ سے (سورہ کہف رکوع ۱) مین اس قوم کو دیکھتا ہون کہ ایک سخت گردن قوم ہے (خروج ۳۲ باب ۹) اے سرکش اور دل اور کان کے نامختون تم ہر وقت روح القدس کا سامنا کرتے ہو (اعمال ۷ باب ۵۱)

مین کہتا ہون کہ مولوی صاحب تو کوہ صیحون کے معنے نہین سمجھے مگر عادالدین صاحب انجیل کے پہاڑی وعظ کو پڑھکر کوہ صیحون کے معنے سمجھ گئے مصرع

بڑا پہاڑ ہے جاہل ہے حوصلہ دیکھا

بیت

تا از لب تعلیمت یکحرف کرخت آمد — بر شیشۂ صد خاطر سنگ آمد و سخت آمد

مولوی رحمت اللہ صاحب کا کلام تو پہر کبھی سمجھنا چاہیے چنانچہ پادری جوزفین صاحب بھی جنکی عبرانی مین استعداد مشہور و معروف ہے اسی پہلی آیت کی تفسیر مین مولوی رحمت اللہ صاحب کی صداقت پر یون گواہی دیتے ہین (تفسیر زبور صفحہ ۵) قولہ جب داؤد عہد کا صندوق جیہاہ سے لیگیا جو خیمہ اُسکے لئے کوہ صیحون پر کھڑا کیا یہہ بھی خیمہ ہے اسموئیل ۲ باب ۶ اول تواریخ ۱۵ باب ۱ و ۲ باب ۱ و ۲۹ ۱ تواریخ ۱ باب ۴ و ۶ کے اس خیمہ اور اُسکے مقدس پہاڑ دونون سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے انتہی ان پادریون کے عادالدین صاحب کا وہ خالی در جہ جو خدا کے مقدسون کو عنایت ہوتا ہے کیا

کیا بیان تو مفسر صاحب فرماتے ہین کہ خدا کے اس خیمہ اور اُسکے مقدس پہاڑ دونون سے اُسکا زمینی مکان مراد ہے فقط

اسی لیاقت پر اعجاز نصیری کا جواب لکھنے کو تیار ہوئے ہو تو کارزمین را نکو ساختی کہ بر آسمان نیز پرداختی ؎ اے میرے بیانیو تم مین بہت سے ادنا دان نہین کہ جانتے ہو کہ اُس سے زیادہ سزا پانیگے (یعقوب ۳ باب) مین اُس امت سے جسکو عنایت ہوئی ہے تم مین ہر ایک کو کہتا ہون کہ اپنے مرتبے سے زیادہ خیال نہ کرو (رومیون کا ۱۲ باب ۳) جھوٹے فخر سے بچو (۱ کرنتھیون کا ۱۳ باب) اپنے کو اوروں سے بہتر جانو (فلپیون کا ۲ باب ۳) پہر اگر یہ بھی نہین ہے تو دوسری جگہ

۸۷ زبور ۲ کی تفسیر صفحہ ۹۰۲ مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۷ع مین پادری جوزف آوین صاحب فرماتے ہین کہ یہان اور اکثر زبور ومین کوہ صیحون سے صرف خاص کوہ صیحون مراد نہین ہے بلکہ کوہ صیحون اور اُسکے متعلق جتنی پہاڑیان ہین جن جن پر شہر یروسلم آباد تہا سب کوہ صیحون مین داخل ہین انتہی اب اہل انصاف میرے اس بیان کو ملاحظہ فرمائین اور عماد الدین کی بہی انجیل والی پر غور کرین تو معلوم ہوجائیگا کہ اس کوہ صیحون کی سیدہی مطلب کی بابت کسکی سمجہ پر پتہر پڑے ہین جاننا چاہیے کہ اس پندرہوین زبور کی پہلی آیت مین جس لفظ کا ترجمہ ہیکل اُس جبل مطبوعہ لندن مین لکہا ہے اُسکا ترجمہ پادری جوزف آوین صاحب نے خیمہ کیا ہے کیونکہ اس ہیکل کے مقام پر ہیکل بننے سے پیشتر حضرت داؤد نے صندوق عہد کا خیمہ استادہ کیا تہا ۱ تواریخ ۱۶ باب ۱ چنانچہ پادری جوزف آوین صاحب اسی پندرہوین زبور کی تفسیر مین لکہتے ہین کہ دونون (۱۴ و ۱۵ زبور) ایک ہی وقت تصنیف کی گئی یعنی جب عہد کا صندوق کوہ صیحون کے خیمہ مین رکہا گیا انتہی الحاصل اگرچہ یہ زبور اسوقت بنایا گیا ہو جبکہ صندوق عہد کوہ صیحون کے خیمہ مین آیا لیکن یہ پیشین گوئی اُن لوگون کی بابت ہے جو سیکڑون برسون سے کوہ صیحون پر تسلط ہین یہ بات تفسیر کی عبارت سے بہی ظاہر ہے جیسا لکہا ہے کہ سوال یہ نہین ہے کہ کون صیحون مین عبادت کے لئے جایا کریگا بلکہ یہ سوال ہے کہ کون اُن بطور مہمان اور خدا کے خاندان کے حبیب و محبوب کیطرح سے رہے گا انتہی اور چونکہ اس تسلط کے بانی حضرت عوبد ادوم تہے اسلئے منجملہ اور وجوہات مرقومہ بالا کے اسوجہ سے بہی یہ زبور حضرت عوبد کی شان مین ہے پہر یہ جو آیت مین

لکھا ہے کہ کبھی نہ مٹے گا یہ کبھی کا لفظ قوی دلیل اسبات کے لئے ہے کہ یہ پیشین گوئی
اُنہیں لوگوں کی بابت ہے جو ہمیشہ یروسلم میں تسلط رہیں گے اور وہ صرف اہل اسلام
ہیں جنکا تسلط کرسادے بارہ سو برس سے زیادہ گزر چکے ہیں اور یہ نہیں کہ نہ مٹے گا یہ
لفظ اُسی کے لئے خاص ہے کہ جو حرکت سے مطلق آزاد ہو اور وہ مسجد الصخرہ
وغیرہ کی تعمیر سے مراد ہے کیونکہ وجود ہیکل کے زمانہ میں اگر تسلط اسلام یروسلم
میں ہوتا تو اس لفظ کو اسقدر خصوصیت اسلام سے نہ ہوتی مگر خصوصیت تو یہی ہے
کہ بنائے اسلام وہاں بھی قایم ہوئی

چنانچہ ۵ زبور ۴ میں یہہ حضرت داؤد الہام الہی سے فرماتے ہیں کہ وہ کیا ہی
مبارک ہے جسے تو برگزیدہ (یعنے مصطفی صلعم) اور مقرب کریگا تاکہ تیری بارگاہ میں
سکونت کرے ہم تیرے گھر یعنے تیری مقدس ہیکل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہا
از تفسیر زبور ترجمہ پادری جوزف آوین صاحب چاپہ مرزاپور ۱۸۷۱ع یہہ آیت
اس کتاب کے دیباچہ میں بھی درج ہے یہاں اسکے لکھنے سے غرض یہہ ہے کہ حضرت
محمد مصطفی صلعم کا خدا کی بارگاہ میں سکونت کرنا یہی تہا کہ حضرت صلعم کے صحابی
یعنے حضرت عمرؓ کا بیت المقدس میں تسلط ہونا اور ہیکل کی تعمیر یعنے اُسی جگہہ مسجد
اقصی بنوانا حضرت داؤدؑ اس مسجد کی نسبت کمال خوشنودی ظاہر کرتے ہیں جبکہ
فرماتے ہیں کہ ہم تیرے گھر یعنے مقدس ہیکل کی خوبی سے آسودہ ہونگے انتہی یعنے
اُسکے بار بار غارت ہونیکے سبب جو کچھہ رنج لاحق ہوگا تو اسکی آخری تعمیر سے کہ
جسکی خدا تعالی برآفت سے حفاظت کریگا پہلا سب قلق دور ہوجائیگا اور خوشی
اور اطمینان کے سبب دلکو آسودگی ہوگی کیونکہ آسودگی اُسیوقت ہوتی ہے

کہ جب آئندہ کو اسکا خطرہ باقی نرہے اور یہہ بات ہیکل کی بابت اسیوقت ہوئی تھی
آئی اگر جب یہہ پہلی ہیکل یعنے مسجد اقصیٰ اور حرم شریف کی تعمیر ہوئی اور پیر یہہ کہ
غیر سے گھر کے رہنے والے کیا ہی مبارک ہین وہ ہمیشہ تیرا شکر کیا کرینگے انتہی (زبور ۸۴)
ہمیشہ شکر گزار رہنے عیسائی ہو سکتے ہین نہ یہودی کیونکہ انکا گزر اُس پاک مکان
مین ہوتے نہین پاتا دیکھو الکتاب کے مقامات المعروف رومن چھاپہ مرزا پور ۱۸۶۰ء
صفحہ ۲۰۲ مگر اُس گھر کے رہنے والے قریب تیرہ سو برس سے تو صرف اہل اسلام
ہین اور انہین کو اس زبور مین مبارک فرمایا اور مبارکبادی دیگئی ہے فقط اگلی
بابت ہوا وعدہ ابراہیم کو بعد اسکے کہ لوط اس سے جدا ہوا کہا اب اپنی آنکھین
اٹھا اور اس مقام سے جہان تو ہے شمال اور جنوب اور مشرق اور مغرب
کیطرف دیکھ کیونکہ مین ساری زمین جسے تو دیکھتا ہے تجھے اور تیری نسل کو
ابتک دونگا (پیدایش ۱۳ باب ۱۴ و ۱۵) اس ابتک کے لفظ سے سوا سلطنت
اسلام کے اور کسی کو اس منصب کا سزاوار نہین سمجھ سکتے جیسا کہ اس قریب
تیرہ سو برس کے فسلطنت اسلام سے بیت المقدس مین ظاہر ہے اور اسیطرح پیدائش
۱۲ باب ۷ و ۱۵ باب ۱۸ و ۲۱ مین نسل حضرت ابراہیم سے یہی وعدہ خدا نے
فرمایا تھا پس اگر یہہ سب کتابین زبور وغیرہ الہام سے ہین اور یروسلم خدا کا پاک
مکان ہے تو الہام کی بات غلط نہین ہوتی اور نہ کبھی غلط ہوگی اور خدا کو اختیار ہے
گھر مین اختیار ہے کو اُسے جسے چاہے اپنے گھر کا مختار کیا ہے ایک اور بات جو نہایت
یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہہ ہے کہ حضرت داؤد کی تبلائی ہوئی ثنا خوان مرتبہ
۱۵ زبور اور یروسلم مین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اُس گھر کو بنانے اور قیام

تسلط اسلام سے یہہ بات نہایت ظاہر ہوگئی کہ یہی دین اسلام سچا اور خدا کیطرف سے ہے کہ قادر مطلق رب العالمین نے اسی دین کے بزرگوں کو اپنی خاص خدمتوں کے لیے چن لیا ہے اور اپنے پاک مکالمہ انہین کے ہاتھہ مین سونپا ہے

چنانچہ حضرت یرمیاہ اپنی کتاب کے ۳۱ باب ۳۸ - ۴۰ مین اسکی بابت یہہ پیشین گوئی فرماگئے ہین کہ دیکھو وہ دن آتے ہین خداوند کہتا ہے کہ یہہ شہر حنانیل کے برج سے کونے کے دروازہ تک خداوند کے لیے بنا کیا جائیگا اور پہر پیمایش کی رسی اُسکے مقابل جاریب پہاڑ تک ہوکر جوعاہ کو گھیر لیگی اور مُردوں کی لاشون کی اور راکھ کی ساری وادی اور سارے کھیت قدرون کے نالے تک اور گھوڑ پھاٹک کے کونے تک پورب کی طرف خداوند کے لیے مقدس ہونگے وہ پہر ہمیشہ تک ڈھایا نہ گرایا جائیگا انتہی پس ہمیشہ تک یہہ قیام اُس پاک عمارت کا تسلط اسلام مین ہوا اور خداوند کے لیے مقدس ہونا ہی کہ وہ پاک مقام اب بہی اُسی خدا کا پاک مقام ہے جو حضرت یرمیاہ اور سب انبیاء علیہم السلام کا واحد حقیقی خدا ہے

پادری عمادالدین تفسیر مکاشفات مطبوعہ ۱۸۵۴ صفحہ ۲۰۰ مین پادری ایڈ صاحب کی تفسیر مکاشفات ۱۱ باب ۲ کی تفسیر مین یون لکھتے ہین کہ یروسلم ان مسلمانون کے ہاتھہ پامال کرنیکے لیے ۱۲۶۰ برس تک رہے گا انتہی اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۰۷ مین ہے صحیح خیال یہہ ہے کہ جسدن سے یروسلم مسلمانون کی حکومت مین ہوئی ہے اُسی دن سے ۱۲۶۰ یوم (ہر یوم ایک سال) کا شروع ہونا ہے انتہی پس بحساب سال قمری کہی ہوا سب انبیاء علیہم السلام اور مصنف مکاشفات کا تہا یروسلم

مسلمانون کے قبضہ مین ۱۸۸ھ ہجری سے اب تک بارہ سو تیرہ برس ہوے ہین یعنے بارہ سو سانہ سے دس برس زیادہ گزر گئے پادری صاحب کے پیشین گوئی بھی ایسی کی جو کمسے کم دس برس پیشتر باطل ہو چکی ہی مکاشفات ۱۱ باب ۲ مین لکھا ہے کہ وے مقدس شہر کو بیالیس مہینے پامال کرینگے انتہی اسکے ۱۲۶۰ دن ہوے اور ہر دن ایک سال لیکن اگر خدا نے یہہ مدت قایم کی ہوتی تو صلیبی دارون کے جہاد کیوقت چوالیس برس سے زیادہ نصرانی تسلط یروسلم مین نرہتا اب اگر بیالیس مہینے کو ہر مہینہ دو سال خیال کرین تو چوراسی سال تسلط نصارٰی یروسلم مین بھی بیالیس مہینے یروسلم پامال کرنا ہے

واضح ہو کہ جو پیشین گوئیان علمار عیسائی نے توریت وغیرہ سے حضرت عیسیٰ کی بابت انتخاب کی ہین اور دراصل انمین کوئی اشارہ بھی حضرت عیسیٰ کی طرف پایا نہین جاتا چہ جاے انکی بصراحت چنانچہ پادری فانڈر صاحب نے اپنی کتاب مفتاح الاسرار چھاپہ اکبرآباد ۱۸۵۵ء طبع ثانی صفحہ ۲۰۰ وغیرہ مین لکھا ہے کہ یسعیاہ ۷ باب ۱۴ مین عمانوئیل نام مسیح کا اور یرمیاہ ۲۳ باب ۶ مین یہہ مضمون کہ اسرائیل مین حکومت کریگا اور امثال ۸ باب ۱۲ و ۱۴ وغیرہ مین حکمت کا لفظ مسیح سے مراد ہے وغیرہ پس ایسی زبردستی کرنے کا رتبہ تو صرف خدا کے فرزندون یعنے عیسائیون ہی کو ہے ہم غریبون کو اتنی جرات نہین ہو سکتی ورنہ اگر ایسی خیالی باتین لکھ سکتے تو توریت اور انجیل مین شاید کوئی لفظ باقی رہجاتا کہ جسے اپنے مقصود کے خلاف چھوڑ سکتے لیکن جو لوگ کہ اس توریت و انجیل کو الہامی جانتے ہین اُنسے ایسی دلیری اور مضمون تراشی کمال تعجب کی بات ہے مثلاً حضرت عیسیٰ کا نام عمانوئیل کب پکارا گیا اور

نبی اسرائیل ہین انہون نے کب ایک گہنٹہ بھی حکومت کی تہی اور حکمت انکا کب
لقب ہوا اور ابتدائے حالت کسی انسان کا نام آفتاب حکمت نہین سنا یہہ بنانا تم
اور اگر یہہ نام بھی ہو تو اسکا ثبوت کیا ہے کہ یہہ حضرت عیسیٰ کے لئے خاص تہا ناظرین
ملاحظہ فرماہین کہ مین نے جسقدر عیسائیون کو بیان توریت اور انجیل سے اسلام کے
حق مین لکھی ہین انمین ایک بہی ایسی زبردستی کی نہین ہے اب اگر کوئی کہے کہ
حضرت عیسیٰ کے حواریون نے یہہ عیسائیون کو بیان عہد عتیق سے انتخاب کرکے نا
مین لکھی ہین بس اس سبب سے کہ حواریون نے یہہ سب لکھا اعتبار کرنے کے
لایق ہے تو مین کہتا ہون کہ اول تو یہی کسیطرح ثابت نہین ہے کہ یہہ انجیلین
حواریون کی تصنیف ہین چنانچہ اسکا مفصل حال اُس کتاب مین دیکہنا چاہئے
جسکا نام نیدجاوید ہے اسکے سوا متی نے ۲ باب ۹ مین ذکریاہ پیغمبر کا نام لکھا
اور ۲۷ باب ۳۲ مین یہہ الفاظ کہ وہ جو نبیون نے کہا تہا پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائیگا
انتہی حالانکہ کسی نبی کا یہہ قول کتب انبیاء سلف مین موجود نہین ہے اور یہہ
۲ باب ۱۷ و ۱۸ مین لکھا ہے تب وہ جو یرمیاہ نبی نے کہا تہا پورا ہوا کہ رامہ مین
ایک آواز سنے مین آئی ہے نالے اور رونے اور بڑے ماتم کی کہ راخیل اپنے
لڑکون پر روتی ہے اور نہ چاہی میرا سر غلط ہے کیونکہ حضرت یرمیاہ نے حضرت یسوع
کی پیدائش کیوقت کی بابت ہرگز یہہ بیان نہین کیا تہا دیکہو یرمیاہ ۳۱ باب ۱۵
حضرت راخیل حضرت یعقوبؑ کی بی بی اور حضرت یوسفؑ کی ماں کا نام ہے پیدائش
۳۵ باب ۲۴) حضرت عیسیٰ سے چہہ سو برس پیشتر بخت نصر نے تمام یہودی قوم کو
اسیر کرکے بابل کیطرف روانہ کیا تو رامہ مین جہان بی بی راخیل کی قبر تہی ان

سب کی پہلی منزل ہوئی تھی اُسوقت یہودیونکی مصیبت اور رنج کے سبب جو پوری طاری تھا ایسی حالت ہوئی گویا راحیل اپنی اولاد کے لئے رو رہی ہے دیکھو رومن تفسیر اسکا فصاحب متی ۲ باب ۱۸ پر ہیں وہان جلاوطنی کے وقت وہ غم تھا اور یہان حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے دو برس بعد جو ہیرودیس کا بیت اللحم بچون کو قتل کرنا لکھا ہے متی ۲ باب ۱۶ انجیل تحفین یرمیاہ ۳۱ باب ۱۵ کو حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی ہوا اگرچہ صداقت تو ایکطرف مشابہت تک نہین ہے کیونکہ وہان اسیری تھی اور یہان قتل وہان لفظ رامہ تھا اور یہان لفظ بیت اللحم اگرچہ یہ دونون مقام قریب قریب ہین مگر نام متعدد ہین جداجدا ہین علاوہ اس کے یہ بچون کا قتل انجیل متی کے سوا اور کسی انجیل مین مذکور ہی نہین ہے اور نہ یوسیفس مورخ اور نہ کسی اور یہودی مورخ نے اسکا ذکر کیا ہے۔ اسیطرح عہدنامہ جدید حضرت عیسیٰ کا کبھی نام نہین ہوا جسکا مصنف انجیل متی نے حضرت یسعیاہ کی طرف سے اپنی انجیل کے ۱ باب ۲۲ و ۲۳ مین بیان کیا ہے جسکی بابت آجتک یہودی لوگ پکار رہے ہین کہ متی ۱ باب ۲۳ مین بحوالہ پیشین گوئی ۷ باب ۱۴ کتاب یسعیاہ جو لکھا ہے کہ کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اسکا نام عمانوئیل رکھین گے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے انتہی اسجگہ گنواری نے بڑی ترجمہ کیا ہے اصل لفظ علمہ کا ترجمہ جوان عورت ہے اور بیتولہ کا ترجمہ کنواری اور توریت کے قدیم ترجمون یعنے ایکولا اور تھیوڈوشن اور سیمکس کے ترجمے مین علمہ کا ترجمہ جوان عورت کیا ہے پھر یہ کہ علمہ کے آگے لفظ ہا ہے کہ یہ عبرانی مین صیغہ اسم فاعل کا ہے کہ جسکے معنے اب حمل موجود ہے اور انجیل مین الفاظ ہا صیغہ

اسم مضارع کا ہے جسکے معنے یہہ کہ حمل ہوگا بڑہایا گیا پس کلام الہی کہین ایسا غلط
ہوسکتا ہے کہ حضرت یسعیاہ نے صیغہ اسم فاعل کا فرمایین اور مصنف متی انجیل
اُسے صیغہ مضارع کا بنالیں اگر کوئی کہے کہ حضرت اسحاق سے نامزد ہونیکے لئے
جو لڑکی تجویز کی گئی تہی اُس کنواری کو بہی عمّہ لکہا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ اس
لوکی کو حضرت اسحاق سے منسوب کرچکے تہے اور ماتہونین کرنے اور ناک مین
نتہہ پہنادی تہی اور یہہ سب اسی لئے ہوا کہ اُسے حضرت اسحاق کی زوجہ سمجہہ چکے
تہے اس سبب اُسے کنواری نہین کہہ سکتے دیکہو پیدایش ۲۴ باب ۱۵ — ۴۸
اور بعض عیسائی علما اور یہودی بہی کہتے ہین کہ اس ۷ باب ۱۴ مین حضرت
یسعیاہ اپنی بی بی کیطرف اشارہ کرتے (یسعیاہ ۸ باب ۳ ۴) اور کہتے ہین کہ وہ
لڑکا جنے گی اور وہ لڑکا ابہی طرح ہوش نہ سنبہالنے پاویگا کہ اخاذ کے دشمن
پامال ہوجائینگے چنانچہ اسکا حال ڈاکٹر پنس نے بہی لکہا ہے اور آیت ۸ مین
اُسکے وقوع کی میعاد ۶۵ برس کے اندر مقرر ہوئی ہے لہذا وہ سب باتین اس
مدت کے اندر ہونی چاہیین نہ یہہ کہ قریب آٹہہ سو برس کے بعد ہون جو کہ حضرت
یسعیاہ سے حضرت عیسیٰ کے زمانہ تک کا تفاوت ہے رومن تفسیر اسکا نصاحب
صفحہ ۲ مین لکہا ہے کہ یہہ نبوت یسعیاہ نبی سے اخاذ بادشاہ کے وقت مین
سات سو چالیس برس مسیح سے پیشتر لکہی گئی دیکہو یسعیاہ ۷ باب ۱۴ — ۱۷ اُمدنو
اور اسرائیل کے بادشاہ ملک یہودیہ پر چڑہائی کرنے والے تہے اخاذ سوریہ
کے اور فقح بن رملیاہ سے عہد چاہنے ہی کو تہا کہ یسعیاہ نبی نے اُس سے کہا کہ خداوند تعالی
سے ایک نشان مانگ جس سے معلوم ہو کہ وہ تجہے بچاویگا لیکن اخاذ نے

نہ مانگا تب یسعیاہ نبی نے اُس سے کہا کہ خداوند آپ تجھے نشان دیگا یعنے ایک کنواری حمل سے ہوگی اور بیٹا جنے گی اُسکا نام عمانوئیل رکھینگے اب اس مقدمے کی صداقت میں غور کیا جاوے کہ پہلے معنے اس نشان کے یہہ ہیں کہ اُسوقت کے یہودی صورا اور اسرائیل کے بادشاہوں سے بچیں گے اور ہر چند پہلے معنے یہہ ضرور ہوئے مگر دوسرے معنے یہہ بھی نکلتے ہیں کہ یہہ نشان یسوع مسیح سے مراد رکھتا ہے جو کنواری سے پیدا ہوا لیکن جو کوئی سمجھے کہ یہہ دوسری مراد اس نبوت سے نہیں نکلتی تو یہہ بھی اُسکی تشریح ہو سکتی ہے کہ جو خدا تعالیٰ نے اُس لڑکے کے حقیں نبی کی معرفت کہا تھا وہ یسوع کے تولد سے سب مطابق ہوا یعنے مطابقت کی رو سے پورا ہوا کہ ایک بات کا بیان ہوا اور دوسری بات اُسکی مانند و قوعمیں آئی انتہی مطلب یہہ کہ جس لڑکے کی نبی نے خبر دی تھی مسیح کا حال بھی اُس سے مطابق تھا یہہ کہ پیشین گوئی مسیح کی بابت بھی چنانچہ صفحہ ۶ کہتا ہے کہ اُسوقت کے یہودی صورا اور اسرائیل کے بادشاہوں سے بچیں گے حالانکہ مسیح سے ۷۲۱ برس پیشتر اسرائیل کی سلطنت ہی باقی نہ تھی یعنے اس پیشین گوئی کے ۲۰ برس بعد وہ سب اسیر ہو گئے تھے پس اس پیشین گوئی کا پورا ہونا اسرائیلی سلطنت کے قیام تک ضرور تھا پھر صفحہ ۷ کہتا ہے کہ ہر چند اسکے معنے یہہ ضرور ہونگے مگر دوسرے معنے یہہ بھی نکلتے ہیں الخ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت یسعیاہ نبی نے بھی حق میں یہہ نہیں فرمایا تھا مگر حضرت عیسیٰ کا حال بھی اس پیشین گوئی کے مضمون سے مطابق ہو گیا پر جو علماء نصاریٰ قطع نظر ان سب باتوں کے یسعیاہ کے باب ۸ سے ظاہر ہے کہ انہیں دو نبیوں وہ لڑکا پیدا ہوا جسکا نام مہیر شالال حاش باز کہا گیا تھا

اور حانوئیل کا حال بیان کرچکا ہون کہ کبھی حضرت عیسیٰ کا یہہ نام نہین پکارا گیا
اور اسیطرح متی ۲ باب ۱۵ مین جو لکھا ہے کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا پورا
ہو کہ مین نے اپنے بیٹے کو مصر سے بولایا انتہی یہہ بات ہوسیع ۱۱ باب ۱ مین مخبر نبی اسرائیل
کے اُن احوال کے حالمین ہے جو کہ حضرت موسیٰ کے ساتھہ مصر سے نکلے اور یہہ ہوسیع
۱۱ باب ۲ مین اُن بُرائے ہوؤنکی بُت پرستی مذکور ہے پس اگر حضرت عیسیٰ کے حالمین
یہہ مضمون سمجھا جاوے تو حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ کب بُت پرست ہوگئے تھے چنانچہ
اس کتاب کی محراب ۲ رکن ۳ کے آخر مین اسکا بیان ہوچکا ہے اور اسیطرح
متی ۲ باب ۵ و ۶ مین لکھا ہے قول نبی کی معرفت یون لکھا ہے اے یہودیہ کے
بیت اللحم تو یہوداہ کے سردارونمین ہرگز کمتر نہین ہے کیونکہ تجھہ مین سے ایک
سردار نکلے گا جو میری قوم اسرائیل کی رعایت کریگا انتہی یہہ بات حضرت داؤد کے
حق مین بھی کیونکہ اسی بیت اللحم مین حضرت داؤد پیدا ہوے تھے اور چونکہ انا جیل
کے بموجب حضرت عیسیٰ بھی اُسی بیت اللحم مین پیدا ہوے پس اُس قول کو جو کہ
بیت اللحم کی صفت مین ہے حضرت عیسیٰ کی بابت پیشین گوئی بنالینا (دیکھو تفسیر
رومن مصنف پادری اسکاٹ صاحب متی ۲ باب ۶ پر) اور یہہ بھی نہ خیال کیا کہ سردار
کا لفظ حضرت داؤد بادشاہ سے نسبت رکھتا ہے یا حضرت عیسیٰ سے جو کمال مظلومی
اور مسکینی کی حالت مین تھے غرض اسیطرح اور پیشین گوئیون کا حال ہو کہ حضرت
عیسیٰ کی الوہیت اور مصلوبیت کی بابت اہل کلیسیا نے لکھی ہین سمجھہ لینا چاہیے
واضح ہو کہ بیت اللحم دو تھے ایک تو صوبہ یہودیہ مین اور دوسرا صوبہ زبلون مین
اور یہودیہ کا بیت اللحم یروشلم کوس کے فاصلہ پر بیت المقدس سے دکھن طرف اس مڑک

پر جو بیت المقدس سے جنوب کو جانب واقع ہے اسی شہر مین حضرت داؤد نبی
بادشاہ پیدا اور جوان بھی ہوے اور جبکہ حضرت عیسیٰ اسی شہر مین پیدا ہوے تو
وہ پیشین گوئی جو حضرت داؤد کی بابت ہے حضرت عیسیٰ کے حق مین ٹھہرائی
گئی (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۵۴) چونکہ عہد عتیق کے مولفین مین
اکثر مفقود الخبر اور نامعلوم الاسم ہین پس ممکن ہے کہ جس کتاب مین سے متی
۲ باب ۵ و ۶ مین یہہ پیشین گوئی لکھی گئی زمانہ تصنیف کی اٹکل مین بھی سہواً قطعاً اجتہاً
ہوا پیشین گوئی بنا لینے کے لئے الفاظ کے گھٹنے بڑھنے اور ترجمہ مین کچھہ اول بدل
اور حال کی جگہہ استقبال رکھا گیا جیسا کہ اس کتاب کے دیباچہ سے اور
اکثر جگہون توریت مین مترجمین عیسائی کی یہہ عادت ظاہر ہے (دیکھو ۵ زبور ۲
ترجمہ شیرعہ لندن مسنہ ۱۶۶۰ع اور تفسیر زبور چھاپہ مرزا پور مسنہ ۱۸۶۱ع کو اور متی ۲۷ باب
۳۵ کے ساتھہ ۲۲ زبور ۸ کو) الحاصل جبکہ اناجیل مین جو پیشین گوئیان مندرج
ہوئین انکا یہہ حال ہے تو ان پیشین گوئیون کا کیا ٹھکانا رہا جنہین اور عیسائیون نے
حضرت مسیح کی بابت توریت وغیرہ سے انتخاب کیا ہے

رکن سیوم

یروسلم جدید کے بیان مین

مسنہ ۶۳۷ عیسوی مین یروسلم مسلمانون کے ہاتھہ مین آیا اور عمر خلیفہ نے وہان مسجد
بنوائی اسوقت سے آجتک وہ اکثر انکے قبضہ مین رہا اگرچہ لڑائیون مین جو کروسیڈ کہلاتی ہین
۸۸ برس تک عیسائی وہان حکومت کرتے تھے اب یروسلم کا گھیرا ۱۲ میل کا ہے یہہ شہر کئی

دونون ۲ میل کا تہا اُسکے بیان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ شہر تین دیوارون سے گھرا ہوا تہا اور ایک مین مثلثہ دوسرے مین چالیس اور تیسرے مین چھیاسٹھ برج بنے ہوئے تہے مسلمان جو شہر کے مالک ہین عمرؓ کی مسجد کو ایسا پاک جانتے کہ دوسرے مذہب کے لوگون کو نہ ہونے اُسکے احاطہ مین جانے دیتے انتہی (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۳۴)

اکثر سیاح یروسلم جدید کا گیرا (یعنے اُس شہر پناہ کے اندر جو ۱۵۳۴ع مین سلیمان بن سلیم شاہ سلطان روم نے بنوائی) اڑہائی میل کا ٹہراتے ہین اور اگر زیادہ بھی ہو تو تین میل سے زیادہ نہوگا مقام مذکور پر نگاہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر جدید قدیم شہر کی جگہ پر تعمیر ہوا ہے اور یہ سبب اسکے کہ یہہ شہر ابتدا سے (یعنے قدیم شہر سے) چھوٹا ہے چند اطراف مین اسکے بہت زمین ہے جو سابق مین شہر کے اندر تہی اب باہر پڑگئی ہے چنانچہ آدہا کوہ صیحون اُسکے چاردیواری کے باہر ہے جو آگے بہتیرا تہا شہر جدید کی چاردیواری اونچی مضبوط اور کنگرے تہرون سے ٹہوس بنی ہے اور برابر جابجا اُسکے برجہ ہین رستے اور ترکش بنے ہین اس شہر کے سات پہاٹک ہین دو اور ترخ ایک پچھم ایک پورب ایک حرم شریف کہلاتا ہے اور دو دکہن رُخ ہین شہر کے بہتیرا تین حصہ اُتر مین ہے ہین ایک جسے باب الدمشق کہتے ہین جو اور تر دکہن رُخ جاتی ہے دوسرے سوق الکبیر جو پورب پچھم جاتی ہے تیسرے غخارون کی سڑک مشہور ہے اور یہہ وہ راہ ہے جس سے عیسیٰ مسیح کو صلیب دینے کے واسطے لے گئے تہے اسکے سوا سات سڑکین اور ہین جو اُنکی بہ نسبت چھوٹی ہین اور نام اُن سڑکون کے یہہ ہین کوچہ مسلمین کوچہ نصاریٰ کوچہ ارمنی کوچہ یہود کوچہ انطاہرہ کوچہ حضر

کوچہ باب حوت معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے باکل باشندے بیس یا تیس ہزار آدمی
سے زیادہ نہونگے ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب کے حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر
پانچہزار عیسائی اور دس ہزار یہودی ہین بکنگم صاحب یون فرماتا ہے کہ میری سمجھ
مین مسلمان سب سے زیادہ ہون گے اور بہ نسبت یہودیون کے یون کہتا ہے
کہ ذکریاہ جو آقا شرایف کا صراف ہے یون کہتا ہے کہ یروسلم مین فقط ایکہزار یہودی
مرد اور تین ہزار عورتین ہین اور اُسکا سبب یہہ ہے کہ کوئی یہودی یہان
آکر نہین بستے مگر وہ جو تکلیف کا متحمل ہو یا ایسے دولتمند جو قرض دے دیکر یہودیون
سے گزران کرتے ہین کیونکہ تجارت کا یہان نام ہی نہین ہے جس سے کوئی گزران
کرسکے عیسائین چونکہ یہہ جانتی ہین کہ ہماری پرورش ضرور یروسلم ہی مین ہوگی
اس باعث سے عورتون کی بڑی کثرت ہے مسلمان اکثر حرم شریف کے گرد و
نواح مین رہتے ہین اور عیسائی اپنی خانقاہون اور گرجون کے آس پاس
اور یہودی کوہ صیحون کے دامن مین اور اُسکے آس پاس کے نشیب مین
قصائیون کے محلے کے نزدیک رہتے ہین یہہ تینون قومین (یعنے یہود و نصارا
و مسلمان) یروسلم کو مقدس سمجھتے ہین خصوصاً یہودی اس خیال سے کہتے
ہین کہ جو یروسلم مین وفات پاکر یہوشفات کی وادی مین مدفون ہوتا ہے
وہ خوش قسمت ہے پس یہی سمجھکر ان تینون قومون نے شہر مذکور مین
اپنے اپنے واسطے معبد تعمیر کروائے اور اسی سبب سے یروسلم کا حج کرنا حسنات دینی
سے مقرر کیا گیا ہے

نقشہ کوہ موریہ و مسجد اقصے

عمارت جو اہل اسلام سب سے متبرک جانتے ہین وہ مسجد ہے جو خلیفہ عمرؓ نے تعمیر کی
وہ الصخرہ نام پر معروف ہے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت عمرؓ نے یروسلم کا محاصرہ کرکے
اسے لیا تہا اُسوقت عیسائیون کے بطریک یعنے امام سے عرض کی کہ مسجد کیواسطے
کون سی جگہہ بہتر ہوگی بطریک موصوف نے سلیمان کی ہیکل کی اوجاڑ جگہہ کو
دیکہایا اور کہا کہ یہہ سب سے بہتر جگہہ ہے اسیطرح مسجد مذکور تعمیر ہوئی مسجد کا
احاطہ حرم شریف کے نام سے نامزد ہے اُسمین کوئی عیسائی ہرگز نہین جانے پاتا
اور اگر دغا سے داخل ہوا اور کہلجاے تو ضرور اُسے قتل کرین جسوقت صلیبی لڑائی کی
فوج نے یروسلم کو اپنے قبضہ مین کیا تہا اُسوقت اُنہون نے اُس مسجد کا گرجا
بنوایا تب سے اس زمانہ تک کوئی عیسائی اُسمین داخل نہوا مگر ایک
شخص یعنے ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب جنے اپنی طبابت کے وسیلے اہل اسلام کے
امام سے ایسی موافقت پیدا کی تہی کہ اُنکو تین ۳ بار مسجد کے اندر لیگیا پس ڈاکٹر
صاحب موصوف کے حسب بیان اُس مسجد کا حال لکہتے ہین
صاحب موصوف فرماتا ہے کہ حرم شریف لمبائی مین ایکہزار چار سو ننانوے ۱۴۹۹
فٹ ہے یعنے الاقصیٰ نامی مسجد کی نماز کی محراب سے باب الاسلام تک اور
عرض مین نو سو پچانوے ۹۹۵ فٹ ہے اوس احاطہ مین نارنگی زیتون اور سرو کے
کئی ایک درخت لگے ہین مگر اسقدر نہین کہ جنگل ہوجاے اُسی احاطہ کے درمیان
ایک پختہ سنگ مرمر کی کرسی جو چار سو پچاس ۴۵۰ فٹ مربع مین ہے دہری ہے
کہ احاطہ کی سطح سے بارہ چودہ فٹ اونچی ہے اُسپر چڑہنے کے واسطے چار دروازے
اچہی اور کشادہ سیڑہی بنی ہے چنانچہ پچہم رُخ تین ۳ اور اوتر کیجانب دو اور پورب

کیطرف ایک اور دکھن سمت دو اور ہر ایک سیڑھی کے اوپر اچھی اچھی اور اونچی محراب بنی ہے جو نہایت خوشنما نظر آتی ہے اسکی بالکل کرسی سفید اور آسمانی رنگ کے سنگ مرمر کی بنی ہین اسکے پتھر بعضے بہت بڑے ہین جنپر طرح طرح کی صورتین تراشی گئی ہین اُنسے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہہ کسی قدیم عمارت کے تھے اُس کرسی کے کنارہ پر بہت سے حجرے بنے ہین جن مین درویش و ملا و موذن اور سب سامان مرمّت کے موجود رہتے ہین لیکن سب سے حسین وہ مسجد ہے جو کرسی کے بیچ بیچ ہے اور بنام الصخرہ مشہور ہے اسلئے کہ وہ مسجد کے اندر ایک پتھر ہے جسے کہتے ہین کہ جب نبوت پہلے پہل ہوئی اُسوقت یہہ پتھر آسمان سے گرا اور اسی جگہہ پر پڑا ہے کہتے ہین کہ سب اگلے نبی جب نبوت کرتے تھے اُسی پر بیٹھتے تھے جب تک نبوت کی نعمت رہی یہہ پتھر رہا پر جب وہ موقوف ہوگئی تو پتھر بھی اوڑ جانے کو تھا مگر جبرئیل نے تھہرے ہے تھام رکھا جب تک محمد صلعم نہ آیا اور اُسنے اس ہی جگہہ پر اسکو ہمیشہ کے واسطے قایم کیا یہہ مسجد ہشت پہل ہے اور ایک پہل ساٹھہ فٹ کا ہے اسمین چار باب ہین باب الغربی باب الشرقی باب القبلہ باب الجنت ایک دروازہ پر ایک اوسارا ہے (یعنے برآمدہ) پہلا درجہ اسکا سنگ مرمر سے بنا لیکن جو پتھر اُسمین لگے ہوے پائجاتے ہین وہ ایسے قدیم ہین کہ گمان ہوتا ہے کہ وہ ہیکل کے سنگ ہونگے (غالباً یہی مقام کمرہ قدس الاقداس کا تھا) سب دیوارین دولدار بنی ہین ایک دیوار کے پتھر مربع دوسرے کی ہشت پہل اسیطرح تمام دیوار و یمن ہین اسکے سنگ مرمر کا رنگ سفید

مگر انہون نے اسمین جگہ جگہ ملاہٹ پیوستہ کی ہے تاکہ خوبصورت معلوم ہو اس درجے
مین کوئی کھڑکی نہین ہے مگر اوپر کے درجے مین ہر ایک پہل مین ساٹھ ساٹھ
اونچی کھڑکیان ہین اور سنگ مرمر کے عوض مین تمام دیوار رنگین خشت
پختہ سے ملبس ہے جسپر چارونطرف قرآن کی آیتین خط جلی لکھی ہین یہہ سب
عمارت ایسی خوب معلوم ہوتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہین
کہ اس عمارت کے دیکھنے سے مجھے ایسی خوشی ہوئی جو دوسری عمارت سے
ہرگز نہین ہوئی مسجد مذکور مین اُن عیسائیون کے حجر صخرہ کے سوا چند اور
تحفہ جات (یعنے تبرکات) ہین جنکو اہل اسلام متبرک جانتے ہین چنانچہ
ایک بڑا پتھر ہے جسے کہتے ہین کہ محمد صلعم کی سپر تھا سنگ مذکور بیچمین ٹوٹا ہے
اور ایک صندوق ہے جسمین ایک سوراخ ہاتھہ جانیکے لایق ہے اُسکے اندر
قدم رسول (مقبول) ہے پھر سنگ سبز ہے جو قریب چودہ تسو ہے جسمین
اٹھارہ سوراخ کیل کے لایق بنے ہین اسکی یہہ خاصیت ہے کہ ایک زمانہ
کے ختم ہونیکے بعد ایک کیل اسمین سے غایب ہوجاتی ہے چنانچہ اسمین سے
سات ہے چودہ غایب ہوگئی ہین اور سات ہے تین باقی ہین کہتے ہین کہ جب
یہہ تین غایب ہوجائینگی تب اس جہان کا خاتمہ ہوگا اس کے علاوہ یہہ
بھی کہتے کہ اس مقام پر سلیمان ابن داؤد کا مدفن ہے معلوم ہو کہ
مسجد مذکور کا گنبد نوے فٹ بلند ہے اور اُس کا قطر چالیس
فٹ چہت اسکی شیشے کے پتون سے بنی ہے جسپر سے تمام یروسلم دیکھائی پڑتا ہے

نقشہ یروسلم جدید یعنے مسجد الصخرہ

پادری راگرصاحب کا یہہ بیان ہے کہ اہل اسلام عیسائیون کو مسجد مین جانے نہین دیتے اسکا یہہ سبب ہے کہ وے سمجھتے ہین کہ جو دعائین اور منتین یروسلم والے الحرم مین مانگین گے خدا تعالیٰ ضرور اُسکو سُنے گا اگر وے یہہ دعا مانگین کہ اہل اسلام یروسلم سے خارج اور عیسائی بحال ہون تو خدا تعالیٰ ضرور اُسکو بھی سنے گا انتہی

از الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲۱ - ۲۲ چاپہ مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع

لیکن پادری راگرصاحب نے یسعیاہ نبی کی اس پیشین گوئی کو شاید نہین پڑہا ہے کہ جاگ جاگ اے صیحون اپنی عزت پہن لے اے یروسلم شہر مقدس اپنا لباس درخشان اوڑہ لے کیونکہ آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجھ مین کبھی داخل نہوگا (یسعیاہ ۵۲ باب ۱) اور نہ صرف یہی بلکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مزار پر بھی کوئی عیسائی جانے نہین پاتا چنانچہ جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب چاپہ سکندرہ آگرہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۱۹ مین لکھا ہے کہ مکفیلا یا مقبلا کا غار جو مری کے میدانمین حبرون کی جنوب طرف ہے جسے ابرہام نے قبرستان بنانے کیلئے خریدا تہا آجکل وہان ایک مسجد ہے جسمین یہودیون اور عیسائیون کو داخل ہونے کی پروانگی نہین ہے انتہی پس اگرچہ یہودی قوم تو مختون ہے مگر مقبول نہین یعنے مسلمانونکی طرح اُنکا مختون ہونا معتبر خدا کے حضور مین نہین ہے اس غار یا کہیت مین جو کہ یروسلم سے بیت ایل کے فاصلے پر ہے حضرت بی بی سارہ اور حضرت ابراہیم اور حضرت بی بی رفقہ اور حضرت یعقوب علیہم السلام کے مزار ہین

از جغرافیہ پاک کتاب مطبوعہ ۱۸۶۵ع صفحہ ۶۶

نقشہ شہر حبرون

یہان ایک عجیب اشارہ سمجھ جانیکے لایق ہے کہ خدا نے یہود و نصارا کو اپنے لوگون کی جماعت سے خارج کیا اور یہہ بات حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام وغیرہ کے مزارات پر جانے پانے سے ظاہر ہے اور خدا نے یہود و نصاری کو اپنے گھر سے خارج کیا کہ بیت المقدس کے اندر انکا گزر نہو نے سے ظاہر ہے چنانچہ قال اللہ تعالیٰ اولیاک ما کان لھم ان یدخلوھا الا خائفین لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم یعنے ایسون کو نہین پہونچتا کہ داخل ہون وہان مگر ڈرتے ہوے انکو دنیا مین ذلت ہے اور آخرت مین بڑی مار ہے (دیکھو سورہ بقرہ ع ۱۴) مفسرین قران نے بالاتفاق لکہا ہے کہ یہہ آیت بیت المقدس کی بابت ہے اور اس پیشین گوئی کے پورا ہونیکا زمانہ خلافت حضرت عمرؓ کا زمانہ ہے اور خدا نے یہود و نصارا کو اپنے شہر سے خارج کیا کہ یہہ باب مکہ معظمہ مین انکا گزر نہونے سے ظاہر ہے چنانچہ قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا سورہ توبہ رکوع ۴) یعنے اے ایمان والو مشرک جو ہین پلید ہین نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس برس کے بعد انتہی نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس سے مراد شہر مین بہی نہ آوین اور خدا نے یہود و نصاری کو اپنے ملک سے خارج کیا کہ تمام ملک عرب مین کسی یہودی عیسائی کا وجود تک نہین ہے اور قریب تیرہ سو برس گزرے کہ وہ ملک وجود یہود و نصاری سے خالی ہے چنانچہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لاخرجن الیھود والنصاری من جزیرۃ العرب حتی لا ادع فیھا الا مسلما یعنے مین ضرور نکالدونگا یہود و نصارا کو عرب کے ٹاپو سے

یہانتک کہ سوا سلطان کے اُسمین کسی کو نچھوڑ دنگا (از مشارق الانوار باب اعمالش
حدیث مسلم ۱۹۸۲ سطبوعہ مطبع نولکشور ۱۲۸۳ھ) اسجگہہ ملک عرب کو جو مین نے خدا کا ملک
کہا اسکی وجہ یہہ ہے کہ تمام دنیا مین یہی ایک ملک ہے جو کسی بادشاہ کے ماتحت
حکم نہین ہوا یعنے ہمیشہ خدا ہی اُسکا بادشاہ رہا چنانچہ کشف الاسرار فی قصص انبیا
بنی اسرائیل مطبوعہ دار السلطنت لکھنؤ برخ مستطاب صفحہ ۱۴۳ و ۱۴۴ باب ۱۲ مین یہ لکھا
ہے صاحب فرماتے ہین کہ اعراب از سایر طوایف و قبایل بنی آدم سلاح پوش
و جنگ جو ترند پس عمل ایشان غارت کردن ہست و بحقیقت عادت عہد بستن بدولتہاے
دیگر ندارند ہر چند بسیار و قتہا از بعضے دولتہاے قرب خود شان خرج در عیوض
غارت گرفتہ اند۔ ولیکن عرب در ہمان اخلاق خود باقی ماندند۔ پس اولاد
اسمعیل ہمیشہ ازو قات ہمان اخلاق را داشتند کہ در قول مقدس نسبت
بایشان پیش فرمودہ بود و در ہر انقلاب حالات ایشان بے تغیر ماندہ انتہی
یعنے اہل عرب بنی آدم کے تمام گروہون اور قبیلون سے زیادہ ہتیار بند اور لڑائی
کرنیوالے ہین انکا پیشہ لوٹ مار ہے اور عادت عہد و پیمان کی اور سلطنتون سے
نہین رکھتے ہین ہر چند اکثر اوقات اپنے قرب و جوار کے بادشاہون سے لوٹ
کے عیوض مین خرچ انہون نے لیا ہے۔ لیکن عرب لوگ اپنی اُسی قدیم عادت
پر رہتے ہین۔ پس اولاد اسمعیل کی ہمیشہ وہی عادات ہین جو قول مقدس
(یعنے توریت) مین انکی نسبت فرمائے گئے اور ہر انقلاب مین انکے حالات بے تغیر
رہا کئے فقط پس اس ہزارون برس کے استقلال کی جو حضرت ابراہیمؑ کے
وقت سے عربون کو حاصل ہے اور کوئی وجہ نہین سوا اسکے کہ انکا کوئی

بادشاہ نہین جسکے زوال کا خطرہ ہو ملکہ خدا ہی اُنمین سلطنت کرتا ہے اور وہ ملک
گویا خدا کا خاص قلمرو ہے۔
پس جزیرہ عرب سے اگر رسول اللہ صلعم نے یہود و نصارا کو خارج کیا مگر حضرت عمرؓ
کی خلافت مین اسکی بھی تکمیل ہوئی کہ خیبر وغیرہ سے یہہ لوگ نکالدئے گئے
بخاری اور مسلم مین ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان عمر بن الخطاب اجلی الیہود
والنصاریٰ من ارض الحجاز یعنے حضرت عمر بن خطابؓ نے جلاوطن کردیا یہود
و نصارا کو زمین حجاز سے انتہیٰ اور تب سے اب تک قریب تیرہ سو برس کے
گزرے کہ سوا مسلمانون کے اُس ملک مین کوئی یہودی یا نصرانی علانیہ
نہین پاتا اور وہان رہنے کا تو کیا ذکر ہے یہہ پیشین گوئیان حضرت نبی اسلام
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیا ہی پوری ہوئین کہ تمام عالم اسکی صداقت
گواہی دیسکتا ہے پس خدا کے مقدسون کی جماعت اور خدا کے گھر اور خدا کے شہر
خدا کے ملک سے ان سب کا خارج ہونا جبکہ ثابت ہوچکا تو بہشت سے انکے
خارج ہونے مین اب کون شک اور تامل کرسکتا ہے اولئک لا خلاق
لھم فی الاخرۃ ولا یکلمھم اللہ ولا ینظر الیھم یوم القیامۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم
(سورہ آل عمران ع۷) پھر لکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲ مین لکھتا ہے یہود یون نے جو
مین رہتے ہین دو عبادتگاہین بنائی ہین لیکن دونون چھوٹی اور بدنظم
معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم نے اہل اسلام کے سبب سے بہت تکلیف اٹھایا
ہے کہ اُنمین کئی ایک دولتمند تو ہین لیکن شان و شوکت سے گزران نہین
کرتے اب تک وہی مثل اونپر بحال ہوئی کہ وہ جو اپنے دروازے کو زیادہ

بلند کرتا چکن کو فرہبوڈ ہتا ہے اور یہی سبب ہے کہ سب سے بڑے دولتمند
یہودیون کے گھر دنکو جاکر دیکھو تو باہر سب ٹوٹے پھوٹے نظر آتے ہین اور اندر
اچھے اور کشادہ مکان ہین جنمین فرش و فروش بچھے اور اطمینانہ چین و
آرام سے رہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ انکی عبادتگاہونمین عورتونکے واسطے
الگ الگ جگہہ مقرر ہے جنمین کوئی جاوے تو فقط دیکھنے کیواسطے جاسکتا ہے
پر عبادت مین ہرگز شریک نہین ہوسکتا ہے کہتے ہین کہ ہر عورت شادی کے
بعد اور سال بسال ایک مرتبہ جاتی ہے (پھر تعجب ہے کہ عیسائیون نے
عورتون کو ساتھہ لیکر گرجے مین جانا کہان سے سیکھا)

اوپر عبادتگاہون کا مذکور ہوا اب اس بیان کو تمام کرنے سے پیشتر
کچھہ مفصل حال خانقاہونکا لکھتے ہین اونمین سے دو خانقاہین مشہور
ہین ایک تو لاطینی اور دوسری ارمنی لاطینی خانقاہ شہر سے اور تھوڑا پچھم اور
یونانی دکھن پچھم کی سمت ہے دونونمین حاجیونکی سمائی ہوسکتی ہے
چنانچہ ارمنی خانقاہ مین ایک ہزار شخص ٹک سکتے ہین ارمنیونکا ایک گرجا
بہت بلند اور کشادہ بنا ہے اور اسمین اسباب عبادت اسقدر اور ایسے
قیمتی ہین کہ تمام دنیا مین دستیاب نہوسکینگے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر وقت
یونانی اور لاطینی اسمین برابری کیا کرتے تھے اور کبھو کبھو ایسا بھی ہوتا
کہ شریعت و انجیل کو چھوڑ لاٹھی لے خوب مار پیٹ کرتے تھے اور سچی دینداری
کی بیحرمتی صاف ہوتی تھی (یروسلم کے جنوب کیطرف سلوام کا حوض ہے
جسکی گہرائی چوبیس فٹ ہے)

یروسلم مین ایک نیا ماجرا ہوا کہ ملکہ انگلستان اور شاہ پروشیا نے باہم عہد و
پیمان کرکے ایک گرجا تعمیر کرنیکا ارادہ کیا جسمین خدا کی عبادت انگلستانی
کلیسیا کے طور پر ہو سو آشکارا ہوتا ہے کہ گرجا مذکور کے لئے زمین لی اور اُسکی
نیو بھی ڈالی گئی پر ابتک تعمیر نہین ہو سکا اسلئے کہ ارمنی یونانی و لاطینی
عیسائی اس تدبیر سے ناخوش اور نامقدور اسکے باطل کرنیمین مستعد و
سرگرم ہین اور اب نہین معلوم کہ کب اُسکا نیک انجام ہوگا انتہی
پہر الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۳۳ مین لکھا ہے جو وادی کہ یروسلم
کی پورب طرف ہے اور یہوشفات کے نام سے مشہور ہے اُسکا طول دو یا
ڈیڑھ میل کا ہوگا اُسکے کنارہ پر گتسمنی کا باغ ہے اور شہزادہ ابی سلوم کا
ستون اور کئی ایک مقبرے بعضے بلند اور عالیشان اور بعضے ٹوٹے پھوٹے
ویران پڑے ہین یوئیل نبی کی کتاب ۳ باب ۲ مین ایسا لکھا ہے کہ میں سب قوموں کو
جمع کرونگا
مین ساری قومونکو اکٹھا کرونگا اور اُنہین یہوشفات کی وادی مین لیجاؤنگا
پہر ۱۲ آیت مین یہہ لکھا ہے کہ غیر قومین بیدار ہوکر یہوشفات کی وادی مین
چلین کیونکہ چارون طرف کی غیر قومون کے انصاف کرنیکو مین وہان بیٹھونگا
انتہی ان آیتون سے یہودیون نے یہہ سمجھا کہ قیامت کے دن اللہ تعالی
بنی آدم کی عدالت یہوشفات کی وادی مین کریگا اور اس زمانہ کے بعضے
عیسائی بھی جو اس خیال کی سرگرمی سے پیرو ہین کہ قوم یہود پھر اپنے ملک
کو پہنچی ہوگی اور مسیح سرفرازی کی حالت مین یروسلم مین تخت نشین ہوکر
ساری غیر قومونکی عدالت یہوشفات کی وادی مین کریگا اور اہل اسلام

یہی جو قدیس کی نواحی مین رہتے ہو جبکہ اس خیال کا قران و حدیث مین
کہین نام و نشان نہین پایا جاتا پر برابر کہتے آئے کہ اس عدالت مین محمد صلعم
بھی مسیح کا شریک ہوکر ایک خاص مسند پر بیٹھے گا لیکن شاید ازروے تجویز
کسی کا خیال اس مقدمہ مین صحیح و درست نہ ٹہریگا کیونکہ اصلی لفظ یہوشفات
کے معنے یہہ ہین کہ یہوواہ کی عدالت اسپر اکثر عالمونکا یہہ خیال ہے کہ اسکا
کرنا واجب تہا اور یہہ بھی کہتے ہین کہ اس وادی نے کیونکر یہوشفات نام پایا
کوئی نہین کہہ سکتا بلکہ گمان غالب ہے کہ نبی کی عبادت کے سبب سے یہودی
کے عالمون نے اس وادی کا یہہ نام رکہا ہوگا انتہی

واضح ہو کہ اس بیان مین جو لکہا ہے کہ اس زمانہ کے بعضے عیسائی بھی جو اس
خیال کی سرگرمی کے پیرو ہین کہ قوم یہود پہر اپنے ملک مین اکٹہی ہوگی
لیکن شاید ازروے تجویز کسی کا خیال اس مقدمہ مین صحیح و درست نہ ٹہریگا
انتہی اس سے بھی وہ قول مفسر انگریزی اسکا صاحب کا جو پیشین گوئی
مندرجہ لوقا ۲۱ باب ۲۴ کی صداقت کی بابت لکہا ہے کہ یہودی اس پاک
شہر پر قابض ہونگے انتہی یعنے یروسلم مین یہودی حکومت قیامت سے
پیشتر ہو جائیگی جسکا ذکر اس کتاب کی محراب ۲ رکن ۵ مین لکہہ چکا ہون
غلط ہوگیا اور نہ صرف یہی بلکہ اس پیشین گوئی کا صریح بطلان ظاہر ہوگیا

بیان گیہنوم یعنے جہنم یہہ عبرانی لفظ ہے یعنے گیہنوم اور اسکے معنے ہنوم
کی وادی یا درہ ہے ہنوم نامی کی یہہ وادی یروسلم کے پاس دکہن طرف
تہی یوسیاہ بادشاہ کے وقت سے پیشتر یہودی یہان مالک بت کی پوجا

کرتے تھے ۲ سلاطین ۱۶ باب ۳ اور ۲ تواریخ ۲۸ باب ۳

(حضرت نوحؑ)

کو خدا نے فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ اپنے فرزندونمین سے کسی کو مالک کی نذر آگ مین مت گزرانو (احبار ۱۸ باب ۲۱ اور ۲۰ باب ۲) یہہ بت پیتل کا بنا تھا اُسکا چہرہ بیل کا سا تھا اور اُسکے ہاتھہ پھیلے ہوے گویا اپنے عابدون کو گود مین لینے چاہتا ہے یہہ بت پرست یہودی اس بت کو آگ سے نہایت گرم کرکے اپنے لڑکون کو اُسکی گود مین ڈالتے اور اُسکے چلانے آواز دہانیکے واسطے اُسوقت ڈہولکون کو بجاتے تھے یہہ ڈہولکین توفت کہلاتی تہین اور اسواسطے اسجگہہ کا نام (وادی توفت یا صرف) توفت بھی تہا یرمیاہ ۷ باب ۳۱ و ۳۲ بابل کی اسیری سے لوٹنے کے بعد اگلی بت پرستی سے ڈر کر یہودی اس مقام سے بہت نفرت رکھتے تھے اور یونیا بادشاہ کے طور پر (یعنے تجویز سے) (۲ سلاطین ۲۳ باب ۱۰) اُنہون نے اُسکو بہت خراب کیا چنانچہ شہر کا تمام خلط وہان پھینکا جاتا اور اس خلیط کو جلانیکے واسطے وہان راتدن آگ جلتی رہتی اسواسطے وہ بہت ڈرونی اور گھنونی جگہہ اور دوزخ سے کچھہ مشابہت رکھتی تہی یون رفتہ رفتہ محاورہ مین اُسکا نام دوزخ کا نام ہوگیا جسطرح کہ فردوس بہشت کا نام ہے قدیم زمانہ مین دراصل زمین پر ایک بہت آباد باغ کا نام تہا انتہی از اردو دائرہ تفسیر اسکا ۱۰ صاحب جلد اول طبع اول الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۹۴ و ۵۱۰

دینی و دنیوی تواریخ صفحہ ۱۶۱ مین ہے کہ فلسطی داجون کی پرستش کرتے تھے

جو بھیلی کا جسم اور انسان کے ہاتھ پانو رکھتا تھا اور موابی مالک کی پرستش کرتے تھے اور اُسکے آگے اپنے بال بچون کو گزرانتے تھے اور اغلب کہ مالک سے زحل مراد تھی انتہی

نیز المشہور میسرین یعقوب نے جو کہ یہودیونکا ایک ربی ہے مجھسے کہا کہ یروسلم کی زمین کا خواص مثل ہرن کے ہے اور اُسکے لئے ایک عبرانی مثل بھی عبرانی زبانمین جو کہ یہودیونمین خاص یروسلم کی بابت ہر ایک کی زبانپر ہے بیان کی یعنے یہہ کہ جسطرح ہرن حسقدر فربہ ہوتا اُسکے بدن کا چمڑا اُسپر اتنا ہی اور جب اُسے ذبح کرکے اُسکا گوشت باہر نکال لین تو اُسکا چمڑا اسقدر سمٹ جاتا ہے کہ پھر اگر اُس گوشت کو اُسکے چمڑے کے اندر بھرن تو نہین سما سکتا اسیطرح یروسلم مین جب بہت آبادی تھی اور لاکھون آدمی اُسمین بستے تھے یہانتک کہ دس لاکھہ صرف اُسکے مدرسونمین تعلیم پاتے تھے تب بھی وہ زمین بسنے والون کے لئے فراخ تھی اور اب جو اُس مین تھوڑے آدمی یعنے تیس ہزار رہگئے ہین تو بھی وہ زمین معمور اور اسقدر آبادی کے لایق معلوم ہوتی ہے اور یہہ عجایب قدرت الہی سے ہے اسی سبب سے زمین یروسلم کا نام ارض حیی زبور وغیرہ مین ہے جسکے معنے زمین ہرن اس سے ظاہر ہے کہ نہ اُسکی شہر پناہ کا دروازہ اگلی شہر پناہ سے کم ہوا ہے اور نہ وہ شہر بہ نسبت سابق کے چھوٹا ہوگیا ہے بلکہ ظاہر مین لوگونکی نظر مین ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور وہان قدرت الہی کا ہاتھ کچھ اور ہے

پھر یہہ کہ یروسلم کی عظمت کثرت آبادی پر منحصر نہین ہے بلکہ تو آجکل بیکن

دار السلطنت چین مین پندرہ لاکھ بلکہ بیس لاکھ لوگون کی جاگرفی اندرس مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۱ اسنوپل جاگرفی مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۰) آدمیون کی آبادی ہے اور لندن دار السلطنت انگلستان مین اٹھائیس لاکھ (ایضاً مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء صفحہ ۳۴ و مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۰۵) اور یفان المعروف جاپان کے پایہ تخت یدو مین سات لاکھ آدمیون کی آبادی ہے (ایضاً مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ء صفحہ ۷۵) اور پیرس پایہ تخت فرانس مین سولہ لاکھ (ایضاً مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ء صفحہ ۷۹) بلکہ اٹھارہ لاکھ (ایضاً مطبوعہ مدراس ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۳۲ و ۹۰) آدمیونکی آبادی ہے۔

مگر یروسلم کی خاص عظمت کا تو یہی نشان ہے کہ جب توریت کے بموجب حضرت ابراہیم اپنے بیٹے کو قربان کرنے لگے تب صرف جنگل تھا اور جب حضرت یعقوب نے اُسپر وہ خواب دیکھا (پیدایش ۲۸ باب ۱۰-۲۲) تب اُسپر خواب مین بھی آدمی کی صورت نہین نظر آتی تھی بلکہ جب اُسمین آبادی زیادہ ہوئی اور فسق و فجور نے اُس پاک زمین پر ظہور کیا تبھی خدا نے کبھی کسدیون اور کبھی مصریون اور کبھی رومیون وغیرہ کے ہاتھ سے اُسے صاف کروایا اُسکی عظمت کثرت آبادی انسان کے سبب سے نہین بلکہ اُسکی عظمت خدائے قادر مطلق واحد حقیقی کی پاک ذات سے ہے

واضح ہو کہ جسوقت قسطنطین شاہ نے عیسائی دین قبول کیا اُسکی والدہ نے جو اسّی برس کی تھی یروسلم کا حج کیا مقدس جروم لکھتا ہے کہ اوس بادشاہ کیوقت سے شاہ قسطنطین کے وقت تک جسکو عرصہ ایک سو اسّی برس کا ہوا

دیوتا کا ایک بت مسیح کی قبر پر تہا اور ایک دوسرا بت بنام دیوی اُسکے زندہ
ہونیکے مقام پر سو کر شیر جینے تواریخ کلیسیا اور قسطنطین کا احوال لکہا ہے کہتا ہے
کہ جسوقت والدۂ قسطنطین یروسلم مین داخل ہوئی تو اُسنے دیوی کا مندر
ویران پایا اور فوراً اُسکو ڈہا دیا اور کوڑا کرکٹ جو کچہہ جمع تہا اُسکو کہود وایا۔
اور ایک عمدہ گرجا اُس مقام پر بنوایا اور نام یروسلم جدید رکہا
یہہ گرجا آجتک مسیح کے مقدس قبرگاہ کے نام سے مشہور ہے اور جتنے عیسائی
یروسلم کے حج کو جاتے اُسکی زیارت ضرور ہی کرتے ہین اسمین داخل ہوتے
ہی مجاور ایک بڑا تہر دیکہاتے ہین جو جعفری سے گہرا ہوا ہے اور روایت
کرتے ہین کہ اسی پر عیسیٰ کی لاش کا غسل ہوا تہا یہہ دروازہ کے آس پاس
ہے وہان سے بائین ہاتہہ تہوڑا آگے بڑہکر ایک گنبد کے نیچے جاتے جو سولہ
ستونون پر ہے اُسکے بیچ مدار پر مسیح کی قبرگاہ ہے جسکے اوپر اُنہون نے سنگ
مرمر کا ایک مختصر سا روضہ بنوایا ہے اُسکے چہوٹے دروازہ سے ہوکے حاجی
اُس کمرے مین داخل ہوتے ہین جو چٹانین کندہ ہے یہہ مقام ساڑہے چہ
فٹ مربع سے زیادہ نہوگا یہان ایک سنگ مرمر کا صندوق ہے جسمے وے
کہتے ہین کہ اسمین عیسیٰ مسیح کی لاش تہی اسکے اوپر چھت مین ساٹہہ بڑے
بڑے عمدہ جواہر جنہین بادشاہون نے نذر گزرانا نہا لٹکے ہوے تہے اس مقام
مین ایسی کشمکش راہ ہے کہ سوا تین چار آدمی کے زیادہ کا گزر نہین ہوسکتا ہے
اس گرجے مین یونانی لاطینی ارمنی عیسائی سب شریک ہین اور ہر سال
وقت مقرر پر مسیح کا صلیب دینا و زندہ ہونیکا سوانگ بناتے ہین

اہل اسلام وہان کے سب میسی مقبروں اور مقدسوں کو مانتے ہیں بلکہ وہاں جاکر
پڑھتے ہیں پر گرجے مذکور کو نہیں مانتے ہیں اسلئے کہ وے میسی کے مصلوب ہونیکو
یقین نہیں کرتے لیکن اتنا کہتے ہیں کہ شاید یہودا اسکریوتی یہاں دفن
ہوا ہو از الکتاب سکے مقامات المعروف صفحہ ۲۲ و ۲۳

کوئی ورالسٹر ہیڈ سیگرین مطبوعہ لندن ماہی ۱۸۶۸ء صفحہ ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ میں
پادری چارلس ہیل ایم اے فرماتے ہیں کہ آخر اگست ۱۸۶۷ء میں لیفٹننٹ
وارن صاحب پاک شہر (یروسلم) کا حال دریافت کرنے کو آئے اور انہوں نے اچھی
طرح وہانکا حال دریافت کیا جیسا کہ پیشتر ماہ فروری سے جولائی تک دریافت
کیا تھا لیفٹننٹ وارن کے ماتحت دو اور غیر متعہد عہدہ دار یعنے ریل انجنیر
(بادشاہی معمار) بھی گئے تھے اور یہ دونوں صاحب اپنی لیاقت میں لیفٹننٹ
وارن کے ساتھ ہونیکے لایق ہی تھے اور اچھی طرح اپنے کام کو انجام دیسکتے
تھے پس جب بیان ان صاحبوں کے ہم لکھتے ہیں کہ یروسلم کی شہر پناہ طول
میں پورب کیطرف دو ہزار ۲۰۰۰ سو فٹ ہے اور اتر کیطرف تین ہزار آٹھ سو فٹ ۳۸۰۰
پچھم طرف دو ہزار تین سو پچاس ۲۳۵۰ فٹ ہے اور دکھن طرف تین ہزار تین سو
پچاس ۳۳۵۰ فٹ ہے (یروسلم اور تر پچھم رخ میدی ٹیرین کہاڑی سے دو ہزار پانسو
اکیاسی ۲۵۸۱ فٹ بلند ہے اور دکھن پچھم رخ دو ہزار پانسو اڑتیس ۲۵۳۸ فٹ اسکی بلندی سمندر
کی سطح سے ہے اور اسکے اتر پورب کی بلندی دو ہزار چار سو ستاون ۲۴۵۷ فٹ
اور دکھن پورب اندر طرف کی بلندی سمندر کی سطح سے دو ہزار چار سو سولہ ۲۴۱۶
فٹ اور باہر طرف سے دو ہزار تین سو پینسٹھ فٹ ہے الغرض یہ پر کوئی مقام

نسبت سے پسندیدہ اور اپنا سوسکیل بیٹے سمجھا اور قبیلہ بنی کی ادبی دونوں علم
پاک شہر یروسلم میں افضل اور پسندیدہ ہیں اور اسی آس پاس اور مقام ہیں
کوہ زیتون پر ہیکل سلیمانی ہیں اور نہ بڑا بیٹے اور سلطنت ہیں ہیں اس شہر
کے نکلنے پر بڑی بڑی دیواریں ہیں قدیم کلاں اور پرانا کتاب کے مقامات اسی طرف
سنہ ۱۹ ہیں کتاب کے اختتام پر بڑی تسلی کی ہے کہ پادری پوپ سلطنت
کے دان کی اب تک وہ ہیں خرخصوصیت سے انجیل کی منادی کرتے ہیں اور
اگلی ہی اور کوشش سے کئی مرد شہید ہیں ہوگئے اسی

شہر یروسلم کی زمین کا نقشہ

Scanned with CamScanner

کمن چہارم

بر سفر اہل اسلام کے مقابل ہیں اہل صلیب کا ہونا

سنہ ۱۲۹۱ء تاریخ مکمل ۱۲ پاپ نسطنطین پولس کا ایڈیشن صفحہ ۱۵۲ - ۱۵۸
مکلبات مسلمان نے اپنے تخت بادشاہ چنگیز خان و تیمور کے ساتھ ہو کر یورپ پر
چڑھائی کی تھی اور دو سو برسوں تک ملک روس پر سلطنت کی تھی اور ملک
پولنڈ کو اجاڑ دیا تھا اور اسوقت اپنی سلطنت کی حد کو ملک سلیسیا کی حد تک
پہونچایا تھا۔ سنہ ۱۲۹۱ء سے قریب دوسری قسم کا فساد ملک فرانس
سے ظاہر ہوا اکثر عیسائی لکھتے ہیں کہ اسمیں لاکھوں آدمی مارے گئے ہیں

فساد کروس حقد (یعنے صلیب دار و نکی لڑائی) کا حوصلہ تہا مسیح کے وقت سے
پانسو برس نہ گزرے تہے کہ یہہ رائے غالب ہونے لگی کہ یروسلم کی زیارت کرنا
اور جہان مسیح نے اپنی جان دی تہی اور جہان کہتے تہے کہ وہ دفن ہوا تہا
اُن پاک مقاموں مین دعا مانگنے کے ثواب سے گناہ معاف ہوتے ہین اس سبب سے
اُس پاک قبر کی زیارت کا دستور بہت جلد رایج ہوا لیکن جب ترک
لوگون نے ملک فلسطین کو فتح کیا تہا تب اکثر دفعہ ان زیارت کے جانیوالون
کو ستاتے تہے اور شہر ای کے پیشہ نام ایک زایر نے واپس آکر پاپا صاحب کو
یہہ صلاح دیکر راضی کیا کہ آپ تمام کرسٹیانی ملکون کے لوگون کو اکہٹا کر
پاک قبر (مسیح) کو بے ایمانون (یعنے مسلمانون) کے ہاتہہ سے چہین لیجے تو یا پھر
لوگ وہان بخوف عبادت کر سکین گے تب پیٹر نے شہر شہر اور ملک ملک پہر کر
ایسی لڑائی کا فرض ہونا بڑی سرگرمی سے لوگون کو جتایا اور پاپا کیطرف سے
یہہ پیغام دیکر سارے کرسٹیانون کو اس لڑائی کے واسطے بلایا کہ جو کوئی اس
لڑائی مین مرے گا وہ اپنے اس ثواب سے بہشت مین جگہہ پاویگا چارون
بیس لاکہہ جنگجو لوگون نے اس تجویز مین مضبوطی سے شریک ہونا اپنے
نام لکہواے اور صلیب کی ایک لال نشانی اپنے پاس رکہی جس سے وہ لڑائی
کروس حقد (انگریزی مین کروسیڈ یعنے صلیب کی لڑائی) کہلاتی ہے ہمارے
وقت مین علم کی ترقی ہوئی ہے مگر لوگون مین دین کی بابت اتنی سرگرمی پیدا
ہونا مشکل ہے اس سبب سے دنیا کے حالات مین یہہ بڑی تعجب کی بات
ہے کہ تمام ملک کے لوگ جسوقت مین کہ علم کی ایسی کمی تہی اُسوقت دین کی

بابت ایسے سرگرم ہوکر اٹھہ دوڑے اس سے یہ بھی یقین ہے کہ لوگون کے
دلونمین جوصلہ پیدا کرنے مین جھوٹا مذہب اتنا سچے مت سے زیادہ فائدہ مند ہے
لیکن جبکہ اون بڑے کامون کی جڑ وہ سچا ایمان نہ تھا جو اپنی خواہش ترک کرنے
اور اپنا لہو مارنے کو سکھاتا ہے بلکہ صرف وہ جھوٹا مذہب جو اگرچہ بڑے دکھ
مین سنبھالتا ہے تو بھی دلکو پھولاتا ہے (یعنے غرور پیدا کرتا ہے) اسلئے ہم
نہین کہہ سکتے کہ وہ بمثل مشقت اٹھانے کے (یسوع مسیح کی) سچے مذہب کا پہل تھا تاہم یقینا
ایسے کتنے ایماندار شخص ہونگے کہ جو سوچ سمجھ کر اس لڑائی مین شریک
ہوے ہونگے لیکن سیمون کو انہین کی مانند سمجھنا لازم نہین ۱۰۹۶ عیسوی
مین کئی لاکھ جوانون کی ایک فوج تیار باندھ کر یورپ کے ملکون سے
اکٹھا ہوکر ملک فلسطین کیطرف چلے گئے گڈفرے نامے بھائون شہر کا
سردار انکا سپہ سالار تھا لیکن ۱۰۹۹ عیسوی مین جب انہون نے شہر
یروسلم مسلمانون کے ہاتھ سے لیلیا تب صرف ساٹھہ ہزار آدمی جیتے بچے
گڈفرے یروسلم کا حاکم کہلاکر تھوڑے دنون کے بعد مرگیا اور جو فوج آدمی
بچ رہے تھے انہین روز روز دلیر [illegible] مین ہرنی ہونے کا حوصلہ تمام کرسٹیانی
ملکون کے رہنے والون مین
پھیل گیا اور ایکبار ایک لاکھہ لوگون کی فوج بھی یروسلم کی زیارت کرنے کو
اٹھہ چلی لیکن وہ ملک ایمان کی حد سے باہر نہین پہنچے تھے کہ اکثر تھے اسکے
غارت اور ہلاک ہوے آخر یورپ کے کتنے بادشاہون نے بڑی بڑی فوجین
لیکر زور کر سٹیانون کی مدد کیواسطے فلسطین پر چڑھائی کی تو بھی کچھ نہ ہوا گیا

سوشاسی عیسوی میں شہر یروسلم پر مسلمانوں کے قبضے ہوئے اگلے سب پیشین
جو ۱۱۹۹ زبور میں ہے پوری ہوئی کہ عیسیٰ کے سارے مخالف رکھنے والے شرمندہ
ہونگے اور جیسے بتائے جاتے ہیں ۱۱۹۹ زبور ۵ وغیرہ اسکے اور یورپ کے
مسیحی بادشاہوں سے بڑی مشقت اور کوشش کی لیکن جسمانی حکومت
کو اس شہر میں قایم نہیں کر سکے اتنی سب یہ پیشین گوئی ہوا کہ یسوع مسیح ۱۲۵
زبور میں ہے پوری ہوئی کہ جسکا قول خدا وند پر ہے کہ عیسیٰ کی امت میں جو
نہیں سکتا اور ابتک ایسا ہے جسطرح یروسلم کے آس پاس پہاڑ ہیں اسی
طرح خداوند اسوقت سے لیکر ابتک اپنے لوگوں کو گھیرے ہوئے ہے ۱۲۵
زبور ۱ و ۲ اور اسوقت یہ پیشین گوئی بھی جو ۷۲ زبور میں ہے پوری ہوئی
کہ خداوند بزرگ ہے اور بہت ہے کہ ہوا ہے اسکے شہر میں اسکے مقدس
پہاڑ پر اسکی ستایش بہت ہے کیونکہ جو مشرف تمام زمین کی خوشی
کوہ صیہون ہے وہ شمال اطراف اور وہ شہر جو زبردست بادشاہ کا ہے اس کے
محلوں میں مشہور ہے کہ خدا اسکی پناہ ہے کیونکہ دیکھ کہ بادشاہ جمع ہوئے
ایک ساتھ غایب ہوئے وے دیکھ کر فوراً گھبرائے وے حیران ہوئے اور جلد
سکتے لرزش اور پیر غالب آئی جیسا کہ جننے والی کا درد ہوا جیسا جنگ کے وقت خورت
ہوتا ہے اس پوربی ہوا سے جو ترسیس کے جہازوں کو توڑ ڈالتی ہے جیسا
ہمنے سنا تھا ویسا ہی خداوند افواج کے شہر میں اپنے خدا کے شہر میں دیکھا
خدا اسے ابتک برقرار رکھے گا صلہ اے خدا ہم تیری ہیکل کے درمیان
تیرے لطف کا دل کی یاد کرتے ہیں اے خدا جیسا تیرا نام ہے جس پر تیری

ویسے ہی تیری روح ہے تیرا دا ہنا ہاتھ صداقت سے بھرا ہوا ہے کوہ صیحون خوش ہوے یہوداہ کی بیٹیان خوشی کرین تیری عدالتون کے سبب صیحون گھومو اور اُسکے برجون کے آس پاس پھرو گنو اُنہین گنو تم اُسکی شہناہ سے اپنے دل لگاؤ اور سوچو اُسکے محلون کو دیکھو تاکہ تم آنیوالی پشتون کو اُسکی خبر دو کہ یہہ خدا ہمارا ازلی ابدی خدا ہے اور تادم مرگ وہی ہمارا رہنما رہے گا انتہی واضح ہو کہ اس زبور کے دو حصے ہین پہلا حصہ جو صلہ کے لفظ تک ہے اُسمین بادشاہو نکا یروسلم کی لڑائی مین مغلوب اور اسیر ہونا مذکور ہے اور دوسرے حصہ مین جو صلہ کے بعد سے تمامی تک ہے اُس مین اُسوقت کے لوگون کو ان باتون کے پورا ہونیکا یقین دلایا جاتا اور یہہ کہ خدا کے ان عجیب قدرتو پر خوش ہونے اور اُسکا پشت در پشت انتظار کرنے کا حکم ہوا ہے

اسکا مفصل حال گبون صاحب رومی مورخ نے اسطرح لکھا ہے کہ (عربون وغیرہ کے زمانہ کے بعد) ترکون کے یروسلم پر قابض ہونیکے ۴۰ برس بعد (سنہ ۱۰۹۱ء سے ۹۹ء تک) پیٹر نامی ایک شخص زیارت کیواسطے وہان گیا۔ یہہ شخص امیس صوبہ پکارڈی ملک فرانس کا باشندہ تہا کودہ حقیر صورت مگر تیز نظر اور خوش بیان کسی شریف کا لوکا تہا اور شروعمین فوجمین بہی رہا مگر جلد سیف کو کیا دُنیا ہی کو ترک کرکے گوشہ نشین ہوا۔ اور اگر یہہ سچ ہے کہ اسکی عورت بوڑہی اور قبیح شکل تہی تو مکان چہوڑکر خانقاہ مین جا رہنا مشکل نہ تہا اور یہان سے عزلت نشینی آسان۔ ریاضت کشی

اُسکے اعضا تو گہٹ گئے مگر توہمات بڑہ گئے جو کچہہ جی مین آیا وہہ ہی معتقد ہوگیا
اور جو معتقد ہوگیا وہہ ہی مراقبہ اور مشاہدہ مین نظر آنے لگا۔ حضرت کو یروسلم
مین کچہہ تکلیف پہنچی اور یون ہی عیسائیت کی کچہہ عزت نہ دیکہی پس وہان
(یعنے یروسلم) کے بڑے پادری سے شکایت کی اور کہا کہ آپ شاہان یونان سے
کچہہ مدد کیون نہین مانگتے اُس بیچارہ نے جواب دیا کہ تم دیکہتے ہو کہ جانشینان
قسطنطین کتنے بیکار اور محو عیش ہین اُن سے کیا اُمید ہے تب تو پیٹر
صاحب بولے رہو مین تمام جنگ دوست اقوام یورپ کو آمادہ کرتا ہون۔ اور
واقعی آمادہ کردیا۔ بڑے پادری صاحب کو گو تعجب ہوا مگر بہت سے خطوط سفارشی
لکہکر انہین حوالہ کئے پیٹر صاحب وہان سے چلے اور جیسے پکے مجنون متعصب
ہوتے ہین اس حال مین پوپ سے ملے اربن ثانی اُنونے پوپ تہا انہون
نے پیٹر کو حالت جذب مین دیکہتے ہی بنی سمجہہ کر لیا اور وعدہ کیا کہ مجلس حلم مین
تحریک کرونگا تب تک اسکی منادی کرو جب پوپ سے یہہ سہارا دیا یہہ حضرت
تمام ممالک فرانس اور اطالیہ مین منادی کرتے پہرے اور بیکار نہین۔ کہا
کہ کہانے نماز لمبی چوڑی پڑہتے جو کچہہ آتا ایک ہاتہہ سے لیتے دوسرے سے دیتے
سنگے سر سنگے پانو رہتے بہت موٹا کپڑا پہنتے ایک بہاری سی صلیب رکہتے گدہے
پر سوار جسکی پاکیزگی لوگونکی نظر وین مین ہوتی تہی اس ہیئت سے گرجا گہر
شاہراہون مین جہان وعظ کرتے اور زوار دنکی تکلیفین بیان کرتے لوگ
رو رو دیتے اسپر تکیان آنسو اور آہین حضرت واعظ کے غضب ہی کرتی
تہین کوئی حجت بیان کرنے کی عوض حضرت عیسیٰ حضرت مریم اور دیگر

وہ ائی دیتے یونان کے قدیم فصحا اگر ہوتے واقعی رشک کرتے کہ اس واعظ نے
یہہ تاثیر کر دکھی ہے۔ تمام ملک آمادہ ہوگیا اسکے منتظر تھے کہ دیکھئے پاپاے روم
کیا فرماتے ہین مجلس پلے سن شیا مین (۱۰۹۵ع ماہ مارچ) جسمین چار ہزار پادری
اور ۴۰ ہزار دنیادار جمع ہوئے صاف صاف اس مقدمہ کی تحریک نہین کی
گئی مگر صلاح ہوئی کہ موسم خزان آئے اور فرانس مین ایک مجلس منعقد ہو
جسمین یہی مقدمہ پیش ہو۔ چنانچہ کلرمانٹ مین ۱۰۹۵ع ماہ نومبر مین مجلس ہوئی
سواے فرقہ علما کے بہت سے نامور سردار اور مشہور امیر بھی آئے (انتخاب تاریخ
کلیسیا صفحہ ۱۳۰ مشمولہ مخزن مسیحی نمبرہ جلد ۴ مطبوعہ ۱۸۶۱ع مشن پریس
الہ آباد مرتبہ پادری جے والش صاحب مین ہے کہ اس مجلس مین چار سو
اسقف اور ایکہزار خادم دین اور تیس ہزار ہر درجے اور عہدے کے لوگ
مع نامی گرامی جنگ بہادروں اور امرا کے شامل تھے) آٹھہ روز مجلس رہی
لوگ تو پہلے ہی سے بھرے ہوئے تھے کہ دنیا کے ثواب کا بیان سنتے ہی
لوگ چیخ اٹھے کہ ہان یہی مرضی خدا ہے ضرور مرضی خدا یہی ہے۔ پوپ نے
جواب دیا ہان واقعی یہی مرضی خدا ہے اور یہہ کلمہ تم لڑائی کے واسطے اختیار
کرو صلیب نشان نجات ہے اسے اپنے پاس رکھو سرخ رنگ علامت حرارت
اور سرگرمی کی ہے سرخ رنگ ہو۔ یہہ بات لوگون نے جی سے پسند کی بہت سے
پادریون اور دنیادارون نے نشان صلیب لگا کر پوپ سے عرض کیا کہ آپ
آپ ہی ہماری رہبری کیجئے مگر یہہ جان جوکھون کی عزت پوپ صاحب نے
قبول نہین کی اور عذر کیا کہ کئی سبب سے میرا جانا ہی بہتر ہے۔

سمجھے مانا کہ انسان کی طبیعت ظلم پر ایسی مایل ہے کہ ذرا سے بہانہ کو بھی عذر
قوی سمجھ لیتا ہے مگر جبکہ خدا کیواسطے لڑنے کا نام آوے تو ذرا حلیمی نہیں
نہین آتا کہ شاید صلح کی امت نے اسقدر جلد تلوار نیام سے باہر کیون کرلی جنگ
کے سبب واقعی نہ دیکھ لیا ہو اور سمجھ لیا ہو کہ اب بے لڑے بنتی نہین مشرق
مغرب تک کے تمام عیسائی یہہ سمجھے ہوئے تھے کہ جنگ یروسلم نہایت دشوار
ہے اسمین بڑا ثواب اور نفع ہے۔ بیت المقدس مین ہمارا حق ہے مسلمان
اور دراقوام مخالف بے ایمان ناخدا ترس ہین مسلمانون سے بون بدگمان ہے
کہ یہہ لوگ غیر مذہبون کو تلوار سے فنا کرنا ثواب و فرض جانتے ہین مگر یہہ ان کی
خود غلط فہمی اور تذکرہ خانیان اسلام کے پڑھنے سے باطل ہوا جاتا ہے
ازروے شرع دو راج عیسائیون کو اپنے طور پر عبادت کرنیکا اختیار رہا ہے
اتنا تو ضرور ہے کہ شام کے کلیسیائین انکی فولادی جوتی کے نیچے دبی رہی
ہین صلح و جنگ مین اسلامیون کو ہمیشہ دینی اور دنیوی حکومت و بزرگی کا
دعوی رہا ہے اور غیر قومون کو انکی زیر سلطنت اپنے مذہب اور آزادی کا
گیارہوین صدی مین اہل ترک کی متواتر فتحین دیکھکر آزادی اور مذہب
جانیکا واقعی اور واجبی فکر ہوا اور کیون نہو تیس برس کے اندر اہل اسلام نے
تمام سلطنتین ایشیا کی یروسلم اور ہل سپانٹا تک فتح کرلین سلطنت یونان
لب مرگ پڑی کانپ رہی تھی۔ اپنی محکومی کی بہادری کے ساتھہ ہی لاطینیون
پر قسطنطنیہ کی خلافت کا حق اور انہین دعوی تھا یہہ شہر تمام مغرب کی آشپیہ
اور مشرق کی روک تھا اور جبکہ ان لوگون نے حق حفاظت اپنے پر واجب

جہان لیا تو اسی مین حملہ دشمن کی پیش بندی بھی سمجھ لی مگر یہہ سلیم ارادے اور طور پر بھی پورے ہو سکتے تھے اسکے لئے ایشیا کو ٹیڑھی کیطرح جا گھیرنا اور یورپ کو ویران کر دینا کیا ضرور تھا۔ یہود یہ بات آسنیسے لاطینیون کی قوت کچھ نہین ٹوٹی یہہ سب جانتے ہین ان حضرت جنون ہی کی صلاح ہوئی کہ چلکر یہہ چھوا اور بعید صوبہ فتح کیجئے۔ عیسائی یہہ سمجھ رہے تھے کہ ہمارے نام تو اس زمین موعودہ کا پٹہ ہے جسپر ہماری نجات بخش خداوند کے خون سے مہر ہو چکی ہے ان دست انداز دن کے ہاتھ سے یہہ زمین موروثی نکالنا ہمارا حق ہے جو مزار مقدس کو خوار رکھتے ہین اور زائرون کو ستاتے ہین ہم کیون ثابت کرین کہ یہہ مسئلہ بیدینی پر دسلم اور تقدیس یہودیہ کا پہلے ہی موسیٰ کی شریعت کے ساتھ ہی منسوخ ہو چکا تھا کیا ضرور ہے جو یہہ کہا جاے کہ عیسا یئو نکا خدا کسی خاص قسم کا رہنے والا نہین۔ بیت اللحم ناصرہ آنا اور کلوری ملجا انکا ہندوا یا انکی قبر ناصرہ لگنا احکام انجیل نہ ماننے کا کبھی کفارہ نہین ہو سکتا گو یہہ باتین کتنی صاف ہین مگر خبط و وسواس سے لاچاری ہے۔ تمام لڑائیان دین کیواسطے جو دنیا مین کسی ملک اور قوم مین ہوئین مصر سے لگا کر لو نینیا تک اور پیرو سے ہندوستان تک سب مین ایک عام اور ذو معنی غرض ہوتی ہے یہہ سب سمجھتے رہے ہین بلکہ کہا کئے ہین کہ اختلاف مذہب لڑائی کیواسطے بڑی محقول حجت ہے ضرور کافرون کو تلوار سے مارنا اور بہادران صلیب کو اقوام غیر کا فتح کرنا واجب ہے جنگہاے صلیب سے چار سو برس پہلے اسی طرز نے وحشیان الیمان و حرب کو سلطنت روم فتح کرادی۔ زمانہ اور عہد نامون نے

عیسائی فرنگیون کی قسمین اسیطرح بخشہ کردین تھین مگر رہا یا اور قریب کی
قومین مسلمانون کو ہمیشہ ظالم اور دست انداز جانتے ہی رہین اور لڑکر یا بغاوت
کرکے جنہین نکالنا روا سمجھتے رہے فقط از تواریخ گبون صاحب
ہسٹار کل کلاس بک مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۳۳۲ - ۳۳۵ باب ۵۸ مین لکھا ہے۔
کروسیڈ (یعنے اہل صلیب کی لڑائیان) ایک تواتر سے ہونیکا ہے جو یورپ کی
قومون نے پاک زمین پر قبضہ پانیکے لئے گیارہوین صدی سے تیرہوین صدی
تک کین اُس زمانہ مین یہہ دستور تہا کہ لوگ یروسلم کی زیارت باطل اعتقاد کیطرح
کرتے تہے اور زیارت پاک قبر (مسیح) اور اور مقامونکی جو مسیح کی
زندگی اور موت سے متعلق ہین (یعنے حضرت عیسیٰ کی ولادت اور معجزہ
دیکھانے اور مصلوبی اور دفن وغیرہ مقامون کی زیارت کرتے تھے) اُس
زمانہ مین ترک لوگ جنکے قبضہ مین یروسلم اور اُسکے گرد نواح کی سرزمین تہی
یروسلم کی زیارت کرنیوالون سے اہانت اور بیرحمی کے ساتھہ پیش آتے تھے
ان زائرون نے یورپ مین واپس آکر جو اُنکے ساتھہ یروسلم مین) سلوک کیا
گیا تہا بیان کیا اس خبر سے عیسائیون کو غضبناک کردیا اور وہ آسانی سے
ایک بڑی کوشش کے لئے جو کافر ترکون (یعنے مسلمانون) کے ہاتھہ سے
پاک زمین لے لینے کیواسطے تہی جمع ہوگئی پیٹر ہرمٹ (یعنے پیٹر زاہد یا گوشہ نشین)
وہ خاص مہتمم تہا جسنے آدمیونکو اول جنگ صلیب کیواسطے آمادہ کیا وہ ایک
فرانسیسی جنگلی (یعنے راہب تہا جو کہنگے سر کمر مین رسی باندہ کر اور موٹا لبادہ
پہنکر سارے ملک مین لوگون کو اُبھارتا) پہرا یہہ پیٹر فلسطین مین ہوآیا تہا اور ترکون

سے ستایا گیا تھا لہذا اُسنے اپنا دیکھا ہوا حال بیان کیا اور لوگون نے اُسکا بیان دلی ہمدردی کے ساتھہ سُنا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۴۰ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۲ جلد ۲ مطبوعہ ۱۸۵۱ع مین ہے کہ اسنے اپنے خیال مین یہہ بات ٹھہرائی تھی کہ عیسٰی مسیح مجھہ پر رات کی رویا مین ظاہر ہوا ہے اور جو کچھہ کہ مجھے ناظر ہوا اُسکا اظہار مجھہ پر کیا ہے۔ یہہ شخص ایک پست قد اور دیکھنے مین بدہیئت سا تھا اور چیتھڑے لگائے برہنہ سر و پا ہر کہین پھرا کرتا تھا۔ اور لوگ اُسے یہانتک مقدس سمجھتے کہ اُسکے جسم کے بالون کو نوچکر تبرکاً اپنے پاس رکھتے تھے)

پس شہر شہر پھرا اور ہر ایک جگہہ اُسکا بیان سننے کیواسطے گروہ کے گروہ جمع ہوئے اس تحریک مین شاہزادے جمع ہوگئے اور فوجین فوراً تیار کیواسطے جمع ہوگئین اسطرح سے ایکہزار چھیانوے عیسوی مین یعنی تین لاکھہ آدمیونکے ساتھہ سلیم کو روانہ ہوا ایک بھاری صلیب اُسنے اپنے کندھے پر اُٹھالی اور شرع کپڑے کی صلیب اُسکے ساتھیون کے لباس پر سی ہوئی تھی لیکن یہہ فوج ایشیا مین ہی نہ پہنچنے پائی تھی کہ سلطان سلیمان نے اُنپر حملہ کیا اور بڑی ہولناک خونریزی کی اور ان غریبون پر فتح پانے کی یادگاری مین اُسنے ایک مینار اُنکی ہڈیون کا بنایا اور صلیب دارون کی اور فوجین بھی اسطرح تباہ ہوئین یہہ شمار کیا گیا ہے کہ آٹھہ لاکھہ پچاس ہزار عیسائیون نے اس پہلی جنگ صلیب مین جان دی (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۴۰ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۲ جلد ۲ مطبوعہ جون ۱۸۵۱ع مشن پریس الہ آباد مرتبہ پادری جے جے والٹر صاحب مین ہے کہ پطرس کی فوج نے شکست کھائی اور جنگ بہادر والٹر ہاری

کہیت آیا اور تب پطرس بھی پیچھے سے لوگون کے ساتھہ اپنے وطن کو لوٹ آیا)
اور یہہ تمام خونریزی اُسوقت واقع ہوئی کہ مغور یروسلم کے مقابل نہ پہونچا تھے
تھے لیکن ایک اور فوج اس پہلی جنگ صلیب کے متعلق تھی جو کہ بہتر کامیابی
رکھتی تھی اس فوجمین اسّی ہزار آدمی تھے اور ایک فرانسیسی شاہزادہ سی
گاڈفرے آف بوزتون اُس فوجکا سردار تھا وہ ایشیاء کوچک مین گیا اور
بہت سے شہرونکو فتح کیا اور یروسلم کو سنہ اکہزار ننانوے عیسوی مین سے لیا اُس
زمانہ سے سنہ گیارہ سو ستاسی عیسوی تک پاک شہر (یروسلم) عیسائیون کے
قبضہ مین رہا جسکو پھر ترکون نے لیا اور اُنکے قبضہ مین وہ چلا آتا ہے کوسے کم
پانچ اور جنگ صلیب واقع ہوئین اور اخیر لڑائی سنہ بارہ سو اڑتالیس مین
شروع ہوئی یہہ پانچون لڑائیان سخت اور بہت لڑائیون کے کچھہ کامیاب ہوئین
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان حملہ آورونمین بہت سے نیک آدمی تھے اور بعضے
شاید مخلص بھی تھے لیکن ایک بڑا حصہ فوجکا مختلف سیرت کا تھا بعضے انمین کچھہ نیم
دیوانے آدمی تھے جنمین جنونی حرارت نہ سہی تھی اور ایک بڑا حصہ چوروں اور
قزاقون کا تھا جو کہ لوٹ کے لالچ سے فوجمین شامل ہوے تھے (اور جنمین سے بعضو
یہہ گمان تھا کہ ہمارے اس کام کرنیسے سب گناہ معاف ہوجائینگے دیکھو انتخاب
تاریخ کلیسیا صفحہ ۳۰۱ مشمولہ تحقیقات مسیحی نمبر ۶ جلد ۴) اگرچہ بہت سے صلیب دارونکا
مطلب خود غرضی تھا اور اگرچہ خاص مقصدان حملون کا کچھہ بڑا نہ تھا اور اگرچہ بہت
سی خونریزی اور قتل ہوا پھر بھی نیم وحشی باشندے یورپ کے مشرق سے بہتیرے
سے ہنر سیکھہ آئے جو کہ باعث شائستگی اور تہذیب اور دنکے ہوے اسطرح اُن

اور طرحوں سے ان صلیبی لڑائیوں نے اچھے اچھے نتیجے پیدا کئے تھے کلارمنٹ

انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۰ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ مطبوعہ مسیحی مشن الہ آباد مرتبہ پادری ہیجے ہے والش صاحب میں ہے کہ ان (جہادیوں) کا گمان یہ بھی تھا کہ مسیح دنیا کی عدالت کرنیکے لئے جلد آنیوالا ہے سو اگر ہم اُسکے آنے پر برو سلم میں صرف پائے بھر جائیں تو بیشک ہماری نجات ہوگی۔

پیٹر راہب نے تمام عیسائیوں کو مسلمانوں کے برخلاف جب برانگیختہ کر دیا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۰ مشمولہ مخزن مسیحی نمبر ۵ جلد ۴ میں ہے کہ شہر قسطنطنیہ کے نائب سے بھی روم کے خلیفہ (یعنے پوپ) کے نام ایک نامہ جسمیں وہ مشرقی مسیحیوں کی کک اور مدد کی منت کرتا ہے لکھا بھیجا کیونکہ انہیں اسبات کا ڈر تھا کہ مبادا مسلمان قسطنطنیہ کو بھی حربہ کرکے نہ لے لیں بڑا ہی خوف و خطرہ تھا) پوپ نے ۱۰۹۵ء میں مقام کلرمنٹ متعلقہ آورن میں ایک مجلس جس کی (ارجن) نامی پوپ نے نام تھا جہاں اور مقاموں کے سوا جنگ صلیب کی تجویز پیش ہوئی۔ سات دن کونسل رہی مگر مارے سردی کے مکان کے دروازہ بند رکھے لوگوں نے جو سُنا کہ حضرت پوپ خود اپنی زبان سے کچھ فرمائینگے جوق جوق کلرمنٹ میں پہنچے تمام متصل کے گانوں اور قصبے کوسوں تک آدمیوں سے بھر گئے تمام میدانوں میں لوگ اوتر پڑے اور جب مکان رہنے درختوں کے سایہ میں استوانین وغیرہ لگاکر پڑ رہے۔ سات دن سوچتے سوچتے بادشاہ فلپ پر زنا کا فتویٰ دیا گیا۔ زنا برٹریڈ سے منعقد بیگم آنجو کے ساتھ۔ اور حد درجہ حکمی فرمان حضرت نائب مسیح سے۔ یہ دونوں قصور لگاکر کلیسیا سے خارج کیا۔ اس مردانہ

کلیسیا کی خوب ہوا بندہ گئی لوگ سمجھے کہ واہ کیا خوب انتظام ہے جہان دولت اور مرتبہ کو دخل نہین غریب و امیر برابر ہین سب ڈرینگے مگر منصف اور عادل سمجھکر زیادہ عزیز بھی جاننے لگے بڑی خوش اعتقادی سے اسکے منتظر ہوے کہ دیکھیے ایسے راستباز اور عادل فرمانروا کیا فرماتے ہین۔ جبکہ وعظ کا وقت نزدیک آیا گرجا گھر کے وسیع صحن مین خلقت کا ہجوم ہوا۔ پوپ کی تشریف آوری کے منتظر ہین۔ تو اب گرجا گھر سے نکلتے ہین پدرت کا سارا لباس پہنے ہوے آگے پیچھے کارڈینل (نائب) اور بشپ زرق برق ڈھیلے ڈالے کپڑے پہنے گرجا گھر سے برآمد ہوے۔ منبر پر تشریف لے گئے منبر پر سرخ پوشش تھی اور اسی رنگ کا سائبان بنا تھا۔ آس پاس پادریون کا ہجوم تھا جنمین مرتبہ مین کم مگر نظر مین بہت حضرت پیٹر بھی کھڑے تھے مگر وہ ہی سادہ ریاضت کشی کے کپڑے پہنے ہوے۔ موسو نو ٹھیک تحقیق نہین کہ پیٹر نے بھی اسوقت کچھ بیان کیا کہ نہین مگر جسکو خوب معلوم ہے کہ حضرت اسوقت موجود تھے یہہ مان لینا کہ کچھ فرمایا بھی ہو بعید قیاس ہے لیکن یہان تو حضرت پوپ کے وعظ کا زیادہ انتظار تھا

(تاریخ العلم)
(۱۳۴)
(۱۳۵)
(۱۳۶)

(از کتاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۷ شمولہ خزان مسیحی نمبر ۱ جلد ۴ مین ہے کہ پوپ صاحب نے فرمان کر دیا تھا کہ سلم جانے اور اُسے ترکون اور سراکینون کے ہاتھ سے آزاد کرنے کے استعمال لایا اور اُنسے یہہ وعدہ کیا کہ اگر وہ کام کرینگے تو اُنکے سارے گناہ معاف ہونگے اور وہ ضرور بہشت کے وارث ہونگے) وعظ سنتے ہی لوگ متفق الفظ ہوکر بولے کہ وی ایلی والٹ دی ایلی والٹ یعنے کہ خدا یہی چاہتا ہے خدا یہی چاہتا ہے اس لیے یہی اُسکی مرضی ہے۔ اس کو نسل کی خبر دور دور پہنچی اور بہت عرصہ ہونے

پایا کہ مجاہدین صلیب چل نکلے۔ سخت مصیبتیں بھی ہمراہ ہولیں۔ ملک ہنگری سے
ہو کر نکلے۔ کچھ اپنی بے انتظامی سے اور کچھ بیوہ زیادتیوں سے اور باشندگان
ہنگری کی مخالفت سے شروع ہی میں پراگندہ ہو گئے۔ حضرت پیطر کے ساتھ ایک
گروہ ہو لیا۔ والٹر بے زر دوسرے گروہ کو لے جاتے تھے ایک حصہ ان بچاروں کا
اکثر ورنگار گان ہی میں تہ تیغ ہو گیا۔ والٹر کے آدمیوں نے کہا تم ہمیں دشمن
کے سامنے لیچلو۔ والٹر جو ہر طرح اچھا سپہ سالار ہوتا اگر سپاہی بھی اچھے ہوتے
سمجھا کہ یہ حرکت محض بلا آور ہے فوج تھوڑی ہے اتنی کہاں کہ غیر ملک میں لڑکر
فتحیاب ہوں اور پیچھے اتنا ہٹکانا نہیں کہ اگر شکست ہو تو پناہ لیجئے ان باتوں کا
خیال کر کے آگے بڑھنے کی صلاح نہ دیتا تھا جب تک اور مدد نہ آئے مگر لوگ کب
سنتے تھے والٹر بھی چل دینے کو تیار ہوئے یہ حال دیکھکر آخر یہی بچارہ انکو
لیچلا اور ہلاکت کیطرف لاچار جیسا شہر نائس پر ہے اب اسنک کہتے ہیں سلطان
کی فوج سے مقابلہ ہوا بڑی خونریز لڑائی ہوئی۔ ۲۵ ہزار عیسائیوں میں سے ۲۲ ہزار
مارے گئے انمیں گاڈفری تھا جو سات زخم قاتل کھا کر گرا۔ ۳ ہزار بچے ہوئے سو دانا
کو لوٹ آئے جسکی مضبوطی آگر کی۔ مگر جب تک بہت خون نہ بہہ لیا اور بہت خزانہ
برباد نہ ہو لیا یروسلم کے محاصرہ کی نوبت نہ پہنچی۔ آخر کو ریمنڈ ٹولوس نے اسکا محاصرہ
کیا اور اسی جرنیل کے سبب عیسائی شہر میں راہ پا گئے اتنے میں ٹنکریڈ اور رابرٹ
نارمنڈی نے ایک دروازہ ہی توڑ ڈالا۔ ٹرک تو یہ دیکھکر دروازوں کو بند کیا اسلئے
دوڑے۔ گاڈفری نے بوالقون مورچہ خالی دیکھکر اندر کود پڑا اور تمام سواران بہادر
اسکے ہمراہ ہو لئے۔ پھر تو دم بھر میں یہ سرہ نشان صلیب کا یروسلم کی فصیل پر

ہوا ہین اونچے گلا تمام بہادران صلیب اسی آواز ہیبت ناک سے چیختے ہوئے شہر
مین گھس پڑے اور شہر لیلیا گیا۔ اب گھنٹون شہر کے کوچہ و بازار مین لڑائی رہی
اور عیسائیون نے اپنی پچھلی ذلتین یاد کرکے کسی پر رحم نکیا پیر و جوان مرد و عورت
قدر رست و ناتوان کسی کو نچھوڑا کسی افسر کو بھی یہہ تاب و یارا نہوا کہ اس خونریزی
کو روکے اگر کوئی کچھ کہتا تو اس معرکہ مین سنتا کون۔ بہت سے عرب مسجد سلیمان مین
پناہگیر ہوئے مگر وان بھی یہہ سامان حفاظت نکرنے پائے تھے کہ عیسائی جا پہنچے
کہتے ہین کہ دس ہزار آدمی فقط اس ہی مسجد مین مارے گئے۔ پیٹر ہرمت نے جو
اشتباک ہوتے پڑے تھے آج اپنی جانفشانی اور تکالیف کا ثمرہ دیکھا لڑائی ختم ہوتے
ہی پیٹر سلم کے عیسائی اپنے اپنے گھرون سے جہان چھپے تھے نکلے اور اپنے بچانیوالو
کو مبارکباد دینے آئے۔ پیٹر کو دیکھتے ہی پہچان لیا یاد آگیا کہ یہی حضرت مین جو کہتے
تھے کہ اہل یورپ کو تمہاری مدد کیواسطے آمادہ کرتا ہون۔ سب بے اختیار اسکے
دامنون سے لپٹ گئے اور کہا کہ ہمیشہ دعا کرتے وقت ہم تمہین یاد رکھین گے
بہت سے رو دیے اور کہا کہ آپ ہی کے طفیل سے یہہ شہر فتح ہوا اور کافرون سے
خلاصی پائی۔ کچھ دن تو پیٹر کسی عہدہ دینی پر بیت المقدس مین رہے مگر وہ عہدہ کیا تھا
اور پھر انکا کیا حال ہوا اور آخر کو کیا نوبت ہوئی اہل تواریخ یہہ بتانا بھول گئے
بعض کہتے ہین کہ وہ فرانس مین لوٹ آئے اور ایک خانقاہ بنائی مگر یہہ بہت
معتبر نہین۔ اب یہہ بڑا مطلب جسکے واسطے اس ہنود کثیر یورپ نے اپنا وطن
چھوڑا حاصل ہوگیا اسلامی مسجد مین گرجا گھر کرلی گئین اور کوہ کلوری اور قبر مسیح
کو یہہ از دیشہ نزاکا فرون کا اختیار باقی ہے۔ جنون عالمگیر نے کام تو نکال دیا

گرا سبو قت سے فروہی ہونے لگا۔ فتح بیت المقدس سنکر ہزاروں زوار یورپ سے
چلے انمین اسیون نواب چارٹرس اور ہو نواب در منڈایس بھی تھے جو گناہ
عدول حکمی کا کفارہ کرنے آئے تھے مگر وہ سرگرمی اور شوق جانبازی کہان تو یہ نہ
وہ پہلا سا جنون رہا۔ یون پہلی جنگ صلیب ختم ہوئی۔ از لیڈ نیز نوز پیپر
صفحہ ۱۰۹ مطبوعہ ۱۸۵۲ء

انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۰ مشمولہ فرینڈ سیکی نمبر ۱ جلد ۴ مطبوعہ جون ۱۸۷۱ء
مرتبہ پادری جے جے والش صاحب مین اسکا حال اسطرح لکھا ہے کہ ایک دوسرا
زبردست جرمنی لشکر فراہم کیا گیا۔ انکا سردار اور پیشوا بالڈون شہر کا گڈفرے
نامی جو ایک نیک اور تیس آدمی تھا مقرر ہوا۔ یہ سب جہادی شہر قسطنطنیہ مین
فراہم ہوے اور اُن سب کا شمار قریب سات لاکھ کے تھا۔ یہ لشکر معہ اپنی جنگ
آزمودہ لوگونکے اپنی ظاہری صورت مین بہت ہی جلد اور آراستہ تھا ایسا
اُنکے چمپانے اور بہتر کیلے ہتیارون اور آب و تاب کے رنگ برنگ کے بیرقون کے سبب
اور اُنکے سرونکے خود جنمین کلغیان لگی ہوئی تھین پہرا ہی تھین اور اُنکی سفید چادرین
جنپر سرخ اور تابان صلیب کے ٹکڑے لگے ہوے تھے دیکھنے مین نہایت ہی پُر رونق
نظر آتا تھا۔ بہت سے انمین سے بھوکھ اور پیاس کی شدت اور آب و ہوا کی
ناموافقت اور بیماری اور اپنے دشمنونکی تلوار سے مر گئے۔ جب وہ قریب شہر روم
کے پہونچے تب اُسکے دیکھنے کے نہایت مشتاق ہوئے پر چونکہ رات ہو گئی تھی وہ رات
دیکھنے نہ سکے اور اس سبب سے ساری رات شب بیداری کرکے صبح کے انتظار مین
جیسہی صبح صادق نمودار ہوئی۔ اُنکی نگاہ اُس خوبصورت شہر پر پڑی جس کو

کہ پہلے اُسکو دیکھا تہا وہ مارے خوشی کے چلاّتے تہے کہ یروسلم یروسلم اسپر بعضے جنگ
اپنے جانوروں سے اور برہنہ قدم چلنے لگے اور بعضے سربسجود ہوے اور بعضوں نے
اُسکی زمین کو بوسہ دیا اور بعضے روتے اسکے بعد وہ اپنے اوپر یہہ قسم کرکے کہ جبتک
ہم یروسلم کو ترکوں کے ہاتہہ سے چہوڑا نہ لیں تب تک ہم اُس سے کبہی جدا نہونگے
دعا کرتے ہوئے آگے کو چلے گئے سراکینوں نے انکا بڑی مردانگی اور
بہادری سے مقابلہ کیا اور یہہ جہادی بہی پہلے اُن مضبوط دیوارہ کو توڑ نہ سکے
لیکن آخر کو غالب آے اور دیواروں کو توڑکر سارے جہادی شہر میں گہس گئے
اُسوقت کی حالت عجیب خوفناک اور قدرتی تہی اُنہوں نے شہر میں داخل ہوکر
ہر فرد بشر یعنے زن و مرد اور بچوں کو قتل کرنا شروع کیا اور لوگ اُس خوفناک
منظر کے باب میں ایسا نقل کرتے ہیں کہ اُسوقت سوار دنے اور آہ و فغاں کی
صدا اور کچہہ سنائی نہ دیتا تہا یہانتک کہ مقتولوں کا خون ندی کی پانی کی طرح
سڑکوں پر بہتا تہا لیکن جاے تعجب ہے کہ یہہ لوگ اپنے کو اتنا ظلم کرنے پر بہی سچے
کے سپاہی جو گنہگاروں کا مخلص اور حد سے زیادہ حلم اور رحم سے معمور تہا ملقب
کرتے تہے یہہ کیسے افسوس اور حیف کی بات تہی کہ اُن لوگوں کو اس سے کوئی
اور بہتر تدبیر سوجہہ نہ پڑی بلکہ یہہ خیال کیا کہ ایسی بیرحمی سے لوگوں کو قتل کرنے سے
ہم خدا کو راضی کر سکتے ہیں۔ گوڈفرے کی وفات کے چند عرصے بعد پہر مسلمانوں نے
بیت المقدس کو اپنی زیر حکومت کر لیا انتہی

اُسوقت یہہ پیشین گوئی جو زبور میں ہے پوری ہوئی قومیں کسلیے جوش میں
ہیں اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں زمین کے بادشاہ مسامنا کرتے ہیں

اور سردار آپسمین خداوند اور اسکے مسیح کے برخلاف منصوبہ باندھتے ہین آؤ ہم
اُنکے بند کھول ڈالین اور اُنکی رسّی اپنے سے توڑ پھینکین وہ جو آسمان پر تخت نشین
ہے ہنستا ہے اور خداوند اُنہین ٹھٹھون مین اوڑاتا ہے تب وہ غصہ سے اُنہین
بکے گا اور نہایت بیزار ہوکر اُنہین پریشانی مین ڈالیگا یقیناً مین نے اپنے
بادشاہ کو کوہ مقدس صیحون پر ٹہلایا ہے مین حکم کو ظاہر کرونگا کہ خداوند نے میرے
حق مین فرمایا تو میرا بیٹا ہے آجکے دن مین نے تجھکو جنا مجھسے مانگ کہ مین تجھے
اُمتون کا وارث کرونگا اور زمین سراسر (یعنے تمام دنیا کا ملک جو حضرت داؤد
کے قبضے مین نہا) تیرے قبضے مین کردونگا تو لوہے کے عصا سے اُنہین توڑیگا
کمہار کے برتن کی مانند چکنا چور کریگا پس اے بادشاہو ہوشیار ہو اے
زمین کے منصفو تربیت پاؤ ڈرتے ہوے خدا کی بندگی کرو اور کانپتے ہوے خوشی
کرو بیٹے کو چومو نا ہووے کہ وہ بیزار ہو اور تم برباد ہوکر ہلاک ہو جب اُسکا قہر
ذرا ہی بھڑکے سعادتمند وہ سب جنکا توکل اوسپر ہے ۔ زبور

واضح ہو کہ یہہ سب آیات جو میل سے اس کتاب مین اپنی اپنی جگہہ پر لکھے گئے
یہہ عیسائی علماء کے ترجمہ کئے ہوے ہین کہ جنمین ہزار جان جگہہ اُنہون نے
اپنے مطلب کی رعایت رکھی ہوگی باوجود اُسکے اسقدر یہہ پیشین گوئیان اسلام
سے خصوصیت رکھتی ہین کہ علماے عیسائی نے جو پیشین گوئیان توریت سے حضرت
عیسیٰ کی باتبیان کی ہین اُنہین ہرگز حضرت عیسیٰ سے اسقدر خصوصیت نہین
جاننا چاہیے کہ توریت و جبور کے قدیم محاورہ مین سب بادشاہ اور نبی اور کاہن
خواہ دیندار ہون خواہ بیدین مسیح کہلاتے تھے یعنے ممسوح چنانچہ حضرت سموئیل نبی

مین ساؤل مسیح اور اوّل سلاطین ۱۹ باب ۱۵ و ۱۶ مین ہر ایل بادشاہ
ارام مسیح اور یاہو بادشاہ اسرائیل مسیح ۲ سموئیل ۲۳ باب ۱ مین داؤد مسیح اور
یسعیاہ ۴۵ باب ۱ مین کیخسرو بادشاہ فارس کو جو کہ بُت پرست تہا خدا کا مسیح
لکہا ہے دیکہو رومن میل چہاپہ لندن ۱۸۶۰ء اور چہاپہ مرزا پور ۱۸۵۵ء اور سیکھ
سب بندگان خدا بیٹے کہلاتے تہے چنانچہ فرشتے بیٹے خدا کے ایوب ۱ باب ۶ و ۲
باب ۱ انبیاؑ بیٹے خدا کے ایوب ۳۸ باب ۷ حضرت آدم بیٹے پسلوٹہے عبرانیوں کا
اباب ۶ لوقا ۳ باب مین نسب نامہ حضرت شیثؑ بیٹے خدا کے پیدائش ۶ باب ۲
اسرائیل پہلوٹہے بیٹے خدا کے خروج ۴ باب ۲۲ افرائیم پہلوٹہا بیٹا خدا کا یرمیاہ
۳۱ باب ۹ و ۲۰ حضرت داؤد بڑے بیٹے خدا کے ۸۹ زبور ۲۶ و ۲۷ حضرت سلیمان
بیٹے خدا کے اوّل تواریخ ۲۲ باب ۹ و ۱۰ ۲۸ باب ۶ سب قاضی و مفتی خدا کے
فرزند ۸۲ زبور ۶ تمام بنی اسرائیل بیٹے خدا کے ہوسیع ۱۱ باب ۱ رومیوں کا ۹ باب ۴
استثنا ۱۴ باب ۱ سب حواریون بیٹے خدا کے اوّل یوحنا ۳ باب ۲ سب عیسائی
بیٹے خدا کے رومیوں کا ۸ باب ۱۶ سب یتیم بیٹے خدا کے ۶۸ زبور ۵ سب خاص و عام
بیٹے خدا کے متی ۶ باب ۹ و ۱۰ و ۷ باب ۱۱ بدکار بہی خدا کے فرزند یسعیاہ ۳۰ باب
پس اس زبور کی زیادہ شرح کرنا ضرور نہین ہر دانشمند صفائی سے اسکے مطلب
کو سمجہہ سکتا ہے کہ یہہ پیشین گوئی یروسلم مین تسلط اسلام اور ناکامی عیسیٰ
اخراج اہل صلیب کی بابت خاص ہے

پادری عماد الدین جو اپنی تحقیق الایمان مطبوعہ ۱۸۶۶ء کے صفحہ ۶۸ مین بڑی
قابلیت خرچ کرکے لکہتے ہین کہ محمد صاحب کی سلطنت کا عصا لوہے کی مجازی

تلوار تھی لیکن مسیح نے راستی کے ساتھ اپنی روحانی سلطنت قایم کی ہے
انتہیٰ پس پادری صاحب کو یہہ بات کہتے ہوے اُسوقت شرم آئی کہ جب اُس
دوسری زبور میں یہہ آیت کبھی پڑھی ہوتی کہ تو لوہے کے عصا سے اُنہین توڑیگا
کمہار کے برتن کی مانند چکنا چور کریگا انتہیٰ اور اسیطرح مکاشفات ۲ باب ۲۷
و ۱۹ باب ۱۵ میں بھی ہے اور روحانی سلطنت کسے کہتے ہین کیا نانک شاہ اور
کبیر اور شیو نارائن اور گوداما اور بودھ اور زرتشت وغیرہ جنکے پیرو دور سے
تمام تبت اور چین اور ہندوستان سے لنکا تک بھرا ہوا ہے ان سب کی
روحانی سلطنت نہ تھی اور روحانی مذہب کی آپکی پہچان ہے کہ انجیل متی
۱۰ باب ۳۲ و ۳۳ مین مسیح کا قول لکھا ہے جو کوئی آدمیون کے آگے میرا اقرار
کریگا مین بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا اقرار کرونگا پر جو کوئی آدمیون
آگے میرا انکار کریگا مین بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اُسکا انکار کرونگا
انتہیٰ پس اگر یہہ صرف باطنی اور روحانی مذہب ہے تو آدمیون کے آگے اُسکے
اقرار کی ضرورت کیا ہے پھر متی ۵ باب ۱۶ مین مسیح نے فرمایا کہ تمہاری روشنی
آدمیون کے سامہنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کامون کو دیکھین اور تمہارے
باپ کی جو آسمان پر ہے تعریف کرین انتہیٰ اب دیکھیے کہ اگر پادری عماد الدین کے
قول پر نظر کرین تو اس سے زیادہ ظاہر پرستی اور کیا ہوگی پھر متی ۱۰ باب ۲۷
مین ہے کہ جو کچھ مین تمہین اندھیرے مین کہتا ہون اوجالے مین کہو اور جو کچھ
تمہارے کانون مین کہا جاے کوٹھون پر منادی کرو انتہیٰ اب پادری عماد الدین کے
ٹھہرائے ہوے قاعدہ کی بموجب یہہ ظاہر پرستی نہین تو اور کیا ہے لیکن

ہمارا یہہ عقیدہ نہین بلکہ ہم کہتے ہین کہ راستبازی کے لئے دل سے ایمان لانا اور نجات کی خاطر مونہہ سے اقرار کرنا ہے (رومیون کا باب ۱۰) اور ہم یہہ بھی اقرار کرتے ہین کہ سب انبیاء علیہم السلام برحق ہین اور سب کی خدمتین خدا کی طرف سے مخصوص تہین چنانچہ حضرت موسیٰ نے چالیس برس کی عمر کے بعد نبوت پائی اور حضرت عیسیٰ نے تیس برس کے بعد (اعمال ۷ باب ۲۳) انہین غصہ تہا اور انہین حلم (خروج ۲ باب ۱۲ متی ۱۹ باب ۲۲) تو بھی سب انبیاء علیہم السلام کے مراتب ہمارے ادراک سے بہت بڑہ کر ہین اور انہین جو نقادت ہے خدا ہی کو معلوم ہوگا ہم سب پر کامل طور سے ایمان رکھتے اور انکا ادب کرتے ہین کیونکہ شریعت اسلام کے بموجب کسی پیغمبر کی اہانت کرنیوالا اتفاق کافر ہوتا ہے دیکھو مالابدمنہ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور سنہ ۱۳۰۸ ہجری صفحہ ۱۴۸ قولہ مسئلہ اگر اہانت کسے از پیغمبران کرد کافر شود انتہی اور حاشیہ صفحہ مذکور مین لکہا ہے ہر کہ اقرار نکند بعضے نبی را یا پسند نکند کہ ای سنت را از سنن مرسلین بدرستی کہ آنکس کافر است کذا فی العالمگیریہ انتہی

تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈاسمتہ مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۵۳ع صفحہ ۳۹۰-۳۹۲ مین لکہا ہے

ریچرڈ اول کا ذکر سنہ ۱۱۸۹ع سنہ ۱۱۹۹ع

ریچرڈ شیردل کے نام سے ملقب ہوا اور تخت نشین ہوتے ہی اسکو جہاد کرنے کا شوق پیدا ہوا اور اس کام کے لئے بہت سا سر انجام کرکے اور نیز اسکا ملک انگلینڈ کی ملکیت کو جو کہ اس سے پیشتر کی سلطنت مین حاصل ہوئی تہی تہوڑی سے قیمت پر بیچکر پاک زمین (یروسلم) کیطرف روانہ ہوا جہان کیوسطے شاہ فرانس

سنے بار بار اُسکے پاس پیغام بھیجے تھے اور خود بھی اُسی مہم مین مشغول ہوئے
واسطے تیار تھا اول دونون فوجین انگلستان اور فرانس کے ویزیلی کے
میدانمین جوکہ برگنڈی کے کنارہ پر واقع ہے جمع ہوئین اور ریچرڈ اور فلپ
وہان پہنچے تو اُنکو معلوم ہوا کہ ہماری کل فوجین ایک لاکھ جوان ہین اور اُسی
جگہہ مین فرانس اور انگلستان کے بادشاہون نے ایک دوسرے کی مدد
کرنیکا اقرار کیا اور اُنکا یہہ ارادہ ہوا کہ سمندر کی راہ اپنی فوجین ہولی لینڈ
(یعنے پاک زمین) مین لیجائین بسبب سختی موسم کے وہ مسینی کی دار الخلافہ
سسینا مین ٹہرے اور وہان تمام جاڑیکا موسم گزارا ریچرڈ کی فوجین گرد و نواح
مین پڑی تہین اور وہ خود ایک چھوٹے سے قلعہ مین رہتا تہا جو کہ بندرگاہ کے
اوپر واقع تہا اور فلپ کی فوجین شہر مین تہین اور وہ مسینی کے بادشاہ
سے باتفاق رہا دونون بادشاہون مین بہت سا مشورہ ہوا اور اُن کے
دلونمین بہت سے وہم پیدا ہوے جوکہ شاید شاہ مسینی کے کوششون سے
غالباً اور بھی زیادہ ہوگئے مگر آخرکار سب کچھہ فیصل کرکے پاک زمین (یعنے
بیت المقدس) کیطرف روانہ ہوے شاہ فرانس انگریزون سے بہت پہلے
پہنچا اور جب شاہ انگلستان پلیشا مین مین گیا تو شاہ فرانس اور شاہ
انگلستان کو کچھہ خیال دلی عناد کا نہ تہا بلکہ باہم کام کرنے لگے تہوڑے عرصہ بعد
بسبب بیماری کے فلپ فرانس کو واپس آگیا اور دس ہزار فوج ماتحت ڈیوک
آف برگنڈی کے ریچرڈ کے پاس چھوڑ آیا ریچرڈ نے بہت فتحین حاصل کین اور
اُسکے ساتھیون نے ارادہ کیا کہ اول مشہور اسکیلان کو محاصرہ کرین تاکہ یروسلم

حملہ کرنیمین آسانی ہو صلاح الدین نے جبکہ سراسین بادشاہ عین براہ اور تہا اُسکو دیکھا
چاہا اور تین لاکھ فوج لیکر راستہ مین آن پڑا یہ دن ریچرڈ کی مرضی کے موافق تہا اور
یہہ دشمن اُسکے بلند حوصلہ کے لایق تہا اگریز فتحیاب ہوے جبکہ ریچرڈ کی فوج کی
دونون طرفین شکست ہوئی تب ریچرڈ خود بڑی فوجکو لیگیا اور لڑائی کو جیتا
سراسینی بڑی ابتری مین بہاگے اور قریب چالیس ہزار آدمیون کے سید انمین
مارے گئے اس فتح کے بعد اسکلان نے اطاعت قبول کی اور دیگر چہوٹے چہوٹے
شہر بہی مطیع ہوگئے اور اب ریچرڈ یروسلم کے اسقدر قریب پہنچنے کے لایق ہوا جہانسے
یروسلم نظر آتا تہا لیکن اس بڑی نمود کے وقت پر جبکہ اُسنے اپنی افواج کو دیکہا
اور یہہ خیال کیا کہ آیا مین محاصرہ کو جاری رکہہ سکونگا یا نہین تو اُسکو معلوم ہوا
کہ اُسکی فوج بسبب قحط سالی و محنت اور فتح کے اسقدر ضایع ہوگئی تہی کہ وہ
اپنے سردار کے ارادونکے موافق کام کرنیکے لایق نہ تہے اس سبب سے یہہ
لازم ہوا کہ صلاح الدین سے صلح کرے اب یہہ پیشین گوئی جو ۱۲ زبور مین ہے
پوری ہوئی کہ جبکہ خداوند شہر کا نگہبان نہ ہووے تو اُنکی محنت جو اُسکے بنا کرتے ہین
بیفائدہ ہے اگر خداوند شہر کا نگہبان نہوتا تو پاسبان کی ہوشیاری عبث
ہے تمہین کچہہ فائدہ نہین جو تم سویرے اُٹہتے ہو اور رات تک ہی کام مین لگے رہتے
ہو اور غم کی روٹیان کہاتے ہو یقیناً وہ اپنے محبوب کو خواب راحت بخشتا ہے
(۱۲۷ زبور ۱ و ۲) مطلب یہہ کہ خدا اپنے مقبولونکو اُنکے بے محنت کئے بہی کامیاب
کرتا ہے پس تین سال کی مُہلت ملی اور یہہ شرط ہوئی کہ فلسطین کے دریا
کنارے کے شہر انگریزونکے قبضے مین رہین اور اُس مذہب کے سب لوگ بلا خطر

یروسلم کا حج کرسکین اسطرح پر یہہ مہم ختم کرکے کہ جسمین زیادہ شہرت اور کم فائدہ ہوا
ریچرڈ نے گھر جانے کا ارادہ کیا اور چونکہ اُسکو حاجی کی پوشاک پہنکر جرمن مین گزرنا
پڑا اس سبب سے اُسکو آسٹریا کے ڈیوک لیوپولڈ نے گرفتار کرلیا اور قید کرکے
پاڈنبن بیڑیان ڈال دین تھوڑے دنون بعد شاہنشاہ نے حکم بھیجا
کہ یہہ قیدی میرے پاس آوے اور بطور انعام کے ڈیوک کو بہت سا روپہ دینا
کیا اسطرح شاہ انگلستان کہ جسکی شہرت دنیا مین پہیل گئی تہی قید خانہ مین
پڑا اور جو لوگ کہ اُسکے زوال سے فائدہ اُٹہانا چاہتے انہین نے اُسکو بیڑیان
پہنائین مدت بعد اُسکی رہایا کو انگلستان مین اس حال سے اطلاع پہونچی اُسکو
ایک دوسرے کے ملک کی اسقدر کم آمد و رفت تہی کہ لوگ بیان کرتے ہین کہ
ایک غریب فرانسیسی گانیوالے نے اس احوال کو دریافت کیا وہ اپنا طنبورہ
لیکے موے اُس قلعہ کے نیچے کہ جسمین ریچرڈ قید تہا کچہہ بجارہا تہا اُسنے ایک راگ
بجایا جو بادشاہ کو پسند تہا اور بادشاہ نے بہی اندر سے اپنے طنبورہ پر وہی راگ
بجایا اسطرح اُسکے قید ہونے کی جگہہ معلوم ہوئی مگر آخرکار انگریزون نے اس ظالم
بادشاہ کو سمجہایا اور جب اُسنے دیکہا کہ اب مین اسکو نہین رکہہ سکتا تو صلح کرلی
ڈیڑہ لاکہہ مارکس یعنے قریب لاکہہ پونڈ انگریزی کے اُسکے عوض مین دئے ریچرڈ
پہر آزاد ہوگیا ایسی ایسی تہکون اور مصیبتون کے بعد جبکہ اُہنون نے اپنے بادشاہ
کو دیکہا تو کمال خوش ہوے وہ بڑی شان و شوکت سے لندن مین داخل ہوا
اور وہان کے لوگون نے بہی اُس خوشی مین اپنی دولت خرچ کی کہ جرمنی کے
رئیس جو اُسکے ساتہہ آے تہے یہہ کہتے تہے کہ اگر ہمارے شاہنشاہ کو اس دولت کا

حال معلوم ہوتا تو وہ ایسی آسانی سے اس بادشاہ کو کبھی نہ چھوڑتا پھر اُس نے
تھوڑے دنون بعد حکم دیا کہ وہ نیچے مین پھر میرے سر پر تاج رکھا جاے اور نا تھنگ
ہوم مین ایک بڑی کونسل جمع کرکے اپنے بھائی کی کل جائداد قرق کرلی کیونکہ
اُسنے اُسکے قید کروانے مین کوشش کی تھی اور اُسی راہ سے شاہ فرانس سے
جا ملا تھا مگر تھوڑے دنون بعد اُسنے اپنے بھائی کو معاف کردیا اور اُسوقت یہہ کہا
مین چاہتا ہون کہ تیری شرارت کا خیال میرے دل سے ایسے جلدی جاتا رہے
کہ جتنی جلدی تیرے دل سے اس معافی کا خیال اُٹھہ جائیگا پھر ڈایک عجیب
حادثہ سے گزرا ایسے ایک گنوار نے فرانس کے میدانمین ایک دفینہ پایا تھا جو
کہ اُسکے کسی زمیندار نے اُس سے چھین لیا تھا اور تھوڑا اُسمین سے بادشاہ
کے پاس بھیجدیا کہ جو باقی رہا آپ لے لے ریچرڈ نے خیال کیا کہ مین کل کا مستحق
ہون اور اُسکے لینے کیواسطے ضد کی جب اُسنے انکار کیا تب بادشاہ نے کیلسر
(یا چلیس) کے قلعہ پر جہان اُسکو خیال تھا کہ یہ خزانہ دفن ہے حملہ کیا محاصرہ کے
چوتھے روز جبکہ وہ یہہ دیکھتا پھرتا تھا کہ کس مقام پر حملہ کرے تاکہ فتحیابی حاصل
ہو برٹران دی گارڈان نامی ایک تیر انداز نے قلعہ کے اندر سے ایک ایسا تیر مارا
کہ وہ اُسکے کندھے مین گھس گیا اُسکا زخم بہت سخت نہ تھا لیکن ایک بیوقوف
جراح نے اُسکو گوشت سے الگ کرنیکے ارادہ سے زخم کو اتنا بڑھا دیا کہ وہ مرگیا
اور بادشاہ کے مرنیکے نشان ظاہر ہوے جب ریچرڈ نے دیکھا کہ میرا انجام آگیا ہے
تب اُسنے ایک وصیت کی اُسمین تمام خزانہ اور بادشاہت اپنے بھائی جان کے
نام لکھدیا اور چوتھائی حصہ اپنے نوکرون کو تقسیم کردیا اُسنے تیر انداز کو بھی جسنے

اُسکے تیر مارا تہا اپنے سامہنے بُلایا اور اُس سے پوچہا کہ مین نے تیرا کیا نقصان کیا تہا جو تو نے میری جان لی اُسنے سوچکر اور دلیری سے جواب دیا کہ آپ نے اپنے ہات سے میرے باپ کو اور دونون بہائیون کو مارا ہے اور مجھے بہی پہانسی پر چڑہانا چاہتے تہے اب مین آپ کے قابو مین ہون اور آپ مجھے مار کر بدلا لے سکتے ہین لیکن مین اس تکلیف کو خوشی سے سہونگا کیونکہ میرے دل کو یہہ تشفی ہوگی کہ ایک ظالم سے دُنیا کو چہوڑایا یہہ سُنکر جواب پسند آیا اور حکم دیا کہ اسکو ستو شیانگ دیکر چہوڑ دو لیکن جرنیل مارکلی نے جو بڑا بدمعاش تہا اُسکے تن سے نُچڑا اور تڑپا بعد اُسکے اُسکو پہانسی دیدی ریچرڈ نے دس سال سلطنت کرکے بیالیس ۴۲ برس کی عمر مین وفات پائی اور ایک حرامی لڑکا مسمی فلپ اپنے بعد چہوڑا فقط تمت کلامہ

تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سرشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع لاہور سرکاری سنہ ۱۸۷۱ء صفحہ ۱۶۳ ۔ ۱۷۰ اسطرح لکہا ہے ریچرڈ اول ملقب بہ شیر دل سال پیدایش ۱۱۵۷ع ۔ سال جلوس ۱۱۸۹ع ۔ سال وفات ۱۱۹۹ع ریچرڈ نے باپ کے مرتے ہی نارمنڈی سے انگلستان مین آکر وسٹ منسٹر مین اپنے سر پر تاج رکہوایا (بیان اس سکش کے بادشاہ اسٹیرٹ نے عیسائی ہوکر آپٹو ڈیوتا کا مندر جو قدیم زمانہ مین اہل یونان و روم اُسکو مانتے اور بلاغت اور نظم اور نغمہ اور طب وغیرہ کا موجد اور سورج کا دیوتا سمجہتے تہے توڑوا کر پطرس حواری کے نام کا ایک گرجا بنوا دیا چنانچہ اب یہی ہے اور وسٹ منسٹر ابی اُسکا نام ہے اور ڈائنا دیبی کے مندر کی جگہہ یہی جسے اہل روم چاند سے منسوب دیتے تہے پلوس حواری کے

نام کا گرجا بنگیا دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳۱ اس چرچ کو بادشاہ کو انگلستان پر
حکمرانی کرنے کی تمنا تھی بلکہ اسکے دلمین یہہ جوش تہا کہ ملک کنعان پر جاکر میدان
جنگ مین اپنا جوہر دکہاے۔ چنانچہ تخت پر بیٹہتے ہی اُسنے اس مہم کیواسطے روپے
بہم پہونچانے کی تدبیرین نکالین اسی دُہن مین اپنے باپ کا جمع کیا ہوا روپیہ صرف
کیا اسی اُمنگ مین منصب اور لقب بیچے اور اسی شوق مین اسکا تمغہ کو جسے
اُسکے باپ نے بڑی مشکل سے مطیع کیا تہا دس ہزار مارک لیکر رسم اطاعت سے
بری کردیا (مارک سات روپے بارہ آنے کا اور سی کین کچہہ کم پانچ روپے کا ہوتا
تہا) پہلا اسکا ملک اطالیہ سے وہ لوگ لائے تہے جو کنعان پر جہاد کرنے کو گئے تہے
(دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۴۶)

اس بادشاہ کے عہد مین یہودیون پر بڑا ستم ہوا اُس زمانہ مین یہی لوگ روپیہ
کا لین دین کرتے تہے اور بہت سود لیتے تہے اس سبب سے ہر ایک کو اُن سے
لوٹنے کا لالچ آتا تہا۔ یہہ قوم ملک فرانس سے تلوارون کے زخم اور کوڑون کی
مار کہاکر نکلی تہی اور انگلستان مین بہی اسی دن کے پیش آنے سے ڈرتے تہے
مشہور ہے کہ دودہ کا جلا چہاچہ کو پہونک پہونک پیتا ہے اسیواسطے رچرڈ کے
تاجداری کے دن جیش بہاتھے لیکر گرجا مین پہونچے عوام الناس اُنکو دیکہکر افروختہ
ہوگئے اور خبر اڑادی کہ بادشاہ نے اُنکے قتل کا اشتہار دیا ہے پہر تو یہودیونکا
ایک ایک گہر جلایا گیا اور اُنکا اسقدر خون بہایا گیا کہ بازار دینن چلنے والونکا
پانو پسلنے لگا قلعہ یارک مین اس سے بڑہ کر ظلم ٹوٹا اور وہ حال گزرا کہ اُسکو
سنکر روح پر صدمہ ہوتا ہے پانسو یہودی بی بی بچون سمیت دان پناہ گیر

ہوے تھے کہ شہر والون نے انکو گھیر لیا یہودیون نے ہر چند روپے پیش کئے
اور منت وسماجت کی مگر ظالمون نے ایک نہ سنی آخر مجبور ہوکر انہون نے پہلے
اپنا مال ومتاع آگ مین ڈالا پھر اہل وعیال کو اپنے ہاتھ سے ہلاک کیا اور
اسکے بعد ایک دوسرے کو مار کر مرے چند یہودیون نے قلعہ کے دروازے
کھولدئے اور امان مانگی مگر یہ حرامون نے جھپٹ کر انکو بھی تہ تیغ کر ڈالا۔ اسیطرح
اور کئی شہر ونمین یہودی قتل ہوے اور قاتلون نے کچھ سزا نہ پائی لوٹکا
مال رچرڈ شیر دل کے ہاتھ بھی آیا۔ اسکے بعد رچرڈ اور فرانس کے بادشاہ
فلپ اگسٹس نے ملک کنعان پر یورش کرنیکے واسطے اپنی فوجین برگنڈی
کے میدانمین جمع کین اور یہہ لشکر ایک لاکھہ شمار مین آیا وہ لوگ جو یورپ
سے ملک کنعان پر چڑھائی کرتے اپنی اپنی صلیب کے رنگ سے پہچانے جاتے
تھے یعنے انگریز سفید صلیب رکھتے تھے اور فرانسیس سُرخ اور بلجیم والے سبز
اور جرمنی کے رہنے والے سیاہ اور اہل اطالیہ یعنے اٹلی والے زرد (دیکھو
تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳۲) اس مقام سے دونون بادشاہ ساتھہ روانہ
ہوکر شہر لیون مین پہونچے اور وہان سے یکم جولائی سنہ ۱۱۹۰ع کو الگ ہوکر جزیرہ
صقلیہ مین پہر جاڑے موسم سرما دونون نے وہین بسر کیا اور رچرڈ نے ٹنکریڈ
بادشاہ سے پھر اپنی بہن کا جہیز واپس لیا اس جزیرہ کے اندر خفیف باتون مین
رچرڈ اور فلپ مین رنجش پیدا ہوگئی یہان سے چلکر رچرڈ نے جزیرہ قبرس
مین توقف کیا اور نارکی شہزادی برنگیریا سے شادی رچائی پھر اس
جزیرہ کو فتح کرکے وہان کے بادشاہ ایزک یعنے اسحاق کو گرفتار کرلیا اور چاندی

کی بیڑیان پہنا کر زندانمین ڈالدیا غرض اسیطرح رچرڈ بارہ مہینے کے بعد شہر عکا
پر پہونچا اُسوقت یہی عین معرکہ کا مقام تہا اور دو لاکھ سپاہی جو زیر فصیل عکا
کام آچکے تہے اُنکی قبرون سے جنگاہ کی گرمی عیان تہی شہر کے گرد جو پہاڑ تہے
اُنپر سے مسلمانونکا بادشاہ صلاح الدین لشکر محاصرین کے سب حرکات دیکہتا تہا
اگرچہ فلپ شاہ فرانس پہلے ہی سے لشکر مین موجود تہا مگر فریق ثانی کو ہراس
شیر دل سے جا ملنے سے پیدا ہوا اُسکے پہونچنے کے چند روز بعد شہر عکا فتح ہو گیا
اور محصورین نے دروازے کہولدیئے اُسوقت فلپ نے بیماری کا بہانہ کرکے
اپنے ملک کا رستہ لیا اور چلتے وقت شاہ انگلستان لیونے رچرڈ سے یہہ عہد کیا
کہ وہان پہونچکر تیرے علاقہ پر تصرف نہ کرونگا رچرڈ جہادیون کو عکا سے بندر
کیطرف لیگیا اور راہ مین صلاح الدین سے جو راہ میں ہوا تہا قتا پہر تایر و سلم کی
فصیل تک جا پہنچا لیکن لڑائی اور بہوک اور بیماری سے اُسکا لشکر بہت
گہٹ گیا تہا اور وہ سب نفاق اور آپسکے حسد سے بی چہوڑے ہوے تہا اس
سبب سے اُسکو اداسی پہر نا پڑا جس چیز کی تمنا مین شاہی فرایض کو چہوڑ کر
رعایا سے نہ موڑا تہا وہ فقط جلوہ دیکہا کر رہگئے اور اُس تک رسائی نہ ہوئی
غرض تیسرا جہاد بہی طے ہوا اور رچرڈ نے نوین اکتوبر ۱۱۹۲ع کو وطن کی راہ لی
خلیج وینس کی شمالی ساحل پر پہونچکر رچرڈ کا جہاز ٹوٹ گیا یورپ کے اکثر بادشاہ
اُسکے دشمن تہے اُنسے بچکر نکلجانے کیواسطے اُسنے زایرونکا لباس اختیار کیا
اور ہیوسوداگر اپنا نام رکہا (بیت المقدس کے زایرونکا لباس یہہ تہا کہ
ٹوپی کے گوشہ مین سیپ اور گہونگہے لٹکا لیتے تہے اور پانو مین فقط چپل اٹکا

لیتے تھے اُنہیں ایک لکڑی ہوتی تھی اُسکے ایک سرے پر روپے کی سام ہوتی تھی اور دوسرے سرے پر کچھ ہوا کی قسم کے
درخت کی ٹہنی لگی ہوتی تھی اور دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۴۱ شہر دی زانا تک پہونچکر جہاز کا راز فاش ہوا
اور اُسکو اشارہ کے ڈیوک لیوپولڈ نے جو اُسکے انتہت حکام میں پناہ گزیں تھا گرفتار کرلیا مثنوی سوز بقیہ

بود سرخ سر اسر جلوہ گش	عقیدھم الغیب و شھیم الیقین
جلوہ گرش بود شرار ناصیہ	ناصیۃ کاذبۃ خاطیۃ
کرد ستم گشت گرفتار حیف	فاعتبروا یا اولی الابصار
بود در ان راہ زکوس رحیل	شوفقد ضل سواء السبیل
شد ہمہ مصلوب صلیبی قشون	حزب الشیطان ھم الخاسرون
پیکر انصار نصاریٰ زبون	بلا ولا انفسھم ینصرون
حاصل کفر است عذاب مھین	الا لعنۃ اللہ علی الظالمین

یورپ کے مقتدر میں پانچ درجے کے امیر ہوتے ہیں یعنے ڈیوک اور مارکوئس اور
ارل اور وائرکاؤنٹ اور بیرن ڈیوک بعد ولیعہد کے سب سے اعلیٰ درجے کے امیر ہوتے ہیں
خطاب ہے اور شہزادوں وغیرہ کو بذریعہ فرمان شاہی عطا ہوتا ہے مگر بزرگ
یورپ میں بعض ریاستوں کے فرمانروا بھی ڈیوک کہلاتے ہیں اصل میں یہ لفظ
لاطینی زبان کا ہے اور سردار اُسکے معنے ہیں ڈیوک کی بی بی ڈچس کہلاتی ہے
دیکھو تاریخ ایضاً صفحہ ۶۳) اس ڈیوک اسٹریا نے پہلے شیر دل کو رنجیروں سے جکڑ
کر ایک قلعہ میں قید رکھا پھر جب لاکھہ روپے کے عیوض جرمنی کے شاہنشاہ ہنری
ششم کے حوالہ کیا اُسنے لیکر قلعہ ٹرول میں ڈالدیا ظاہر ایہہ سب آفتیں رچرڈ
پر مسلمانوں سے لڑنے کے سبب خدا نے بھیجیں اب رچرڈ کو اپنی اُس نارواجرات

سے مدامت ہوئی ہوگی غرض جب رچرڈ کا کہوج لگ گیا تو بڑی محبت و تکرار کے بعد
اُسکا فدیہ مقرر ہوا اور وہ دیکر .....

سنہ ۱۱۹۴ع مین رہا ہوا یہہ کل روپیہ انگلستان کی رعایا کے سر پڑا اور فرانس کی
لڑائیون مین اُسکی زندگی بھی تمام ہوگئی جب اس بادشاہ کا کام تمام ہوا تو وہ
اپنے باپ کی پائینتی فونتورا ڈ مین دفن کیا گیا اور اُسکا دل اُسی کی وصیت
کے موافق رُوآن کے باشندون کو دیا گیا انتہی

انگلستان مین مرنیکے بعد دل بھیجنے کا دستور اکثر تھا چنانچہ جب اسکا تنہ کا بادشاہ
رابرٹ بروس سنہ ۱۳۲۹ع مین مرگیا تو اپنے ایک امیر لارڈ ڈگلس کو یہہ وصیت
کرگیا اور قسم دے گیا کہ میرا دل ارض مقدس (یعنے یروسلم) مین دفن کرنا
ڈگلس ایفاے وعدہ کیواسطے جہاز پر سوار ہوکر کسطرح سمندر مین روانہ ہوا مگر ملک اسپانیہ
(یعنے) سپین مین ترکون کے ہاتھہ سے لڑائی مین مارا گیا اس جانبازنے موت
کو سر پر دیکھہ کر چاندی کی ڈبیا جسمین رابرٹ کا دل تھا ترکون کے لشکر کیطرف
پھینکی اور کہا کہ اے بہادر دل جسطرح تو سمر کوند مین بڑھا کرتا تھا بڑھا چلا جا ڈگلس تیرے ساتھ
ہوگا یا جان دیدیگا یہہ کہا اور ساتھہ ہی مخالفون کے لشکر مین گھس گیا لڑائی ختم
ہونیکے بعد ڈگلس کی لاش پڑی ہوئی ملی اور وہ چاندی کی ڈبیا اُسکی چھاتی
سے لگی پائی انتہی دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ ترجمہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ
مطبع سرکاری لاہور سنہ ۱۸۶۸ع صفحہ ۲۴۳ - اُن دنون اسپین مین اسلامی سلطنت
تھی چنانچہ اسی تواریخ سلطنت انگلشیہ کے صفحہ ۱۸۱ مین لکھا ہے کہ اُسوقت انگلستان
کے طلبا اسپین مین جاکر مسلمانون سے طب اور ریاضی سیکھتے تھے انتہی

سنہ ۱۱۷۱ع مین ایک اور گروہ عیسائی مجاہدین کا نکلا یعنے ٹمپلر یہہ بڑا جنگی گروہ تہا
یہہ لوگ اپنی زرہ پر ایک چغہ سرخ رنگ کا پہنتے تہے اور اُسکے داہنے شانہ پر
سفید کپڑے کا ہشت گوشہ صلیب ۔ بنتے تہے یہہ ٹمپلر اسواسطے کہلاتے کہ جو عیسائی
ملک کنعانین زیارت کیواسطے جاتے تہے اُنکی حفاظت اور حمایت کے لئے شہر یروسلم
مین ہیکل یعنے عبادتخانہ کے قریب ایک محل کے اندر کچہہ راہب رہا کرتے تہے چونکہ
عبادتخانہ کو ٹمپل کہتے ہین اور یہہ لوگ اُسکے پاس رہتے تہے اسلئے ٹمپلر یعنے
ہیکل والے مقب ہوگیا اور وہ ہی اس فرقہ کے بانی ہوے (دیکھو تاریخ سلطنت
انگلشیہ صفحہ ۱۳۰) سنہ ۱۱۷۳ع مین شہزادہ اڈورڈ اول ملقب بہ در از ساق ہنری
سیوم کا بیٹا جہاد یونین شامل ہوکر ملک کنعان کو چلا گیا (تاریخ ایضاً صفحہ ۱۸۵)
وہان کسی ترک نے اُسکو زہر کا بجھا ہوا خنجر مارا مگر اُسکی بی بی الینر نے زخم کا
زہر چوس لیا یہہ شہزادہ کنعانین فقط ٹہارہ مہینے ٹہرا اور کئی ہلکی ہلکی لڑائیان
لڑا انتہی (دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۹۲)

واضح ہو کہ بادشاہان انگلستان کا حال بہ نسبت اور ملکون کے بادشاہون کے
عجیب و غریب رہا ہے چنانچہ اسی تاریخ سلطنت انگلشیہ توجہ سررشتہ تعلیم پنجاب
مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور سنہ ۱۸۷۱ع صفحہ ۲۲۴ مین ہنری ہفتم کا حال لکہا ہے
یہہ بادشاہ سنہ ۱۴۸۵ع مین مرا اپنی سلطنت کے دونین اسنے شہزادی ایتھ
کی جو بارہ برس کی تہی فرانس کے مقابلہ مین کمک کی مگر اُس سے یہہ شرط کرلی
کہ اس مدد مین جو روپیہ صرف ہوگا اُسکی کفالت مین شہزادی اپنے دو قلعہ
میرے حوالہ کردے اور میرے بے اجازت کسی سے نکاح نکرے غرض شہزادی نے

امداد کیواسطے فوج فراہم کرنیکے لئے انگلستان کی رعایا پر ٹکس لگایا گیا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۳۴)

اب دیکھیے کہ اس کمک کے معاوضہ مین دو قلعہ شہزادی سے ٹہرائے تھے تو ہی رعایا پر ٹکس لگایا گیا اسی لئے مورخ لکھتا ہے کہ روپیہ ہنری کا دین وایمان تہا انتہی (ایضاً صفحہ ۳۳۵) پہر یہہ کہ اس بادشاہ کی ذات مین لالچ بڑا عیب تہا (ایضاً صفحہ ۳۴۸) پہر لکہا ہے کہ ہنری آٹہوان جو ۱۵۴۷ع تک بادشاہ انگلستان تہا ظالم فرمانروائی مین ظالم مذہب مین ظالم اپنے خاندان مین ظالم تہا (ایضاً صفحہ ۳۳۱ و تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈ اسمتہ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۲ع صفحہ ۱۰۴) جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۱ مین فرماتے ہین کہ ۱۵۳۵ع مین آٹہوان ہنری تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ بڑا نمودی اور ظالم تہا یہہ بادشاہ کہا کرتا تہا کہ مینے اپنے غصہ کے وقت کسی مرد کو اور شہوت کے وقت کسی عورت کو نہین چہوڑا انتہی (از موید الاسلام اردو ترجمہ کتاب جان ڈیون پورٹ مطبوعہ ۱۸۵۷ع صفحہ ۱۱)

اور یہہ پرنس ڈوویم نے جو ۱۶۸۸ع مین سلطنت سے معزول ہوا قلعہ ونڈسر کی تعمیر مین معماروں اور مزدوروں سب کو بیگار مین پکڑ کے سخت قلعہ بنوایا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۳۱) اگرچہ اسوقت مین گہیہوں کا غلہ آٹہہ پائی اور مزدور ایک آنہ اور پنیہی ایک آنہ چار پائی اور معمار دو آنہ پاتا تہا (ایضاً صفحہ ۲۴۹) تو ہی اس بادشاہ سے دیا گیا پہر لکہا ہے کہ انگلستان کی بیسکن بادشاہون کی خصلتین ایسی خراب تہین کہ انکین جو اچہے سے اچہے بادشاہ ہوئے ہین وہ بہی شراب خواری اور سخت عیبون سے خالی نہتے انکے عہد مین قتل اور چوری

(ع)
(۳)
(۹۱)

کی وارداتین اکثر ہوتی رہتی تہین اور مجرموں کے واسطے جہانے مقرر تہے اور آزاد دونکا خون بہا جو اُنکی حیثیت کے موافق ہزار روپیہ سے تین ہزار روپیہ تک معین تہا اور وہ کہلاتا تہا جس کسی پر قتل کا جرم ثابت ہوتا تہا اُس سے مقتول کا وارث اُسکی بیوہ یا وارثون کو دلوایا جاتا تہا (ایضاً صفحہ ۷۸) اور اڈورڈ سیوم جو ۱۳۲۷ع مین بادشاہ ہوا اُسکے عہد سے پہلے یہہ رسم تہی کہ جب کوئی بادشاہ سفر کو اوٹہتا تہا تو غلہ اور مواشی اور دانا اور چارا اور گہوڑا اور گاڑی غرض جو کچہہ اُسکو یا اُسکے لشکر کو درکار ہوتا شاہی افسر رعایا سے بجبر لیتے تہے اور یہہ دستور اُسکے وقت مین یہانتک بڑہگیا کہ عوام الناس کو پکڑ کر فوج بحری و بری مین بہرتی کر دیتے تہے اور سوداگرون کے جہاز دینے لڑائی مین کام لیتے تہے (ایضاً صفحہ ۲۳۱) اور ولیم دویم ملقب بہ روفس جو ۱۰۸۷ع مین بادشاہ ہوا بیگانہ مال تاکتا تہا اور رعایا کو لوٹتا تہا رملف نام ایک اوباش پادری اُسکا کارپرداز اور دمساز ہوا جسوقت جزیرہ صقلیہ سے تا دونے تک کل یورپ کے لوگون کو بیت المقدس جانے اور حضرت عیسیٰ کا مزار ترکون کے قبضہ سے چہوڑا لینے کا جوش پیدا ہوا اور بڑے بڑے دلاور اس مہم کے جانے تیار ہوگئے ایک بڑے امیر رابرٹ نے بہی اُسی اُمنگ مین دس ہزار مرک کے عیوض پانچ برس تک اسی ولیم کو صوبہ نارمنڈی پر حکمرانی کا اختیار دیا تہا ولیم نے بے تامل یہہ امر قبول کر لیا اور انگلستان کی رعایا کے گلے کاٹکر رہائی کو روپیہ پہنچایا شہزادہ ویلز بہی فرانس والون کے ساتہہ اس مہم پر گیا تہا انتہی (ایضاً صفحہ ۱۰۷)

ارل پامبرٹر اور گائین نے جہاد کے ارادہ سے فوج کثیر جمع کی تھی مگر روپیہ نہ تھا اُسنے
بھی اپنی تمام سلطنت کو ولیم رُوفس کے پاس رہن رکھا رُوفس نے اسکو روپیہ
دیکر قصد اپنا مُلک جہانے کا اُن اضلاع مین کیا جو ارل موصوف اُسکے حوالہ
کر گیا تھا لیکن ایک اتفاق ایسا واقع ہوا کہ اُسکی تدبیرین عملین نہ آئین
سر والٹر ٹرل نیو فورست مین ایک ہرن کو تیر مار رہا تھا اتفاقاً وہ تیر ایک درخت
سے اوچٹ کر بادشاہ یعنے رُوفس کے دل پر لگا جسکے لگتے ہی وہ مردہ زمین پر
گرا اور والٹر ٹیرل جو نادانستہ موجب اُسکی قضا کا تھا کشتی پر سوار ہو کر فرانس
کو بھاگ گیا اور وہان سے اہل جہاد مین شامل ہوا (از تاریخ انگلستان مصنفہ
گولڈاسمتھ صفحہ ۲۰) یہہ عجیب بات ہے کہ مسلمانون کے مخالف کو قتل کیا اور
پھر انہی مسلمانون سے لڑنے گیا ان بادشاہون یورپ نے اس امید سے کہ
ایشیا مین ہم کو مکانات تجمل و آسایش کے ہاتھ لگین گے اپنی جائداد و اسباب
کو فروخت کر ڈالا تھا (ایضاً از تاریخ گولڈاسمتھ صفحہ ۲۰)
پھر لکھا ہے کہ کھانے کے بعد شراب کا دور چلتا تھا اور یہانتک رہتا تھا کہ بادشاہ
بھی مدہوش ہو جاتے تھے (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۸۲) پھر لکھا ہے کہ ہنری
پنجم جو ۱۴۱۳ء مین تخت نشین ہوا ابتدا مین ایسا اوباش تھا کہ وہی سبب
اُسکی جوانمرگی کا ہوا (ایضاً صفحہ ۲۷۶) اور ڈچارم جو ۱۴۶۱ء مین تخت نشین
ہوا اس بادشاہ مین بڑا عیب یہہ تھا کہ نفسانی خواہشون مین آلودہ رہتا تھا
اسکی شہوت پرستی سے کتنے ہی اچھے اچھے خاندانون کے ناموس مین فرق
آیا وہ زرق و برق پوشاک پہنے اور نفیس غذائین کھانے اور قیمتی شراب

پینے پر غش تہا (ایضاً صفحہ ۳۰۴) جان ملقب بہ سنس فیر یعنے بے زمین جو سنہ ۱۱۹۹ء مین تخت پر بیٹہا اس بادشاہ مین کوئی خوبی نتہی بزدل ایسا تہا کہ غیرت اُسکے پاس نہ پہٹکتی تہی اور جہوٹ بولنے مین بہی اُسکو ذرا شرم نتہی وہ اُس اوباشی کے زمانہ مین سب سے زیادہ بدکار اور بیوفا قوم مین سے پہلے درجے کا بیوفا تہا۔ اُسکا چہرہ ہی اُسکے نفس کی برائی کی گواہی دیتا تہا۔ اسی بادشاہ کا تاج وآش کے ساحل پر رکہوین مین گیا تہا (ایضاً ۱۰۸) اس سبب سے اسکے بیٹے ہنری سیوم کے سر پر تخت نشینی کیوقت تاج کیجگہہ سونے کا ایک سادہ حلقہ رکہا گیا تہا اور ہوا خواہان دولت کو ہدایت ہوئی کہ اس تاجداری کی خوشی مین مہینا بہر تک سفید پٹی سر سے باندہے رہین (ایضاً ۱۸۱) اڈورڈ اول جو بیت المقدس کی جانب ترکون پر جہاد کرنے گیا تہا بیرحمی اور کینہ وری اور ہوس کچہہ اُسی سے مخصوص نہین ہے بلکہ یہہ باتین خاندان پلنٹ جنت کے کل ابتدائی بادشاہون کے خمیر مین داخل تہین (ایضاً صفحہ ۱۹۹) جس شہر مین بادشاہ ہم مذہب رعایا ہو وہان باوجود اختلاف بعض عقاید عبادت مین کچہہ خلل واقع نہین ہوتا لیکن جان کے عہد سلطنت مین چھ برس یعنے سنہ ۱۲۰۸ء سے سنہ ۱۲۱۴ء تک ملک مین کہین عبادت نہوئی عباد تخانون کے دروازے بند رہے اور وہان کے گھنٹے بیکار لٹکے رہنے سے زنگ آلود ہوگئے دیوون کی مورتون پر سے سیاہ کپڑا نہ اُٹہایا یعنے کسی نے جاکر انکا منہ نہ دیکہا انتہی (ایضاً صفحہ ۲۱۱) اور تاج شاہی گرو ہوجانا تو انگلستان مین باوجود ایکہی تاج ہونیکے اکثر دستور رہا چنانچہ اڈورڈ سیوم نے فرانس کی لڑائی کا سامان سارے ملک کا اُون اور ٹین کہ یہی اون دنون انگلستان کی بڑی تجارت تہی ضبط

کرکے اور تاج اور زیور شاہی گرو رکھکر کیا تھا (ایضاً صفحہ ۱۲۱) اسی بادشاہ کے وقت سے انگلستان یورپین اور ہندوستین رایج ہوئین اور فرانس کی لڑائیون مین چلین (یعنے ۱۳۴۶ع مین دیکھو ایضاً صفحہ ۲۱۱ سطر ۳) اور اسکے بعد (ایضاً صفحہ ۲۱۴ و ۲۲۲)

مگر مسلمانون مین توپ کی ایجاد ملک شاہ سلجوقی کے حکم سے جو ۱۰۷۲ء سے ۱۰۹۲ء تک بادشاہ رہا (سیر الاسلام صفحہ ۱۷۳) باتفاق مورخین روم و انگلستان وغیرہ ثابت ہے اور توپ لفظ بھی ترکی ہے اسکے معنے فوج (از غیاث اللغات) اور کتاب تجارت مطبوعہ ۱۲۸۳ ہجری صفحہ ۸۳ مین یہہ لفظ بزبان ترکی بطائے مہملہ لکھا ہے یعنے طوپ اور انگلستان یورپین ۱۳۴۶ع مین چلین (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۲۶) اور اسکا ثبوت مین توپون کی بنیاد ۱۳۴۶ع مین ہوئی (ایضاً صفحہ ۴۲۶ و ۴۲۳) اور تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین جو پادری الیٹ صاحب کی تفسیر سے لکھی گئی مطبوعہ اکتوبر ۱۸۵۶ع صفحہ ۹۱ مین لکھا ہے اُنکے منہ سے آگ دھوان گندھک نکلتی تھی یہہ اشارہ ہے اُنکی لڑائی سے اسبات پر کیونکہ اُنہین ایام مین توپخانہ اور بارود گولہ کی لڑائی دنیا مین ایجاد ہوئی تھی اور مسلمان اُسی سے جنگ کرتے تھے انتہی یعنے ۱۳۴۶ع مین جبکہ طغرل بیگ بغداد سے نکالا دیکھو تفسیر مذکور صفحہ ۹۰ سطر ۱۴)

اور ہنری پنجم نے فرانس کی ہم کیواسطے شاہی زیور اور کہا اور رہا ہے بجز روپے قرض لئے (ایضاً صفحہ ۱۷۰) بڑے بڑے تاجر اُن کی تجارت کرتے تھے یہانتک کہ بادشاہون کو بھی اُس سے حاجت تھی (ایضاً صفحہ ۲۴۸) غرض ایک تو نصرانی تو مغلی بھوکی بیست دوسرے پاپائے روم کیطرف سے ترغیب اور تحریص اشد

کہ اسکے واسطے مغفرت نامے لکھہ دینے کا دستور اُسیوقت سے قایم ہوا جبکہ نصرانی فوجین بیت المقدس پر مسلمانون کے مقابلہ مین چڑہائی کر رہی تہین چنانچہ تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۰۰ و ۳۶۱ مین لکہا ہے کہ کلیسیائے روم کے مقلد جو پرگٹری یعنے برزخ کی سزا کا اعتقاد رکہتے ہین اولیا کو اس عذاب سے محفوظ سمجہتے ہین اور اُنکے حسنات اسقدر وافر جانتے ہین کہ اگر انہین سے کچہہ کسی گنہگار کو بچائین تو وہ بہی عذاب برزخ سے نجات پا سکتا ہے چونکہ اُنکے گمان مین بخشش کی کنجیان پوپ کے ہاتہہ مین ہین (متی ۱۶ باب ۱۹ اور ۱۸ باب ۱۸ دوسرے قرنتیون کا ۱ باب ۱۰) اسواسطے وہ اُنکے نزدیک اولیا کے حسنات گنہگار خواہ مردہ ہون خواہ زندہ دلوا سکتا ہے اُنکے یہان اس بخشش کا طریق یہہ ہے کہ پوپ یا اُسکے وکیل ایک کاغذ یا جہلی پر مغفرت نامہ لکہہ دیتے ہین اور لوگ اُن اسناد کو لیکر یہہ سمجہہ لیتے ہین کہ ہمنے برزخ کے عذاب سے نجات پائی۔ ایسی اسناد دیکر روپیہ لینا یعنے مغفرت نامونکا فروخت کرنا پوپ اربن دوم نے اُسوقت ایجاد کیا تہا جبکہ یورپ کے عیسائی ملک کنعان پر چڑہائی کرتے اور بیت المقدس کو مسلمانون کے قبضے سے چڑا لینے کی دُہن مین لگے ہوے تہے

انتہی نقل کلامہ

یہہ اندلجنس یعنے مغفرت نامے پوپ کیطرف سے تیار ہوکر جابجا شہر شہر قصبہ قصبہ گانو گانو راہبون کے ہات فروخت کیواسطے بہیجے جاتے ان کو دیکہکر اور واعظون کی زبانی اُس جہاد کی فرضیت معلوم کرکے اور لوٹ کے لالچ سے اور نجات کی خوشی سے جو مغفرت نامونمین موعود تہے ساری قومین جوش مین

آگئین اور صلیب دار مجاہدین مین شامل ہونا ہر شخص نے دنیا و دین کی
فائدہ مندی یقین کرلی

واضح ہو کہ راہب یعنے درویش یہہ رومن کاتہولک وغیرہ عیسائیون مین ایک
درجہ دینی خاد مونکا ہے اور دوسری قسم والے اُسقف کہلاتے ہین جو ایک
یونانی لفظ کا معرب ہے انگریزی سے لارڈ بشپ اور ہندوستانی لاٹ پادری کہتے
ہین سب سے بڑا مرتبہ اسقف کا ہوتا ہے اور پوپ جسکے معنے باپ روم کے
اسقف کا خطاب ہے اور اُسکو رومن کاتہولک عیسائی اپنا شیخ الملۃ سمجھتے
ہین اُسکے بعد قسیس ہے اور قسیس کے بعد خادم انگریزی مین انکو بشپ
اور پریسٹ اور ڈیکن کہتے ہین دیکھو تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۳۰ انکے سوا
پوپ کی کونسل مین جو شہر پادری ہوتے ہین اُنمین سے ہر ایک کو کارڈنل کہتے
ہین اور پوپ کی وفات کے بعد انہین مین کا ایک پوپ ہوجاتا ہے (ایضاً صفحہ
۲۰۵)

اندلجنس گناہونکی معافی کی ایک سند ہوا کرتی تہی جسکا یہہ مضمون تہا
اے فلانے ہمارا خداوند یسوع مسیح تجہپر رحم کردے مین حواریونکی نیابت کے اقتدار
سے جو مجہہ کو سپرد ہوا تجہکو کلیسیا کی اُس ملامت اور الزام اور تکلیفات سے جنکا
تو مستوجب ہوا ہے بری کرتا ہون علاوہ اسکے اُن تمام زیادتیون اور تقصیرون
اور گناہون سے جو تجہسے سرزد ہوئی ہین کیسی ہی کیون نہ بڑی ہون اور
کسی سبب سے وقوعمین آئی ہون اگر وہ ساری خطائین پوپ ہمارے مقدس
کی معافی کے لئے رکہی گئی ہون مین ساری خالیاقتی کے نشان اور بدنامی

دانہ جو تجھپر اسوقت تک ہوئی ہون مٹاتا ہون اور اُن تکلیفات کو جو تو اٹھاتا ہے
مین پاوے ہین دور کرتا ہون کلیسیا کے تمام سکرمنٹ مین تیرا حصہ بنا قایم کرتا
ہون اولیاؤن کے گروہ مین تجھہ کو شامل کرتا ہون اور اُس پاکی اور نیکنامی
مین جو اسطباغ پانیکے وقت تجھہ کو حاصل تھی پھر داخل کرتا ہون پس مرنے کے
وقت سب دروازے جس سے گنہگار رنج و سزا مین داخل ہون تیرے لئے
بند ہو جائین اور اسکے بدلے خوشی اور عیش کا دروازہ جو بہشت کو جاتا ہو
تیرے واسطے کھولا جاوے اور اگر تو بہت برس ہونیکے بعد مرے تو یہہ معافی تیری
زندگی کی آخر ساعت تک قایم رہے گی باپ اور بیٹے اور روح القدس کے
نام سے آمین دستخط فرانسجان مٹرل کمسترمی

جب نصرانی بادشاہون نے اپنے اپنے مُلک بیچکر بیت المقدس پر چڑھائی کی
اور کامیاب ہوے تب پاپا صاحب نے اس مہم کیواسطے بہشت کو بیچنا شروع
کیا کیونکہ زمینی املاکین بک گئین تھین اب آسمانی املاک بیچنا نگزیر ہوا یہہ کہ
دنیاوی بادشاہان نصارا رچرڈ شیر دل اور رابرٹ وغیرہ نے اپنا ملک جسپر
وہ قابض تھے اس مہم کیواسطے جب بیچا تو دینی بادشاہ رومی پاپا نے بھی بہشت
کو جسکی کنجی وہ اپنے پاس رکھتے ہین بیچنا شروع کر دیا مطلب یہہ کہ نہ دنیا انکے پاس
رہی نہ دین رہا۔ سچمان اللہ یہوداہ اسکریوطی نے تو تیس ۳۰ روپے پر حضرت عیسیٰ
کو بیچا تھا (متی ۲۶ باب ۹ ذکریاہ ۱۱ باب ۱۲ و ۱۳) مگر عیسائیون نے لاکھون
کروڑون روپے بہشت کو بیچکر حاصل کر لئے گویا اس تیس ۳۰ روپے کا سود
بڑھتے بڑھتے اتنی دولت جمع ہو گئی یا یہہ کہ یہوداہ اسکریوطی نے جس یقین کو

تیس روپے پر بیچا تہا اُسکے سکان کو پاپا صاحب نے لاکہون روپے لیکر بیچا الا گویا ان
پر مہربانی سے حضرت عیسیٰ کو چین لینے نہ دیا اور آسمان پر پاپا صاحب نے
اُس زمانہ مین انگلستان کے کل باشندے بڑے بڑے دن کو بادشاہ سے فقیر تک
عجیب عجیب لباس پہنکر اور چہرے سنگار کر بہروپئے بنجاتے تہے اور جن لوگو کو
چہرے میسر نہوتے وہ اپنا منہ ہی کالا کر لیتے تہے اور بعض اوقات اسی ہیئت سے
گرجا مین نماز کیواسطے ہی چلے جاتے تہے یہہ لوگ بیشتر بکرون اور ہرنون اور
سانڈون کے چہرے پہنتے تہے اور اکثر ریچھ کہالین ہی پہن لیتے تہے تاکہ پورے
حیوان نظر آئین (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۸۰۵) لوگ کہا کرتے تہے کہ اب
ٹٹی کی آڑ مین شکار کھیلتے ہین اور خانقاہین بمنزلہ چکلون (یعنے کسبی خانون)
کے ہین (ایضاً صفحہ ۲۰۳) اُس زمانہ کے لوگون کی طبیعت مین جادو اور
نجوم اور اکسیر کے توہمات باطل بہت ہی سمارہے تہے جاہلونکا یہہ عقیدہ تہا
کہ علوم وفنون مین جو باتین نئی نکلتی ہین اُسمین شیطانی مدد کو بڑا دخل ہے
(ایضاً صفحہ ۲۰۳) فلپ ملانگتہن نامی ایک مشہور مصلح مذہب عیسوی نے کہا ہے
کہ لڑکپن مین مین نے سُنا کہ واعظ لوگ انجیل کو چہوڑ ارسطو کی دانائیون کا
وعظ کرتے تہے (ہندی تواریخ کلیسیا چاپہ بپ ٹسٹ مشن صفحہ ۶۹۳) ان سب
باتون کا سبب ظاہر ہے کہ کنگ کا بادشاہ اِتھل برٹ اپنی ملکہ برتھا کی
سعی سے عیسائی ہوگیا اور بادشاہون مین سب سے پہلے یہہ دین اسی نے
اختیار کیا (تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۳) پس انگلستان مین اس مذہب کی
پہلی ہی بنیاد ناقص ہوئی بسبب اسکے کہ عورتین ناقص العقل مشہور ہین

پس جو صلیب دار عیسائی اس لڑائی سے لوٹ آئے اُنہون نے اپنے مُلک
مین آکر کہا کہ ہم بہت سے تبرکات خوب جانچ کر یروسلم سے لائے ہین یعنے مسیح کی
صلیب کے ٹکڑے اور مسیح کا (گیارہ سو برس بعد) خاص لباس اور وہ ہتیار
جنسے مسیح کو دُکھ دیا تھا (یوحنا ۱۹ باب ۳۴) اُس ستارے کی کرن جو پورب
(یعنے فارس) (روسن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۷) کے مجوسیون نے حضرت عیسیٰ کے
پیدا ہونیکے وقت دیکھا تھا (متی ۲ باب ۱-۱۲) یروسلم کے گھنٹونکی کچھ آواز اور
حضرت یعقوب نے جو آسمانی سیڑھی خواب مین دیکھی تھی (پیدایش ۲۸ باب
۱۰-۱۲) اُسکی ایک کڑی اور وہی کانٹا جو پلوس رسول کے دُکھ دینے کو
رکھا گیا تھا (جسے پلوس نے ۲ قرنتیون کے ۱۲ باب ۷ مین کسی گناہ کی غربت
اور شیطان کے فرشتہ کو اپنے بدن مین تمثیلاً گویا کانٹا لکھا ہے مگر وہ اُسے
صرف کانٹا ہی سمجھے) اور اُسوقت کے اکثر آدمی ایسی باتون کا یقین کرکے
جن مکانون مین یہہ خیالی اور بے اصلی تبرکات رکھے گئے تھے اُنکی زیارت
کرنے کو جاتے تھے اشعر دین خواہان بسر کنند جا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ
پھر مورخ کلیسیا کہتا ہے کہ یہہ سنکے تعجب سے تم ضرور کہوگے کہ کیا یہہ ہوسکتا
ہے کہ لوگ ایسے بیوقوف ہوجائین مگر یقیناً ایسا ہی ہے کہ اُسوقت ایسے ہی
تاریکی چھا گئی تھی کیونکہ سب لوگ خدا کے کلام کی سچی اور سیدھی فہم کھو بیٹھے
تھے تت کلاسہ از ہندی تواریخ کلیسیا چھاپہ امریکن مشن پریس کلکتہ مطبوعہ
۱۸۴۹ صفحہ ۱۶) تب یہہ پیشین گوئی جو ایسعیاہ ۱۱ باب ۱۰ زبور مین ہے پوری ہوئی
کہ وہ جو دغاباز ہے میرے گھر مین رہنے نہ پائیگا اور جو جھوٹ کہنے والا میری نظر

نکلے نہ ٹھہرے گا مین زمن کے سارے شریرون کو سویرے فنا کرونگا تاکہ خداوند کے شہر سے سارے بدکارون کو کاٹ ڈالون (۱۳ زبور ۵) واضح ہو کہ یہودیون کے اس کلمے کو اس حدیث سے مقابلہ کرنا چاہیے یقرء الشیطان من بطن العصر ان سب لڑائیون کا حال مفصل گریٹ ایونٹس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر مین اسطرح مرقوم ہے

گریٹ ایونٹس آف ہسٹری ولیم فرانسس کالیر ال ال ڈی مطبوعہ لندن ۱۸۶۷ء

یعنے تواریخ واقعات عظیمہ مصنفہ ولیم فرانسس کالیر صفحہ ۱۰۶ - ۱۱۹

یروسلم پر عیسائی مجاہدین کی اول چڑھائی ۱۰۹۶ء

عیسائی مجاہدین نے یروسلم کو لے لیا ۱۰۹۹ء

سلطان صلاح الدین نے عیسائیون سے یروسلم کو لے لیا ۱۱۸۷ء

پھر یروسلم عیسائیون کے ہات آیا ۱۲۲۹ء

پھر مسلمانون نے اُسے لے لیا ۱۲۳۹ء

(صفحہ ۱۰۶ - ۱۰۸) مسلمانون کے ہات سے یروسلم بہت تنگ آگیا اور خلیفہ حکیم بنی فاطمہ خلیفہ مصر نے ۱۰۰۹ء مین گرجاے محشر کو گرا دیا اور پاک قبر مسیح کو منہدم کیا مین کچھ کمی نکی یہہ خلیفہ اپنی عزت ایسی چاہتا تہا جیسے کہ خدا کی تب ترکون نے یروسلم کو لیا اور عیسائیون کو جو ہزارون یروسلم کا حج کرنے کو جاتے تہے بہت ستانے لگے کوئی عیسائی شہر مین نہین جانے پاتا تہا جب تک کہ ایک سکہ طلائی محصول نہ دے - سب سے بڑی لڑائی (اس جہاد اول مین) مقام گڈریلیم پر ہوئی جہان ایک لاکھ سے زیادہ سوار ترکون کے عیسائیون کے مقابل آئے سلطان

سلطان نرکونکا بہاگا لیکن عیسائیون کو بھی یہہ فتح مفت نصیب نہین ہوئی کیونکہ
پیاس کے مارے یہہ حال تہا کہ تین سو آدمی پانی پیتے ہی مرگئے اُسوقت تہک
جانیکے سب عیسائی انطاکیہ واقع ملک شام مین ٹہہر گئے اور یہان لڑائی قایم
ہوئی عیسائیون نے بڑی جوانمردی دیکہائی اور محاصرہ شہر کا سردی اور قحط مین
بچہوڑا یہانتک کہ ایک سریانی افسر کی دغابازی سے ایکدن اندہیری طوفان کی
رات مین شہر مین بھی داخل ہوگئے اُسوقت ایک امیر موصل کا کربوغا نامی فوج
لیکر مسلمانونکی مدد کو پہونچا مگر بعد کشت وخون عظیم شکست کہاکر ہٹ گیا اور
عیسائی اور بوہیمند میثارابرٹ گاسکارڈ کا محاصرہ کئے ہوئے شہر کا پرنس (یعنے
شاہزادہ) بنایا گیا فقہند انطاکیہ کے مالک ہوگئے جہان چند ماہ ٹہرنیکے بعد معلوم
ہوا کہ عیسائی لشکر مین بیس ہزار پیدل اور پندرہ سو سوار باقی رہگئے ہین اُسوقت
انہین چاہئے تہا کہ عاقر کے قلعہ کو لیتے مگر یروسلم کے شوقین انہین کچہہ نہ سوجہا تہا
ہوا کہ امیر عاقر سے اقرار لے لیا کہ بعد فتح یروسلم کے عاقر کی کنجیان دے دیگا
آخر کو پانچ ہفتون کی لڑائی کے بعد گاڈفری نے یروسلم کو ۱۰۹۹ع مین فتح کیا اور
ستر ہزار مسلمانون کا قتل ہوا اور یہودیونکا انہین کے عبادتخانہ مین جلنا نصاریٰ
فقہند وان کی نامور یون مین بڑا داغ لگجانے کا باعث ہوا۔ اوّل ہی سال مین
گاڈفری نے قضا کی اُسنے ایک قانون بنایا جسکا نام قانون یروسلم رکہا مگر
اُسکا رواج دینے نپایا تہا کہ مرگیا

(صفحہ ۱۰۰۱) ۱۱۴۳ع ۴۹ ہجری صلیب دار دوئکا دوسرا جہاد۔ پہلی لڑائی سے
اڑتالیس برس تک یروسلم مین جنگی مسلمانونکا تسلط رہا یہانتک کہ سپہ سالار اور فرمانروا

جسوقت یورپ مین یہہ خبر پہونچی کہ اڈیسہ جو کہ فرات کے اسطرف عیسائیون نے بڑا قلعہ مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے بنایا تہا زنگی امیر موصل نے لیلیا تو جہاد کی آگ عیسائیون کے دلونمین پہر بہڑک اوٹہی اور اب پیٹر کے عوض سنت برنارڈ منادی جہاد کی کرنے لگے۔ جب اسنے ۱۱۴۶ء مین پہاڑ کے کنارے ویزلی مین بیشمار امراء فرانس کے سامنے وعظ کیا تو وہی پرانی آواز لارین ثانی کیوقت کی) ہوا مین گونج اٹہی کہ دیوتی ولٹ یعنے یہی مرضی خدا کی ہے اور (مجاہدین کیواسطے صلیبون کے نشان لیے برنارڈ کو اپنے کپڑے پہاڑنے پڑے آخر اسکی فصاحت نے لوئیس ہفتم فرانس اور کان رڈ سیوم جرمنی کو معتقد کر لیا یہہ دونون بادشاہ تین لاکہہ آدمی ساتہہ لیکر چلے جرمنی اور ہنگری کی راہ سے سیدہے قسطنطنیہ مین پہونچے لیکن مینوئیل (عمانوئیل) بادشاہ قسطنطنیہ کی تدبیرون نے جو کان رڈ کا دوست تہا رسد بند کر دیے جرمنیون کی طاقت وہ کہنا دی کہ یہہ لوگ کپدوشیا کے پہاڑون مین سراسین کے آسان شکار ہو گئے کان رڈ مایوس ہو کر قسطنطنیہ کو واپس آیا اور فرنچ لوئیس کی ۱۱۴۷ء کے صین شتاب جاڑے مین دریاے مینڈر کے کنارے سراسین پر کچہہ فتحیاب ہوئی لیکن یہہ فتحیابی جلد وہ قیمین شکست فاش پاکے نسیاً منسیا ہو گئی جب انہون نے دیکہا کہ انطاکیہ کے دروازے جہان کہ پناہ ملنے کی امید تہی بند ہو گئی تو بہادر لشکر روز روز گہٹنے پر ہی ہات پیر مارے گیا گو طوفان اور قحط کی آفتین اٹہائی پر یہ مگر انطاکیہ پہونچ گیا ان دونون بادشاہون یروسلم مین داخل ہونا نکانرڈ لوئیس سے اب ملگیا تہا) وہ شعاع امید بہی جسنے صلیب داروں کو حیات تازہ بخشی لیکن ۱۱۴۹ء مین یعنے محاصرہ دمشق کا سفر نکلا

اور دوسرا جہاد مصیبت ہوگیا (صفحہ ۱۱۱-۱۱۲) اسکے چالیس برس بعد تیسرا جہاد شروع ہوا ۱۱۸۹ع سے ۱۱۹۲ع تک یہ لڑائی رہی

جب یہ خبر یورپ مین پہونچی کہ سلطان مصر صلاح الدین نے یروسلم کو لے لیا اور وہ سونے کی صلیب جو اتنے برس تک مسجد عمر پر چمکتی رہی جس سے عیسائیونکا زمانہ عود کیا ہوا معلوم ہوتا تھا گرا دی گئی اور چونہ روندی گئی (اسکا یہ مطلب نہین کہ صرف صلیب روندی گئی مگر یورپ مین مجاہدین کو برانگیختہ کرنیکے لیے یونہی مشہور کیا گیا) اہل یورپ نے پھر تیسری دفعہ جہاد پر کمر باندہی پہلے تو اٹلی کے بندرگاہون سے وہ بڑے بڑے جہاز چلے جنمین ایسے جوش بھرے سپاہی تھے جو سید ہے عاقر کے محاصرہ مین پہونچے جسے صلاح الدین فتح کر چکا تھا لیکن اسسے بڑی جمعیت ایک اور چلی یعنے یورپ کے تین نامور بادشاہون نے یروسلم کا قصد کیا جرمنی کے فلپ آگسٹس نے فرانس کے فریڈرک باربروسا (یعنے لال داڑہی) نے جرمنی کی لڑائی کے اخراجات کیواسطے ایک ٹکس تمام عیسائی سلطنتو نپر لگایا گیا جسکا نام صلاح الدین کی دہ یکی تھا اور حسب دستور کافرونپر ایک ہی وار کرنے پر تمام گناہونکی معافی کا وعدہ کیا گیا اب ایک ایک کا حال سنئے کہ رچرڈ اور فلپ تو جب تک روپیہ اور فوج کی رسد بھیجتے رہے فریڈرک معمولی راہ اڈرین اوپل سے ایشیا کوچک کو چلدیا اور ۱۱۹۰ع مین ترکون کو شکست دیکر ایکونیم کو فتح کیا لیکن ساری امید مین سیلیشیا مین ختم ہوگئین دریاے سلف مین ایکدن گرمی کے موسم مین نہانے جو گیا مر گیا اسکی فوج کے بچے ہوے لوگ جو پانچہزار کے قریب ہونگے چھڑے لگاے ہوے اور آئطہ پا عاقر

پہونچے جسکا محاصرہ عیسائیون نے کر رکھا تہا دو برس برابر اسکا محاصرہ رہا اور
عیسائیون نے یورپ کی مدد کی توقع پر کہ آج آتی ہے کلہ آتی ہے تو اتنا نہ
کین ہزارون سپاہیون نے فصیل کے آگے جان دی تہی پہر بہی لشکر مین
وہ نئے نئے آدمی آتے گئے جو جنگی حرارت مین جل رہے تہے فوجین جرمنی اور
فلپ کے شمار مین ایک لاکہ تہین جو سمندر کی راہ سے یروسلم کو روانہ ہوئین
رچرڈ تو ارسیلز کی راہ سے اور فلپ جینوا کی راہ سے سنہ ۱۱۹۱ء کو روانہ ہوے اور
دونون نے ملکر جزیرہ سسیلی اور علاقہ سسلی مین بسر کیا روانگی سے پورے
سال بہر کے بعد فلپ اور رچرڈ بہی آگے پیچے عاقر پہونچے جنکو دیکہکر محاصرہ
کرنیوالون کی جان مین جان آگئی اور تو وہ جمعیت عیسائیون کی دوبرس
میں دوبالا ہوگئی جسکو دیکہکر صلاح الدین بہی کانپ گیا ہوگا کیونکہ جینوا سے
سارا سمندان حد نظر تک سفید نظر آتا تہا یہانتک یہ خفیف بات بہی جو سلطان
صلاح الدین کی عالی ہمتی مین سے ہے بے لکہے رہا نہین جاتا یعنے ایسے نازک
وقت مین جبکہ فلپ اور رچرڈ اپنے خیمون مین بیمار پڑے تہے سیب اور برف
تپ کی حرارت فرو کرنیکے لئے ہدیتہً بہیجے اور یہ مدت تک برابر جاری رہا جبتک کہ
شہر عیسائیون کے ہاتہ لگا اور سلطان دمشق کیطرف ہٹ گیا عاقر کی
فتح ہوتے ہی فلپ تو یورپ کو چلا آیا اور رچرڈ سمندر کے کنارے دمشق کیطرف
گیارہ دن کی راہ تک لڑتا چلا گیا اور تہوڑے دنون مین یروسلم کے اسقدر نزدیک
پہونچا کہ شہر تک بیس میل کا فاصلہ باقی رہگیا تہا لیکن یہین سے واپس
ہوگیا اُسوقت انگلستان مین ایسے جہگڑے ہوگئے اور خود اسکے لشکر مین وہ

ناراضی اور فساد برپا ہوا کہ اسے وہ ملک بالکل ہی چھوڑنا پڑا اسکے روانہ ہونیسے
شام مین صلح کیصورت معلوم ہوئی لیکن صلاح الدین کی وفات نے جو ۱۱۹۳ء
مین ہوئی یہانکا کارخانہ پھر بدل دیا فقط

(صفحہ ۱۴۱) ۱۱۹۵ء سنہ ۵۹۱ھ صلیب دارونکی چوتھی لڑائی

شاہنشاہ ہنری ششم جسنے کہ رچرڈ شیردل کو قید کیا ہمیشہ سسلی کو اپنی فتوحکا
دروازہ سمجھتا تھا تاکہ بائزنطین (دارالسلطنت ملک سسلی) پر متصرف ہو
اسی ارادہ کو چھپانیکے لئے اُسنے جہاد کا ارادہ کیا اور اپنے ماتحت چالیس
ہزار آدمیون کے لشکر کو دو حصہ کر دیا ایکحصہ بحر دینوب کو عبور کر کے قسطنطنیہ
پہونچا اور یونانی جہازونپر سوار ہوکر حاضر کور خانہ ہوا دوسرا حصہ بھی رفتہ
رفتہ پیچھے سے آکر شامل ہوگیا ملک شام کے عیسائیون نے جو صلح کا لطف
حاصل کر چلے تھے انہین مسلح دیکھکر کچھ بے اعتنائی کی لیکن جب دیکھا کہ
سراسین نے یافا کو لے لیا تو سرپا وارے عیسائی ہی بگڑے اور بیروت کا
محاصرہ کر لیا اس شہر کے فتح ہونیسے عیسائیون کو بڑی دولت ہاتھ لگی
اور نو ہزار عیسائی جو مدت سے قید تھے رہا ہوے اس عرصہ مین تیسرا لشکر
اور ہنری نے سسلی کو فتح کر کے بیچا جسکی سبب امیدین کی گئین کہ یروشلم
اب کافرون کے ہات سے جلد نکل جائیگا لیکن جاڑے کی آمد آمد نے
ساری ہمتین توڑدین اسکے عوض مین محاصرہ تہاران کا کیا گیا جرمنی جو سیاتھ تھے
انکی کان کھودنیوالون نے اُس پہاڑ مین جسپر وہ شہر آباد تھا سرنگ لگادی یہانتک
کہ دیوارین ہلنے لگین اور محصورین نے پناہ مانگی امن دینے مین انکار کیا گیا اور

مایوسی کے ساتھ شہر والون کی ہمت بڑہی حواصہ کرنیوالونکا اقبال اولٹ گیا
اغواہین اور ین کہ سراسین شہر والون کی مدد کو چلے آتے ہین یہہ خوف عیسائیون
دلین سما گیا اندہیری رات مین صلیب دارونکا سردار بہاگ گیا صبح کو یہہ دیکھنے
مین آیا کہ سارا لشکر بجلی اور گرج کا مارا اور کافر دشمنونکا بیطرح ستایا ہوا سر کے بل
ماہر کیطرف پریشان بہاگا چلا جاتا ہے یہہ بیعبت ناک انجام چوتہی لڑائیکا ہوا اور
بہی لڑائیان ہوئین مگر اسپر ہنری کے مرنے نے سب کو گہرین بولا لیا
(یہہ بجلی اور گرج سے صلیب دارونکا مارا جانا سخریب کے ایک لاکہ پچاسی ہزار فوج کو فرشتے
کے ذریعہ سے مار بچانے کی یاد دلاتا ہے (۲ سلاطین ۱۹ باب ۳۵ و ۳۶) چونکہ اسنے
خدا ئیگا دعوی کیا تہا اور نصاریٰ خدا کے بیٹے ہونے کا دعوی کرتے ہین اس لئے
دونونکا انجام ایکسا واقع ہوا) پایہ کہ حضرت سموئیل کیطرح مسلمانونکی مدد کیواسطے
بہی خدا نے بادل گرجایا (سموئیل ۷ باب ۱۰) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان
جو سب انبیا علیہم السلام پر ایمان رکہتے ہین تو سب انبیا علیہم السلام کی
برکتون کی بہی وراثت رکہتے ہین)

(سنہ ۱۱۹۰ء ۱۱۹۱ء صلیب دار لشکر کا پانچوان جہاد

پاپا نر سنٹ ۳ (یعنے پوپ معصوم سیوم) نے نئے جہاد کے واسطے احکام بہیجے لیکن
انکا کچہہ اثر نہوا اگر فلپ پاری ایسا چہوٹے سے گانو بارنی کا جہاد کی منادی کرتا
ایک نئے رنگ مین اسنے جہاد کا وعظ کیا کہ سپلوان سب چہوڑ چہاڑ کر جہاد کے لئے
تیار ہوگئے وینس کے رئیس ضعیف نابینا ڈانڈولو سے جہاز ونکے لینے کا معاملہ
کیا گیا اور یہی تجویز ہوئی کہ اسی شہر مین صلیب دار مجاہد جمع ہون لیکن اتنے بہت

امیر دان جمع ہوے کہ جہازونکا کرایہ جو وینس کو دینا تہا وہ بہی نہ فراہم ہوسکا آخر کو وہ رئیس اسبات پر راضی ہوا کہ بیس کرایہ کہپہ نلونگا اسکے عوض مین شہر ضارا مجہے فتح کروا دو چنانچہ صلیب واردان نے پانچ دن مین فتح کردیا چونکہ ان لوگون نے جہاد سے منہ موڑا ایک اور واقعہ انکے پیش آیا یعنے الیشک بادشاہ قسطنطنیہ کو اُسکے بہائی الکسیوس نے اندہا اور خارج کردیا تہا پس الیشک اور اُسکا بیٹا صلیب وار جہادیون کے پاس مدد مانگنے آے نصرانی مجاہدین مین سے اکثرون نے کہا کہ ہم پلستاین کو جائنگے لیکن اونہون نے سمجہایا کہ الیشک کی مدد کرنا ضرور ہے چنانچہ سارے جہاز لیکر قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اور فتح کرکے الیشک کو تخت نشین کردیا پہر یونانیون اور صلیب وار مجاہدین مین لڑائی ہوگئی اسی سبب دوبارہ قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا گیا (اسی ہنگامہ مین یہہ پانچوین جنگ صلیب ختم ہوئی)

(صفحہ ۱۱۶) اُس زمانہ کے سب سے عجیب واقعون مین یہہ فوج کشی لڑکونکی ہے جو ۱۲۱۲ع مین ہوئی ایک چوپان یعنے گڈریہ کا لڑکا ساکن ونڈوم متعلقہ فرانس جسکا نام استیفان تہا اُسنے کہا کہ خدا مجہے دکہائی دیا اور مجہے روٹی دی اور اُس چٹھی بادشاہ فرانس کے نام دیکر مجہے بہیجا ہے یہہ سنتے ہی تیس ہزار لڑکے بارہ بارہ برس کے اُسکے ساتہہ جمع ہوگئے اور نہ صرف یہی بلکہ لڑکیان بہی مردانہ لباس پہنکر گہوڑون پر سوار اور پیادہ جمع ہوگئین ماں باپ کا روکنا اور منت کرنا انہین اُنکے مربیانہ ارادے سے نہ روک سکا مارسیل سے لیکر جہوٹی تک یعنے ایسے غریب کے لڑکے گہرون سے نکلکر استیفن کے ساتہہ ہوے تمام فرانس مین

یہہ شعلہ پھیل گیا موم کی بتیان ہاتھونمین روشن کیے ہوے اور حاجیونکا لباس
پہنے ہوے گیت گاتے ہوئے گرم زمین کے گرد و غبار مین اس اعتقاد پر کہ سمندر
خشک ہوکر یہین سے بیت المقدس کی راہ نکل آے گی چلے جاتے تہے راہ مین
لوٹے گئے اور مارسلیس مین بڑی دغا کہائی دو سوداگرون نے اقرار کیا کہ
ہم تمہین خدا کیواسطے یہودیہ پہونچا دینگے اور یہہ لوگ سات جہازون مین سوار ہوکر
چلے دو جہاز ٹوٹ گئے اور جو انمین تہے سب ڈوب گئے پانچ جہاز یہہ بیش بہا
بوجہہ لیکر مصر مین پہونچے جہان سب غلامی مین بیچے گئے اتنا معلوم کرکے
تسلی ہوتی ہے کہ ان بدمعاش سوداگرون نے آخر کو جلد مسلی مین بہائی
پائی انہین دنون مین دو لشکر اور لڑکون کے جو جرمن مین جمع ہوے تہے
پہاڑ اوتر کر جینوا اور لمبارڈی مین آے جہان یہہ ایسے پراگندہ ہوے کہ
انکا پتہ نہ لگا اتنا معلوم ہوتا ہے کہ البتہ بہت سے انمین سے بردہ فروشونکے
ہات لگے

(صفحہ ۱۱۷) ۱۱۳۶ء - ۲۹ ویں چہٹا جہاد صلیب داروںکا

ایک اور بڑی حرکت جسمین عیسائیونکا بڑا نقصان ہوا امپرر یعنے شاہنشاہ
(یہہ امپراطور کا مخفف ہے) فریڈرک دوم کی سرداری مین تہی پوپ گرگوری
نہم نے تقاضا کرکے بادشاہ کو پاک زمین کیطرف روانہ کیا لیکن ساتھیونکی
نااتفاقی یا سخت بیماری کے سبب تیسرے دن اُسے لوٹنا پڑا غضبناک
پوپ نے اسے واپس آتے ہی کلیسیا سے خارج کردیا لیکن دوسرے سال
باوصف ناراضی پوپ کے فریڈرک یہودیہ کو روانہ ہوا جسکی خاص سبب

سلطان مصر کے اتفاق کا سہارا تھا پوپ کی ناراضی سے انہین یہودیہ تک
پادریون سے اجنبی رکہا (یعنے کوئی پادری بادشاہ سے موافق نہوا) تبہی
اسنے اپنی تدبیرون سے ملک کامل سلطان سے دوستی کے ساتہہ وہ بات
حاصل کرلی جو اتنے مدت کے خون بہانے سے نہین حاصل ہوئی تہی یعنے
دس برس کے لئے اتنی شرطون پر صلح کرلی گئی کہ یروسلم اور بیت اللحم اور
یافا سے تبریس تک سب فرنگ کو بلا تعین مسجد عمر صرف مسلمانون کے تصرف
مین رہے۔ اس بات سے تمام دنیا کے عیسائیون کو خوش ہوجانا تہا لیکن
پادریون کو بڑا رنج ہوا یعنے یہہ بادشاہ جبکہ شان و شوکت سے یروسلم مین
داخل ہوا تو کوئی پادری اُسکے سر پر تاج رکہنے کو نہ آیا اسلئے آپنے ہاتہہ سے
اپنے سر پر تاج رکہنا پڑا مگر یہہ بادشاہ وہان بہت مزہ سکا اور اسکی سلطنت
یورپ مین بسبب ناراضی پوپ کے ایسے جہگڑے پیدا ہوے کہ اسی ائی کو
لوٹ آنا پڑا

(صفحہ ۱۱۸) ساتوان جہاد صلیب داروں کا

لوئیس نہم بادشاہ فرانس مارسیلز مین سے ہے جنکو ولی کا خطاب ملا ہے ساتوان
صلیب داری جہاد کیا یروسلم پر کافرونکا (یعنے مسلمانون کا) شکار ہوگیا
تہا لوئیس نے فرانس سے نکلتے ہی جسوقت یہودیہ کو رخ کیا مقدس گیتون کی
آوازین جہازون سے آنے لگین سیپرس (قبرس) مین جہاز کا موم بہہ
کر کے جہان اسکے لشکر نے تمام جیش مین اپنی طاقت کہنادی اور جہازین
ڈیسنا کے کنارے لنگر ڈالا گیا تیرون کی بوچہاڑ مین یہہ تلوار لیکر سب سے

کو دیکھا اور فوج کو کنارہ کیطرف لیچلا حیرت زدہ مسلمان یہہ دیکھکر ڈمیٹا کو چھوڑکر چلدیئے لیکن وہ جہادی صلیب دار فکی صفین کم کرنیکیلئے آگئی اور جب لوئیس اندر کیطرف شہر منصورہ کو چلا یکبارگی مسلمانون سے ایک کارزار ہوا اور اسکے بہائی کے مارے جانیسے اور بہار فوج کے تلف ہوجانیسے اسکی فوج کو شکست سے بدتر کردیا ڈمیٹا کو پس پا ہونے کی ٹہرائی گئی موضع منیہہ پر لوئیس باوجود اسکے کہ بہاگ سکتا تہا اپنی شکستہ فوج کے ساتہہ رہا اور قید ہوگیا یعنے مسلمانون کے ہاتہہ قید ہوگیا) اور سوا ڈمیٹا کے چار لاکہہ سکہ طلائی دیکر ششماہی مین رہا ہوا اسکے بعد عاقر مین چار برس تک پڑا رہا یہانتک کہ اپنی ماں کے مرنے کے بعد اسے فرانس مین آنے پڑا

(صفحہ ایضاً) یہہ آٹھوان اور آخری جہاد صلیب دارونکا ہے ۱۲۷۰ء سولہ برس کے بعد ایک مہم فرانس سے تیار کی گئی لیکن خاص یہودیہ کیواسطے نہین بلکہ حبش کیواسطے سینٹ لوئیس کا مطلب یہہ تہا کہ امیر تونس کو زور تیغ عیسائی کرے مسلمان بہاگ نکلے لیکن اور ہی بڑا دشمن آسمان سے فرانس کے لشکر پر نازل ہوا یعنے وہ ہیجہ کہ لاشون کے نہ دفن کرنیسے پیدا ہوگئی تہی حملہ کرنے لگے یہانتک کہ اورون کے ساتہہ بادشاہ بہی بیمار پڑا اور مرگیا

(صفحہ ۱۱۹) انگلستان کا بادشاہ اڈورڈ اول آخر بادشاہ ہے جنہون نے مسلمانونپر جہاد کیا تہا حبش مین پہونچکر اڈورڈ نے لوئیس کو مرا ہوا دیکہا تو فوج لیکر پاک زمین یروسلم کو چلدیا فونیکیا کا سفر اور ناصرہ کے مسلمانونکا

(خاتمہ)

قتل کرنا یہی اسکے کام مین سے ہین اسکا لشکر عاقر مین رہا جہان ایک زمہ کا
بجا خبر لگنے سے ہدایت ہوئی کہ گھر چلے اور بعد اٹھارہ مہینے بیکار صرف کرنیکے
دہلی کو فتح کرنے اور اسکا ملک کو ستانے کے لیے انگلستان کو چلا آیا
بعد بربادی ہر و سلم عاقر یورپ والون کی شوکت کا مشرق مین مرکز تہا یہہ
شہر آخر کو عیسائی نام کے لیے ننگ ہونے لگا لیکن اسکی نخوت اور عیاشی اسکی
بربادی مین دفن ہوئی جبکہ تینتیس ۳۳ دن کے محاصرہ کے بعد سلطان خلیل کی
بہادری اکلون نے ۱۲۹۱ع مین اسکی دیوارون کو چور کر دیا اور وحشیان ملوک کو
(جو مصر کے مالک تہے) راستہ دے دیا ساٹھہ ہزار عیسائی قتل ہوے اور
غلام بنائے گئے اور بعض جو بہاگے بیشہرس (قبرس) کے کنارے پہونچے
پہونچتے سمندر کی نذر ہو گئے انتہی

اب مین ان سب لڑائیون کا مفصل حال ایک اور کتاب مے لکہکر ختم کرون
لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فرزند شکر نوان چہاپہ و تصحیح کی ہوئی
اوکسفورڈ کے مدرسہ کی مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ پیرس کے اور بہی اڈیٹ کمیٹی
کمیٹی کے حکم سے لونیس ڈکاسٹا صاحب اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس متعلقہ
صوبجات بنگالہ و بہار و اوڈیسہ نے اردو مین ترجمہ کیا مطبوعہ ۱۸۲۹ء مطبع چرچ مشن
جلد ۲ مین لکہا ہے

جہاد یعنے جنگ مقدس کا بیان ۱۷ باب فصل ۱

اوائل ترک یعنے ترکمان جو کہ تاتار کی قوم سے تہے انہون نے تارس اور ارمانس کے
پہاڑون سے اوترکر ولایت موسکوی پر گیارہوین قرن مین قبضہ کیا ہوین صدی

زمان مین خروج کیا اور بحر کسپیان کے ساحلون تک گھس پڑے عرب کے شاہون نے
قتاع ترکون کو نوکر رکھا اُسی ڈھب پر جیسے کہ روم کے بادشاہون نے قبل اسکے
گاتھون اور جاٹلون کو نوکر رکھا تھا اور وے خود تخدوم بن بیٹھے تھے اور انہون نے
اُن لڑائیون مین جو تخت کے استحصال کی بابت ہوئین بڑی ہی بہادری دکھائی
خلفاء بغداد یعنے عباسیون سے اُنکے دعوی خلفاء خاندان عثمان نے ممالک سیریا اور
مصر اور افریقہ کے لیلے اور ترکون نے عباسیون اور بنی امیہ سے سارا اُنکا ملک
لیلیا مشرق مین ترکون نے شہر بغداد کو اپنے قبضہ مین کیا اور خلفاء کی بالکل
بالکل اُٹھا دی اور جملہ سلاطین ملکی شاہون کی بہ نسبت اب محمدیون کے ایسے
جیسے کہ پوپ مسیحیون تھا اعظم المجتہدین سے پہلے جہاد کے زمان مین جو کہ گیارھوین
قرن کے عرصہ مین گزرا مملکت عرب اور فارس اور بڑا حصہ ایشیائے صغیر کا شاہ
ترک کے انتظام مین تھا مشرقی مملکت اس نوج سے بہت گھٹ گئی اور
بہت سے ممالک اس مملکت کے جو سرزمین یورپ مین تھے اسکے تحت تصرف سے
نکل گئے گریونان اور مقدونیا اور تھریس اور الیریا پر انتک قبضہ بنا رہا اور قسطنطنیہ
آباد اور شان و شوکت سے تھا طین ترکون کے قبضہ مین تھا اور اسکا صدر المقام
(یعنے بادشاہ کا تخت) ہر وسلم کا شہر گو کہ اپنی اگلی رونق سے گھٹ گیا تھا تاہم اسکی عزت
مقدس کی نظر وہین بطور شہر مقدس کے تھی اور اکثر لوگ اسکی زیارت کے لیے وہان مسجد عمر
پر جایا کرتے تھے اور یہی ہمارے بچانیوالے کے مقبرہ سے پر یکایک ہفتم جو کہ مشرقی
سلطان تھا اسکے ہاتھ سے ایشیا کی مملکتون کے نکل جانیکے باعث آتش غضب سے
جل رہا تھا پس اُسنے ۱۴۷۴ء مین گریگوری ہفتم سے اعانت چاہنے کو اپنے کو کاذب

طوق اطاعت سے فارغ کرے کر اس ہمگرے کے سبب جو کہ پوپ اور جرمنی کے سلطان کے
درمیان اُن دنون تہا یہہ بات اُس حوصلہ تک کہ ایک مناسب اسکے لئے پیدا
نکلا معطل رہی
پیشرو مسٹ یعنے پطرس تارک الدنیا نے جو کہ باشندہ ایمنس کا تہا یروسلم کے
طواف سے لوٹنے کے بعد زور شور سے اُس مظلومیت کا جو کہ سیحون نے ترکون کے
ہاتہہ سے اُٹہائی استغاثہ مچایا اور اربن ثانی نے اس دیوانہ شخص کو مجتہد ٹہہرایا
کہ اُس بڑے منصوبے کی تعمیل کے لئے پیشوا ہو جو کہ پوپون نے ٹہہرایا تہا کہ
سارے مسیحیون کو جہاد کے لئے کہڑا کریں تاکہ کافرونکو زمین مقدس سے معدوم
(یعنے معدوم) کردین اور ایک یہہ بہی مقصد تہا کہ اس سبب سے وہ نفاق
جو کہ یونانی اور لاطینی کلیسیا کے درمیان تہا انجام کو پہونچے اور انکا اقتدار
بڑہے تاکہ مغربی یورپ کے سلاطین و امرا دور دور ملکون کی جنگ مین مشغول
رہنے کے سبب فرصت نہ پاوین کہ اپنے دیس مین فساد مچاوین اس مشورے کا
آغاز دو جدے جدے شورے یعنے پلاسنشیا اور کلیرمونٹ مین ہوا پہلے شورے
مین کچہہ بندوبست نہوا کیونکہ اٹالیہ کے امرا اپنے گہر کے کاروبار مین مشغول تہے
اور نہ چاہتے تہے کہ دور دراز کا سفر کرین لیکن فرانس اور اٹالیہ کی نسبت
زیادہ تر سرگرم نکلے اور ایک بڑا انبوہ طامعین و مفسدین عباد کا اپنے سب
متعلقین کے ساتہہ غنیمت و غنیمت کے لئے اور اس امید پر کہ نجات ابدی
ہوگی جسکا کہ ایک عجیب و غریب حکم سے پوپ نے وعدہ کیا تہا فوراً صلیب
اُٹہا کر چل نکلے پطرس تارک الدنیا نے اپنے حکم کے تلے اسی ہزار جمع کئے انمین

شاہزادے اور امیرزادے اور علمائے دین اور مہمان اور اناث اور اطفال سب تھے غرض کہ اچھے بڑے بقول ایک مصنف مورخ کے سب طرح کے لوگ مجتمع ہوئے اور انہون نے ۹۹۰ھ مین راہ مشرق کی لی جس مین جس ملک سے ہو سکتے وہان لوٹ کھسوٹ اور لوٹ پاٹ مچا دیتے کیونکہ جبکہ ایک بڑا انبوہ اس طرح سے مجتمع ہوکر اُنکے جیسے اعمال قابل عفو ہونگے اُسکا ایسا ہی کچھ ثمرہ ہوتا ہے پطرس کی فوج جبکہ قسطنطنیہ کو پہونچی فقط بیس ہزار رہگئے شاہ الکسیس کو بیقیاس ہے کہ جسکے حضور مین ایسے جہاد بہت ہی گستاخی سے پیش آئے نہایت پسندیدہ حلم وعقل دیکھا ان مفسدون کے انہون سے چھٹکے کے لئے اُسنے تعجیلاً جو امداد کہ وے چاہتے گئے انہین پہنچا گیا اور اپنے جہاز بھی انہین دئے کہ بحر باسفورس کے پار انہین اتار دین سلطان سلیمان سلجوقی نیسیا کے میدانین اُسنے مقابلہ کیا اور پطرس تارک الدنیا کے لشکر کو تہ تیغ کرڈالا اسی عرصہ مین ایک نیا مجمع جہاد والونکا قسطنطنیہ مین اچھے اچھے سپہ سالارون کے زیر حکومت آپہنچا کہ جنکے سرغنہ بولون والا گوڈفری ڈیوک برابانت کا اور ریمونڈ کونٹ تھولوس کا اور نورمنڈی والا رابرٹ بیٹا ولیم شاہ انگلنڈ کا اور بوہیمنڈ بیٹا رابرٹ گسکارڈ کا جو کہ سسلی کا مظفر تھا اور دوسرے بڑے بڑے عالیجاہ امراتھے انکے ساتھ بھی جو کہ کئی لاکھ کی جماعت تھی الکسیس اُسی طور شایستہ سے پیش آیا اور تعجیلاً انہین بھی روانہ کردیا اُسنے اسبات مین بہت دانائی ظاہر کی کیونکہ غازیون کا یہی ارادہ تھا کہ جنگ جہاد کو اسکے ملک کے لینے سے آغاز کرین اس جم غفیر کے آگے اُسکے ترک نہ ٹہر سکے اور انہون نے دوبار ہزیمت کھائی اور جہاد والون

انکا تعاقب یروسلم تک کیا اور چھ ہفتہ کے محاصرہ کے بعد یورش کرکے شہر کو لیلیا
اور بڑے ہی ظلم وستم سے وہان کے سب محمدیون اور یہود کو مقتول کیا یہ واقعہ
۱۰۹۹ع مین ہوا پطرس تارک الدنیا کی حیات نے وفا کی کہ وہ شہر مقدس کی تسخیر
کو دیکھے مگر ابن ثانی اس ماجرے کے آگے ہی مرچکا تہا گوڈفری کے نام پر یروسلم
کے شاہ کا ڈنکا ہوا مگر چند اسکے بعد پوپ کے نایب کو اُسے ملک تفویض کردینا پڑا
کہ جسکو علماے دین ومشایخ نے آبا مقرر کیا تہا (انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۱۴۰ شمولہ
مخزن مسیحی نمبر ۲ جلد ۴ مطبوعہ جون ۱۸۵۱ع مین ہے کہ اُسنے اپنے قلمرو مین اپنے
سر پر تاج شاہی کبھی نہ پہنا اسلیے کہ اُسنے کہا کہ مین اس لایق نہین کہ اُس جگہ
مین جہان کہ میرے نجات دہندہ نے کانٹون کا تاج پہنا ہے (متی ۲۷ باب ۲۹ آیت) سونا
پہنون انتہی) یہ جہاد والون نے ممالک سیریا اور فلسطین کو چار حدی حدی سرکاروں
منقسم کیا اور اس سبب سے انکی قوت بہت گہٹ گئی اور ترک اب زور
پکڑنے لگے اور مملکت ایشیا کے مسیحیون نے یورپ سے استمداد کی درخواست عرض
جانی

دوسرے جہاد کا آغاز مغرب کیطرف سے ہوا ۱۱۴۶ع مین فرانس اور جرمنی
اور اٹالیہ کے لوگون سے قریب دو لاکھ مجاہدین کے ہیوہ کے زیر حکومت جو کہ فرانس
والے فیلقوس اوّل کا بہائی تہا نکلے انکا بھی ویسا ہی کچھ حال ہوا جیسا کہ پطرس
تارک الدنیا کے لشکر کا ہوا تہا وے جو نہین مرزبوم ایشیا کے ساحل پر اوترے
اُنسے شاہ سلیمان نے گرما گرمی سے مقابلہ کیا اور شاہ ہیوہ عالم تنہائی مین
مرگیا اُسوقت یروسلم کا قلعہ ایسا کمزور تہا کہ ضرور پڑا کہ اُسکی حفاظت کے لئے

(خانمی

ہ ہان لڑائی پر کمر باندھین پس اسی مقام سے فوجی بہادران رخصت اور ہوہنسٹا
کے فرقے نکلے اور جلد اسکے بعد جرمنی کی قطارین سے تیسرا فرقہ نکلا اسی حالت مین
پوپ یوجینیس ثالث نے مقدس برنارڈ کو کہ جسکا وہ شاگرد تہا اور لنگوئین بہانتک
اسکی قدر تہی کہ وہ یورپ کا اور بگل کہلاتا تہا بہیجا کیا کہ ولایت فرانس مین
پند و نصایح سے لوگون کو دعوت جہاد کے لیے کرے اور انکا سرغنہ لوئیس ہفتم
کو چنا ہوا اسنے کانرڈ ثالث شاہ جرمنی کی آمیزش سے تین لاکہہ آدمی اکٹہے
کئے مقدس برنارڈ کے ہاتہون سے دونون شاہون نے صلیب پایا تہا
(انتخاب تاریخ کلیسیا صفحہ ۴۹۴ مشمولہ مخزن مسیحی جلد ۴ نمبر ۴ مطبوعہ جون ۱۸۴۱ء)
مین ہے کہ پہلے جہاد کے پچاس برس بعد برنارڈ جہاد کے لیے وعظ کرتا چار و نطر
پہر کہتے ہین کہ برنارڈ کی اس دعوت پر چالیس لاکہہ آدمیون سے زیادہ جہاد کے
لیے فراہم ہوگئے اکونیم کے سلطان نے جرمنیون کو تکے بوٹی کر ڈالا اور لوئی ہفتم
کے متصل آلے فرانس نے بالکل ہزیمت کہائی اور بڑی ہی کمبختی اور خواری
کے بعد دونون شاہ عرق ندامت مین غرق ہوا اپنے اپنے ملک کو لوٹے قریب
ایکہزار آفت رسیدہ قبایل کے سبب سعقول کے ساتہہ مقدس برنارڈ کے
ضعل کا زور و شور سے علانیہ شکوہ کرنے لگے کہ اسنے حرص نے یہانتک ورغلایا
کہ آپکو موسیٰ سے تشبیہہ دے کہ اسنے جیسے موسیٰ نے ایسے وعدہ کے بعد کہ بنی اسرائیل
کو اس پہین کے ملک مین لیجائیگا انکی پہلی نسل کی خواری و تباہی بیابانین
دیکہی
عظیم الشان صلاح الدین نے جو کہ شاہ مصر کا اور دہ کیا کہ یروشلم کا

قبضہ فلسطین سے اُٹھادے اور شہر یروسلم کا محاصرہ کرکے آمدنون جمیع انواع کی بدانتظامی و بدعملی سے تباہ ہوا تھا اُسے لیلیا اور وان کے سردار لوسیگنان ڈی گائی کو اسیر کرلیا مگر اُسکی بہت خاطرداری کی پوپ کلیمنٹ ثالث کا فرنگی قحطیانی دیکھکر بہت ہی ہیبت زدہ ہوا اور اپنے فرانس و انگلنڈ و جرمن کو تحریص کرنے لگا کہ ایک نئے جہاد پر کمربانہین اور ہر ملک کا لشکر اپنے اپنے سردار یعنے فیلقوس اگسٹس اور رچرڈ اول اور فریدک باربارو سا کے زیر حکومت ہوا اس نئے جہاد مین شاہ فریدک مرزبوم ایشیا مین نہانے وقت مرگیا اور اُسکا لشکر بیحد متواتر سے تباہ و خوار ہوا فرانس و انگلشیہ افواج کے بخت نے اُنسے کچھ یاوری کی انہون نے پطلیموس (یعنے تلمس) کا محاصرہ کرکے ۱۱۹۱ع مین اُسے لیلیا مگر رشک و حسد کے سبب رچرڈ اور فیلقوس (یعنے فلپ) مین ایسی بے مزگی پیدا ہوئی کہ شاہ فرانس بیزار ہوا اپنے ملک کو لوٹ گیا بہادر رچرڈ نے تن تنہا صلاح الدین سے مقابلہ کیا اور قریب اسکیلون کے اُسے ہزیمت دی مگر سفر کی مشقت اور قحط کے سبب اُسکا لشکر بہت ہی مضمحل ہوا تھا پس اُسنے اپنے دشمن سے ایک عزت کے ساتھہ صلح کی اور اضطرار اً فلسطین کو چھوڑ جہاز پر سوار ہو اپنے ملک کو معاودت کی صلاح الدین کے جسکا ادب سبھی لوگ بھی کرتے تھے ۱۱۹۳ع مین مرگیا

فلندرس والئے کونٹ بالدوین کے زیر حکومت ۱۱۹۰ع مین جو تیسرے جہاد کے لوگون سے کمر باندھی مگر اُنکا فقط یہی مقصد تھا کہ کافرونکا استیصال کرین بلکہ یہ کہ مشرقی سلطنت کو بالکل منہدم کرادین قسطنطنیہ تک تابع اپنے کرلے

باعث خانہ جنگی و بغاوت سے تباہ و خوار ہو رہا تھا اہل جہاد نے اُسکا محاصرہ کر لیا
کسی نوع کی مزاحمت کے اُسے لیلیا اُنہوں نے اپنے سردار بالدوین کے نام پر
شاہی ڈنکا مارا اگرچہ کہ اسلیے کئی مہینے بعد اُسے تخت پر سے اُٹھا منقول کر دیا چند
بڑے بڑے سرغناوں نے آپسمین مملکت شاہی کو بانٹ لیا اور اُنے دشمنوں
کہ جنہوں نے اس چڑھائی کے لیے اپنے سنجار کی اعانت دی تھی اُسکے بعض حصے
اُنہیں کا مندبا کا جزیرہ ملا کہ جسکا قدیمی نام کریت تھا الکسیس نے جو کہ سلطانی
خاندان کو مٹنی سے نکلا تھا مرز بوم ایشیا مین ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالی
اور جسکا نام اُسنے ولایت تھیمیز رکھا پانچوین جہاد کی یہہ علت غائی
تھی کہ شاہ سیف الدین سے انتقام لین کہ جسنے ملک فلسطین پر خروج کیا تھا
اور ملک مصر کو ویران کر دین سب پچھلے جہادون کی مانند اس جہاد کا بھی یہی
انجام ہوا کہ ابتدا مین تو کچھ فتح ہوئی مگر آخر کو غازیون نے ہزیمت اُٹھائی
اس زمانہ یعنے ۱۲۲۷ع مین مرز بوم ایشیا مین ایک بڑا سیلاب پیدا ہوا چنگیز خان
تاتاریون کو لیکر جانب شمال سے ولایت فارس اور سیریا پر ٹوٹ پڑا اور بے
کسی امتیاز کے ترکون اور یہودا اور مسیحیون کا غرضکہ جنہون نے اُسکا سامنا
کیا سب کا قتل شروع کر دیا سلجوقی ولاورون نے کیا از قبیل ایسپٹار اور ہوسپٹالر
اور کیا تو توی سبھون نے زور شور سے سامنا کیا مگر کچھ مفید نہ پڑا اور فلسطین
ان خاصیون کے ہات آجاتا اگر لوئیس نہم فرانس والے کے جہاد کے سبب
کچھ دنون نہ تھما رہتا اس شاہ نے یہہ سمجھکر کہ اُسکی دعوت ملک کیطرف سے ہی
چار برس کی تیاری کے بعد اپنی بیگم اور تین بھائیون اور سارے فرانس کے

(خانقاہ)
(۳)
(۴)
(۵)

بہادرون کیساتھہ ارض مقدس کی عزیمت کی اسکے لشکر کا پہلا اقدام مصر کے
غلبہ پر ہوا اور وہان چندے فتحیاب ہوا انہون نے قاطبتاً شریت انہانی اور
شاہ فرانس اپنے دو بھائیون کے ساتھہ (کیونکہ ایک تو لڑائی مین مارا گیا
تہا) اپنے دشمن کے ہاتہون مین گرفتار ہوا اسنے اپنی آزادی مبلغ خطیر کے
عوض خریدی لوگہ دشمن کے عجیب وغریب تحمل کے سبب اس زر کا مقدار
کچہہ کم ہوگیا اور فرانس کو مراجعت کی اور وہان صلاح وفلاح اور فہم وفراست
کیساتھہ تیرہ برس تک اسنے سلطنت کی چنانچہ حقاً کہا گیا ہے کہ اسکا تقوی
ہر چند کہ ایک زاہد خلوت گزین کی مانند تہا مگر وہ حسن معاشرت شاہانہ سے
محروم نہ نکلتا اگر وہ زیادہ تر گہر مین مقیم رہتا مگر اسی جنون نے بار دگر اسے
گھیرا اور مسلمانون کے حملہ الزعم وہ پہر بقصد جہاد مرز بوم افریقہ کو روانہ ہوا
اور وہان وبا کے سبب اسکا لشکر تباہ وخوار ہوا اور خود بہی مرگیا یہہ واقعہ
۱۲۷۰ع مین ہوا۔ لاطینیون نے دو نا پائدار سلطنتون کی بنیاد مشرق کی نواح
مین ڈالی کہ جنمین سے ایام جہاد کے تیسرے سال مین یروسلم کی سلطنت
تہی اور قسطنطنیہ مین لاطینی سلطنت ستاون برس تک رہی (۱۲۰۴ع سے ۱۲۶۱ع مین
میکائیل پالیالوگس کے زیر حکومت یونانیون نے پہر اس شہر کو اپنے قبضے
مین کیا دیکہو لب التواریخ صفحہ ۱۰۲)

راولیون نے یون لکہا ہے کہ ایک فائدہ جو ان مقدس لڑائیون سے حاصل
ہوا یہہ ہے کہ یورپیون کے اطوار مہذب ہوے (یعنے مسلمانون کی تہذیب نے
اہل یورپ مین بہی اثر کیا اور انہین مہذب بنایا سبحان اللہ

نگردید محروم زین بارگاہ چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ

لیکن ان ایام مین جو کہ فوراً ایام جہاد کے بعد گذرے اس نوع کی کچھہ ترقی معلوم نہین پڑتی ہے انجام جہاد امریونانی سلطنت کے ہیوط کے درمیان ۱۴۵۳ع مین دو قرن جہالت اور ظلمت کے گذرے اور یہہ وہ زمانہ تہا جب علوم پر ظاہر ہوے اور ادب نمود پر آیا جہاد کا ایک نتیجہ یہہ تہا کہ مال غیر منقولہ کی تبدیل کے انعامی سلطنتون مین ہوگئی اور امرا کے علاقے بک گئی چہوٹے چہوٹے زمیندار و پر مقسم ہوے اس بات نے ولایت فرانس مین شاہی اقتدار کو بہت ہی بڑہایا مگر ملک جرمنی مین جہان کہ شاہ اصالتاً پر بے کسی فائدے کے جہاد مین شریک نہا عاید کا اقتدار سلطانی اقتدار پر غالب آیا مگر ملک فرانس مین انعامی مستقلہ سلطنتین کمزور ہوگئین اور فرقہ ذیل نے قوت پکڑی اور خود مختار ہو چلے (یہان سے ثابت ہے کہ اقوام رذیل اہل یورپ کی بہی نظر مین خوار ہین) انہون نے امصار جو کہ قبل اسکے امرا کے بند اطاعت مین تہے انہون نے اب اپنی آزادی کی گرفت کی اور اپنا یہہ حق ٹہرایا کہ اپنے لئے نقابات خود مشخص کرین اور خود اپنے شرایع کے موافق منتظم ہونے لگے بعضون نے یہان تک پیش قدمی کی کہ بے سند دیے کے آپ کو بند اطاعت سے فارغ کیا اور عاید کے علی الرغم رسوم مقررہ کو پیش کرانہین ایک گرینری کے ساتہہ اس کشمکش مین خلل ڈالا کہ وے اپنی وجہ تعلق کی ثابت کرین ان جہادون کے سبب کلیسیا بعضی باتون مین مستفید ہوے اور بعضے مین متضرر پوپون نے اپنی اقتدار کا زیادہ انبساط حاصل کیا مگر جہادون کے خون خرابی کے انجام نے لوگون کی آنکہین

کہولین کہ پوپون کی خودغرضی پر نگاہ کرین اور برعت کا تسلط کمزور ہوگیا مشائخ سے اکثرنے بڑی دولت حاصل کی مگر علماء دین پر خراج مقرر ہونیکے سبب اسکا عوض ہوگیا قلت زر کے سبب یورپ کی سب سلطنتون کا سکہ منقلب قلب ہوا اس گمان کے سبب کہ یہود نے زر کو محتج کرکے مخفی کر رکھا تہا لوگ انکا تعاقب کرنے لگے جہاد کے سبب بڑے بڑے فائدے اٹالیہ کی سرکاردن جینوا اور پیسا اور وینس نے اٹہائے کیونکہ مصارف عسکر کے لئے ملک لیوانت سے بڑی ہی تجارت جاری ہی اسلئے وینس جیساکہ مذکور ہوا ان لڑائیون مین بڑی ہی سرگرم تہے اور انہون نے مغلوب ملکون سے اپنا حصہ حاصل کیا

اچہے اچہے نتایج جو کہ ان جہادون سے نکلے مختصراً یہ ہین کہ انکے سبب بہت سے اطوار پسندیدہ اور خصائل حمیدہ نمودار ہوے جو کہ شاید اگر یہ بات درمیان نہوتی مدت مدید تک مخفی پڑے رہتے اور بڑے بڑے ذریعے استیصال کے گئے اور کاروبار تجارت نے جو کہ ان شہرون مین جاری تہے جنکا اوپر مذکور ہوا تعجیلاً سارے مغربی یورپ کو ایک ترقی پر چڑہایا علوم و ادراک کے باب مین یہی کہا جاسکتا ہے کہ غالباً لاطینیون نے مشرقی صدر الصدور (یعنے قسطنطنیہ) سے بہت سے اچہے اچہے نوشتون کو غارت کیا کہ جنکا اتہہ لگنا اب امکان سے باہر ہے ہنگام جہاد مین بہادری کمالیت پر پہونچی اور بہت سے عجیب و غریب قصے نکلے مثلاً لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیٹلر نوان چہاپا تصحیح کی ہوئی آکسفورڈ کے مدرسہ کے مدرس التواریخ ڈاکٹر ایڈورڈ ٹیٹلر کی اور بمبئی اڈیوکیشن کمیٹی کے حکم سے کلکتہ مین اردو ترجمہ لوئیس ٹی کا سٹا اسسٹنٹ

سوپرنٹنڈنٹ پولس متعلقہ صوبجات بنگالہ و بہار و اوڈیسہ جلد ۲ مطبوعہ ۱۹۰۸ء

چرچ مشن سوسائٹی ۱۸۲۹ء باب ۱۷ فصل ۱۳ صفحہ ۸۶ - ۹۵

پھر اسی کتاب کے ۱۸ باب ۱۷ فصل صفحہ ۱۰۱ میں مرقوم ہے کہ بہادری کی بنا خواہ مسلمانوں سے یا نورمنوں سے ہوئی ہو مگر تحقیق ہے کہ ہنگام جہاد سین کرالیت پر پہونچی کہ جسکے سبب لوگ شدائد اور شقاوتی کیطرف مایل ہوتے تھے اور فوجی جلال کے لئے ایک میدان کہلاتا تھا یہہ بات سچ ہے کہ لوگ ان جانگزا خطرناکیوں سے کم واپس آتے تھے مگر وے جو واپس آتے اُنکی بھی قدر و منزلت کرتے تھے شاعر اور فسانہ گو اُنکی تعریف کرتے اور اُنکی بہادری کے احوال کو بہت سے مبالغہ کے قصہ اور کہانی کے ساتھ زینت کرتے بارود کے ایجاد اور حال کے توپخانے نے بہادر کی سب بہادری کے حوصلہ اور اُنکے جمیع لوازم کو پست کرا ڈالا اور اُنکے سب مخصوص فوائد کو انجام پر پہونچایا انتہی

ہنری ثالث شاہ انگلنڈ کے بیٹے اڈورڈ ششم نے اخیر جہاد میں لوئیس نہم کی رفاقت کی اور فلسطین میں بڑی بڑی بہادریاں دیکھائیں شاہ بابل سے اُسنے دس سال کی مفید صلح ٹھہرائی اپنے باپ کے مرنے کی خبر سن وہ انگلنڈ کو واپس آیا اور وہاں ۱۲۷۴ء میں اُسکے سر پر تاج شاہی رکھا گیا (البیان صفحہ ۱۳۱)

تیرھویں قرن کا آغاز ایک نئے ڈھب کے جہاد سے ہوا البانی کے باشندوں نے جو کہ البا جینس کہلاتے تھے پیس دے دادریں جرات کی کر کلیسیا

ہولک کے اکثر احکام پر اس نیت سے کہ وے کتاب مقدس کے احکام کے برخلاف ہے چوٹ کرین انوسنٹ ثالث نے ان شقاقون کی تجویز و سزا کے لئے تہولوس مین ایک مقدس دربار ٹہرایا تہولوس کے کونٹ نے اس تعاقب سے اعتراض کیا اور اس جرم کی سزا کے لئے پوپ نے جبراً و قہراً اُسے اُسی کے متعلقین پر بہ قصد جہاد بھیجا اس جزئیت متبرکہ کا سرغنہ شمعون نامی سونتفورت تہا اور اس جہاد مین ازبسکہ ظلم و ستم نمایان ہوا خدمت مقدسہ کے خواندکو پوپون نے ایسا بڑا تصور کیا کہ اُسے پایہ استمرار پر قرار دیا اور احکام انکویزیشن (یعنے ایک دربار پوپ کیطرف سے شقاقیون کی تجویز اور تعذیر کے لئے) رکہا اور یہہ یورپ کے مختلف خطون مین یعنے سوائے ولایت پرشیا کے تمام سرزمین اٹالیہ اور اسپانیہ اور پرتگال مین مقرر ہوے (لب التواریخ صفحہ ۱۰۳)

ٹیمپلر بہادرون پر سلطنت فیلقوس حسین بادشاہ فرانس کا غضب برانگیختہ ہوا کہ انکی طرف سے اسکے دلمین کچہ شبہہ بغاوت کا پیدا ہوا تہا پس اُسنے اپنی سی سے کلیمنٹ پنجم سے درخواست کر ایک حکم جاری کروایا کہ تمام مسیحی ملکون مین یہہ سب بہادر استیصال کر دئے جائین اور ساری مرزبوم یورپ مین یہہ نالائق نفی کا فتوی جاری ہوا مگر فقط ولایت فرانس مین یہہ بہادر مقتول ہوے ان آفت رسیدہ لوگونکا یہہ حال تہا کہ بہ نسبت انکے جرم کی تجویز کے اُنپر جبراً و قہراً فسق و فجور و بت پرستی کا اتہام دہرتے اور انہین آگ مین جہونک دیتے یہہ واردات ۱۳۰۷ء سے لیکر ۱۳۱۲ء تک جاری رہے (لب التواریخ صفحہ ۱۰۳)

فہرست بعض واقعات عظیمہ بقید سنہ عیسوی
از جدول تاریخ لب التواریخ صفحہ ۳۰۴-۳۰۵

اسکندریہ کی چار لاکھ کتابوں کا کتب خانہ جلگیا	۴۸ قبل مسیح
جولیس سیزر نے تقویم کی تصیح کی اور قمری سال کے عوض شمسی سال داخل کیا پہلے جولیائی سال کا آغاز صفوری	۴۵ قبل مسیح کے
عیسیٰ مسیح چار برس قبل سال مروج کے پیدا ہوا	
پلاطوس رومیوں کی طرف سے یہودیہ کا ناظم مقرر ہوا	۲۷ع
انطاکیہ مین مسیحیون کو کرسٹیان لقب ملا	۴۰ع
سیرین مین یہودنے دو لاکھ یونانیون اور رومیونکا قتل کیا	۱۱۵ع
رومیون نے پانچ لاکھ اسی ہزار یہود کا قتل یہودیہ مین کیا	۱۳۵ع
انطاکیہ کے یہودنے مسیحیونکا قتل کیا	۶۰۹ع
یروسلم کو فارسیون نے زیر حکومت خسرو ثانی کے لیلیا	۶۱۶ع
سنہ ہجری کا آغاز	۶۲۲ع
خلافت ابوبکرؓ کا آغاز	۶۳۳ع
خلافت عمرؓ کا آغاز	۶۳۴ع
یروسلم کو عمرؓ اور مسلمانون نے لیا اور دے چار سو تریسٹھ برس آپ قابض رہے	۶۳۶ع
معاویہ کے زیر حکومت مسلمانون نے سیپرس کو لیلیا	۶۴۸ع
مسلمانون نے رہوڈس کو لیلیا اور پیتل کی مورت کو جو کولاسس کہلاتا تھا	

تورد الا	سنہ ۶۵۲ء
مسلمانوں نے سسلی کو لوٹ لیا	سنہ ۶۶۲ء
لیو نے سسلی اور کالابریا کے شہنشاہی ممالک لے لئے	سنہ ۷۲۷ء
لیو نے زہبانوں کا تعاقب کیا	سنہ ۷۳۶ء
عبدالرحمن اوّل نے اپنے اوپر شاہ کو ردوا کا لقب لیا	سنہ ۷۵۶ء
المنذر نے بغداد کو آباد کیا اور اُسے دارالسلطنت بنایا	سنہ ۷۶۲ء
مسلمانوں نے پہلے پہل عربی ہندسہ مرزبوم یورپ میں داخل کیا	سنہ ۹۹۱ء
ترکوں نے بغداد لیلیا	سنہ ۱۰۵۵ء
اہالے ترک کا قبضہ یروسلم پر ہوا	سنہ ۱۰۶۵ء
پہلا جہاد ارض مقدس کیطرف پطرس زاہد یعنے پیٹر راہب کا	سنہ ۱۰۹۵ء
نصرانی مجاہدوں نے انطاکیہ شہر لیلیا	سنہ ۱۰۹۸ء
بدانون والے گوڈفری نے شہر یروسلم لیلیا اور مقدس یوحنا کے بہادروں کا تقرر	سنہ ۱۰۹۹ء
بالدوین شاہ یروسلم نے شہر بطلمیوس کو لیلیا (صلیبی جہادین)	سنہ ۱۱۰۴ء
ٹمپلر بہادروں کا تقرر	سنہ ۱۱۱۸
دوسرا جہاد کہ جسکی تحریض مقدس برنارڈ نے کی تھی	سنہ ۱۱۴۷ء
یروسلم کو سلطان صلاح الدین نے لیلیا	سنہ ۱۱۸۷ء
تیسرا جہاد رچرڈ اول اور فیلقوس اغسطوس کے زیر حکومت	سنہ ۱۱۸۹ء
چوتھا جہاد شہر وینس سے نکلا	سنہ ۱۲۰۲ء

فرانسیسون اور وینشیون نے قسطنطنیہ لے لیا	سنہ ۱۲۰۲ع
سیمن دی مونتفورٹ کے زیر حکومت البیجیسیون پر جہاد کی چڑھائی ہوئی	سنہ ۱۲۱۰ع
چنگیز خان اور تاتاریون کا سنہ ۱۲۱۸ اور سنہ ۱۲۲۷ کے درمیان خروج	سنہ ۱۲۱۰ع
پاپکو ان جہاد مقدس لوئیس کے زیر حکومت	سنہ ۱۲۴۸ع
بطلیموس کو ترکون نے لیلیا جہاد دنکا انجام	سنہ ۱۲۹۱ع
یروسلم کے مقدس یوحنا کے بہادرون نے رہودس کو لیلیا	سنہ ۱۳۱۰ع
بتوتونی بہادر پروشیا مین جا بسے	سنہ ۱۳۳۱ع
انگلنڈ مین کالیس کے بچاؤ کے لئے توپ صرف مین آئی	سنہ ۱۳۴۳ع
رہودس ترکون نے لیلیا	سنہ ۱۵۲۲ع
مسلمانون کو فیلقوس ثالث نے اسپانیہ سے نکالدیا	سنہ ۱۶۱۰ع

چونکہ سنہ ۱۱۸۷ع مین شہر یروسلم پھر مسلمانون کے قبضہ مین آگیا جیسا کہ ہندی تواریخ کلیسیا سے لکھہ چکا ہون یعنے صلاح الدین سلطان مشرقی سنہ (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۲ کے بموجب سنہ ۱۱۸۸ع کو) یروسلم صلیبیون کے ہاتھہ سے لیلیا تمام بادشاہ نصرانی اس (صلاح الدین سلطان مشرقی) سے لڑائی مین ہٹن کے جو متصل اگر طبریہ کے ہے اور محاصرہ بیت المقدس مین ڈر گئے۔ اگرچہ مغلوب کرنا خوجون کا دلیل اسکی حسن لیاقت پر نہین ہے لیکن وہ بیان جس کو اس کے دشمنون اور نصرانی تواریخ نویسون نے بے روے رعایت کے لکھا ہے دلالت اسکے اوصاف حمیدہ پر کرتا ہے۔ جبکہ بیت المقدس کو لشکر نے اسکے مسخر کرلیا اسنے امرا فون اس شہر کو

باوجود اس بات کے کہ بعضے بھائی اُنکے اس سے مقابلہ کر رہے تھے اجازت دی
کہ وہ بیماروں کے ساتھ شفاخانوں سرکاری مین حاضر ہوں اسکی خیرات
اور فیض عام نے تکلیف خاص کو جو بسبب مصیبت عام کے واقع ہوئی
مٹادیا اور اس نے بہت سے روپیہ کا خراج جسکو اہل شہر نے اپنے اس
کیواسطے قبول کر لیا تھا معاف کر دیا۔ نصرانی مجاہدین کچھ اوپر اسّی برس
پہلے زمانہ صلاح الدین کے بیت المقدس پر قابض ہوے تھے اور جس
مسلمان کو اُنہون نے وہان پایا قتل کیا تھا لیکن صلاح الدین نے بمقتضا
جوانمردی کے اسکا عوض نہ لیا اور ایک عبادتخانہ ان کے لیے چھوڑ دیا
تاکہ وہ اُسمین اپنی عبادت کی رسمین کیا کرین انتہی (از سیر الاسلام باشت
صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۳) تب یہہ پیشین گوئی جو ۹۲ زبور مین ہے پوری ہوئی کہ
صادق خرمے کے درخت کی مانند لہلہا دیگا وہ لبنان کی طرح سبز ہوگا
وے جو خداوند کے گھر مین لگائے گئے ہین ہمارے خدا کی درگاہون مین
پھولینگے ۹۲ زبور ۱۲ و ۱۳

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب مطبوعہ ۱۸۲۷ء کے صفحہ ۱۰۳-
۱۱۰۵ اور انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۸ و ۹۹ مین لکھتے ہین کہ عیسائیون نے
پہلی صلیبی لڑائی مین یروسلم کو بسردار گوڈفری دسوین صدی کے
آخر مین فتح کیا تو اُسوقت بیت المقدس کے قلعہ مین چالیس ہزار
مسلمان تھے اُن سب کو عیسائیون نے معہ زن و فرزند قتل کر ڈالا نہ
ضعیف آدمی نہ عورتین نہ پناہ مانگنے والے نہ بچہ کوئی بھی نہ بچا جن نے

ماؤن کو قتل کیا تہا انہون ہی نے بچون کو قتل کیا یروسلم کی تمام گلیان مقتولون سے
بہر گئین اور ہر طرف سے مجروحون کی آہ وزاری کی آواز آنے لگی جبکہ صلاح الدین
سلطان مصر وشام نے دوسری صلیبی جنگ مین بیت المقدس کو پہر فتح کر لیا
تو اسنے ہرگز ظلم نکیا اور جب اہل قلعہ نے آپ کو اسکے سپرد کر دیا تو سلطان نے
اُن عیسائی قیدیون پر نہایت مہربانی کی اور جو لوگ ایسے غریب تہے کہ اپنی رہائی کی
قیمت نہ ادا کر سکتے تہے اُنہین مفت آزاد کر دیا اس بادشاہ کی تہذیب اخلاق
کے سامنے فلپ بادشاہ فرانس تو کیا بلکہ ریچرڈ شیر دل کی بہی حقیقت کچہ نہ
سلطان مصر کو علم ادب مین بہی کچہ دخل تہا مگر اور فنون مین یہہ شخص کامل تہا
اور تمام اپنے فتوحات کے زمانہ مین اہل ہنر کی بہت قدر کرتا رہا۔ یہہ بادشاہ
صلیبیون کیطرح اپنے نفس پر بہت تنگی کرتا تہا مگر اور لوگون کے واسطے اسکی
مہربانی اور فیاضی بیحد تہی رحم اور نیکیان اُسکی ذات مین بہت تہین اور
اُسنے اپنے زمانہ حیات مین ایسے کام کئے کہ اُسکے ہمعصر عیسائیون کو بہی ایسے
کرنے چاہئے تہے۔ یہہ سلطان بے شبہ دلیر وعقیل اور فیاض تہا دمشق کے
صلحنامہ کے تہوڑے عرصہ بعد اُسنے انتقال کیا اور کچہ روپیہ اسواسطے دیگیا
میری وفات کے بعد یہہ روپیہ غربا اور مساکین پر بلحاظ تہیر عیسائی اور یہودی اور
مسلمان کے تقسیم کیا جاے۔ اب فرق دیکہو عیسائی بادشاہ ریچرڈ دل شیر
بادشاہ تہا جسکی تمام شان وشوکت اُس روپیہ سے قایم تہی جسے وہ اپنی رعیت
سے بظلم اور تعدی لیا کرتا تہا یہہ بادشاہ بہت لالچی اور شہوت پرست تہا اُسکی
شہوت پرستی نے اُس سے ایک بڑا گناہ سرزد کرایا اور یہہ بادشاہ تمام عمر اپنی

خوبصورت ملکہ برن گیرہ دختر سینکو بادشاہ نوار سے ناموافق رہا ایک غریب آدمی نے سر دربار اُسے ملامت کی اور خدا کا واسطہ دیکر یہہ کہا کہ شہر صدوم جہان قوم لوط رہتے تھے خیال کرو انتہیٰ تت کلام

پھر اُسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۸۴ اور اردو کتاب کے صفحہ ۸۰ مین لکھا ہے قولہ یہہ سچ ہے کہ اگر بجاے اہل عرب اور ترک کے اہل یورپ ممالک ایشیا کے مالک ہوتے تو وہ اسلام کو اسطرح نرہنے دیتے جسطرح مسلمانون نے مذہب عیسائی کو رہنے دیا ہے انتہیٰ اور یہی قول بعینہ چیٹ فیلڈ صاحب کا بھی ہے دیکھو اُسی صفحہ کا حاشیہ اور اس قول کی صداقت مین اسپین کے مسلمانونکا نکالا جانا کافی دلیل ہے

پھر اُسی انگریزی کتاب کے صفحہ ۹۸ کے حاشیہ مین وہ لکھتے ہین کہ کلارک صاحب صلیبی لڑائی کے ذکر مین لکھتے ہین ان صلیبی لڑائیون سے عیسائیونکی تہذیب کو مطلق فائدہ نہین ہوا کیونکہ کسی زمانہ یا کسی قوم کی فوج اس فوج سے حراسکاری اور بدکاری مین زیادہ نہین ہوئی ان صلیبی لڑائیون سے سوء اعتقادی کو ایک نیم کا استقلال حاصل ہوگیا اور متعصب لوگون کے ظلم کو ترقی ہوئی خونریزی کو ایک فرض خیال کئے جانے لگی اور بجاے نماز اور خیرات کے قتل انسان کے حکم کا درس ہونے لگا اور یہہ خونریزی گناہونکا کفارہ خیال کئے جانے لگی دس ٹنچیا ایکلنی کیسا جلد ۱ صفحہ ۳۳۹ انتہیٰ

پھر اُسی اردو کتاب کے صفحہ ۹۲ مین لکھا ہے مشیم صاحب کا قول ہے کہ سورخان متعصب کے نزدیک یہہ بات قرار پاگئی ہے کہ دسوین صدی مین یورپ غایت درجہ

جہالت میں پڑا ہوا ہے اور بجائے فلسفہ اور حکمت کے اُس زمانہ کو زمانہ آہنی کہنا چاہیئے انتہی

تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین مطبوعہ اکتوبر ۱۸۷۶ء صفحہ ۱۰ میں جو پادری الہسٹ صاحب کی تفسیر سے لکھی گئی لکھا ہے کہ تمام فرنگستان اُنکے مقابلہ پر چڑھ آیا تھا مگر چونکہ لوگوں کی شرارت اور بت پرستی اور بدکاری کی سزا کے لئے ضرور تھا کہ عیسائی مارے جاویں۔ اسواسطے اُن بغدادی ترکوں سے ایکدفعہ بارہ لاکھ اور ایک دفعہ نو لاکھ عیسائی مارڈالے تھے اور باقی عیسائی شکست کھا کر بھاگ گئے تھے۔ ۱۰ تاریخ جنوری ۱۸۵۵ء کو طفرل بیگ بغداد سے نکلا اور ۲۷ تاریخ مئی ۱۰۵۵ء میں اُسنے (یعنے ترکوں نے) استنبول کو فتح کیا انتہی

تب یہ پیشین گوئی جو سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۴ میں ہے پوری ہوئی اولئک یدخلون الا خائفین لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم یعنے ایسوں کو نہیں پہونچتا کہ داخل ہوں وہاں مگر ڈرتے ہوئے انکو دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں بڑی مار ہے انتہی (از روحی ترجمہ قرآن مطبوعہ مشن پریس الہ آباد ۱۸۷۷ء)

تفسیر حسینی میں ہے نیست مر ایشانرا دلیر شدہ آنکہ در آیند دران مسجد مگر ترسکاران و ایمنی دہند دران دولت اسلام نمود یافت کہ تا یارا قوت رفتن در مسجد اقصیٰ نیست از ترس مسلمان دلیر انتہی اور تفسیر فتح العزیز صفحہ ۲۴۱ میں ہے کہ حق نصاریٰ در خلافت امیر المومنین عمر فاروق و امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی یعنی بوقوع آمد کہ ملک شام را از دست ایشان گرفتند و از بیت المقدس بکمال ذلت

دولت اخراج کردا تھی پس جسوقت عیسائی لشکروں نے بیت المقدس پر قبضہ
کی اور تمام اُن مکونین اسلامی فوجوں سے لڑائی جاری رہی اور برابر
اسلامی فتوحات کی ترقی کا غل سنتے رہے یہانتک کہ سنہ ۱۱۹۱ء میں مرکوں سے
شہر تیبس کو بھی جو فلسطین میں کرسٹیانوں کا پچھلا قلعہ تھا لیا اور فتح کیا
صفحہ ۱۵۸) تو یہہ قول کیا ہی صادق آیا ہے کہ اِنَّ الْخَائِضِیْنَ فِی الْاٰخِرِیْنَ
الخ پس ہمقران مجید میں ایسی پیشین گوئی ہے کہ اپنے وقت تحریر سے چھ سو
برس کے بعد تمام جہان کے روبرو پوری ہوئی اور قیامت تک اسکی صداقت
آفتاب کیطرح ظاہر رہے گی۔

پھر اسی تفسیر مکاشفات مطبوعہ ۱۸۰۳ء صفحہ ۹۲ - ۹۴ لکھا ہے کہ اُن ایام میں عیسائیوں
درمیان قبر پرستی اور بت پرستی اور تبرکات پرستی اسقدر بڑھ گئی تھی
کہ سب سے بڑی جماعت کیتھیڈری کی ولایت انگلستان میں تھی جسکے سب
لوگ معتقد تھے اور انہوں نے تین قربانگاہ یا مزار بنا رکھے تھے ایک خداوند
مسیح کا دوسرا حضرت مریم کا تیسرا طامس اسقف کا جسکو وہ بزرگ ولی اللہ
جانتے تھے اور ان تینوں مقاموں کی ایسی پرستش ہوتی تھی کہ جب یہ لوگ
جنگ سے بچکر انگلستان میں واپس آئے اور اپنی اپنی قربانگاہوں پر نذر
نیاز چڑھانے کو گئے تو پہلے سال مسیح کی قربانگاہ پر ۳۱ روپیہ اور مریم کی قربا
پر ۳۴۲ روپیہ اور طامس اکٹ اسقف کی قربانگاہ پر ۳۴۶۰ روپیہ کا چڑھاوا
آیا دوسرے برس خدا کو یہانتک بھول گئے کہ مسیح کی قربانگاہ پر ایک پیسہ بھی
نہیں آیا مگر مریم کی قربانگاہ پر ۴ روپیہ ۱۲ آنے اور اس اسقف کی قربانگا

پیدا ہوئے اُن باقی لوگوں سے چڑھا یا۔ واضح ہو کہ جب عیسائی مجبور ہوکر فلسطین
سے جنگ سے آئے تو ان بدکاروں نے ترکوں کو چھوڑ کر آپس میں قتال شروع کیا
۹۰ برس کے عرصے میں ۱۲ ہزار مقدس عیسائیوں کو چن چن کر انہوں نے آگ
میں جیتا جلا دیا اور زناکاری کا بازار یہانتک گرم تہا کہ ایک رومن کاتھولک
اسقف نے صرف اپنے علاقہ کے پادریوں سے جو زنا کا محصول یا معافی کا
روپیہ لیا اور اُن زناکاروں کی فہرست لکھی تو گیارہ ہزار پادریوں سے لیا
گیا تہا اب دیکھو کہ جب پادریوں کا یہ حال ہو تو دوسرے لوگوں کا کیا حال ہوگا
اسیطرح چوری یعنے خیانت اور نفع بیجا بھی لیتے تہے۔ اسی سبب سے ترکوں کے
بادشاہ سلیم مرحوم نے قسم کہائی کہ ہرگز نہ سوؤنگا جب تک انکے بتوں کو توڑ نہ لوں
پس اُسنے ان بدکاروں سے بہت بڑی لڑائی کی اور تباہ کیا انتہی

سیر الاسلام ترجمہ بریف سروے مصنفہ مارشمین مطبوعہ ۱۸۴۹ء کے باب چہارم
ترجمہ کیا ہوا پنڈت رام کشن کا صفحہ ۱۸۸ و ۱۹۰ میں لکہا ہے کہ عادات اور
اطوار بجازت (یعنے یازید الدرم) کے جو بیٹا مراتہہ کا تہا موافق اسکے
لقب الدرم کے تہے الدرم بجلی کو کہتے ہیں (صفحہ ۱۹۰) اُسنے ملک ہنگری
پر فوج کشی کی اس ملک سے ترک ہمیشہ لڑتے رہے تہے لوتا باشندگان ہنگری
کی مدد میں فی الواقع لڑنا واسطے ملک فرنگ اور مذہب نصاریٰ کے تہا
بڑے بڑے جوانمرد امیر فرانس اور جرمنی کے نیچے علم صلیب منڈا اور سایہ حمایت
صلیب کے لڑے لیکن بیچ لڑائی نیکوپولس کے (۱۳۹۶ء میں) بجازت نے
انکی ایک فوج ایک لاکہہ نصرانیوں کو شکست فاحش دی اس فوج نے یہہ

لاف زنی کی تہی کہ اگر احیانا آسمان گر پڑے تو اُسے اپنے نیزون پر تہام سکے اور ایک جم غفیر اس لڑائی مین قتل ہوا یا دریاے دینوب مین ڈوب گیا اور شاہ ہنگری دینوپ اور بحر اسود سے گزر کر قسطنطنیہ مین جان بسلامت لیگیا اور وان سے چکر کہاتا ہوا اپنی قلمرو مین جہان اب کچہہ باقی نرہا تہا پہر آیا بجارت نے بسبب حاصل کرنے فتح کے مغرور ہوکر یہہ دھمکی دی کہ مین بیوڈا اور الحاق ہنگری کا محاصرہ کرونگا اور متصل کے ملکون جرمنی اور اٹلی کو اپنی اطاعت مین لاونگا اور اوپر قرنطانیہ کے سینٹ پیٹر کے جو رومہ مین ہے گہوڑے کو دانہ کہلاونگا گبن صاحب بیان کرتے ہین کہ یہہ لاف زن بادشاہ بسبب لاحق ہونے بیماری نقرس کے جو مدت تک رہے آگے بڑہنے نپایا اور باعث اسکا کچہہ معجزہ پیسہ پیٹر کا یا بزراحت پیش آنا ممالک نصاریٰ کا نتہا انتہا

پہر ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۵۵ سطر ۱۲ صفحہ ۱۵۹ مین لکہا ہے کہ جب سوبرس تک یورپ کے زبردست زبردست بادشاہ اُس عیسائی دین کے بڑے دشمن (یعنے لشکر اسلام) سے اپنی ساری طاقت سے لڑ رہے تہے اور ساتہہ لاکہہ عیسائی اپنی جان دے چکے تہے تب ۱۴۵۳ع مین ترک لوگون نے شہر قسطنطنیہ کو فتح کرلیا مین کرلیا نونکا پچلا قلعہ تہا یعنے صرف یہی باقی تہا لیلیا اور یہی یونانی سلطنت جو کمزور ہوتی جاتی تہی ترکونکا سامہنا نہین کرسکے تب اُنہون نے اُس سلطنت کے جو ملک ایشیا کوچک اور یورپ مین رہگئے تہے اُنہین چہین لیا اور ۱۴۵۳ع مین شہر کانسٹنٹین اوپل کو فتح کرکے یونانی سلطنت کو بالکل نیست کردیا پہر اُنہون نے اپنی سلطنت کو ملک ہنگاریا کی حد تک بڑہایا اور وون سے ایمان ہی پر چڑہائی

کرنے کی تیاری کی انتہی تب یہہ پیشین گوئی جو ۸۴ زبور مین ہے پوری ہوئی
وہ قوت پر قوت بڑہاتے ہوے چلا کرینگے خدا کے آگے صیون مین حاضر ہونگے انتہی
از ترجمہ جوزف آوین صاحب چاپہ مرزا پور ۱۸۶۱ء ۸۴ زبور
جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶۱ مین لکھتے ہین کہ نو صلیبی
لڑائیان مجنون جیسا یونون اور بیگناہ ترکونمین ہوئین اور قریب دو سو برس کے
یہہ لڑائیان رہین اور کرورون انسان مارے گئے انتہی
ظہور اسلام سے قریب دو سو برس پیشتر رومیونکی بادشاہت دو حصون مین
تقسیم ہوگئی اور یہہ دو حصے مشرقی اور مغربی کہلاتے تہے مغربی بادشاہت کا
دار السلطنت خاص شہر روم تہا اور مشرقی کا استنبول یعنے قسطنطنیہ تہا
از دیباچہ رومن ترجمہ قران شریف صفحہ ۱۲ و صفحہ ۱۳ جسپر علماے عیسائی نے
اپنے طور کا حاشیہ و دیباچہ لکھکر ۱۸۴۳ء الہ آباد پریزبیٹیرین مشن پریس مین چہاپا
پس اسی مشرقی بادشاہت کو ہندی مترجم انجیل یونانی سلطنت لکہتے ہین
اور انگلستانی مترجم روم مین ترکی سلطنت بہی اسی کو کہتے ہین اس سبب سے
۱۴۵۳ء مین ترکون نے اسے فتح کر لیا تہا اور سینٹ آیا صوفیہ کی گرجا کو جامع مسجد
بنایا اسکا دار السلطنت یورپ کے یورپ اطراف مین اور کوچک ایشیا کے
ساحل پر ۱۳۲۶ء مین کانسٹن ٹین اعظم کے شہر کے نام سے اور روم بہی مشہور
ہوا اور قدیم شہر روم اسکے پچہم طرف ملک اٹلی مین ہے قسطنطنیہ کی تعمیر کے
تہوڑے دنون بعد رومی حکومت دو حصون مین ہوگئی ایک قدیم روم مین ایک
قسطنطنیہ مین (از طلوع آفتاب صداقت صفحہ ۱۱ مطبوعہ مرزا پور ۱۸۶۲ء)

عیسوی کے قریب ۱۳۹۳ء میں (فضیحہ جانسین ڈکشنری مطبوعہ لندن ۱۸۳۸ء)
تیمور دشمس اپنی سلطنت کو مغربی و مشرقی دو حصہ کرکے ارکدیوس اور ہنری یوس
نامی اپنے دو پسران کو سپرد کرکے مرگیا اور تواریخ روم مصنفہ گولڈ اسمتھ آف
مطبوعہ لندن ۱۸۳۸ء صفحہ ۵۰۹ میں ہے کہ تیمور دشمس ۱۳۹۵ء میں مراد سوقت
سے وحشی قوموں کی چڑھائی مغربی سلطنت پر بڑے زور و شور سے شروع ہوئی
از روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۳۱

واضح ہو کہ محمد دوم سلطان ترک نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تھا اور پیشتر فتح قسطنطنیہ
سے ترکوں کا دار السلطنت ادرین اوپل (یعنے ادرنہ) تھا جو فرنگستان کا ایک
شہر ہے دیکھو سیر الاسلام صفحہ ۱۸۵ و ۱۹۲ جغرافیہ مصنفہ گولڈ اسمتھ و شرح پادری
سی ایل رائٹ ام اے موسوم بہ گلمپسز آف جاگرفی مطبوعہ لندن صفحہ ۴۸ میں ہے کہ
ادرین اوپل ادرین قیصر کا بسایا ہوا ہے اور یورپ متعلقہ سلطنت ترکی کا دوسرا
شہر ہے اور فتح قسطنطنیہ تک ترکوں کا پایہ تخت تھا انتہی سلطان مراد بجلہ سلاطین
روم نے اول مرتبہ مسلمانوں کی سلطنت یورپ میں قایم کی اور ادرین اوپل کو
اپنا پایہ تخت قرار دیا تھا سیر الاسلام صفحہ ۱۸۵ میں ہے کہ امراتہ اول (سلطان
مراد) ارکن کے بیٹے نے جو تیسرا سلطان خاندان عثمان سے تھا (یعنے سلطان
مراد بن ارکن بن عثمان بن لغرل فیرہ سلجوق (ایضاً صفحہ ۱۲۱ و ۱۸۳) بطور
حاکموں اپنے خاندان کے تخت رانی کی تاریخ بے زمان مشیہ سے مطالب صاف
نہیں معلوم ہوتے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ امراتہ نے تمام پرگنہ رومیا کو جسے ترک
بھی کہتے ہیں ملس پونٹ سے اور حد دار الخلافت تک مغلوب کیا اور کوئی اس

بمقابلہ پیش نہ آیا اور یہہ بات بھی اُسی تاریخ سے واضح ہوتی ہے کہ اُسنے فرنگستان
مین ایڈری او نوپل (ادرنہ) کو واسطے اپنے تختگاہ اور مقر مذہب اسلام کے
تجویز کیا انتہی

اسلام کا ایک زمانہ وہ تہا جسکا یہہ بیان ابھی لکہا گیا اور افسوس کا ایک اب زمانہ ہمارے
وقت مین ہے

مثنوی ممولفہ

عنادل جو چہچہے ہوئے ہوش ہین	کہ مچھے سوجے اور بہولے ہوش ہین
کہان شبنم ہے اب برگ سمن پر	کہ پالا پڑگیا کشت چمن پر
لیا بہن نے حب جاج زرورو	کیا صرصر نے تاراج زرورو
لٹا یہہ باغ لالہ سے سمن تک	بچا ثابت نہ گل کا پیرہن تک
ستادہ غرق خون لالے کی صف ہے	کہ برگ سبز ہی خنجر کف ہے
کہان آنکہون سے اٹہہ سکتی ہے پلک سے	چلا ہے نرگس اب خار خسک سے
اگرچہ حال اسلام اب ہے جیسا	مگر لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

ایلی ایلی لما عزبتانی (۲۲ زبور ۱) اے خداوند اپنا کان ہمکا اور میری سن کہ مین
غریب اور مسکین ہون (۸۶ زبور ۱) اے خداوند میرا ہمدرد ہو تجہیر سے تو مجہے کبہی
شرمندہ مت کر (۱۱۹ زبور ۱) کہ دے سب جو مجہہ کو دیکہتے ہین مجہہ پر ہنستے ہین
وے بولیان بولتے ہین وہ سر ہلا ہلا کر کہتے ہین اسنے خداوند پر توکل کیا کہ وہ
اسے بچاوے اگر وہ اس سے راضی ہے تو وہی اسے چہوڑا دے (۲۲ زبور ۸)
لیکن مین جو ہون سو تیری رحمت کی کثرت سے تیرے گہر مین آؤنگا اور تجہہ سے

ڈر کر تیری ہیکل میں تجھے سجدہ کرونگا (۵ زبور ۷) کہ تیری غیرت نے مجھے کھا لیا اور انکے ملامتیں جو تجھے ملامت کرتے ہیں مجھ پر گریں (۶۹ زبور ۹) تیرے سبب سے ہم سارے دن مارے جاتے ہیں اور ذبح کی بھیڑوں کی برابر گنے جاتے ہیں (۴۴ زبور ۲۲) اے خداوند اپنے بندوں کی حقارت کو یاد کر (۸۹ زبور ۵۰) کیا تو ابتک ہمیشہ ناراض رہیگا پشت در پشت اپنے غصہ کو طول دیتا رہیگا (۷۵ زبور ۵) کہ میں سارے دن بے آرام رہتا ہوں اور ہر صبح کو تنبیہ پاتا ہوں (۷۳ زبور ۱۴) اے خداوند اپنے آسمانوں کو جھکا اور اتر آ پہاڑوں کو چھو اور وہ دھواں ہو کر اڑ جائیں (۱۴۴ زبور ۵) اوپر سے اپنے ہاتھ پھیلا مجھے رہائی دے مجھے بہت پانیوں سے اور اجنبی قوم کے ہاتھ سے چھڑا کہ انکے منہ جھوٹی باتیں نکلتی ہیں اور انکا داہنا ہاتھ جھوٹھ کا داہنا ہاتھ ہے (۱۴۴ زبور ۷ و ۸) اے میرے خدا اے محمود (خدا اے محمد) چنانچہ (۱۰۹ زبور ۱) کہ وہ آپس چوتیرا مارا ہوا ہے ستم کرتے ہیں (۶۹ زبور ۲۶) تیری ہیکل کے سبب بادشاہ یروشلم میں تجھ پاس ہدیے لائینگے شاہزادے مصر سے آئینگے کوش کے لوگ جلدی اپنے ہاتھ خدا کیطرف بڑھائینگے (۶۸ زبور ۲۹ و ۳۱) خداوند عجوبہ میں بزرگ ہے اور وہ ساری مخلوقات سے لبریز ہے (۹۹ زبور ۲) عجوبہ ہے جس کے کمال سے خدا جلوہ گر ہوا ہے (۵۰ زبور ۲) [illegible]

مسجد کمود کے کھنڈون کے ایک گرد کا مندر تعمیر ہوا افسوس کہ خدا کا گھر مندہ کا گھر بنایا گیا۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد اقصیٰ کو جو یہودی اور نصرانی عبادت خانہ اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مسجود تھا۔ اُسکے غارت ہونے کے بعد پھر نہین تعمیر کیا اور کیا اہل اسلام نے قدیم الہامی کتابون کو جو ملک شام کی غنیمت مین کئی بار آئی تھین یہ کہکر پھینکے سے نہین منع کیا کہ یہ بھی کلام الہی ہین جس طرح کہ قرآن مجید انکا بیچنا روا نہین جس طرح قرآن کی بیع روا نہین اسلئے اہل کتاب کو ہدیہ مین دیدو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ دیکھو نیاز نامہ مصنفہ پادری صفدر علی مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۷ء عیسوی صفحہ (۱۵۸)

رکن پنجم

چونکہ ترتوس رومی نے یا آدرین قیصر نے یروسلم مین ہیکل کی بنیاد برہل چلوائی تھی جیسا کہ لکھ چکا ہون اُسکے بعد اسد جلشا نے اُس مقام ویرانہ کو حضرت عمر فاروق کے ہاتھ تعمیر کروایا اسکی بابت حضرت میکاہ نبی نے اپنی کتاب کے ۳ باب ۱۲ مین کہی آیت اُن باب کا آخر ہے اور ۴ باب ۱ ۔ ۳ مین یون فرمایا ہے اسلئے صیحون تمہارے سبب (یعنی) فرمانبردار یہودیون کے سبب)

کہ یہ کیطرح جوتا جاویگا اور یروسلم تودہ تودہ بن جائیگا اور ہیکل کا پہاڑ
جنگل کے اونچے مکانون کیطرح ہوجائیگا لیکن آخری دنون مین ایسا ہوگا کہ
خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑیون کی چوٹی پر قایم ہوگا اور سارے ٹیلون سے اونچا کیا
جائیگا اور تمام اُسکی طرف سیلان کرینگے اور بہتیری قومین آوینگین اور کہینگین
کہ چلو ہم لوگ خداوند کے پہاڑ اور یعقوب کے خدا کے گھر چڑہ جائین اور وہ ہمین اپنی
راہین سکہاویگا اور ہم لوگ اُسکے راستون پر چلا کرینگے کیونکہ شریعت صیحون سے
اور خداوند کا کلام یروسلم سے نکلے گا اور وہ بہتیری قومون کے درمیان حکومت
کریگا اور دور کی زبردست قومون کو ڈانٹے گا وے اپنی تلوارون کو توڑ کر ہل
بناوینگے اور چونکہ یہہ ہیکل پہاڑی پر بنی تہی اسلئے وہان جانیوالون کے لئے
یہہ لفظ بار بار زبور وغیرہ مین آیا ہے کہ چڑہ جائین الغرض یہہ جو لکہا ہے کہ خداوند
کے گھر کا پہاڑ پہاڑیون کی چوٹی پر قایم ہوگا یہہ تو ظاہر ہے کہ جو عمارت کئی بار
ڈہائے جانیکے بعد بنتی ہے اُسکی زمین خواہی نخواہی بلند ہوجاتی ہے اور یہی حال
ہیکل کا ہوا کہ کئی بار ڈہائے جانیکے بعد اُسکی زمین جسوقت کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے
تعمیر کروایا ضرور کرسی دار ہوگئے یا یہہ کہ اُسکی اس پچھلی تعمیر کے سبب ترقی
کا بیان ہے جیساکہ حجی نبی کی کتاب کے ۲ باب ۹ مین لکہا ہے کہ اس پچھلے
گھر کی بزرگی پہلے گھر کی بزرگی سے زیادہ ہوگی رب الافواج فرماتا ہے الخ
اور یہہ کہ امتین اُسکی طرف سیلان کرینگین یہہ بھی ظاہر ہے کہ تینون اُمتین
یعنے یہودی عیسائی مسلمان اُسمین بستے اور اُسے مقدس جانتے ہین پہر یہہ کہ
خداوند کا کلام یروسلم سے نکلے گا مطلب یہہ کہ جب حکومت اسلام پہلے یروسلم پر

قایم ہوگی جب شریعت اسلام دنیا سے تمام ملکوں پر جاری ہوگی اور
باقی اور شوکت اسلام اور یہودی دنیا و حکومت بالکل نیست ہوجائیگا یہ بیان
ہے اور یہ تو سب جبر ہے اور چونکہ آخری دور کا یہ سب حال ہے تو اس سے
ظاہر ہوا کہ یہ پیشین گوئی صرف حضرت عیسیٰ کی بابت ہے کہ جنکا عہد حضرت
عیسیٰ سے چھ سو برس کے بعد ہوا ہے

واضح ہو کہ ایک مضمون پیشین گوئی کا جو میکاہ نبی کی کتاب کے آخر ۳ باب
اور اول ۴ باب میں منقسم پایا جاتا ہے کہ جس سے پڑھنے والے کو اس
پیشین گوئی کا مطلب سمجھنے میں کسقدر تردد لاحق ہوا اسکا سبب بابوں اور
آیتوں کو ترتیب دینے والے کی نادانی ہے چنانچہ مفتاح الکتاب صفحہ ۱۰۰ میں
لکھا ہے کہ پرانے عہدنامہ کے باب اور آیتوں کی تفصیل و نشان کا رواج
ہوگوناس ایک شخص سے مسیح کے جانیکے بارہ سو چالیس ۱۲۴۰ برس بعد ٹھہرائے گئے
اور اسیطرح انجیل کے بھی باب اور آیتوں کی تفصیل اور نشان رابرٹ
اسٹیفن نے جو مشہور عالم اور فرانس کے بادشاہی چھاپہ خانہ کا
مہتمم تھا مسیح سے آٹھسو پندرہ سو چھیاسی ۱۵۶۱ برس بعد ٹھہرائے گئے مگر یہ تدبیر
کامل نہیں ہے کیونکہ کہیں کہیں فصل کی تفصیل کے سبب میں باہم ربط نہیں
رہتا اس سبب سے چاہئے کہ طالب العلم جب کتاب میں پڑھے تو اپنے کو
آیتوں کی قید میں نہ چھوڑے بلکہ ہر ایک بات کو اسکے حقیقی سیاق اور ربط کے موافق
دریافت کرے انتہی ترجمہ کلامہ

اور یہ بیان کہ جب تک حضرت عیسیٰ کے ذات سے اس پاک مکان کی تعمیر نہوئی

جب تک اللہ رب العالمین نے اُسے بار بار کی غارت سے آزاد نہ ہونے دیا اُسکی
بابت حضرت یسعیاہ نبی کو یون الہام الہی ہوا کہ صیحون کی خاطر مین خاموش
نہ رہون گا اور یروسلم کی خاطر مین دم نہ تونگا جب تک کہ اُسکی صداقت نور کی مانند
نہ چمکے اور اُسکی نجات روشن چراغ کی طرح جلوہ گر ہو اور قومین تیری صداقت
اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھینگے اور تیرا ایک نیا نام ہوگا جو خداوند
کا منہ تجویز ٹھہریگا (یعنے خداوند اپنے منہ سے یعنے زبان سے تیرا نام رکھیگا) اور تو
خداوند کے ہات مین شاندار تاج اور اپنے خدا کے کف مین ایک شوکت کا افسر
ہوگا تو آگے کو متروکہ نہ کہلائیگی اور تیری سرزمین کا پھر خرابہ نام نہوگا بلکہ تو حفصیبہ
(یعنے میری خوشی اُسمین) کہلائیگی اور تیری سرزمین بعولہ (یعنے خداوند والی)
کیونکہ خداوند تجھسے خوش ہے اور تیری زمین خداوند والی ہوگی یسعیاہ
۶۲ باب ۱ سے ۴ از روی بیبل چاپہ لندن ۱۸۹۶ع پس اس پیشین گوئی
مین یہہ جو لکھا ہے کہ تیرا ایک نیا نام ہوگا اور
نیا نام اُسکا یہی معلوم ہوتا ہے جو مسلمانون مین رائج ہے یعنے بیت المقدس
کیونکہ یہی اُسکا نیا نام ہے ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۲۰۷ مین لکھا ہے کہ جبکہ
عرب لوگ آجتک اگرچہ اُسکی عظمت جاتی رہی تو بھی بیت المقدس کہتے ہین
انتہی یا یہہ کہ اہل ترک جنکے تحت حکومت یروسلم ہے اُسے قدس شریف
کہتے ہین (از دیباچہ روحی مطبوعہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۸) یا یہہ کہ اگلے زمانون مین
وہ عبادتخانہ ہیکل کہلاتا تھا اور اب زمانہ اسلام سے اُسکا نام مسجد اقصیٰ ہے
اور خداوند کے منہ سے وہ نام رکھا جانا یہی کہ کلام اللہ مین وہ نام پایا جاتا ہے

چنانچہ قرآن شریف مین اسکا یہہ نام ہے مسجد اقصیٰ موجود ہے (دیکھو سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱) اور جب سے وہ اسلامی مسجد تعمیر ہوئی تب سے یروسلم جو بار بار خرابہ اور ویرانہ ہوتا رہتا تہا مطلق ان آفتون سے آزاد ہوا یہانتک کہ قریب تیرہسو برس گزرے کہ وہ برابر آباد ہے اور ہرگز خرابہ اور ویرانہ نہین کہلایا اور حفظیہا اور امولاد اسکے اسمار صفات مین سے ہین یعنے یہہ نام تو یروسلم کے کبھی رائج نہین ہوے مگر شاید مطلب یہہ ہے کہ گویا ان دونون لفظون کی معنے کے سطا اُسکا حال ہوگا چنانچہ اس چوتھی آیت کے آخر مضمون سے یہہ بات ثابت ہے جہان دونون لفظون کے معنے آیت ہی مین لکھدیے ہین کہ خداوند تجھہ سے خوش ہے اور تیری زمین خداوندانی ہوگی انتہی یعنے نام کے ساتھ معنے بہی لکہنا ضرور نہین ہے مگر اسی جگہہ کہ جہان نام سے تو اسقدر نہین بلکہ اُسکے صرف معنے ہی سے غرض ہوتی ہے اور یہہ کہ پہر خرابہ نام ہوگا یہہ مسجد الصخرہ کی تعمیر سے خاص مراد ہے کیونکہ اس سے پیشتر تو وہ بار بار خرابہ اور ویرانہ ہوا کی مگر یہہ کا لفظ یہہ بتا رہا ہے کہ قیامت تک اب کبھی اُسکا یہہ خرابہ نام نہ ہوگا

اس پیشین گوئی کی صداقت الله جلشانہ کے اس انتظام سے ظاہر ہے کہ ماہ ایلول کی تاریخ ۹ کو کسدیون یعنے بابل والون نے پہلی ہیکل کو جسے حضرت سلیمان نے تعمیر کیا تہا غارت کیا اور اسکے چھہ سو چھیتر برس کے بعد جب رومیون نے دوسری ہیکل کو جسے ہیرودیس نے پہر سنوارا تہا غارت کیا تو وہی تاریخ اور وہی مہینا تہا یعنے ماہ ایلول کی تاریخ ۹ (مفتاح الکتاب

صفحہ ۵۹۵ یہہ عجایب واقعہ اتفاقی نہین بلکہ تقدیری سمجھنا چاہیے چونکہ چھ سو چھپن برس پیشتر غارت ہیکل ثانی سے ہیکل اول غارت ہوئی تہی لیکن بعد غارت ہیکل اول کے ستر برس اسیری بابل کے اور چند سال زمانہ تعمیر کے وضع کرکے تعمیر ثانی سے اُسکے غارت تک صرف چھ سو برس ہوتے ہین

ایک اور عجیب بات اس مقام مین یاد رکھنے کے لایق یہہ ہے کہ چھ سو برس پیشتر حضرت عیسیٰ سے بابل والون نے پہلی ہیکل کو بالکل غارت اور برباد کیا تہا اور حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہی چھ سو برس پیشتر رومیون نے دوسری ہیکل کو بالکل غارت اور برباد کیا یہہ انتظام خدا کے عین ٹہرائے ہوئے ارادہ سے سمجھنا چاہیے

اور یہہ جو ہندی تواریخ کلیسیا مین لکہا ہے کہ اُسکی عظمت جاتی رہی ہے یہہ صریح تعصب ہے کیونکہ اگر ایسا ہے تو صلیب اور لشکر جنگی اُسکے لینے کے لئے کیون تمام یورپ کے عیسائیون نے اپنی جان لڑا دی تہی اور ماہ محرم ۹۳۵ سنہ ہجری مین بادشاہ فرانس نے سلیمان خان سلطان قسطنطنیہ کو خط لکہا اور عبادتخانہ نصارا یعنے بیت المقدس کی درخواست کی سلطان سلیمان نے جواب دیا کہ مدت دراز سے وہ مقام مسجد اہل اسلام ہے اگر جاگیر نہین ہوسکتا اور یہہ مقدمہ دین و مذہب کا ہے اگر مال و جاگیر مانگتے تو مین تمہین دیتا انتہی از تواریخ قیصر روم چاپہ سنہ ۱۲۹۱ ہجری صفحہ ۲۰ اور ہزارہا عیسائی ابتک یروسلم کے حج کو جایا کرتے ہین دیکہو الکتاب

مقامات المعروف روسن چاپہ مرزاپور مطبع ۱۸۶۳ صفحہ ۲۳ اور یہودی تمام دنیا سے
ابتک یروسلم ہی کیطرف منہ کرکے دعا و نماز کرتے ہین جیسا کہ ظاہر ہے اور
کتاب سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۶۵ باب ۵ ترجمہ کیا ہوا تیہر کا صفحہ ۲۰۸ مین
لکہا ہے جبکہ پارسی مشرق کو رخ کرتے ہین جسکو وہ پاک سمجہتے ہین اسلئے
کہ وہان سے طلوع آفتاب کا ہے اور قوم اسیتین (یعنے صابین) ماہتاب
اور ستارون کو جو طرف شمال کے ہین دیکہتے ہین تو دل اُنکے ان اطراف
کے خاطب ہونے سے متوجہ جانب عبادت کے ہوتے ہین اسطرح بیت المقدس
کیطرف کہڑے ہونے سے خیال یہود کا اس مکان پر ہوتا ہے انتہی اور اسیطرح
جان ڈیون پورٹ صاحب کی کتاب اردو صفحہ ۳ کے حاشیہ مین
بہی ہے

یہودی لوگ سمجہتے تہے کہ مسیح جب آئینگے تو پہلے یروسلم مین ہیکل کی جگہ
پر نزول فرمائینگے اور وہان سے بے زینہ لگائے کود پڑینگے اور یہی
معجزہ دیکہہ کر سب لوگ حضرت عیسیٰ کو پہچان لینگے چنانچہ ۱۱ زبور ۱۱
و ۱۲ مین لکہا ہے کیونکہ وہ تیرے واسطے اپنے فرشتون کو فرمائیگا کہ تیری
ساری راہون مین حفاظت کرین وہ دونون ہاتہون پر تجہے اُٹہالینگے تاہو کہ تو اپنا
پاؤن پتہر پر پٹکے انتہی اسی سبب سے انجیل مین لکہا ہے کہ شیطان نے مسیح کو
ہیکل کے اوپر لیجاکر کہا کہ آپکو نیچے گرادے کیونکہ لکہا ہے کہ تیرے لئے اپنے
فرشتون کو فرمائیگا کہ تجہے ہاتہون پر اُٹہالین ایسا ہو کہ تیرے پانو کو پتہر سے ٹھیس لگے
انتہی متی ۴ باب ۵ و ۶

چونکہ یہودی عقیدہ کے بموجب حضرت عیسیٰ کا آنا ابھی باقی ہے اور عیسائی بلکہ اسلامی عقیدہ بھی یہی ہے کہ قریب قیامت مسیح کا آنا ضرور ہے اور یروسلم میں وہ ہیکل باقی نہیں ہی اور اُسی جگہ اسلامی مسجد موجود ہے پس اگر حضرت عیسیٰ آئے تو مسلمانوں کے پاس آئینگے نہ یہ کہ یہودیوں کے پاس کیونکہ اسلامی عبادتخانہ میں آئینگے ہاں اے خداوند یسوع جلد آ (مکاشفات ۲۲ باب ۲۰) پس اگرچہ یہود و نصارا حضرت نبی آخر الزمان صلعم کے مراتب سے غافل رہے اور اپنے عقاید کی بنا کو قایم رکھنے میں دین اسلام کے کچھ قدر نہ سمجھی تو بھی حسب تپہ کور اجگیروں نے ناپسند کیا وہی کونیکا سر ہوا یہ خداوند کیطرف سے ہے اور ہماری نظر وں میں عجیب اسلئے میں تمسے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت (یعنے حقیقی ایمان اور بہشت از روئے تفسیر اسکاٹ متی ۵ باب ۱۹ صفحہ ۴۸) تمسے لی جائیگی اور ایک قوم کو جو اُسکے میوے لاوے دی جائیگی جو اس پتھر پر گریگا چور ہو جائیگا پر جسپر وہ گرے اُسے پیس ڈالے گا (متی ۲۱ باب ۴۲-۴۴) پہلے جبکہ فوج اسلام نے یروسلم پر چڑھائی کی تو اُسے فتح کر لیا اور جب صلیب دار و لشکر نے یروسلم کے واسطے مسلمانوں پر چڑھائی کی تب بھی لاکھوں آپ ہی قتل ہوے اور بقول اسکاٹ صاحب انگریزی مقصد کے کامیاب نہوے پس مسیح کی یہ پیشین گوئی کیا ہی پوری ہوئی کہ جو اس پتھر پر گریگا چور ہو جائیگا اور جسپر وہ گرے اُسے پیس ڈالے گا انتہیٰ اسیطرح پہلے پہلے ہونگے اور پہلے پہلے ہونگے کیونکہ بہت سے بھلائے گئے پر برگزیدہ تھوڑے ہیں (متی ۲۰ باب ۱۶) یہ پیشین گوئی حضرت عیسیٰ کی خاص مسلمانوں ہی سے علاقہ رکھتی ہے کیونکہ علماء عیسائی

تحقیقات کی بموجب دنیا مین مسیحیون کی بائیس کروڑ سے زیادہ اور مسلمان گیارہ کروڑ
ہین (از طریق الحیات فارسی مصنفہ پادری فائڈر صاحب مطبوعہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۸۲
و مطبوعہ لندن ۱۸۶۳ع اردو طبع چہارم صفحہ ۶۸ و دوسرا مقصد) پس برگزیدہ
وہی ہین جو تہوڑے ہین اب اگر کوئی کہے کہ یہودی ان سے بھی تہوڑے ہین
یعنے نوے لاکھ (ایضاً صفحہ ایضاً) تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ ان تینون خدا پرست
گروہون مین پچھلے نہین ہین اور یہان حضرت عیسیٰ نے صاف بتلا دیا کہ جو پچھلے
ہین یعنے مسلمان اور پھر یہہ کہ ہونگے اس لفظ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کا
اشارہ اُس فرقہ کیجانب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد دنیا مین قایم ہونے والا
تھا یعنے مسلمان اور اگر عیسائیون سے مراد ہوتی تو یون فرماتے کہ پچھلے
پہلے ہو گئے یعنے مقبولیت کے درجہ مین یہودیون سے اوّل ہو گئے مگر مطلب
یہہ ہے کہ مسلمان مقبولیت کے درجہ مین یہودیون اور عیسائیون سے اوّل
ہونگے چنانچہ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

نحن الآخرون من اهل الدنيا والاولون يوم القيمة

یعنے ہم دنیا مین پچھلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین انتہی پس ان دونون قولون
کے بموجب مسلمانون کو بیشک مقبولیت کے درجہ مین یہودیون اور عیسائیون
سے اوّل سمجھنا چاہیے اور اسیطرح مسجد اقصیٰ کو پہلی اور دوسری ہیکل سے
جیسا کہ اس کتاب کے پڑھنیوالون پر ظاہر کر چکا ہون
اب اس کتاب کو مین ایک پیشین گوئی مندرجہ کتاب حضرت حجی نبی علیہ السلام
لکھکر ختم کرتا ہون جسکی عبرانی عبارت یہہ ہے وہ عشی اش کل ہگوئیم

دُنیا دُو خُرمت کُل ہنخیم وُل یعنی اِث ہست یُنث ہذا آخر یہوداہ صبا اُوث
یعنے لڑاونگا مین سب قومون کو اور آئیگا پسند کیا ہوا سب قومونکا اور مین
اس گھر کو جلال سے بھرونگا رب الافواج فرماتا ہے (کتاب حجی ۲ باب ۷)
خمدث وہی نام حضرت رسول خدا احمد مجتبی صلعم کا ہے جسکی خبر حضرت عیسیٰ نے
بھی اسیطرح دی تھی کہ **یاتی من بعدی اسمہ احمد** (یوحنا ۱۴ باب ۱۶) اور یہہ
بات فقط مین نہین لکھتا ہون بلکہ گاڈفری ہیگنس صاحب اپنی کتاب کی ۲ جلد
۷۰ مین اقرار کرتے ہین چنانچہ قولہ اسکی بابت مین خاص نہایت مشہور پادری
پارکہرسٹ صاحب کا حوالہ رکھتا ہون کہ اس سے مراد محمد صلعم ہین نہ عیسیٰ
یا روح القدس اور یہہ مراد اس سبب سے ظاہر ہے کہ پیشین گوئی مین محمد کا
نام موجود ہے اسمقام پر یہہ دعوےٰ نہین کر سکتے کہ مسلمانون نے تحریف کی ہو
انتہی دیکھو ہدایۃ الاسلام مطبوعہ بریلی ۱۸۶۵ء ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہیگنس
صاحب لندن ۱۸۲۹ء صفحہ ۸۹ دفعہ ۷۷) اور نہ فقط یہی بلکہ ۵ زبور ۲ مین بھی
حضرت رسول اللہ صلعم کا نام پاک اسطرح موجود ہے کہ صیحون سے حسن کے
کمال سے خدا جلوہ گر ہوتا ہے انتہی پادری ہچل صاحب جنکی کتاب خطوط ہندوستانی
جراثون کیواسطے مطبوعہ ۱۸۶۹ء ہندوستان مین ہر عیسائی عالم کے پاس
موجود ہے فرماتے ہین کہ لفظ حسن کی کالیت بعضے سریانی فضلاء مین مشہور رہا ہے
لکھا ہے جسکے معنے عربی زبانمین اکیلا محمود ہو سکتے ہین اور یہہ پچھلا لفظ محمد سے
کچھہ نسبت رکھتا ہے انتہی خطوط ہندوستانی جراثون کیواسطے مصنفہ پادری
جے مری ہچل صاحب ال ال ڈی ترجمہ پادری جے ڈی برون صاحب

مطبوعہ ۱۸۶۵ء باہتمام پادری واصاحب صفحہ ۱۰۰ خدا کا شکر کہ یہ کتاب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر ختم ہوئی اب خدائے کریم اپنے اس نامور گنہگار اور کم بخت کا بھی اس نام پاک کے وسیلہ سے خاتمہ بخیر کرے اور قبول فرمائے

اے یہوواہ سے ڈرنے والو یہوواہ کو مبارک کہو یہوواہ جو یروسلم میں ساکن ہے صیحون سے مبارک ہو ہلیلویاہ ۱۳۵ زبور ۲۰ ۲۱

خاتمہ

اسمین ۔ جناب ہسین

باب اوّل

انبیاء علیہم السلام وغیرہ کے ناموں کے معنے اور بعض قدیم شہروں مندرجہ توریت وانجیل کے کہ جنمیں سے اکثر اس کتاب دولت فاروقی میں مرقوم ہیں جدید نام اور صحیح نشان اور تاریخ اعیاد یہود معہ مطابقت ماہہائے عبرانی و انگریزی وہندی وفارسی وغیرہ

ابیوتر نیک باپ	ابی جیل خوشی کا باپ
ابیب ہرے بیل نام ماہ عبرانی	ابیاہ یہوواہ میرا باپ ہے
ابیمیلک خدا میرا باپ	ابی ملک بادشاہ کا باپ

ابیرام بڑا باپ

ابیرم بڑے گروہ کا باپ (معرب ابرہیم)

ابی سلوم سلامت کا باپ (ابن داؤد)

ارص صبی یعنے زمین ہرن کی (قاموس)
برد سلم)

ابیل مصریم مصر یونکا ماتم کرنا

آدم خاکی یا لال بھی

ادوان برق بجلی کا صاحب

ادونیاہ خدا میرا مالک

ادون صدق صاحب صداقت

ارسطو کامل و فاضل یہ لفظ یونانی سے

ارسطو کے باپ کا نام نیقوماخس ہے یعنی
مجادل قاہر عمر از شصت برس

احیاب باپ کا بھائی

افلاطون شاگرد سقراط سے لفظ افلاطون

عالم منعت کثیر علم عمر اکیاسی برس

احی ملک بادشاہ کا بھائی

احی نفل ملاکت کا بھائی

احی توب نیکی کا بھائی

اسیاہ خدا کی قدرت

امنون وفادار دعوی

انوس گناہ آلودہ انسان

الہام کہولنا یا ظاہر کرنا (خطوط
ہندوستانی جو انوں کے واسطے صفحہ ۲۰)

اپاسٹل رسول یا حواری یونانی

تواریخ کلیسیا صفحہ ۱ اور ۲ و تواریخ کلیسیا

صفحہ ۲ لفظ یونانی

انجیل یونانی میں انگلیون خوشخبری
(از اعجاز قرآن صفحہ ۶۶ اور ایک کتاب
میں دیکھا کہ انگلیون اول اور سیوم
حرف مکسور انگل یعنی فرشتہ اور یونانی
میں یو یعنی خوب و خوش

اب نعزر مدد کا پتر

ابدون ہلاک کرنیوالا (ایوب ۲۶ باب)

یہہ دوزخ کا نام ہے منجملہ سات ناموں
دوزخ کے جیسے شئول (ایوب ۲۶ باب
۶ شمارہ ۱۳ ایضاً ۲۸ باب ۱۴ شمارہ ۱۱ ایضاً ۳۱ باب
۱۲) عمیق یعنے کنواں یا چاہ گہرا یعنے جہنم

ادوما اور مکاشفات ۱۱ باب ۱۱ مین بدون	از تواریخ مصنفہ رولن صاحب
دوزخ کے فرشتہ کا علم لکھا ہے	افود کاہن کے لباس کا ایک ٹکڑا ہے اور پر ان
ادوم لال	ایک پیچھے ایک آگے اور کاندھے پر جہا
اننایا ہنناہربان	دو نو طرف لجاتے ہین سونے کے مرصع دو
اریوپگس مریخ کا پہاڑ	چیر اسون سے لایا جاتا اور کمر پر ایک زری
اسا حکیم	کے پٹکے سے باندہا جاتا تہا شمش الاخبار
ازوٹس یا اشدود بوٹ	مطبوعہ امریکن مشن لکھنؤ ۲ نومبر ۱۸۴۷ء
ایوب رونیوالا	نمبر ۱۸ جلد ۶ مین قول پادری کریو صاحب
اونیس شش فائدہ مند	العافر میرے خدا کی مدد
اونیس فرس سعید فائدہ دینے والا	ایوکرسٹ یونانی لفظ سے شکرگزاری
اور آگ خواہ نور پیدایش ۱۵ باب ۲	(تفسیر بن سرخنٹ یا عشاء ربانی (اردو من تواریخ مکھیا صفحہ ۹۰)
اور یاہ خدا کا نور	استوف یونانی مین یہہ لفظ اپس
اور ئیل ایضاً	کپس اور اسکے معنے اہتمام یا خبرگیری
اوریم وتمیم نور اور کمالیت (سردار کاہن	کرنیوالا انگریزی مین اسے بشپ اور ہندوستان
کے سینہ بند پر کے جواہر ونمین سے جو پتھر نور	لوگ لارڈ پادری کہتے ہین
چمکانے کے حروف ملانے سوال کا جواب	الیہو وہ میرا خدا
حاصل ہوتا)	الیاہ خداوند خدا (الیاس)
ایپس قبطی لفظ ایک سانڈ جسکے پشت	الیفاز خدا کی کوشش
پر عقاب کا پنجہ ہونیکی مانند پہلا ہوتا	الیصابات خدا کی قسم (حضرت زکریا

کی زوجہ

الیسع خدا کی نجات

افرائیم بہت میوہ دار یا دوہری پھل واری

اپیراطور یعنے حاکم فوج یا سردار لشکر اور اس سے مراد شاہنشاہ انگریزی اپیر فرانسیسی اپیر یورپین کی زبانیں اپیرے ڈوار انگی کی زبانیں اپیرے ڈور لاطینی اپیرے کارڈ کشنری ویلبر صفحہ ۳۹۱

افراط بہتایت

اسکال انگور کا گچھہ

ایلی اب خدا میرا باپ

اکبود جلال کہاں ہے

اضحاک ہنسی ہوئی احماق

اسکریوطی تبیلی والا یا قاتل

اسمعیل خدا نے گا پیدائش ۱۶ باب ۱۱

اسرائیل خدا کا شاہزادہ یا ولی خدا کے پاس (حضرت یعقوبؑ)

اشکار اجر (بن یعقوبؑ)

استیفان تاج

الٰہی ایل خدا میرے ساتھ

ابی عیزر مدد کا باپ

آشر سعادتمندی یا خوشقسمتی (بن یعقوبؑ)

ب

بعال مالک یا خداوند ایک بت

بعل بیریت عہد کا مالک

بعلیین خداوندان جو جھوٹے معبود

بپتیسما اسطباغ غسل توبہ یا غسل ایمان مرقس اباب ۱

بعل زبوب مکھیوں کا مالک

بابل یا بابلون گڑبڑ

بکا شبنوت کا درخت

بلعام لوگوں کی ہلاکت

بلق غارت کرنیوالا

برنباس تسلی کا بیٹا ہم حواری مسیح (انگشیوں کا ۴ باب ۱۳)

بیر سبع قسم کا کنواں (ابراہیم اور ابی ملک کے درمیان اس کنوئے پر ہم قسم ہوکر سوگند کھائی)

بیبلیا ۱۲ باب ۲۲-۳۲

بیبل قدیم یعنی

بلیعال شریر شیطان

بیبلیاسر خزانہ کا مالک

بیت عینا فردتنی یا راگ کا گھر یا
کھجور کا گھر

بیت ایل خدا کا گھر

بیت حسدہ تکلیف کا گھر

بیت شمس سورج کا گھر

بتولہ مکلوح شادی کیا ہوا

بوزکس گرج کے بیٹے

بوکیم رونیوالا

بنت سبع قسم کی بیٹی اور سلیمان

بنی ہامین داہنے ہاتھ کا بیٹا بن معونی

البصرہ بیسرخانہ مفت صفحہ ۱۰ ایا جائے گا

بیت الاسلام صفحہ ۴۹

بعل زبول نجاست کا خداوند

بیبل سے کتاب اور مراد تمام مجموعہ

توریت و زبور و انجیل جو کی پانچوں

صدی میں یہ نام تمام پاک کتاب کو
دیا گیا۔ ۱۵۵۵ تک باب اور آیات
جیسا کہ اب بیبل میں پائے جاتے ہیں
انمیں مندرج نہ تھے۔ تو بھی بعضے باب
تقسیم ہوئے کہ مضمون بخوبی نہیں نکلتا
متی ۹ باب ۳۸ و ۱۰ باب ۱ متی ۱۹ باب
۳۰ و ۲۰ باب اور غیرہ لغت کتاب مقدس
صفحہ ۸۸ و ۸۹

بعل حنان بعل مہربان سے لغت
صفحہ ۹۰

پ

پدان آرام نشیب یا میدان
آرام کا یعنے سوریا

پلوس کاریگر

پطرس لفظ یونانی پتھر یا چٹان اور
سریانی کیفا کے یہی معنے ہیں ازروئے
متی ۱۶ باب ۱۸ اور شمعون بطرس حضرت
عیسیٰ کے بارہ حواریوں میں سے ایک

پھوریم فرعون کی عہد دار ۱۰ باب ۲

یہودی عبرانی یہودہ یعنی سے ایک کا نام ہے

پسگہ قلعہ

ت

تابتہا تیز نظر دور اندیش لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۶۵ میں ہے اس عورت کا عبرانی نام یونانی میں ڈرکاس یعنے ہرنی تھوز پوشیدہ ایک عبرانی مہینا اور ایک بت کا نام

ترتولیوس فہمی

تسئی عزت دار

تھوتھیوس خدا سے عزت پایا ہوا

تہلیم ستایش کتاب زبور اور ہر زبور کو عبرانی لوگ مزمور کہتے ہیں

تیبل زمین (ایوب ۱۰ باب ۲۱)

تروفیمس خوب تربیت پایا ہوا

ترگوم معرب ترجمہ توریت کا ترجمہ مختصر تفسیر کے ترگوم کہلاتا تھا

توبل دنیا

تفسہ پایاب ایک شہر کنارہ فرات

توبل قاین دنیاوی ملکیت

تیمور لفظ ترکی معنی فولاد (غیاث اللغات)

تلنطن بفتح اول وثانی وسکون ثالث وضم رابع لفظ یونانی یعنی توڑہ ایک تلنطن میں تین ہزار ثقل ہوتے ہے (ازروس تفسیر متی ۱۸ باب ۲۴ اور روس میل لغت میں متی ۱۸ باب ۲۴ کے حاشیہ میں ہے کہ تلنطن کا وزن پندرہ سو تولہ کے برابر تھا اور اسکی قیمت اٹھارہ سو پچیس روپے

توریت شریعت

تروفینا لذت دار

تھیوفیلس خدا کا پیار کرنے والا

تروفوسا بہت چکیلا نہایت نادار

ج

جبرئیل خدا مین خوبی یا خدا کا پہلوان

جیرسوم یہاں ایک مسافر موسیٰ کا بیٹا یا لاوی بیٹا

جدگروہ (حضرت یعقوب کا بیٹا)

جشن نزدیک آنے والا

جدلیاہ خدا میری بزرگی

جلیعاد گواہی کا پشتہ

چ

چنگیز مغلون کی زبانین بہت بڑے کو کہتے ہین یہہ لفظ آسمان اور بڑے سمندر وغیرہ کی نسبت بھی مستعمل ہوتا ہے (از سیر الاسلام حاشیہ صفحہ ۱۳۸)

ح

حنوک مخصوص عربی مین ادریس

حبش جلا ہوا چہرہ

حوّا زندہ

حزقیل خدا کی قدرت یا خدا زور بخشتا ہے

حنانیاہ خدا کا بادل

حج میلہ

حفظیاہ میری خوشی اسمین ہے

حزقیاہ خدا کی مدد سے زور آور

حیرام زندگی کی بڑائی

حباب پیارا

حوریب بیابان خشکی

حبقوق کشتی گیر حضرت حبقوق کی

کتاب مجموعہ توریت مین شامل ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۷۲ مین ہے کہ یہودیون کے درمیان طرح طرح کی روایتین اس نبی کی بابت جاری ہین پر وہ کسکا بیٹا تہا یا کب پیدا ہوا یا کہان رہتا تہا کوئی صحیح بتا نہین سکتا یہہ بھی بیان نہین ہو سکتا کہ کس بادشاہ کے ایام مین اُسنے نبوت کی انتہی

حاجی عید

حام گرم بن نوحؑ

حدد یا حدر سورج و نام بت نام پسر اسمٰعیل

د

دجون اناج چھلی

دان عدالت (بن یعقوب)

دانیل خدا کی عدالت

داؤد پیارا عزیز

دیوجنیس زیوس کا پالا ہوا

دیاقون کارکن خادم اگر زرجی مین (لیکن از ازار موتواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۲۱

۱۱۳۷

دودرا ہمہ بکسر اوّل وسکون ثانی یونانی سکہ جسکی قیمت دس آنہ (ازروسن میبل مطبوعہ لندن متی ۱۷ باب ۲۴) اصل میں دودراہمہ بکسر اوّل وثانی یعنے دو درہم (ازروسن تفسیر اسکاٹ

دیورہ کلام ربانی یا شہد کی مکھی بی بی ربقہ کی ساتھ والی دائی کا نام (ازوسکوری) دو دیوبچے جوڑا

ر

رب یا ربی اوستاد نالک یونانیوں

ربونی (حاشیہ میبل مرقس ۱۰ باب ۵۱ چھاپہ ۱۸۶۶ء) یہودیوں دینی علما کے تین درجے تھے یعنے رب اور ربی اور ربان (ازروسن تفسیر متی ۲۳ باب ۷ عربی میں غلام کے مالک کو رب بھی کہتے ہے جیسا کہ مشارق الانوار کی حدیث ۷۰۰ میں ہے ولا یقل احدکم ربی اور دیکھو متی ۲۳ باب ۷ و ۸ میں بھی ہے

راخیل بہیڑ عبرانی راحیل حضرت یوسف کی ما

راحاب مغرور

رامہ یا رامات بلند کیونکہ دو سلسلہ کوہ کے بیچ کی وہ جگہ ہے (از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب مطبوعہ ۱۸۶۷ء وکیفیت نامہ ترجمہ پادری اشٹر صاحب مطبوعہ ایضاً صفحہ ۳)

رعیسس بادل کا گرج

ربقہ منایا ہوا (حضرت یعقوبؑ کی ماں)

رحبعام لوگوں کا بڑھانیوالا (حضرت سلیمان کا بیٹا)

روبن سرج کا دیکھنا یا دیکھ بیٹا (حضرت یعقوبؑ کا بیٹا)

رودا گل

رودم زور و قدرت

رُوفس لال

روت سیر و آسودہ (حضرت داؤدؑ کی پردادی)

ز

زکی عادل صادق

زبلون ساتھ رہنا (از رومن ہسٹری مطبوعہ ۱۸۳۰ء حاشیہ پیدائش ۱۰ باب ۳۰)

زکریاہ خدا کی یاد

زبدی بڑا حصہ

زروبابل بابل کا پردیسی یا بابل میں پیدا ہوا

زروباہ خدا کی زنجیرین

زلوتس غیور

زپورہ خوبصورتی نرسنگا مصر میں صفورہ

زیوس یا جوپٹر مددگار باپ ایک بت کا نام یعنی حضرت

س

سرشدی قادر مطلق میری چٹان

سلوس یا ساؤل مانگا ہوا خواہ گو ایک ساؤل کو قرآن مجید میں طالوت لکھا ہے اور یہ نام بسبب طوالت قد کے مستعمل ہوا دیکھو تفسیر حسینی وغیرہ

سمرون سامریہ چوکی پہرا قید خانہ

سکار سکم پیاسوا یا متوالا از انگریزی

تفسیر طامس اسکاٹ یوحنا ۴ باب ۵

سراکین یا سراسین یعنی شرقین

از تواریخ انگلستان مطبوعہ مطبع العلوم صفحہ ۵۱ اہل یورپ سلاطین اسلام کو شہ بادشاہ کہتے ہیں

سرہ یا سارہ بی بی یا شہزادی ابراہیمی

ودنیوی تاریخ صفحہ ۱۰ میں ہے سرے معنے شاہزادی اور سرہ کے معنے ابراہیمی شاہزادی

سیت رکھا ہوا عربی میں شیث بشاشا

سموئیل خدا سے طلب کیا ہوا

سروان شہانہ میدان

سم نام یا نامور عربی سام

سیلا سلامت یا نجات طلوعہ افتاب صداقت صفحہ ۵ میں ہے شلا صلاح یا صلح

سدوم انکا بید سدوم عمورہ اور سدوم شہر کا نام

سافر شریعت نویس ایک فرقہ یہود کا (از رومن تواریخ کلیسیا حصہ ا صفحہ ۱۰۰)

سین سینا جہاڑی

سلیمان صلح جو ملاپ چاہنے والا

سوسن یا سوسنا ایک پھول کا نام

سالم سلمون سلوم سلامت

سلوآم بھیجا ہوا

سال یوبل بضم اول وثالث یعنی

سال خوشی ہر پچاسویں سال یہودیوں مین

ہوتا تھا کہ سب قیدی اور غلام آزاد

ہوجاتے تھے احبار ۲۵ باب مفتاح الکتاب

صفحہ ۵۷ اور یوبل کے معنے نر سنگا پھونکنا

سکندر اپنا آدمی یہ نام بلغت دمی الاسد

یعنے چیتا آدمی عربی مین الاسکندر (از دیباچہ

سکرمنٹ لاطینی یعنے قسم ہر مقدس

(روسن تواریخ کلیسیا صفحہ ۷۸)

ستتر بفتح اول وثانی وکسر ثالث یونانی

سکہ آسکا وزن ایکتولہ کے برابر اور قیمت

ایک روپیہ چار آنہ از حاشیہ روسن پیل

مطبوعہ لندن ہتی ۱۷ باب ۲۷

سینیم چین

سبت آرام اسدن یہودیون کو من

جمع کرنا آگ سلگانا لکڑیان لانا وغیرہ

منع تھا اور ضرورت کیوقت دو ہزار ہاتھ

کے فاصلے تک جاسکتے تھے انتہا (لغت کتاب

مقدس صفحہ ۴۰۰ روسن تفسیر اسکاٹ

صفحہ ۱۰۰ مین سبت کی منزل کا فاصلہ

پندرہ سو قدم لکھا ہے یہودی لوگ جمعہ

سے شنبہ کو سبت کے آداب بجالاتے تھے

مگر لغت کتاب مقدس صفحہ ۴۰۰ مین

لکھا ہے کہ دستور مرقوم ہے کہ اتوار

(یکشنبہ) سبت سے بدلا گیا انتہی

ش

شحریث نماز صبح جسے صبح سے دوپہر تک

پڑھ سکتے ہین یہ نماز حضرت ابراہیم سے ہے

(پیدایش ۱۵ باب ۱) اور نماز دیگر کا نام

منحا یہ نماز حضرت اسحاق سے ہے

(پیدایش ۲۴ باب ۶۳) اس نماز کو دوپہر

سے دن چھپے شام تک پڑھ سکتے ہین اور نماز شام کا

نام عرشیث یہ نماز حضرت یعقوب سے ہے

(پیدایش ۲۸ باب ۱۰ تا ۲۲) یہ نماز شام

سے صبح تک پڑھ سکتے ہین اور ہر نماز مین

ایکسواں تالیسواں زبور ضرور پڑھتے ہیں

شارلیمن یعنے چارلس کبیر شاہ فرانس
دیکھو لب التواریخ جلد ۲ صفحہ ۱۸

شیطان یعنے مخالف (ابلیس یعنے نام)

شمشون اُسکا بیٹا

شمعون سننے والا یا ماننے والا

شعیر کہُر کہرا نام کوہ

ص

صُغر چھوٹا حضرت لوطؑ کے شہر وں میں سے

پانچوان

صید اصیلی وغیرہ کا شکار کرنیوالا

صیحون اور صیہون پتھروں کا ڈھیر شور
ہنگامہ

صفنیاہ خدا کا بھید

صدقیاہ خدا کی صداقت

ط

طالمی سوتر یعنے طالمی پھاننیوالا (دیکھو
دیوی تاریخ صفحہ ۳۲۸)

طیطس صاحب عزت

طیبہ نام کشتی نوحؑ و نام اُس ٹوکری کا
جسمین حضرت موسیٰ کو رکھکر دریا مین
ڈالدیا تھا لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۵۹

ع

عکن تکلیف دینے والا

عمالق چاٹنے والا یا بدسلوک لوگ

عزرا مددگار

عمور راہ ایک سرکش قوم

عدن عیش خوشی

عبدیاہ خدا کا بندہ

عرب صحرا یا دشت

عابد ادوم ادوم کا بندہ

عبر یا ہبر عبور کرنیوالا (یہ عبر ابرہام کا
باپ تھا (پیدایش ۱۱ باب ۱۴ - ۱۷) سام
سام کے پوتے کا بیٹا تھا)

عوز مصلحت

عُزیئیل یا عزیاہ خدا کی قدرت

عساہ ئیل خدا کا بنایا ہوا

عُزیاہ جسکی مدد خدا نے کی

عدہ زیبایش
عبدنیجو نور کا خادم
عیسو شکیل بابال والا

غ

غُتنیل خدا کا وقت

ف

فلج تقسیم (بن عنبر)
فلسطی پردیسی
فریسی خاص یا ممتاز یہہ ایک فرقہ
یہودیونمین تہا (از رومن تواریخ کلیسیا
حصہ صفحہ ۱۰۰
فرعون بدلا لینے والا یا گرہا سورج
فلدلفیہ بہائیونکا پیار
فرزی گانو کے رہنے والے
فلیمن پیار کرنیوالا
فلپوس گہوڑونکا چاہنے والا
فنیئل ہرات ہرات کی گزرگاہ
فوطیفار موٹا سانڈ یا جو سورج سے
تعلق رکہتا اسلامی روایت مین یہہ
یوسف کا شوہر اول تہا
فلکس خوشوقت
فستس خوشنود
فنیئل خدا کا چہرہ یا رویا
فنیاہ موتی یا جوہر
فردوس باغ میوہ دار یہہ لفظ اصل
فارسی پردوس ہے اور سنسکرت مین
پردیشا اور گریک یعنے یونانی پرڈائزا
اور معرب فردوس اور سب زبانونمین
ایکہی معنے ہین از ویبسٹر ڈکشنری

ق

قبر یعنے قبر
قناہ نئی جگہہ
قاین نمک عربی مین قابیل اور ترکی
مین قاین کے معنے برادر شوہر و برادر زن
قورح گنجہ سنجہ سوا
قادس پاکیزگی
قنر یہہ ملکیت

کفر ناحوم توبہ یا عیش کا کہیت

کرمل خدا کا باغستان

کوش کالا

کوشان حبشستان انہیوپیا

کلوری گلگتہ کھوپڑی (اردو تفسیر اسکاٹ صفحہ ۳۲۳)

کدرون تاریکی

کدار سیاہی (حضرت اسمٰعیل کے بیٹے کا نام) پیدائش ۲۵ باب ۱۳

کرستس مسیح (رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۵۰)

کاہن امام منجم حکیم جادوگر

(دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری آسٹر براڈ ہیڈ مطبوعہ الہ آباد مشن پریس ۱۸۷۴ء صفحہ ۱۰۵) ایضاً صفحہ ۵۳ کاہن جو کلدانی تھا

وبخوی و معمار انتہی

کالب کتا یا ٹوکری یا سرگرم عربی کلب

کوارنٹس چوتھا

کاتھولک عام کلی

گ

گتسمنی کولہو کی جگہ (اردو تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۰۷)

گلیل یا جلیل (ایک ضلع کا نام جو آشور اور نقشائی وغیرہ کی میراث تھا (عہد کتاب مقدس صفحہ ۲۴۳)

ل

لابان چکنا

لاماک غریب ذلیل

لاودیقیہ راستباز لوگ

لموئیل خدا اُسکے ساتھ

لاوی ملا ہوا شریک حضرت یعقوب کا بیٹا (پیدائش ۳۵ باب ۲۳)

لعمی میرے لوگ نہیں

لہب شعلہ غزل الغزلات ۸ باب ۶

لویس بہتر

لبنان چونکہ اسکی چوٹیوں پر برف جمی رہتی ہے اس سبب سے اُسے جبل لبنان یعنی کوہ سفید کہتے ہیں (اکثر کتاب کے مقامات المقدس)

صفحہ ۹

لار حومہ غیر مرحوم

لوط پسینا ہوا یا مُز

لوقا بولقیوس روشن

م

مصر عربی میں شہر عبرانیین مزاحم مصیبت

مردکی توبہ

موریاہ خدا کی تلی

موسیٰ پانی سے نکالا ہوا

منسی فراموشی (پسر یوسف)

منوحہ آرام

مجوسی نجومی کاہن دانا (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۰)

مودیون اناج ناپنے کا پیمانہ (رومن تفسیر اسکاٹ صفحہ ۴۷)

مرقس (رومی لفظ) صاحب حدل

مارتھا کڑوی ہونیوالی

مریم تلخی یا حد یا کامُز

مستا امتحان آزمایش

متیاس خدا کا انعام

متی خدا کا دیا ہوا حضرت عیسیٰ کے حواری کا نام اور حضرت یونس کے باپ کا نام (مشارق الانوار حدیث ۹۰ گریبل میں یونس بن اُنتی مرقوم ہے

مسیح مسح کیا ہوا

متوسلح اسنے اسپر موت بھیجی

میکا فروتن

میکائیل میکیاہ کون ہے خدا کی مانند

مواب باپ سے

ن

نعمان پسندیدہ

نبال احمق نادان

ناحوم تسلی دینے والا

نعومی خوبصورت یا دل پسند

نفتالی میری کشتی یا میرا اوجھنا

ناصرہ الگ کیا ہوا

باب اول

نبوکدنضر نبوکے خزانوں کا قبضہ کرنیوالا
(بخت نصر)
نبوسردان نبوکے صاحبوں کا پیشوا نیوالا
نخمیاہ خدا کی تسلی
نمرود باغی (پیدائش ۱۰ باب ۸)
نینوا خوبصورت (یہاں حضرت یونسؑ
بھیجے گئے تھے)
نوح یا نوحا آرام یا تسلی
نود آوارہ

و

وشتی بینیوالی

ہ

ہارون قوت کا پہاڑ یا دستگیر
عبرانی میں نگہبان گنتی ۳۳ باب ۳۹
ہابیل آدم کا بیٹا بطلان باطل
یا ماتم
ہلیلویاہ خدا کی تعریف کرو
ہاب ہاب میں بیٹا بیٹا نام قرشتہ
دوزخ استثنا ۳۲ باب ۱۵

ہیرودیس چڑے کی رونق
ہوسیع نجات دہندہ
ہاجرہ پردیسی قرنیوالا
ہامان شور تیاری
ہندی تعریف (فارسی میں قدر دانی اور
غلام)
ہرماس یا مرکری یوس ایک
بت کا نام
ہرزون کرہ سوسمار
ہزائیل جسے خدا دیکھتا ہو شاہ آرام

ی

یحمور ریم ہرن
یدیدیاہ بہت پیارا
یسوع نجات دینے والا معرب عیسیٰ
یعیز غم یا تکلیف
یعقوب تعاقب کرنے والا (عیسوؑ
پیچھے پیدا ہونے کے سبب یہہ نام ہوا)
یاہ از خود موجود ازلی
یعزیر مدد گار

یہوس حقارت

یہوشع خدا نے بچایا (اسم سردار کاہن)

یہوشفات خدا کی عدالت

یوحنا خدا کا فضل یا انعام (عربی میں یحییٰ)

یوکابد خدا کا جلال

یوئیل راضی یا قسم کھانے والا

یوناہ فاختہ عربی میں یونس

یوسف افزونی (ابن یعقوبؑ)

یشوع نجات دینے والا (حضرت موسیٰؑ کے جانشین)

یمین بچانے والا نام بادشاہ سوم

یسعیاہ خدا کی نجات

یافث خوبصورت عربی میں ہاتھ پاؤں نکلنا

یاہو یہوواہ ہے

یابل دریا (ابن لمک)

یہوواہ بدال ہمیشہ خدا کی تعریف کرو (ابن یعقوبؑ)

یہوواہ بدرواہ از خود موجود (اسم ذات باری تعالیٰ)

یہوواہ نسی خدا میرا جھنڈا

یہوواہ شمہ خداوند ہے

یہوواہ صدقنو خدا ہماری صداقت

یمیمہ دن یمیموافق خوبصورت

یرمیاہ خدا کی بزرگی خدا سے سرفراز کیا

یروبعام عوام سے لڑنے والا یا جسکے لوگ بہت ہوں

یروبعال سیال اپنے حق کا اظہار کرے

یروسلم سلامتی کا رویا

یسوران راستباز یا صادق

یسی زبور حضرت داؤدؑ کے والد

ناپ اور وزن وغیرہ

ماپ پانی کے واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲

لبط خورہار دسواں حصہ چنانچہ ایک لبط میں قریب تین سیر کے گنجایش تھی کر ۱۲ لبط خورہار میں دس لبط یعنے تین سو سیر یا سات من ہے سات من کی گنجایش تھی

ناپ میدہ وغیرہ کے واسطے از لغت کتاب مقدس صفحہ ۳۲

ایفہ اسمین دس ادمر تھا اور وہ خومر کا دسواں حصہ تھا چنانچہ اسکی اور بط کی گنجایش ایک سی تھی یعنے تیس سیر کب وہ پیمانہ کی چوتھائی تھی یعنے ڈیڑھ سیر خومر اسمین دس بط یا ایفے تھے یعنے تین سو سیر یا ساڑھے سات من سماسے تھے انتہی

وزن سکہ ہائے عبرانی از لغت کتاب مقدس صفحہ ۱

بقع نیم تولہ کے برابر تھا جیرہ وہ تولہ کا بیسواں حصہ تھا مانہ وہ سو تولہ کی برابر تھا قنطار وہ تین ہزار تولہ کے برابر تھا ثقل یا مثقال وہ اکیس تولہ تھا

رومی وغیرہ سکہ جو اسیری بابل کے بعد یہود یونین رائج ہوئے

دینار کا وزن تین ماشہ تھا درہم وہ رومی دینار کی برابر تھا یعنے تین ماشہ مینا کا وزن پچاس تولہ تھا لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۷

بعض شہروں کی شناخت جس سے واقفیت اس کتاب کے پڑھنیوالے کو ضرور ہے

ابیلینی شہر باہین ایک صوبہ جو لبنس اور انتی لبنس پہاڑوں کے درمیان واقع ہے لوقا ۳ باب ۱

آدریہ خلیج سندر قیہ کا ایک نام

ادوم ایک ملک جو عرب کے اور تھا

افسس کرچک ایشیا کا ایک شہر جو ارتمس کے مندر کے سبب سے مشہور تھا

(اس سے تین کوس کے فاصلے پر اصحاب کہف کا غار ہے از تفسیر حسینی و اعجاز قرآن صفحہ ۵۶

ترکوں نے فوج کشی کرکے اس ملک کو لیلیا
رومن تواریخ کلیسیا صفحہ ۳۰
اردشیر یا شہر شاہ یا خسوپرس جسکا
یونانیوں نے ارتکسرکسس نام رکھا
یہہ بادشاہ کوش سے ہندوستان تک
۱۲۷
اکیسو ستائیس صوبوں پر سلطنت کرتا تہا
یہودی جو بابل میں اسیری ستر برس کے
بعد رہگئے اسکے ظل حمایت میں تھے اسکی
دارالسلطنت کا نام شوستر یا سوسن تہا
جسے یہودی شوشان یا شوشان ہبیرہ
یعنے پست کہتے ہیں مسیح سے چار سو چھ
برس آگے یہہ بادشاہ تخت پر بیٹھا یہودیوں
آہستر اسیکی ملکہ تہی اور زمان اسی کا وزیر
تہا جسنے تمام ملک کے یہودیوں کے قتل کا
فرمان جاری کیا مگر خدا کی عجیب قدرت سے
وہ آپ معہ دس بیٹوں اور ہزاروں اور
بادشاہی ملازموں کے قتل ہوا عہد پورا
یہودیوں نے اُسیوقت سے ہے

اینون یہودیہ کا ایک شہر جو یروشلم کے
کنارہ پر تہا

اخایہ یونان کا دکھنی حصہ جسکا پایۂ تخت
کرنتس تہا

اماؤس ایک شہر جو یروشلم سے
ساڑہے تین کوس کے فاصلہ پر تہا

امفیپولس مقدونیا کا ایک شہر جو
ستریمون ندی کے کنارہ پر تہا

انطاکیہ یا انٹی اوک سابق میں
سُریا کا بڑا شہر تہا اور اُسمیں عیسائی
پہلے پہل کرسٹیان کہلائے اس شہر کا
بانی اینٹیوکس کا بیٹا سلوکس مصاحب
سکندر تہا اب اُسمیں چودہ مسجدیں ہیں
اور گرجا گہر ایک بہی نہیں (الکتاب کے
مقامات المعروف صفحہ ۵۷) یہہ شہر
اور کیطرف یروشلم سے تین سو میل
دوری ہے (لغت کتاب مقدس صفحہ ۵۲)
اور دوسرا انطاکیہ ایشیائے کوچک یعنے
ولایت روم اور صوبہ پسیدیہ میں واقع ہے
(رومن تواریخ کلیسیا آخر صفحہ ۲۲ جلد ۲)

انتی پتریس سامریہ کا شہر

اپی فورم اٹلی کا شہر جو روم سے بیس کوس کے فاصلہ پر تھا

اپلونیا مقدونیا کا شہر

ارپاگیس یا کوہ مریخ جسپر اسینی کی صدر مجلس اکثر ہوتی تھی

ارتمیا یہودیہ کا شہر جو اب رملہ کہلاتا ہے

آرمجدون یعنے کوہ مجدو اور مجدو ایک شہر تھا جسے سلیمان نے تعمیر کروایا

اسوس کوچک ایشیا کا بندر

اسینی اخیا کا پایہ تخت اور یونان کا مشہور تر شہر کرنتھس سے ۱۲ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے

اتالیہ پنفولیہ کا شہر ہے

ازوتس یا اشدود پلستین کا شہر جو ان دونوں ازدود کہلاتا ہے

اسکندریہ معمر کا بندرگاہ جو بڑی مشہور دنیا کی بڑی تجارت گاہ تھی

افرائیم پلستائن کا ایک شہر جو فرقہ افرائیم کے متعلق تھا

اگونیم کوچک ایشیا کے صوبہ لوقاونیہ کا پایہ تخت تھا

ایلام ایران کی دکھن طرف کی نواح کو مثل ولایت شوستر اور شیراز وغیرہ کو ایلام کہتے ہیں اور اسکے اوتر کو کہ ہمدان اور اذربایجان وغیرہ ہے ماد اسے یا مادین بولتے ہیں (از سیران الحق صفحہ ۸۹ مطبوعہ ۱۸۶۶ء باب ۳ فصل ۱

اترقوم ایک ملک جو خلیج ہند و قلزم کے پورب طرف واقع تھا

اسفانیہ یورپ کا ایک بڑا ملک ہے اسپین مغرب اندلس و سپین بھی کہتے ہیں جسکا دارالسلطنت

اٹلی یورپ کا ایک ملک جسکا پایہ تخت قدیم روم تھا

ایشیا خیر ایشیاء کوچک جو اب انطولی کہلاتا ہے (از منتاح الکتاب صفحہ ۲۴۳ یہ جزیرہ نما ملک شام کے اوتر طرف سلطان روم کے عمل میں ہے اسے نوابی ایشیا کہتے ہیں کہ روم ہی نواب خود اسکا انتظام کرتا

اٹلانٹک یعنے بحر اوقیانوس یا محیط
غربی از حاشیہ موید الاسلام صفحہ ۹۱
ایسیا ہندوستان لنکا برہما سیام
چین جاپان ترکستان افغانستان
فارس عرب شام کنعان عراق
یورپ انگلنڈ اسکاٹ لنڈ آئرلنڈ
ویلز سوئیڈن روس پروشیا فرانس
ہالنڈ بلجیم فرانس جرمن اسٹریا پرتگال
اسپین اٹلی یونان روم جدید یعنے اٹلی
افریقہ مصر نوبیا ابیسینیا بربر صحرا
نگریشیا مدگاسکر وغیرہ از سنوٹل

جاگرفی صفحہ فہرست

بیت حبار یا باب کا گھر یہودیہ کا شہر
جہاں حضرت یحیٰی بپتسمہ دیتے تھے
بیت حکارم انگور کے درخت کا گھر
یروسلم اور بیت اللحم کے درمیان ایک گاؤں
بیت شان آدم کا گھر یروشلم سے
۴ میل دور ایک گانو
بیت حوران غار یا سوراخ کا گھر

دوگانو بیت حوران عالی اور بیت
حوران سافل یروسلم سے بارہ میل ہیں
بیت اللحم کہانا پینا دوان ہیشہ بیت
ہوا ہوگا کیونکہ لشکر وہین اسکا نام افراتہ
تہا (پیدایش ۳۵ باب ۱۹) عبرانیوں نے
اُسے روٹی کا گھر کہا اور اسکا نام عبرانی
نام سے فرہ سابد لکر گوشت کا گھر سے
لغت کتاب مقدس صفحہ ۹۲ یہاں حضرت
داؤد اور انکے جد حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے
بیت الیشموت بیابانوں کا گھر
کنعان کی سرحد کا ایک شہر
بیت صیدا رحمت کا گھر گلیل کا
ایک شہر جو حضرت کی جھیل پر واقع ہے
مسیح نے اسکے باشندوں سے تین
رسولوں یعنے اندریاس اور پطرس
اور فیلپوس کو مقرر کیا لغت صفحہ ۹۱
بیت نمرہ میشے پانیکا گھر کنعان کا
ایک شہر
بابل بابلونیا یا کلدستان کا پایہ تخت

جو فرات پر واقع تہا

بیت عنیا یہودیہ کا شہر یروسلم سے
ایک کوس کے فاصلہ پر تہا کوہ زیتون کے
پورب پہلو پر ایک کم گہری وادی مین
بیت عنیا گانو یروسلم کے پورب دکہن
سمت واقع ہے عرب اُسے العازریہ کہتے
ہین جس مین اکیس گہر کی آبادی ہے یہان
العازر کی قبر ایک تہ خانہ مین سفید چٹان
مین کہودی ہوئی ہے جسے حضرت عیسیٰ
نے اُسکے مرجانیکے چوتہے دن زندہ کیا
الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۴۴۴ و

برطانیہ کلان یعنے گریٹ برٹن جسمین
انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ اور ویلز شامل ہین
از تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱

بغداد عباسی خاندان کے دوسرے
بادشاہ المنصور باللہ نے براسی گانو کے
کہنڈر و نپر آباد کیا اسکے معنے اس دیا ہے
(از سیر الاسلام صفحہ ۸۴) مفتاح التواریخ
صفحہ ۱۸ اینن طامس ولیم بیل صاحب نے

لکہا ہے کہ چون منجم در وقت تعمیر بغداد
ملاحظہ نمود شمس در قوس بود واین دلیل
بر آنکہ خلیفہ دران شہر قہر درد میگوید کہ
چنان شد کہ دانستہ بود از جملہ سی و ہفت
نفر خلفاء بنی عباس یک تن دران دیار
پہلو بر بستر مرگ ننہادہ اند۔ در سنہ یکصد
و پنجاہ و ہشت المنصور قصد زیارت مکہ
نمودہ میرفت در اثنار راہ نزدیک بئر میمون
فوت شد جسد او را در مکہ بردہ دفن کردند
گویند کہ یکصد مقابر بر اسم او کندہ بودند۔
تا اعداء را اطلاع نباشد کہ لاش او در کدام
قبر است انتہی

بیر یہ جو اندلس مین بڑا کہلاتا مقدونیا
کا شہر تہا اُسکے نزدیک پلاتا حیان سکندر
پیدا ہوا لب التواریخ جلد ۱ صفحہ ۵۰

تیونیا کوچک ایشیا کا صوبہ بحر اسود کے
کنارہ پر

بیت فاگا انجیر کا گہر ایک قریہ یروسلم سے
دو میل دور ہے

پ

پلستائن یہودیہ کنعان فلسطین

پیسیدیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پیسیدیا کا انطاکیہ کوچک ایشیا مین
واقع اور ان دنون مین اگشہر کہلاتا ہے

پافس جزیرہ قبرس کا ایک شہر

پفلگونیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پمفولیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پرگا کوچک ایشیا کے صوبہ پمفولیا کا
پایہ تخت

پرگمس کوچک ایشیا کا ایک شہر جس کو
اسوقت برگمو کہتے ہین جالینوس کا مولد
تہا (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ)

پریا یردن کے پار کا ملک

پرگیہ کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پنتس کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

پارتیہا ایک ملک جو فارس کے متصل اسے
(یہہ ملک خیوا یعنے خوارزم اور مازندران
اور خراسان کے پاس مین واقع ہے

(از ترجمہ تواریخ ہند مصنفہ مارشمین مطبوعہ
کلکتہ ۱۸۵۴ع حاشیہ صفحہ ۱۷)

پترا کوچک ایشیا کے صوبہ لوکیا کی
ایک بندرگاہ

پتمس ایک چھوٹا پتھریلا جزیرہ بحر
کے متصل اور ان دنون مین پتمسو
یا پاٹموسا کہلاتا ہے

پیتولی اٹلی کا ایک شہر جو اس زمانہ
مین پزولو کہلاتا ہے

پتولمیس فلسطین کی ایک بندرگاہ
جو آجکل آکرے کہلاتا ہے

ت

ترسوس کوچک ایشیا کے صوبہ
کلکیا کا پایہ تخت

ٹلمیس یا بطلمیوس (ان دنون اس شہر
کو آکر یا عاقر کہتے ہین اور قاضیون کے
اباب ۲۱ مین مکرر ہے (از ہندی تواریخ
کلیسیا صفحہ ۱۵۸ سطر ۱۹) یہہ شہر صلیبی لڑائی
مجاہدین سے مسلمانون سے ۱۱۹۱ع مین

لے لیا تہا مگر ۱۲۹۱ع مین مسلمانون نے
پہر اُسے فتح کر لیا (ر ماڈرن جاگرفی مدن
صفحہ ۱۲۵)

تروجلیوم کوچک ایشیا کا ایک شہر

تواتیرہ کوچک ایشیا کا ایک شہر جو ان
دنون مین ایک حصار کہلاتا ہے

تسلونیقیہ مقدونیہ کا ایک شہر اور
بندرگاہ جو اسوقت سلونیکا کہلاتا ہے
(یہہ شہر ملک یورپ متعلقہ سلطنت ترکی
کا بڑا بندرگاہ ہے از گرامر جاگرفی مصنفہ
گولڈاسمتھ و شرح ہادری سی ان رایٹ
صفحہ ۳۵)

تبریاس جلیل کا پانے تخت جس کو
آجکل تبریا کہتے ہین

تین سرائے ایک جگہ کا نام جو روم
سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع تہا

تراکونتیس پلستائن کا ایک ضلع جو
اوتر پورب طرف تہا

تروآس کوچک ایشیا کا ایک ضلع

ج

جبعہ ٹیلہ

جات نے کا کوہ فلسطیہ کا ایک شہر

جلیل پلستائن کا شمالی حصہ

جلبتا کوہ کالوری کا ایک حصہ ایسے گلگتہ
بہی کہتے ہین

جنسرت کی جہیل جو دریاے جلیل
اور دریاے یرمک اور تبریاس بہی کہلاتی ہے پلستائن
کی ایک جہیل ½ ۸ کوس کی لمبی اور
۴ کوس کی چوڑی ہے۔

جرجسی گدارہ اور جرجسا جیسا یہہ دو
شہر گلیل کے پورب اور دکہن کے کونے
مین واقع ہین یہہ کہ وہ دونون دیوانے
تہے جنہین سے حضرت عیسیٰ نے
بدروحون کو نکالکر دو ہزار سوروں کو
سمندر مین ڈبا دیا تہا (مرقس ۵ باب
۱۳ روبن تفسیر اسکاٹ متی ۸ باب)

ح

حبش افریقہ کا ایک ملک جو مصر کی

دکھن طرف ہے

حسن بندر جزیرہ قبرس کا بندر

د

دلمنوتھا ایک شہر جو جنیسرت کی جھیل کے پاس واقع ہے

دکاپلس سریا کا ایک ضلع جنیسرت کی جھیل کے پاس واقع ہے

دل مقبیہ ارقوم کا ایک صوبہ جو خلیج بندوقیہ کے ایک طرف واقع ہے

دمشق سریا کا ایک مشہور شہر جو یحرم سے پچیس ۲۵ کوس دور ہے

دربی کوچک ایشیا کا ایک شہر جو صوبہ لوقاؤنیہ میں واقع تھا

دریائے قلزم بحر روم

ر

رامہ یروسلم سے چھ میل کے فاصلہ پر بیت ایل اور یروسلم کے درمیان واقع ہے از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۰۰ و کیفیت نامہ ترجمہ پادری لسٹر صاحب صفحہ ۳

رگیوم اٹلی کا ایک بندرگاہ جو اسوقت رگیو کہلاتا ہے

رودس ایک جزیرہ جو کوچک ایشیا کے متصل ہے

روم اٹلی کا ایک بڑا شہر سات پہاڑ پر تعمیر ہوا

ربہ بڑا یا نامور نام شہر جو یردن سے ۲۲ میل جنوب سے ۱۴ میل دور ہے

ز

زبلون پلستاین کا ایک ضلع

س

سلپا جزیرہ صقلیہ موید السلام حاشیہ صفحہ ۱۰۲ اسی سکلی بھی کہتے ہیں

سالم سامریہ کا ایک شہر

سامریہ پلستاین کا بیچ الاحصہ اور اسکے پائے تخت کو وہ اس وقت سباستے کہلاتا ہے

ساموس بحر روم کا ایک جزیرہ

ساموتراکیا یونان کا ایک چھوٹا جزیرہ

سارڈس کوچک ایشیا کا ایک شہر
جو اسوقت سارت کہلاتا ہے

سرتا فونیکی کا ایک شہر

سُریا اور آرام شام جسمین فونیکی شامل
ہے (مفتاح الکتاب صفحہ ۳۴)

سرون سامریہ کا ایک شہر

سیلوکیا سُریا کی ایک بندرگاہ

سلوام ایک چشمہ اور برج کا نام جو
یروسلم کے نزدیک تھے

سینا عرب کا ایک کوہ جو حوریب پہاڑ
کے نزدیک ہے

سِن کاریگستان دامن کوہ سینا
کا ریگستان

سغدیہ ترکستان اور بخارا وغیرہ کے
برابر بحر الخضر کے پورب طرف (روضۃ الصفا تاریخ
کیانیہ صفحہ ۱۸)

سمرنا کوچک ایشیا کا ایک شہر اور بندر

سوراکس ایک شہر جو جزیرہ سکلی پر
واقع ہے

سکاریا شلم سامریہ کا ایک شہر جہاں
اور جزیرہ کے درمیان یروسلم کے اوتر
طرف بالفصل بلس کہلاتا ہے (ارشاد القاری
جہانگیری انڈین سن مطبوعہ لندن ۱۸۳۵ء صفحہ ۱۱۲۵)
اسی جگہ سامری عورت نے حضرت عیسیٰ
سے پوچھا تھا کہ جزیرہ کی ہیکل خدا کے حکم
کی بموجب ہے یا یروسلم (یوحنا ۴ باب)

سلیم کپرس کا ایک شہر

سرو فونیکی سوریا کے متصل تھا

سبا یا سبا عرب کے دکھن
ملک یمن کا ایک شہر یہاں کی ملکہ بلقیس
تھی حالانکہ حبش کے لوگ کہتے ہیں کہ وہ
ہمارے ملک سے گئی تھی (لغت کتاب
مقدس صفحہ ۳۹)

ص

صیدا فونیکی کا ایک بندرگاہ

صور چٹان (فونیکی کی ایک بندرگاہ
صیدا سے ۲۰ میل ناصرہ سے ۳۰ میل
یروسلم سے ۶۰ میل دور ہے لغت کتاب

مقدس صفحہ ۳۶۲ (یہین کا بادشاہ
حیرام تہا

ع

عرابہ بدر جزیرہ لیسون بیابان
لغت کتاب مقدس صفحہ ۱۰۰

عسقلون اسکیلان

عرب ایک ملک جو لال سمندر کے پورب
طرف ہے

ف

فلدلفیہ کوچک ایشیا کے صوبہ لودیا
کا ایک شہر جو اسوقت اسکا شہر کہلاتا ہے

فلپی مقدونیا کا ایک شہر جس کا نام
سکندر کے باپ فیلبوس سے ہوا

فونیکی فلسطین کا ملک جو لبنان
مین واقع تہا

ق

قرطبہ فردوہ کوردوا اسپین کا
پایہ تخت قدیم

قرنتس یونان کا ایک مشہور شہر
قنکریا یونان کی بندرگاہ جو قرنتس کے
نزدیک تہی

قیصریہ پلستاین کا بندر اور شہر

قیصریہ فلپی پلستاین کا شہر جو اردن کے
مین منبع کہلاتا ہے

قرینی یونان کا بزرگ ترجزیرہ جسکو
اسوقت کندیا کہتے ہین

قرین افریقہ کا شہر اور بحر روم کی
بندرگاہ جو مصر کے پچھم طرف ہے (اردس
تفسیر حقی ۱۰ باب ۳۲ صفحہ ۲۲۲ مین ہے
کہ قرین ایک شہر .....

پورب طرف واقع ہے انتہی) اسکے شہر کا
رہنے والا وہ شمعون تہا جو بقیدہ باسلیب
دستہی وغیرہ عیسائی فرقون کے حضرت
مسیح کے بدلے مصلوب ہوا تہا (لغت
کتاب مقدس صفحہ ۳۷۸ مین ہے کہ
پورب طرف کرنا گوا پچھم طرف مصر کے
اندنون اس ملک کا نام ترپولی ہے
انتہی

قریہ اربعہ یعنے شہر دن جہان مکفلہ
کا غار ہے کہ جسمین حضرت بی بی سارہ
اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق
اور حضرت بی بی ربقہ اور حضرت یعقوب
کے مزار ہین پیدایش ۲۳ باب ۲ یشوع
۱۴ باب ۱۵ پیدایش ۲۵ باب ۱۰ و ۵۰
باب ۱۳ و ۴۹ باب ۳۱

ک

کدرون ایک نالا جو یروسلم کے
نزدیک واقع ہے

کفرناحوم جلیل کا شہر جو حضرت
کی جہیل پر واقع تہا

کلوری یا کھوپڑی کیجگہ جو یروسلم
کے اوتر پچھم طرف تہی

کلوسی کوچک ایشیا کے صوبہ پرجیا
کا ایک شہر

کلودا یونان کا ایک چہوٹا جزیرہ

کانا جلیل کا جنوبی شہر

کلیکیا کوچک ایشیا کا صوبہ

کفیدوس کوچک ایشیا کا شہر جو وینس
دیبی کی پوجا کے سبب مشہور تہا

کرازین جلیل کا شہر

کوس بحر یونان کا ایک جزیرہ جسکو
اب ستانچو کہتے ہین

کوہ زیتون جو یروسلم کے پورب طرف
واقع ہے

کپدوقیہ کوچک ایشیا کا صوبہ

کپرس بحر روم کا ایک جزیرہ تہا
مغرب قبرس ۱۵۷۱ع مین سلیم ثانی کے
اوسے لیلیا تب سے وہ سلطان روم کے
قبضہ مین رہتا ہے لغت کتاب مقدس
صفحہ ۲۵۰)

کیفوس بحر یونان کا جزیرہ جسکو
آجکل اسلیو کہتے ہین

کیرو دا القاہرہ مصر کا دار السلطنت

گ

گلتیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

گازا فلسطین کا ایک شہر جو یلیشتیون

لی دکھن کی سرحد پر واقع تہا

گال اسوقت مین فرانس کہلاتا ہے
(اور تاریخ سلطنت انگلشیہ صفحہ ۱۰)

ل

لاودقیہ کوچک ایشیا کا ایک شہر جسکو
آجکل اسکی حصار کہتے ہین

لال سمندر یا بحر قلزم سات سو کوس
لمبا افریقہ اور عربستان کے درمیان
واقع ہے

لوبیا افریقہ کا ایک ملک جو مصر سے مغرب تہا

لُدّا یہودیہ کا ایک شہر

لوکیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ جو بحر روم
پر واقع تہا

لوقاونیہ کوچک ایشیا کا ایک ملک

لسطرہ کوچک ایشیا کا ایک شہر

م

مادا ایک ملک جو فارس کے متصل
بحر خزر کے دکھن پچھم طرف تہا

ملیتا بحر روم کا جزیرہ جو اب مالٹا کہلاتا ہے

مقدونیہ ایک ملک جو یونان کے
اوتر کے حصہ پر واقع تہا

مدیان ایک مقام ملک عرب کا متصل
کوہ طور (اعجاز قرآن مطبوعہ ۱۸۳۸ء صفحہ ۱۲)

ملیطس کوچک ایشیا کا ایک بندرگاہ

ملتم فرنجی کا ایک شہر

مصر ایک مشہور ملک جو افریقہ کے
اوتر و یورپ کے کونے پر واقع ہے

مسوپوتامیہ ارم نہرین الجزیرہ
جو عراق عرب کہلاتا ہے دجلہ اور فرات
کے درمیان کا ملک رومن تواریخ کلیسیا
صفحہ ۳۶ مین اُسکا نام دیار بکر بھی لکہا ہے

مُرا ایک شہر جو کوچک ایشیا کے صوبہ
لوکیا کا پایہ تخت تہا

موسیا کوچک ایشیا کا ایک صوبہ

موت کی جھیل یا دریاے صدوم
پلستاین کی ایک شور کہاڑی ہے جھیل
۱۰ میل لمبی اور دس یا پندرہ میل چوڑی

اُس مقام پر واقع ہے جسکے نزدیک صنم
اور عمورہ اور ادمہ اور زبیان تھے
مریبہ جگڈا (نام مقام جہاں اسرائیلی
لوگ حضرت موسیٰ سے جھگڑے تھے
میل ۱۱۱۸ء رومی میل ہین سوا سو ۱۱۲۵ء
انگریزی ترجمہ لغت کتاب مقدس صفحہ
مگدلایرج جلیل کے قریب ایک گانو
اندنون اُسے ایل مجدل کہتے ہین
من چالیس برس تک بنی اسرائیل
نے ایک قسم کا کھانا پاتے تھے۔ عرب
اُسے تین ہفتے تک خاصکر جون جولائی
مین ایک درخت سے جسکا نام طرفا ہے
جمع کرتے جب پانی بہت برساتے یا
من پایا جاتا ہے۔ کھجن اور شہد کے
عوض مین اُسے کام مین لاتے۔ سات
یا آٹھ سیر سے زیادہ ایک سال مین
کبھی جمع نہین کیا جاتا مگر اسرائیلیون
نے ہر ہفتہ کے خرچ کے لئے اٹھارہ لاکھ
ساٹھ ہزار ۱۱۷۵۰۰۰ پانسو من سے کم نہ جمع کیا

کیونکہ ہر ایک آدمی کو ایک ادمر روز
ملتا تھا اس معلوم ہوگا کہ عرب لوگون کے
من کو اُس سے کچھ نسبت نہین ہے
(لغت کتاب مقدس صفحہ ۲۸۵)

ن

نائن جلیل کا ایک شہر
ناصرہ جلیل کا ایک شہر سلطان روم
کے عملین نگلہ یا نگلو کے پاشا کے تابع ہے
یہان دائمی معجزہ ایک ستون معلق ہے
(انکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۴۲)
اسکے پاس ایک پہاڑ پر پیغمبر اسمٰعیل کی
قبر ہے (لغت صفحہ ۳۳۰) توریت مین
سوا حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم کے پانچ
اشخاص اور اسی نام کے مذکور ہین۔
لغت صفحہ ۲۲۴ پس انہین پانچون مین سے
کسی کی یہہ قبر ہوگی
نکوپلس یونان کا ایک شہر جو اسوقت
نکوپلی کہلاتا ہے
نینوہ اسور کا قدیم پایہ تخت جو کنار

مشرق پر دجلہ کے شہر موصل کے مقابل
آباد تھا

نیپولس مقدونیا کا ایک شہر جو آجکل
نیپولی کہلاتا ہے

نیتولاس قوم کا کہا جانیوالا یتقولاس
فرقہ کا بانی

نوف نیکون کی آرامگاہ یا منبع پختو
پہاڑ، مصر کا قدیم دارالسلطنت جہاں

بلند مینار جو پچیس میل سے دیکھائی
دیتے ہیں سب سے بڑا مینار سو ایکیوبیٹ
زمین پر تعمیر ہوا اور چار سو دو ناسی ۴۰۲ فٹ
بلند ہے۔

ہ

ہیرا پلس کوچک ایشیا کا صوبہ پرگیمہ
کا ایک شہر

ہاران مسوپوتامیہ کا شہر

ہنگاریا ملک پولنڈ کے قریب ہے وہاں کے
لوگوں کے پاس بادشاہ کے حضور ایلچی ہے جسکی عزت
وہ سپاہی حفاظت کرتے ہیں از گلدستہ طفلان

مصنفہ میم دانش صاحب پادری

ی

یردن اترنے والا نام دریا جس میں
حضرت یحییٰ بپتسما یعنے غوطہ دیتے تھے

یونان یورپ کے پورب دکن

وہ الفاظ عبرانی جنکے معنے قاری علی الاکثر نہیں سمجھتے
کمپیو یا قیفارات تیسیر ۳۴ باب ۱۵ لغت کتاب مقدس
شجاکیون سزا مذکور۔ ایضاً صفحہ ۴۳۵

جو لوگ قران خبیہ میں حروف مقطعات کے
معنے نہ معلوم ہونے پر اعتراض کرتے ہیں انہیں
ان الفاظ کے صحیح معنے ہم پہونچانا چاہئے۔

واضح ہو کہ یہ سب انبیاء علیہم السلام
و غیرہم کے ناموں کے معنے اور شہروں کے
نام سوا بعض ناموں کے جنکے ساتھ کسی
کتاب کا نام لکھدیا ہے لغت کتاب مقدس
مصنفہ میسرز پادری ہنری ہرمن صاحب و مسٹر ہاوری
شیرک صاحب مطبوعہ مرزا پور مشن پریس ۱۸۵۹ء
مصباح الکتاب صفحہ ۳۱۳ اور صفحہ ۳۷۰ سے لکھے گئے ہیں
مصباح الکتاب میں لکھے گئے ہیں

عبرانی مہینے	مطابق انگریزی	مطابق ہندی	مطابق فارسی	مطابق نوروز	مطابق دیسی مہینے	دیسی مہینے کے دن
ابیب یا نیسان جس میں ۱۴ تاریخ کو عشر سلاباب ۲	اپریل	چیت	فروردین	حمل	پہلا بھینا	ساتوان ۷
تیسرا مہینہ یعنی اول سلاطین ۶ باب ۱	مئی	بیساکھ	اردی بہشت	ثور	دوسرا	آٹھوان ۸
سیوان عشر ۲ باب ۸	جون	جیٹھ	خورداد	جوزا	تیسرا	نوان ۹
تموز عزرا ۷ باب ۹	جولائی	اساڑھ	تیر	سرطان	چوتھا	دسوان ۱۰
اب	اگست	ساون	مرداد	اسد	پانچوان	گیارھوان ۱۱
ایلول نحمیاہ ۶ باب ۱۵	ستمبر	بھادوں	شہریور	سنبلہ	چھٹا	بارھوان ۱۲
تسری یا تشرین جو اول بھی کہتے ہیں عزرا ۱۰ باب ۹ اول سلاطین ۸ باب ۲	اکتوبر	کنوار	مہر	میزان	ساتوان	پہلا ۱
چسلیو ۹ باب ۱ زکریاہ ۷ باب ۱	نومبر	کاتک	آبان	عقرب	آٹھوان	دوسرا ۲
کسلیو	دسمبر	اگہن	اذر	قوس	نوان	تیسرا ۳
دہتبہ عشر ۲ باب ۱۹	جنوری	پوس	دے	جدی	دسوان	چوتھا ۴
سبط ذکریاہ ۱ باب ۷	فروری	ماگھ	بہمن	دلو	گیارھوان	پانچوان ۵
اوار عشر ۲ باب ۱۱ ۱ مکابی ہر تیسرے سال ہوتا تھا	مارچ	پھاگن	اسفندار	حوت	بارھوان	چھٹا ۶

دے اوار یعنی ادھ شالی جس سال یہ ماہ واقع ہوتا اُس سال عید پوریم دو دفعہ ہوتی تھی

اعیاد بنی اسرائیل	تاریخ		موسم	
فصح کا شروع ہونا	۱۴	نیسان		بہار
فصح	۱۵			
نئی جو کی نذر کرنی	۱۶			
فصح کا ختم	۲۱			
				گرمی
عید پنتکوست نئے گیہوں کی نذر کرنی	۶	سیوان		
گوسپندان سفید بلی ہیکل کو اور دو میمنے	۹	ایلول		خزاں
نئے دوسری ہیکل کو اسی روز لیسپا				
ترسنے کی عید	۱	تشری		
کفارہ کا روز	۱۰			
عید خیمہ	۱۵			
اسکا آخری دن	۲۲			
ہیکل کی تقدیس	۲۵	کسلیو		
عید پوریم استر ۹ باب ۱۸ ـ ۲۱	۱۴ و ۱۵	ادار		

اسمیں عبرانی مہینے مقابل انگلش صفحہ ۵۹۵ سے اور انگریزی مہینوں کی مطابقت [illegible]

باب دویم

مناجات نظم از مولف

کارساز ابہ کبریائی خویش — ابہر یکتائی وخدائی خویش
شرف ذات مصطفےٰ کا طفیل — اسی سردار انبیا کا طفیل
فقر آل رسول کا صدقہ — فاقہ ہائے بتولؓ کا صدقہ
رکھہ انہین اس کتاب سے نا کام — جو مسلمان ہین ذلت اسلام
رہے دور اس سے ہر شریر و خراب — جیسے اقصےٰ سے خارج اہلکتاب
دیندارون کو اس سے ہو تائید — راستبازون کی راستی ہو مزید
رکن دین ہو ہر ایک رکن کتاب — گرد دین خم ہون سوے ہر محراب
نسخہ مقبول خاص و عام ہو یہہ — سارے نسخون مین بس امام ہو یہہ
جیسے لکھہ کر یہہ شوکت فاروقؓ — پائی مین نے زیارت فاروقؓ
ویسہی اسکو جو پڑہین دیندار — پائین وہ بہی سعادت دیدار
جس مکانین کہ یہہ کتاب رہے — دخل شیطان کا صعب باب رہے
پڑہین جس جا مین یہہ کتاب تمام — ہو گزرگاہ انبیاؑ وہ مقام
جن بزرگون کے پاس ہو یہہ کتاب — پائین اقصیٰ کی زائرون کا ثواب
خرچ اسپر کرین جو ایک دینار — مین عوض ایک کے پچاس ہزار
پڑہین دو بار جو ذکور و اناث — یکس حج کعبہ انکی ہو میراث
ہون ترے گہر کا مدح خوان یارب — دے صلا مسکن جنان یارب

مدد کر ہو لطف یزدانی — اتی سمت ایلی کمار سبحانی

کر نہ میری مین نیم جان مجھ کو — تہام سے ہمت جوان مجھ کو

رشک خورشید ہوا یاغ میرا — تار ہے عرش پر دماغ میرا

سن سے ایکدم جو توفان میرا — ہو زمین میری آسمان میرا

ہو نعاے اضیا مجھ کو — دے یہہ نان جوین مزا مجھ کو

فتہ سان سر تر شراب زخم — لیک چشمک بر آفتاب زخم

گرے نظرون سے آب جام محل — دیکھو فین جو پڑی مین خواب محل

ایسی سیری ہو چشم ترین مری — نہ سماے کوئی نظر مین مری

سختیون کا جو پائمال رہون — تب ہی گدڑی کا اپنے لال رہون

اسقدر نور دل کے داغ مین ہو — جس سے مشعل کی بو دماغ مین ہو

جا کسی بزم مین جو پا نسکون — اپنے جامے مین مین سما نسکون

دم ہو فاقے سے گو لب میرا — پر فرشتے کرین ادب میرا

چاہون گر عہدہاے سلطانی — کرون تیرے ہی گہر کی دربانی

خم سدا عشق طاق خم مین ہون — کاش جارو کش حرم مین ہون

نہ لبون تک کبھی گلا آے — پہلے دے صبر گر بلا آے

خوش ہون ارواح انبیا مجھ سے — ہے مسلم کلیما مجھ سے

بہر دین بخش ہمت انصار — وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ

قدر اسلام سمجھین اہل ہود — کہ سوا اسکے ہے زیان مردود

از دل شان نرفت حب جاہ — وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ

یہان نہ کعبہ فقط بس اپنا ہے	بلکہ بیت المقدس اپنا ہے
قبلہ از ما و ملک ہم از ماست	کعبہ از ما یرو مسلم از ماست
دون نصارا کو روح پاک کا نور	لین یہود آکے مجھ سے درس زبور
یہود زبان ہو گو ہر افشانی تو	لو یہین یہہ در یہود و نصرانی
یہود ہو تو یہ سوال و جواب	مجھ سے پڑھ لین کتاب اہل کتاب
یا نظر اہو یہ میرا کلام فصیح	کہ چالون کلیسیا سے سیح
پائین اہل یہود مجھ سے فتح	رب اہیل کی ہو مجھ مین روح
ایک کو ہی نہو گلا مجھ سے	بلکہ دونون کا ہو بھلا مجھ سے
اپنے اسلام و دین کا در کھولون	آگے مفلس کے مشت زر کھولون
فتح اس مال سے کرون انکو	منت پایا سے مفت دون انکو
تاکہ جب یہان سے ہو سفر میرا	قصر خلد برین ہو گھر میرا
دلکو منصور کے لین سوچین	پاؤن ایکدم مین دولت دارین

اے یہوداہ کے سارے بندو جو رات کو یہوداہ کے گھر مین کہڑے رہتے ہو
یہوداہ کو مبارک کہو اپنے تئہ مقدس کیطرف اٹھاؤ اور یہوداہ کو مبارک
(باب ۱۳۴ زبور ۱۳۴) جو شمالی قدرین یہوداہ کو ادا کرون گا اسکی کل اُمت
کے حضور مین منت لیتا ہون یہوداہ کے گھر کی بارگاہ ہو مین اے برہ مسلم تیرے
درمیان ملتفت ہون (۱۱۴ زبور ۱۱۴)

اطلان

واضح ہو کہ یہہ حرف برہ مسلم یعنے بیت المقدس کا بیان ہے اور یہودی قوم کی

تواریخ نہین ہے سکے پڑھنے والے کو ان باتون پر خوب غور کرنا چاہئے کہ یہ کتاب
اُن تصنیفون کی مانند نہین ہے جنمین ہر فرقہ کے لوگ اپنے اپنے عقاید کے
موافق لکھا کرتے ہین بلکہ صرف موعظۂ مورخانہ ہے ۔ وتاریخ ہر واقعی کا بیان
ہے ایسا کہ عیسائی اور یہودی اور مسلمان سب اسے تسلیم کر سکتے ہین دوسرے
کوئی مبالغہ یا خلاف بات اسمین نہین ہے کہ جس سے نام دنیا کے کسی اہل مذہب
کو حیرت اور تعجب ہو تیسرے پیشین گوئیان جو اس مین منقول ہوئین وہ بغیر
تاویلات ہر شخص کے فہم مین آسکتی ہین چوتھے مناظرہ کی باتین جو اس مین
شامل کی گئین وہ صرف واجبی واجبی علماء اہلکتاب کے اقوال سے لکھین
اور ہر طرح کے تعصب اور حجت سے آزاد ہین پانچوین باوجود ان سب احتیاطون کے
صرف عیسائی علماء کی معتبر تصانیف سے یہہ کتاب لکھی گئی چھٹے نظم فارسی و
اردو جو مولف کیطرف سے ہے بیانات مورخانہ اہلکتاب اور فوایدِ مناظرہ اور
بدیہات مطلب خیز سے خلو ہے اگرچہ اُن کتابون کے نام جنسے اس کتاب مین
مضامین انتخاب ہوے صدر سنہ مطبوعہ و شمار صفحہ وسطر اپنی اپنی جگہہ پر لکھدیئے
ہین صرف بعض جگہہ حلقے کے (بجائے اسکے) درمیانین جو عبارت ہے اور اشعار
وغیرہ توضیح مطلب کے واسطے اور دستور عبارات اردو و فارسی وغیرہ پر مولف
کی طرف سے زیادہ کئے گئے باقی اصل کتابون کے ترجمے یا نقل عبارتون مین
سرمو تفاوت ہونے نہین پایا مگر یہان بھی اُن کتابون مین سے بعض کی فہرست
احتیاطاً لکھدینا لازم ہوا

فہرست کتب جنسے اس کتاب دولت فاروقی مین مضامین نقل کئے گئے

ہندی	
تواریخ کلیسیا چاپہ پریس سنٹ مشن کلکتہ سنہ ۱۸۳۰ع یہہ کتاب پادری سی جی بارنیٹ صاحب کو ٹلب بارتھہ صاحب نے ایلیاتی زبان مین تصنیف کی پہر انگریزی مین ترجمہ ہوئی پہر جان پاکہنس صاحب پادری سوسیٹی ہندوستانی کلیسیاؤن کے لئے ہندی زبان مین ترجمہ کیا دیکہو اسی تواریخ کا سماچار صفحہ اول	بیوری الگہ اتہاس مصنفہ پادری ال جی ہے صاحب چاپہ الہ آباد سنہ ۱۸۵۴ء
اردو	
تواریخ کلیسیا مصنفہ ولیم میور صاحب بہادر چاپہ اکبر آباد سنہ ۱۸۴۰ع	اردو تواریخ کلیسیا انگریزی سے حسب ارشاد صاحب انگریز مصنف کے ترجمہ کیا ہوا بابو شیو پرشاد اسپکٹر مدارس سرکاری طلباء مدارس کے لئے مطبوعہ مطبع نولکشور سنہ ۱۸۷۶ع (یہہ تواریخ بہی مصنفہ سر ولیم میور صاحب بہادر ہے)
سیرۃ الاسلام ترجمہ برلیف سروے مصنفہ مارشمین صاحب حسب الحکم پروفیسر صاحب دہلی کالج کے واسطے سنہ ۱۸۴۵ء	جیتی دونیوی تاریخ مصنفہ پادری الگزنڈر براڈہیڈ صاحب مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۵۴ء

کیفیت نامہ بنی اسرائیل کے تمام سلاطین جسے پہلے پادری شیلر صاحب نے زبان جرمن مین تصنیف کیا اور اب اسے پادری اسٹر صاحب نے ترجمہ کیا اور زنانہ انجمن کرسچن سوسائٹی کیلئے مشن پریس الہ آباد مین ۱۸۶۶ء کو مطبوع ہوا۔

تاریخ سلطنت انگلشیہ مولفہ سرشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ لاہور مطبع سرکار ۱۸۶۶ء ترجمہ مسٹر ہنری ولیم فراسس کالیر اِل۔ اِل۔ ڈی مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء

البتواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیلر مطبوعہ ۱۸۶۶ء

مقدس کتاب کا احوال مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء

فارسی

کشف الاثار فی قصص انبیاء بنی اسرائیل تصنیف پادری مرتک صاحب چھاپہ ایڈن برگ ۱۸۴۳ء یہ کتاب دراصل انگلش کی الگزندر کینہہ صاحب پادری نے انگریزی زبان مین تصنیف کی اور پھر یورپ کی اکثر زبانون مین اور بعد اسکے عربی مین بھی ترجمہ ہوئی اور آخر کو پادری مرتک صاحب نے فارسی

طریق حیات مصنفہ پادری فاندر صاحب مطبوعہ ۱۸۴۳ء

مفتاح التواریخ مصنفہ طامس ولیم بیل صاحب مطبوعہ ۱۸۶۶ء بموجب پسند مسٹر ہنری میرس الیٹ صاحب سکرٹری گورنمنٹ ممالک ہند۔

بین ترجمہ کیا دیکھو کشف الآثار وغیرہ اول و دوم ۔	
انگریزی	
جغرافیہ یعنی ماڈرن جاگرفی ایڈیشن مطبوعہ لندن ۱۸۶۸ء	جغرافیہ یعنی مبادی جاگرفی مطبوعہ مدراس ۱۸۶۲ء
تفصیلہ طامس اسکاٹ صاحب مطبوعہ نیویارک ۱۸۱۱ء وغیرہ	تاریخ انگلستان مصنفہ گولڈ اسمتھ صاحب مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۳ء
کتاب وائنگٹن آروونگ مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء	ریوڈی مثیری آف نالج مطبوعہ لندن مصنفہ ڈبلیو آر چیمبرس
اوٹلائنس آف ہسٹری حصہ اول مطبوعہ مدراس سوسائٹی آف ہائر ایجوکیشن سکول بک سوسائٹی ۱۸۶۲ء	گریٹ انونٹس آف ہسٹری مصنفہ ڈبلیو فرانسس کالیرا ایل ایل ڈی مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء ۔
تاریخ روم مصنفہ آنا کس گولڈ اسمتھ مطبوعہ لندن ۱۸۵۲ء	تواریخ جان ڈیون پورٹ مطبوعہ لندن ۱۸۶۶ء

ردمن کرکٹر	
تفسیر اعمال مصنفہ پادری فکس صاحب چھاپہ الہ آباد ۱۸۵۴ء	تفسیر زبور مصنفہ جوزف اوین صاحب پادری چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۱ء
بیبل چھاپہ لندن ۱۸۶۰ء معہ رونس ۔	بیبل چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۵ء
مفتاح الکتاب چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء ÷	جغرافی چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ء ÷
الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ مرزاپور ۱۸۶۰ء مصنفہ پادری شیرنگ صاحب ÷	سوال و جواب جے پادری ہیوسٹر سنگر و پادری والش صاحب چھاپہ مفید پریس الہ آباد ۱۸۶۵ء
تواریخ کلیسیا چھاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء ÷	تفسیر اسکاٹ صاحب چھاپہ مفید پریس الہ آباد ۱۸۶۶ء ÷
لغت کتاب مقدس مصنفہ ریس ۔	

باب چہارم

پادری مینہر صاحب و مترجم بادری
شیرنگ صاحب مکسو عہ مشن پریس
مرزاپور ۱۸۵۴ء ۔

عبرانی

ترگوم یعنی تفسیر رشی مطبوعہ واون ۵۰۰۰ یعنی پانچہزار پانسو آنا سخی ہیدا
عالم اور اس کتاب مین سہ اسطرح لکھے ہین پانچہزار چارسو
دو سو اسی چھپے بیشتر پانچ

یہودی اور عیسائی علما اسلامی علما کی اس کتاب کے خاتمہ پر دستخط

دستخط عیسائے عالم پروٹسٹنٹ

تحقیق یہ کتاب مسلم کی تواریخ مین مینے بھی دیکھی اور خوش ہوا اس
مولف کے حق مین میری دعا ہے عیسا ہی یہوواہ تجھے بچون سے
برکت دے اور تو بھی یہوواہ مسلم کی بہبودی پر نظر کیا کر اور راہ
راست کو نکلے اگون کو دیکھے (۱۴۸ زبور ۵ و ۶) ایم۔ آر

دستخط یہودی سنیہ صاحب الصاف

یہوواہ تنگی کے دن تیری سنے یعقوب کے خدا کا نام تجھے بلندی پر رکھے

مقدس سے تیری مدد بھیجے اور صیون سے تجھے سنبھالے تیرے
سارے ہدیون (یعنے ان تالیفات) کو یاد فرماے اور تیری
سوختنی قربانی (یعنے نظم پرسوز) کو قبول کرے سیلہ تیرے
دل کے مطابق تجھے بخشے اور تیرے سارے منصوبے کو پورا
کرے ہم تیری نجات پر ترنم کرین اور اپنے خدا کے نام پر
جھنڈا کھڑا کرین یہوواہ تیری ساری درخواستین (یعنے تیری
مناجات) پوری کرے (۲۰ زبور ۱-۵)

حزقیاہ بن عبدیاہ

دستخط اہل اسلام

چونکہ ہیکل کے بانی حضرت داؤدؑ اور یروسلم خاص انہین کا تختگاہ تھا
اسلئے اس تواریخ یروسلم مین زبور ہی سے حمد و نعت اور مناجات
انہون نے جو عمارت بلکہ یروسلم ہی سے علاقہ رکھتے ہین لکھنا اور شعرا مین بھی
رعایت رکھنا اور زبور ہی سے پیشین گوئیان سوا بعض کے
اسی مقصد کے موید بیان کرنا یہانتک کہ سکندر کا ذکر بھی یروسلم ہی
سے متعلق ہونا اور سب کچھ عیسائی علماء کی تصنیفات سے بعینہ نقل
کرنا انتہا یہ کہ نثر مین مناجات اور جابجا خاتمہ کی آیتین بھی زبور
ہی سے برعایت بیت المقدس لکھنا اور باوجود اسکی باقرار علماء
اہل کتاب اسقدر اظہار فضایل اسلام پر سب تائید الٰہی اس کو انجام

کے مولف جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصر الدین محمد ابو المنصور
صانہ اللہ عن شر الدہور کا خاص حصہ ہے۔ پس اسکے مولف کے عوض میں
میری بھی مغفرت کیجئے جب تک یہ دو زمین و آسمان کا بنانیوالا میرے بچے
برکت دے (۱۳۴۴ زبور ۳)

دستخط { بندہ سید الثقلین شیعہ مدرس اول انگلو عربی اسکول
بندہ سید حیدر علی دہلوی شیعہ بہادر اعظم اردو انصار

الحمد للہ الذی من بالعلماء علی عبادہ وجعلہم مصابیح
فی بلادہ الامجد درج چنین تصنیف جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب
سید ناصر الدین محمد ابو المنصور ابقاہ اللہ فی انعم خیر و سرور خیر ازین
مضمونے مذاکر دن نمی توانم کہ واقعے با قرار معتبرین علما اہل کتاب
در اثبات فضایل اسلام ایچنین کتابے در ہیچ ملکے و زمانے پیدا نشد
پس دعا یم درحق مصنف ممدوح ہمین است کہ تو اپنے ہاتھ سے کمائی
کھائیگا تو سعادتمند ہو اور خیر تیرے ساتھ ہو (۱۲ زبور ۲)

کتبہ پناہ داد وصلہ الٰہی شاہ محمد حسین مدرس عربی اسکول
و پیش نماز شیعیان دہلی

لا یخفان بیت اللہ قد خربہ عبدۃ الاصنام مرۃ بعد مرۃ ثم عمرہ
اصحاب نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانکسرت شوکۃ عبدۃ
الاصنام بایدیہم فواللہ ہم الذین سماہم اللہ تعالیٰ فی صحف

المكرمة التي انزلها على انبياء بني اسرائيل انهم يؤمنون بالبعث
ولم يكونوا وهذا المصنف المشهور المذكور على لسان الجمهور
باما مناظري اهل الكتب مولانا السيد ناظر الدين محمد ابو المنصور
ابد الله تعالى قد اثبت هذا الامر وازاح ستره فاقبلوا يا معشر اهل
الكتاب والحق ما شهدت به الاعداء فلا عجب ان هذا الكتاب
المستطاب معجزة من معجزات نبينا محمد صلى الله عليه وسلم عند
اولي الالباب كتبه العبد الاحقر عبد العزيز بن غلام احمد الهندي
غفر الله ذنوبه وستر عيوبه ٭٭٭

لله تعالى وتقدس علما استكمل تاريخ البيت المقدس عما
صنف الفرع الجناب مناظري اهل الكتاب الناصر لدين النبي السيد
محمد ابو المنصور الدهلوي نصره الله القوي على كل غبي وغوي يعني
انه قد بالغ في تحريره وسعى وبذل كثيرا من مجهوده فلا
فبلغ في جهده اقصى واستوفى في كتابه هذا ما سنح
في المسجد الاقصى فطوبى لمن تجرده واشتراه وطالعه ودراه
اذ هو احق واحرى بان يجعل قبلة لمن يرمي والسلام على
من تبع الهدى وقد حرره هذا السطور العبد البائس الفقير
الاحقر المسيء مظفر الدين حميد عفى الله عنه في يوم المحشر

(مهر نواب صاحب وظيفہ دار مکتبہ شیعہ مذہب بنیرہ نواب صلاح الدین حیدر صاحب)

ایضاً مخطوطہ علمائے بھوپال

یہ نامہ مفاخرت خاتمہ یعنی نوکر زیر خامہ استاد علامہ ادام اللہ ایامہ
وشیدہ فی مراکز العز اعلامہ جو کہ صحیح ترین تواریخ
بیت المقدس ہے اسکے مصنف کے جن میں ہمارے جد اعلیٰ
خداوند کے گھر میں سے نکو سبار کبادی دی ہے (۱۱ از نمبر ۲۶)

موسیٰ بن یعقوب — Moosa Yaqoob
یحییٰ بن یعقوب — Yahya Yaqoob

تاریخ مصنفہ مولوی سید محمد نصر نعلی صاحب مخلص بہ قیصر

شد انجام طبعش از اتمام	سلام علیکم علیک السلام
سنہ بارش بگو سال آمد کو جنبد	کلام الامام و امام الکلام
دیگر	۱۲۳۱
گھسیا فتہ در کدامی زمان	چنین گفت تواریخ بیت المقدس
بپائے آخر عشو سال چہیر	بگو اے تواریخ بیت المقدس

فہرست کاریزان انصرت انبطاع طبع ذہبی مسمی بہ اتحاف الاذکیاء

بعض کاریزان شیعہ مدد گار پسین شہید ۔ خانعلی پسین شیعہ مدد گار پسین
ابن محمد فیروز پسین آباد ۔ جان پیر صاحب متعلقہ پیشنماز مدد گار پسین
فولاد خان شیعہ مدد گار پسین ۔ بندہ علی شیعہ مدد گار ۔ الحاج محمد شیعہ ایضاً
مہتار سیح ممبر بندان شیعہ کاتب ۔ سید سجاد حسین شیعہ عرف سید محمد ابن سید کاظم حسین

قطعۂ تاریخ مصنفۂ ثانی سحبان مداح حضرت پیغمبر آخر زمان صلعم
مولوی محمد اکبر خان صاحب سلمہ الوہاب المتخلص بہ سلم

حیات سیت المقدس کی سبھی حالات مین	جامع تحقیق یہہ نسخہ بہت اچھا چھپا
اس زبان مین آجتک سیت المقدس کے لئے	اس سے بہتر کوئی بھی نسخہ کبھی لکھا گیا
یہہ شہرت کسکو تھا جو لکھتا کوئی ایسی کتاب	فضل یہہ الا تخصاص اسکے مصنف ہی کو ہا
جامع اوصاف ہی اسکا مصنف بالیقین	دوستو اب آنکے مین معترف ہو نکر صوب کا
بے نظیر و بے بدل جسکی سخوات کی ہے آج	اپنے فن مین ہے یہی شہرت جہان مین جا
ہین امام فن خود عالم مین وہ بے گفتگو	سب پہ بالتسلیم ظاہر ہے یہہ انکا مرتبہ
سکو تکمیل تصانیف مین کمال	جو مناظر کو طلب کرتا ہو خود دیکر صلا
آجتک انکے سوا کسنے ہمارا مانگا جواب	وصۂ انعام کر کے اپنی تصنیفات کا
نام نامی یہہ ہے اُس عالی نسب کا دوستو	مولوی سید ابو المنصور صاحب جیا
ہے انہین کی جامع تالیفات سے یہہ بی کتاب	جسکا ہر ایک حرف دل ہر لفظ سے مصنف اسم
ہین صداقت مین مخالف تک کے سر دستخط	کسکی طاقت کر سکے کوئی خلاف اسمین چو
سب سے بہتر جستہ تاریخ کتاب مستطاب	تنے پایا سلم اجمالا مادہ تاریخ کا

ولہ ایضاً عیسوی

چھپی کیا صاف یہہ تاریخ بیمثل	لکھی کیا خوب اس نسخے کی کاپی
کہی سلم نے کیا عمدہ یہہ تاریخ	ولا کیا اشرف التاریخ چھاپی

صحت نامہ اغلاط کتاب دولت فاروقی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۵	اُسپ	اُسپر
۵	۱۰	فنا	نتا
۷	۱۸	بچے	بچے
۸	۹	تحدیث نعمت فقیر کا ذکر ہے الذین ینفقون اموالھم بالیل والنھار	
۱۰	۱۲	جو	جو
۲۱	۱۰	ہم	حام
۳۲	۹	رکھین	رکھنے
۳۴	۱۵	۱۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
۳۴	۱۰	الشہ تیلہ	الشہ تیلہ
۱۰۲	۱۲	ایک قطار	ایک قطار
۱۱۹	۳	سوذن	مودن
۱۴۰	۱۲	گر	مگر
۱۱۱	۱۲	۱۰	۱۰۰
۱۹۷	۱۸	خشع	سشع
۱۰۹	۱۱	۲۹	۱۲۹

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۰	۴	ز	ر
۲۵۰	۵	محزوفی	محزنبی
۲۶۵	۱۴	ڈلیگا الجھا	ڈلیگا الجھا
۲۶۵	۱۸	سے سانفع	سے نفع
۲۷۳	۷	یرسلپاہال	یرسلم کو پاہال
۲۷۵	۱۸	کو سکے	کو عقب سکے
۲۷۷	۲	ستی انجیل	انجیل متی
۲۸۰	۱	سی ہی	سے یہی
۲۸۴	۱۹	السخرہ	الصخرہ
۲۹۶	۵	الشہ تیلہ	الشہ تیلہ
۳۵۲	۱۳	مقدرونیا	مقدونیا
۴۱۸	۱۵	یسبت	سبت
۴۲۱	۱۹	ویعیدن	ویعیدن
۴۲۹	۷	عبدیا	عبیاہ
۴۳۲	۱۵	جان پیٹر	جان پیٹر
		تمت بالخیر	

گزارش

واضح ہو کہ اس کتاب مین بڑی احتیاط یہ کی گئی ہے کہ علماء اہلکتاب کی تصنیفات مین سے جو مضمون نقل کئے گئے ہین وہ بجنسہ حرف بحرف ہین کسیطرح اُنمین تصرف نہین کیا گیا اسوجہ سے انبیاء علیہم السلام کے نام جسطرح اُن عبارتون مین درج ہے اسیطرح نقل کرنا ضرور ہوا کہ نقل کفر کفر نباشد مگر مولف کتاب دولت فاروقی کی طرف سے جہان کہین کچھ عبارت مرقوم ہوئی وہان ہر نبی کے نام کے ساتھہ استعمال الفاظ تعظیمی مین ہرگز قصور نہین کیا گیا ہے اسوجہ سے نقل عبارت تصانیف اہلکتاب مین جو انبیاء علیہم السلام کے نام سے رعایت الفاظ تعظیمی مرقوم ہین وہ مولف کتاب ہذا کی طرف سے نہ سمجھنا چاہیے

فہرست کتب مصنفہ علماء امم حنبلی و اہلکتاب مع شرح قیمت

(۱) نوید جاوید (۲) دولت فاروقی (۳) عقوبت بضالین (۴) استیصال
(۵) رفیت الوداد (۶) لحن داودی (۷) انعام عام (۸) اخمام الخصام

(۹) تفسیر التاویل (۱۰) اعراز قران (۱۱) میزان المیزان (۱۲)
عین الیقین (۱۳) مجموعه وعظ (۱۴) یادداشت ***

تمام شد

مسجد اقصیٰ

تصویر ہذا کوہ موریہ کی ہے اسوقت کی مطابق جیسے سیاحوں کو کدرون نالہ کے کنارہ سے ہو دکھن سے اوتر
رُخ جانے کیوقت نظر آتی ہے جو نالے کی صورت ہے سو کدرون ہے اور جو مکانات کوہ کے اوپر نظر آتے
ہین سو حضرت عمرؓ کی مسجد کے متعلق ہین جسکو اہل اسلام حرم الشریف نام سے مشہور ہے (الکتاب کے مقامات المعروف صفحہ ۱۸)

عبدالعزیز محمد عبدالرشید علی محمد
تاجر کتب بازار کشمیری لاہور سے
ہر ایک قسم کی کتب بکفایت مل سکتے ہیں

مُبَشِّرُوں

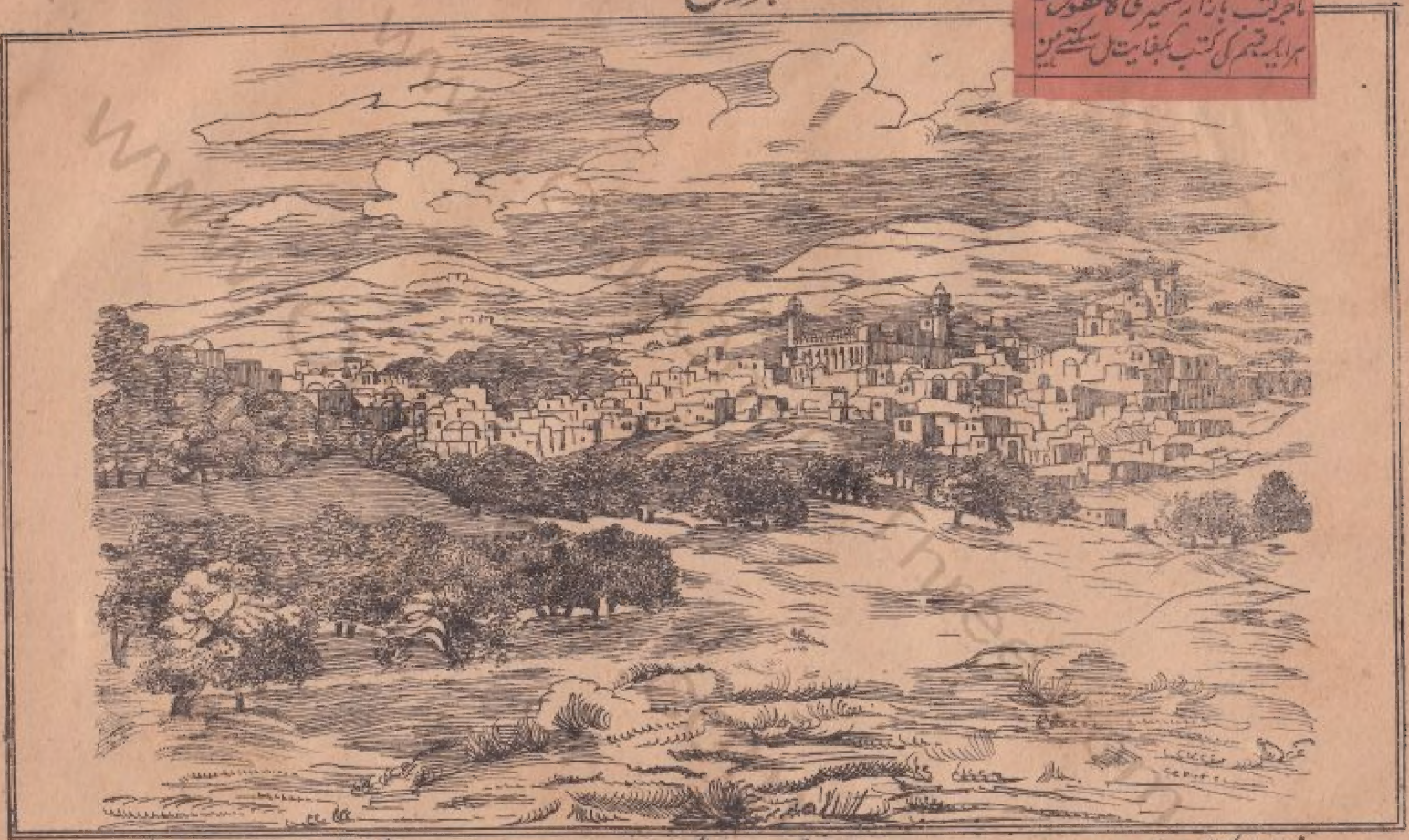

یہ نقشہ نعت کتاب مقدس مصنفہ مسس پادری ہیتھر صاحب و مرتبہ پادری شیرنگ صاحب مطبوعہ مرزاپور مشن پریس ۱۸۷۵ء صفحہ ۳۰۱ سے نقل کیا گیا۔

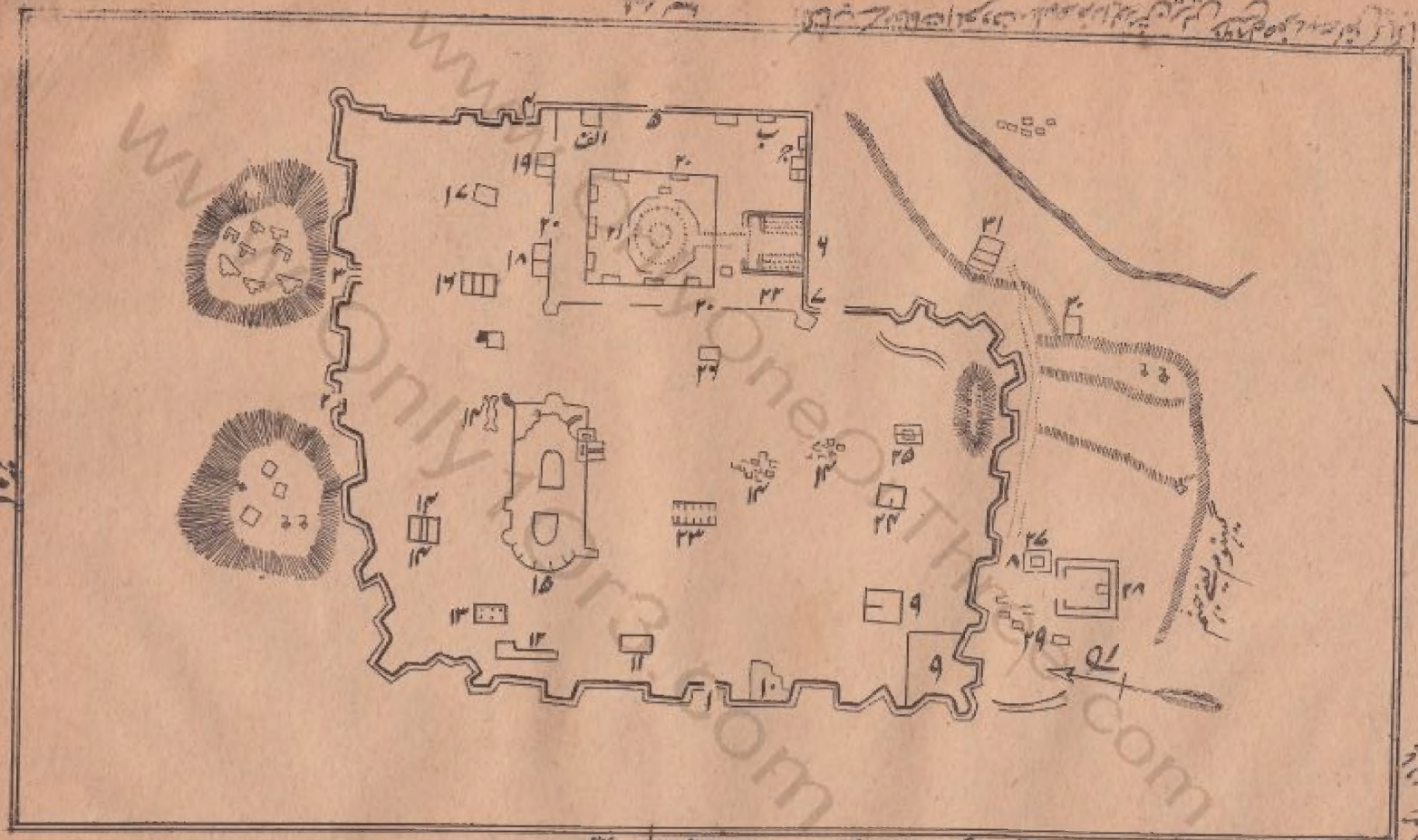
الف
ب
۱۹
۲۰
۱۷
۲۱
۱۸
۱۶
۲۲
۲۶
۱۴
۲۵
۲۳
۲۴
۱۵
۱۳
۱۲
۱۱
۱۰
۹
۲۷
۸
۲۸
۲۹
۳۱
۳۰
۳۲
۳۳
۳۴

فہرست مقامون کی

۱	بیت اللحم کا پھاٹک	۱۷	مقدس انا کی مسجد
۲	دمشق کا پھاٹک	۱۸	پلاطوس کا محل
۳	افرائیم کا پھاٹک	۱۹	بیت حسدہ کا کنڈ
۴	مقدس استیفان کا پھاٹک	۲۰	حرم شریف
۵	سنہرا پھاٹک یہہ بند ہی اور اہل اسلام سمجھتے ہین کہ اگر اس راہ سے عیسائی لوگ آوین تو شہر کو لیلینگے		الف سلیمانؑ کا تخت ب محمدؐ کا تخت اہل اسلام سمجھتے ہین کہ اسپر سے وہ قیامت کے دن عدالت کریگا ج صدر عیسیٰ کے مغارے کا دروازہ
۶	الاقصےٰ کا پھاٹک	۲۱	الصخرہ
۷	غلیظ کا پھاٹک	۲۲	الاقصےٰ کی مسجد
۸	صیحون کا پھاٹک	۲۳	چوک و بازار
۹	ارمنیون کی خانقاہ	۲۴	انناس کا محل
۱۰	پیسنس کا قلعہ	۲۵	یہودیونکا عبادتخانہ
۱۱	بنت سبا کا کنڈ	۲۶	یروسلم کے حاکم کا محل
۱۲	حاجی مستورات کا گھر	۲۷	قیافا کا محل
۱۳	لاطینیون کی خانقاہ	۲۸	داؤدؑ کی قبرگاہ
۱۴	کھنڈر مکان	۲۹	قبرگاہ عام
۱۵	قبرگاہ کا گرجا	۳۰	بادشاہ کا کنڈ
	الف قبرگاہ ب کلوری	۳۱	سلوام کا کنڈ
۱۶	ہیرودیس کا محل		

یہہ نقشہ شہر یروسلم کی زمین کا معہ فہرست مقامون کے الکتاب کے مقامات المعروف سے نقل کیا گیا